نادر جہاں

مصنفہ

طاہرہ بیگم

حصہ اول و دوم

ناشر

راجہ رام کمار بکڈپو

وارث

نول کشور بکڈپو لکھنؤ

بہترین اصلاحی و معاشرتی

ناول

افسانۂ

نادر جہاں

مصنفہ

طاہرہ بیگم

حصہ اول و دوم

ناشر

راجہ رام کمار بکڈپو

وارث

نول کشور بکڈپو لکھنؤ

نشر و طباعت کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

افسانۂ نادر جہاں

مصنفہ

طاہرہ بیگم ملقب بہ نواب فخر النساء نادر جہاں بیگم

قیمت جلد اوّل و جلد دوم کامل دو روپیہ

جلد دوم کامل

ناشر

راجہ رام کمار بکڈپو

وارث

نولکشور بکڈپو لکھنؤ

"چند باتیں"

"افسانۂ "نادر جہاں" ایک مشہور اصلاحی اور معاشرتی افسانہ ہے جو بہت عرصہ ہوا شایع ہوا تھا۔ اور مشاہیر علم و ادب کا متفقہ فیصلہ تھا کہ عورتوں کے لئے بہترین کتاب ہے۔ یہ افسانہ ایک مشہور خاتون محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ ملقب بہ نواب فخر النساء نادر جہاں بیگم کی کاوشِ کا نتیجہ ہے۔ جس میں موصوفہ نے اپنی سوانح عمری کو سبق آموز قصہ کی صورت میں بیان کیا ہے۔

اِس کتاب کی زبان نہایت شُستہ اور رفتہ ہے۔

اب زمانہ بدل چکا ہے۔ ذہن اور دماغ ایک انقلابی کروٹ لے چکے ہیں۔ جدید افسانے اور فحش و عریاں ناول مقبول ہو رہے ہیں ایسے دَور میں اس افسانہ کو کون پسند کرے گا۔ لیکن اس مسلّمہ حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اچھے پاکیزہ اور سبق آموز افسانوں کو پسند کرنے والے ابھی موجود ہیں اور اُن کی خواہش ہے کہ اپنی لڑکیوں اور بیویوں کو ایسی کتابیں پڑھنے کے لئے بہم پہونچائیں۔

یہ کتاب بہت عرصہ قبل شایع ہوتی تھی اور اُس وقت اس کے کئی ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکلے تھے۔

اَب اس زمانہ میں ایک بار اور اسے کتاب ... سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ بادامی کاغذ ا...

کہ اس کے سابقہ اڈیشن کے ناقص نسخے بھی موجود تھے ان کو اسی طرح کے کاغذ سے مکمّل کرنا پڑا۔

اُمید ہے کہ اہلِ ذوق خواتین اور لڑکیوں کو اچھّی تربیت کے خواہش مند اہلِ عِلم اس کو پسند کریں گے۔

"ناظم" شعبۂ مجلسِ نشر و اشاعت

یکم فروری ۱۹۵۷ء

ناظم شعبہ مجلسِ نشر و اشاعت

یکم فروری ۱۹۵۷ء

اہلِ علم اس کو پسند کریں گے

فرہنگ افسانۂ نادرجہان

واسطے آگاہی عام کے وہ چند لغات اُردو مع معانی لکھے جاتے ہین جو اور شہرون مین دوسری طرح پر بولے جاتے ہین یا نہین بولے جاتے یا غیر مانوس ہین۔

(الف)

النارون۔ ڈھیرون۔

اینچ پینچ۔ کاواک۔

اکلوتا۔ اکیلا بچّا۔

انّا۔ دودھ پلانے والی۔

اورچھور۔ حد۔ انتہا۔

اَکھور۔ واہیات۔ بُرا۔ خراب۔

اَمی جمی۔ خیر و عافیت۔

آٹالا۔ کبرکری خانہ۔ اسباب۔

اَچنبھا تعجب و حیرت۔

آنگلیٹ۔ خلقت۔

اَدھیڑ بُن۔ تردد و انتشار۔

اِلل ٹپل۔ ضروری کام کو ترک کرنا۔

اَت گُت۔ الف و گاف پر پیش ہندی کی چندی کرنا۔

آگا تاگا۔ خبر گیری۔

اِنگنائی۔ آنگن صحن مکان۔

آئی کائی دنیا۔ ٹالنا۔ یا آئندکائی بتاتا۔

اِنمل۔ الف مفتوح اور میم مکسور۔ بے جوڑ۔

اُنٹو۔ بر وزن اُٹھو۔ مخفف اونٹنی۔

اوسٹ پٹانگ۔ الف مضموم سے پے مفتوح ناہموار۔

الگ تھلگ۔ الف تے مفتوح جدا جدا۔

اَلِّنا بَلِّنا۔ الف و با مکسور ہر دو لام مفتوح عیش و راحت کرنا۔

اُچاپت۔ الف پر پیش تکلیف و محنت شاقہ۔

اَچانک۔ الف جے نون مفتوح بے اطلاع دفعۃً۔

آدبدا۔ الف بے دال مفتوح خواہ مخواہ

اَنجُھر۔ الف و جے پر زبر۔ آوازے یا کلام بیجا

انڈیان۔ الف اور واؤ کے نیچے زیر بانکے لوگ یا ڈنڈپیل کپڑے کی بنا کر بازو پر پہنتے ہین۔

اینڈنا۔ تنکر چلنا۔

اَدل فول۔ الف و فے پر زبر سخت سُست۔

آرام پائی۔ پھندنے دار زنانہ جوتہ۔

آڑ۔ ٹیا آڑ۔ پردہ ... ب اور ... بھی بنایا جاتا ہا ...

کرتے ہین۔
اکڑوں یا اکڑو۔ دو زانو یا پاؤن پر بیٹھنا۔
اجیرن۔ پہلے زبر جیم زیر گران یا دوبھر۔
اکّا۔ الف پر پیش کمیاب نایاب۔
اکھل کھُری۔ الف مفتوح کاف مضموم روکھی دماغدار۔
آ ہر جا ہر۔ بار بار آنا جانا۔
اچوک۔ الف مفتوح چے مضموم نہ چوکنے والا۔

(ب)

بُھنگا۔ بے پر پیش بہت چھوٹا جانور پردار۔
بکھیڑے۔ بے اور کاف پر زبر کار لاطائل۔
بیتی۔ بے اور تے مکسور۔ گذری ہوئی۔
بھولی بسری۔ پہلی بے مضموم دوسری مکسور را زبر رفتہ سہو محو۔
بھرتی۔ خواہ آخور کیسا تم ہو خواہ نہو کلام زائد و طولانی کو کہتے ہین۔
بات چیت۔ عورتون کی گفتگو۔
بول چال۔ کلام مردان۔
بندی۔ بے پر زبر۔ بندہ کی تانیث اور قید کے معنون پر بھی آتا ہے۔
بڑا پا۔ حرف اول و دوم و چہارم پر زبر بزرگی
بگاڑ۔ بے کے نیچے زیر۔ لڑائی۔
[illegible] رونے کی شکل بنانا۔
[illegible] زہر کی گرہ۔
[illegible] خاطر مین

نہ لانا قدر نہ کرنا۔
بوڑھ سہاگن۔ بے اور سین مضموم عمر اور سہاگ باقی رہنے کی دعا دینا۔
بکھان کرنا۔ اُچھالنا یا کہنا بیجا بات کا۔
بچورنا۔ بے مکسور چے مضموم بالون کے ساتھ آتا ہے۔
بال بچورنا یعنی اچھی طرح دیکھنا۔
بھلک بھلک۔ ہر دو بے و لام مفتوح زیادہ رونا۔
بوغ بند۔ دُہرا کپڑا جو بہت سے کام آتا ہے۔
بیری۔ بے مفتوح رے مکسور۔ دشمن۔
بھیڑ بھڑکا۔ مجمع جماؤ۔
بوڑھا ڈھونگ۔ بے ڈال مضموم وہ لڑکی جس کا قد لمبا ہو جائے اور عمر کم ہو۔
بھلکڑ۔ بے مضموم لام مفتوح کاف مشدد و بھولنے والا خواہ بھولنے والی۔
بلون بلون پڑنا۔ ہر دو بے مکسور لام مضموم خرچ کی زیادتی اور آمد کی کمی۔
براؤ۔ بر وزن بڑاؤ۔ پرہیز۔
بات کا بتنگڑ۔ بات بڑھانا۔ طول دینا۔
برکا پائجامہ۔ یعنی عرض کا پائنچا۔
برکپڑے کے عرض کو کہتے ہین۔
بارہ وفات۔ ربیع الاول کا مہینا۔

(پ)

پھیر پھار پہلی پے مکسور دوسری مفتوح چکر۔
پیر مغان بنکر سمجھانا یعنی بزرگانہ نصیحت کرنا۔
پرکھنا۔ جانچنا۔
پھول کھلنا۔ شادی ہونا۔
پھل پانا۔ اولاد ہونا۔
پروان چڑھنا۔ شادی ہونا۔
پودا۔ پے مفتوح چھوٹا درخت۔
پالا۔ میدان۔
پھبتی۔ پے کو زیر شین مکسور مشدد۔ موت۔
پنپنا۔ پے نون مفتوح۔ بڑھنا موٹا ہونا۔
پتنگ باز۔ بے مفتوح۔ ایک کھلونا۔
پیرا۔ پے مفتوح۔ قدم۔
پٹ سے بولنا۔ پے مفتوح۔ بیچ مین کسی کا بول اُٹھنا۔
پن کٹی۔ پے مفتوح کاف مضموم ٹے مشدد۔ لوڑھون کی گلوری کوٹنے کا چھوٹا سا ہاون دستہ۔
پوچھ گچھ۔ بے مضموم گاف مفتوح۔ دریافت۔
پہلوٹھی۔ پے مفتوح ٹے کے بعد ہائے مختفی لکھی جاتی ہے۔ اور بعضیاں تلفظ نہین بھی لکھی جاتی۔ پہلے لڑکے یا لڑکی کو پہلوٹھی کا کہتے ہین۔
پھلا سڑے۔ پے مضموم پھلاوے یا دھوکے یعنی مغالطے۔
پٹ پٹ۔ ہر دو پے مفتوح ضد اور کد

چھوٹون کے لیے مچلنا اور بڑون کے واسطے پرپٹ مچانا کہتے ہین۔
پن کپڑا۔ پانی مین بھیگا کپڑا۔
پنی۔ بروزن سبیئ روئی دار دوتہ کپڑے کے پردے۔

(ٹ)

ٹوٹی پھوٹی۔ کم از کم۔
ٹھکانا۔ ٹے مکسور مقام۔
ٹھوسانا۔ زیادہ کھلا دینا۔
ٹھوکا دینا۔ ٹے مفتوح۔ چھپا ہوا اشارہ کرنا۔
ٹھاسے دیدے کھلنا۔ ٹے مفتوح خے مشدد پوری آنکھون کا کھلا ہونا۔
ٹبر۔ ٹے مفتوح بے مشدد مفتوح اسباب۔
ٹوٹی بانہہ گل جندڑے پڑنا۔ مثل ہے۔
گلبندڑے۔ گاف مفتوح اُس کپڑے کو کہتے ہین جو گلے مین بیکار ہاتھ رکھنے کے لئے ڈالا جائے۔ خلاصہ معنی اپنا بیکار رہو جانا۔
ٹھنکنا۔ ٹے مضموم بچون کا لاڈ سے رونا۔
ٹکر ٹکر دیدم۔ دونون ٹے مفـ[illegible] جھکر دیکھنا۔
ٹوہ۔ ٹے مضموم مکسور ج[illegible]

(ت[illegible])

توبہ تلا۔ پہلی [illegible]

لام مشدد ہائے وراے ئے۔

تھوتھو دربا۔ ہر دو تے مضموم۔ ہیضے کا نام لیتے وقت عورتیں تھوتھو کر دیتی ہیں اور تھتکارا کہتے وقت تھوتھو نہیں کرتیں۔

تھتکارا۔ تے مضموم ہیضے کو بھی کہتے ہیں اور سر کے درد کو بھی۔

تھلیان دھرنا۔ یا رکھنا۔ تے مفتوح بچے کے مسوڑوں کا پھولنا یا اُبھرنا دانت نکلنے کے پہلے۔

تھجنا۔ تے مضموم جیم ساکن لاغر ہونا۔

تُرتُریا۔ ہر دو تے مضموم زباندراز یا تونی عورت کو کہتے ہیں۔

تھوپنا۔ تے مضموم لگانا۔

تھڑی تھڑی۔ ہر دو تے مضموم لعنت ملامت کرنا۔

تا بنے تا ثیر۔ بہت کم یا کم سے کم۔

(ج)

جھپا جھپ۔ ہر دو جیم مفتوح جلدی جلدی۔

جوڑ گانٹھ۔ جیم مضموم تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔

جہندم۔ بر وزن و بمعنی جہنم۔

جزلی۔ جیم مضموم بے مکسور جزلی یعنی ہزار [illegible]

[illegible] ا۔

[illegible] ور بے مضموم سرشام دونون [illegible] ہنگام۔

[illegible] بے مکسور ریشے یا [illegible]

جز بز۔ جیم و بے مکسور مکدر و افسردہ۔

جمی جم ہیں۔ دونوں جیم مفتوح یعنی ہیں ہیں بڑی بوڑھیاں نہیں کہنا منحوس جانتی ہیں اسی سے جمی جم۔ کہتے ہیں۔

جم جم ہو۔ ہر دو جیم مفتوح یعنی ضرور ہو خدا کرے ہو۔

جتن۔ اول و دوم مفتوح۔ تدبیر۔

(چ)

چڑھاؤ اُتار نشیب و فراز اونچ نیچ۔

چھٹی چلا پہلی چے مفتوح دوسری مکسور لام مشدد زچہ اور بچے کے نہانے کی تقریبوں کے دن۔

چوٹی کا مضمون۔ عمدہ مضمون۔

چھٹاپا۔ چے مضموم۔ خردی۔

چھٹ جانا اور چھینٹ جانا۔ دونوں جگہ چے مفتوح لاغر ہو جانا گھل جانا اور منتخب ہو جانا چُن لیا جانا۔

چھی چھی۔ دونوں چے مکسور اور چھی ہاتھا نگ[illegible]

چچوڑنا پہلی چے مکسور دوسری مضموم چوسنا۔

چم چچڑ ڈرگ پہلی چے مفتوح دوسری مکسور تیسری مفتوح مشدد مرض سخت۔

چھوکری چھاکری۔ لونڈی باندی۔

چھکون پھکون رونا۔ چے اور پے مفتوح شدت سے رونا۔

چپی کرنا۔ چے مفتوح پے مکسور مشدد پاؤں دبانا۔

چوبھلا۔ چے اور بے مفتوح بڑی ڈولی
سی کو میانہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ پنیس اور
ڈولی کے درمیان میں ہے۔
چھڑے چھٹانک۔ ہر دو چے مفتوح یکہ
و تنہا یا بے اولاد عورتیں۔
چھچھورے پہلی چے مکسور دوسری مضموم
کم ظرف بے وقر۔
چڑھی بارگاہ ہونا۔ مرتبہ بڑھنا۔ عروج پانا۔
چونڈا۔ چے مضموم۔ بڑھیوں کے سفید سر کو
کہتے ہیں۔
چندرا کر پوچھنا۔ یا چندرانا۔ چے مفتوح
جان کر انکار کرنا یا مکرانا۔
چکٹ۔ چے مکسور کاف مفتوح مشدد
میلے کپڑے۔

(د)

دوب۔ دال مضموم۔ سبزہ چھوٹی گھاس
دین۔ دال مکسور۔ یے مجہول عنایت۔
دیوتا۔ بت۔
دھن۔ دال مضموم۔ خیال۔
دان۔ جہیز۔
دو عشرے نہ گذرنا یعنی بیس برس سے
قبل مر جانا۔
دھموکا۔ دال مفتوح میم مضموم گھونسا۔
دھین دھوکڑ۔ پہلا دال مکسور دوسرا
مفتوح آزاد خود سر۔
دھوم کا کام۔ دال مضموم چکن کی ایک قسم

دیدہ دلیل۔ پہلا دال مکسور دوسرا مفتوح
بے شرم۔
دھل دھل خون بہنا۔ دونوں دال مفتوح
بہت خون نکلنا۔
دھڑتے کی لڑائی۔ دال مفتوح لام مکسور
مشدد زور شور کی لڑائی۔
دھاڑ۔ دال مفتوح۔ جلدی۔
دیدوں کا پانی ڈھلنا۔ پہلا دال مکسور
بیغیرتی اور بے شرمی۔
درمن۔ دال میم مفتوح مخفف درمان۔
درد سا۔ پہلا دال مضموم دوسرا مفتوح
عزت پر حرف آنا۔ بدنامی اور خرابی ہونا

(ڈ)

ڈونگ کی لینا۔ دال ہندی مکسور شیخی کرنا
ڈھکوسلے۔ بیہودہ کلام۔
ڈھائی۔ وہ فرضی جگہ جسے لڑکے کھیل
میں چھو کر آزاد ہو جاتے ہیں۔
ڈھڈھو۔ (۱) دال ہندی مفتوح دوسرا
مضموم مشدد پرانی عورت جہاں دیدہ۔

(ر)

رویاں رویاں۔ چھوٹے چھوٹے بال۔
رویہ۔ رے واؤ مفتوح و بے مفتوح مشدد
طریقہ۔ طرز۔
روٹھنا۔ رے مضموم بگڑ جانا۔
رکنا۔ رے مضموم ترک کرنا چھوڑنا۔
رگ کھلنا۔ رے بکاف مضموم قریب مرگ ہونا

(ز)

زبان سے پھول جھڑنا۔ غیر مناسب کلام تعلی کے نکلے۔

(س)

سگی یا سگا۔ سین مفتوح حقیقی بہن بھائی وغیرہ
سوت۔ سین مفتوح اپنے شوہر کی دوسری جورو۔
سن گن لینا۔ سین گاف مضموم بھید یا خبر چھپ کر لینا۔
سماندھانی۔ سین میم دال مفتوح آہستگی یا بے گھبراہٹ کے کام کرنا۔

(ش)

شُدبُد۔ شین بے مضموم قدر سے قلیل
شان میں بٹہ پڑنا۔ جیم مضموم بات یا عزت کا جانا۔
شمشو کرنا۔ یا دھونا پہلی شین مفتوح دوسری مضموم کنکر یا چھلکے نکالنے کے لیے اناج کو کچھ دیر بھگو کر بار بار ایک برتن سے دوسرے مین گرانا۔
شمسی۔ پہلا شین مفتوح دوسرا مکسور رخصت
شربائی بلی۔ ایک قسم کی بلی ہوتی ہی۔

(ق)

قلتین۔ قاف مضموم لام مشدد مفتوح اور تے مفتوح۔ ناپاک نجس۔
قدری۔ قاف مضموم قدری کرنا اصرار سے کہنا۔ کد کرنا۔

قلاقند۔ قاف اول مفتوح ہنسی مین کسی بات کو اڑانا۔

(ک)

کبھڑے ترڑے۔ کاف و تے مفتوح۔ گاہ گاہ کبھی کبھی۔
کھرا۔ کاف مضموم رے مشدد مفتوح بے فرش کا تخت یا پلنگ۔
کاکی بی۔ بچون کے ڈرانے کا ایک فرضی نام۔
کستائی مین پڑنا۔ کاف مفتوح کسی چیز کے ملنے مین دیر ہونا۔
کسنا۔ کاف مفتوح آزمانا۔ سالن کسنا یعنی بھوننا اور جسمین خوان باندھا جاتا ہی اُسے بھی کسنا کہتے ہین۔
کلنگ کا ٹیکا۔ کاف و لام مفتوح ٹے کو زیر کسی برائی کا اپنی طرف منسوب ہو جانا۔
کھوشرا۔ کاف مفتوح پرانا ٹوٹا ہوا جوتا۔
کھوج۔ کاف مضموم۔ بھید یا راز کا دریافت کرنا۔
کبھی کبھار۔ گاہ گاہ۔
کڑھنا۔ کاف مضموم غمگین ہونا۔
کھلم کھلا۔ ہر دو کاف مضموم صاف صاف کہدینا۔

(گ)

گھوم گھام۔ پہلا گاف مضموم دوسرا مفتوح جس راہ مین پھیر ہو۔
گھس پس کے اُترنا۔ گاف و بے مکسور صد سے ہو جانا۔ زندگی اور صحت مین کسی کپڑے کا پھٹ جانا۔

گیند دھڑ کا۔ گل بازی۔
گھریان گھسنا۔ گاف اول مضموم دوم مکسور ایڑیان رگڑملانا۔
گود کرنا۔ گاف مضموم دال مفتوح کاف مفتوح مشدد۔ طعن سے گود کا نام لینا۔
گھولنا۔ گاف مضموم۔ ایک بات کا مکرر ذکر کرنا۔
گھنیرے۔ گاف مفتوح نون ورے مکسور گنجان یعنی بہت۔
گولا لاٹھی۔ گاف مضموم۔ ہاتھ پاؤن سمیٹ کر لیٹنا۔
گدڑ خیلی۔ گاف مضموم خے مکسور بیہودہ اور احمق مفلس اور نیچ قوم۔
گون مھون۔ گاف مضموم میم مفتوح تے مضموم منھ پھلا کر چپ ہو جانا۔
گستانگر۔ دونون گاف مفتوح احمق بیہودہ گلے دراز۔
گرہستی۔ گاف اور تے مکسور رے مفتوح سلیقے سے گھر کرنا۔
گل گوتھنا سے بچے۔ خوبصورت گورے چٹے بچون کو کہتے ہین۔
گاگو گھپ۔ ہر دو گاف مفتوح کسی چیز یا بات کو چھپا ڈالنا۔

(ل)

لوتھڑے۔ لام مضموم ڑے مکسور مضغۂ گوشت۔
لنگور۔ بروزن چکور۔ کاٹنے والا۔
لشتم پشتم۔ لام اور تے مفتوح۔ افتان خیزان۔
لہلہاتی۔ ہر دو لام مفتوح۔ تر و تازہ نوجوان۔
للک بروزن چمک ہر دو لام مفتوح اشتیاق وشوق وغیرہ۔
لتھڑنا۔ لام مکسور تے مفتوح بھرنا۔
لٹ بھر۔ لام و بے مفتوح دنیا کے تعلقات وغیرہ یا کام اور فرورتین۔

(م)

ماتا۔ میم و تے مفتوح محبت و اُلفت۔
مول چیز۔ میم مضموم فروری شئے۔
منبولائی۔ میم بے مکسور نون مضموم غریب بے زبان۔
مُل۔ میم مضموم مگر۔
مساکر کے۔ میم سین مفتوح انتہا کر کے۔
ملیامیٹ۔ پہلی میم مفتوح دوسری مکسور برباد کرنا کھو دینا ضائع کرنا۔
مہنامت۔ ہر دو میم مفتوح رونا پیٹنا تڑپنا بلبلانا وغیرہ۔
مائیون بٹھانا۔ لڑکی کو زرد کپڑے مانجھے کے پہنا کر پردے کے اندر بٹھانا۔
منڈیا مڑوڑ کے پڑ رہنا۔ (۱) مضموم (۲) مفتوح یعنی چپ ہو کر سمٹ سمٹا کے لیٹ رہنا۔

(ن)

نت نئے۔ پہلا نون مکسور دوسرا مفتوح نو بنو
نگھ شک۔ نون مکسور سین مضموم۔

سر سے پاؤن تک خوبصورت ہونا۔
ناتا۔ نون و تے مفتوح رشتہ عزیزداری
نوج۔ نون مفتوح خدا نہ کرے۔
ناہر۔ نون و ہے مفتوح۔ انکار کرنا۔
نکو۔ نون مفتوح کاف مشدد مضموم بدنام۔
نھی چھمنوا۔ پہلا نون مفتوح دوسرا مشدد و مکسور ہے میم واو مفتوح۔ نھی بچا اور نھی چھمنوا کے ایک معنی ہین۔
نموہی۔ نون ہے مکسور میم مضموم بے منھ کی یعنی کم گو غمخوار۔ بے زبان وغیرہ۔

(و)

ور۔ بر وزن سر۔ یعنی غالب۔
ور غلانا۔ بہکانا۔ واو مفتوح۔

(ہ)

ہپا۔ اول مفتوح دوم مشدد طعام اطفال۔
ہپو۔ اول مفتوح دوم مضموم مشدد۔ افیون۔
ہکنا۔ اول مضموم دوم مفتوح۔ قصد کرنا۔
ہوا دیا ہیاؤ۔ حوصلہ حجاب وغیرہ۔
ہونٹ سے چون نہ کرنا۔ ذرا سی بات بھی نہ کر سکنا۔
ہڑکنا۔ رنج کھانا کڑھنا۔
ہکا بکا۔ حیران پریشان۔
ہنک دھنک۔ چالاکی اور مستعدی سے کام کرنا۔
ہڑوار۔ ہے واو مفتوح۔ قبرستان خاندانی۔
ہڑدنگا۔ ہے مضموم دال مفتوح کھیل کود۔
ہک دھک۔ متعجب و متردد۔

اطلاع

بخیال اختصار صرف غیر مانوس و غیر مشہور لغت لکھے گئے۔ انھین کے معانی سے ہر ایک لغت حل ہو سکتی ہے مثلاً (سگے سوجھرے) (کام دھندھا) جو سگے کے معنی ہین وہی سوجھرے کے۔ اور جو کام کے معنی ہین وہی دھندھا کے اسیطرح سگھڑاپا یا میل کچیل۔ یا اٹکٹ پکٹ۔ یا ارتی رتی ریزے یا پیار دلار۔ یا چیلی چاپڑ۔ الفاظ زائدہ وہ ہین جو ایک لفظ کے بعد آتے ہین اور انکے کچھ معانی نہین لیئے جاتے۔ جیسے گرکے بعد آسکے وزن پر (ور) یا آسودہ کے بعد واسودہ۔ یا حقہ کے بعد وقہ۔ اگر کوئی لفظ دو طرح سے بولا جاتا ہے تو حتے الامکان اس کتاب مین دو شخصون کی بات چیت مین اس کا اختلاف دکھایا گیا ہے (جیسے ڈھائی اور دھائی۔ دھابلی اور ڈھابلی یہ دونون لفظ سمجھدار عورتون مین دونون طرح پر بولے جاتے ہین بخلاف کدمی کدھار اور کبھی کبھار ا[illegible] سی [illegible] شمشی کے کہ انھین جاہل ناسمجھ عورتین کدمی کدھار اور شمشی بولتی ہین یہ دونون لفظین داخل اردو سے معلی نہین سمجھی جاوینگی کیونکہ کدمی اور شمشی ہیچ قوم کی زبان ہے

(مصنفہ)

بہ یمن خالق کن فکان وفضل خدائے زمین و زماں

کتاب لاجواب یعنی عریضۂ طاہرہ و صحیفۂ نادرہ دلچسپ اور سچا افسانہ محاورات اور روزمرہ کا
خزانہ فصاحت کا معدن سلاست کا مخزن قابل زیارت ہر پیر و جوان الموسوم بہ

سنہ ۱۹۱۷ء

افسانۂ نادر جہاں

سنہ ۱۳۳۵ھ

جسکو طاہرہ بیگم الملقب بہ نواب فخر النساء نادر جہاں بیگم صاحبہ نے بکمال فطانت و ذہانت اور
بڑی جانفشانی اور محنت سے مرتب فرمایا تھا بحال باہتمام منوہر لال بھارگو بی اے سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خداے پاک کی حمد رسول مقبول کی نعت آل اطہار کی منقبت اصحاب کبار کی تعریف یہ چارون ایسے مشکل کام ہین کہ بڑے بڑے عالم فاضل حیران و سرگردان رہے ان مین سے ایک کو بھی شمہ بھر نہ ادا کر سکے نادان کے نادان رہے مین تو عورت مانی ناقص العقل ہونے کے علاوہ بالکل ان پڑھ اگر شد بد جانتی یا نام چار کو پڑھی ہون تو اس سے کیا ہوتا ہے چھوٹے منھ سے بڑی بات کیونکر کہون کیا جان جو چپ نہ رہون مین کیا میری حقیقت کیا میری فکر کیا میری طبیعت کیا لیکن زینت کلام اور درستی انجام کے لئے اہل اسلام کے یہی دو چار سہارے ہین یہی نجات و بخشش کے اشارے محنت رائگان نہین ہوتی امید بر آتی ہے کام ابتر نہین رہتا بات تمام ہو جاتی ہے عبد کو معبود کی بندگی خادم کو مخدوم کی یاد خرد کو بزرگ

کی اطاعت شاگرد کو اُستاد کی تقلید فرض و واجب ہے اس لیے یہ بندہ حق
کی طالب عنوان پر اللہ پاک کا نام ہے اپنے مطلب سے کام ہے اُسی کی دی
ہوئی زندگی نے وفا کی اُسی نے صحت و طاقت عطا کی اُسی کے صدقے سے
میرا ارادہ پورا اور قصہ تمام ہوا بخیر انجام ہوا اُسی کی دی ہوئی عقل نے رہبری کی
اُسی کی نیک توفیق نے جلوہ گری کی آنکھوں نے نیک راہ پر لگایا انھین کے
ذریعے سے علم آیا پھر علم کو عمل ملا اور درخت کو پھل لکھنے مین ہاتھوں نے کوتاہی
نہ کی میرے کہنے کے بموجب ساتھ دیا اُسی کی دی ہوئی بینائی اور دانائی سے
کام لیا بات کہنے کے لئے زبان گویا کی اور سمجھنے کو فکر رسا دماغ کو خزانہ خیال
بنایا اور دل کو ٹکسال تصور و خیال سے کام لینے کو فرمایا ایک کو رونہ ایک کو
ہرکارہ بنایا ذہن کو مخبری کی خدمت سپرد فرمائی اور شوق کو رہبری کی طبیعت مین
رنگ بھرنے کا مادہ دیا بہزاد و مانی سے افضل کیا جو خیال نے چربہ اُتارا اُس نے
رنگ بھر کر سنوارا گویائی مین ہر طرح کی قدرت دی اور کلام مین تاثیر کی لذت جو
دل سے زبان پر آیا زمین سے آسمان پر آیا بات نے معراج پائی وہان سے دل
مین جا بیٹھی دوسری بزرگی ہاتھ آئی کہنے والے کو مرتبہ پیغامبر ملا اور اس کو خدا کا
گھر اپنی باتین وہ آپ ہی جانتا ہے دوسرا کب پہچانتا ہے ذرا سے ہونٹ ہلانے
مین کس کس کی مدد درکار ہے کون کون زور لگاتا ہے جب انسان ایک بات کہہ جاتا
ہے بے جان پہچان اتنون کا احسان ہوتا ہے جب کہین سامان بندھنے کا سامان
ہوتا ہے سچ ہے بے حکم پتا نہین ہلتا بے اُس کی مرضی کے کوئی پھول نہین کھلتا
وہی درخت کو پھل دیتا ہے وہی پھول کو بو وہی دہن مین زبان بنا کے وہی

تقریر مین جادو کہین سرو بے ثمر ہے کہین صنوبر بے بر چنار مین آگ بھر دی دہک رہا ہے سبزے کو نہال کر دیا لہک رہا ہے شبنم کو بے ثباتی کی خبر دیکر زخم دل کیا رو رہی ہے دنیا سے قیامت کا حال کہہ دیا چھپا چھپ تمام ہو رہی ہے روح اُسی کے حکم سے آتی ہے اور ہر ذی روح کی اُسی کی طلب پر جان جاتی ہے تتھرون مین اُسی کی صنعت نے دھوپ چھاؤن کا بچھونا بچھایا ہے اور جنگلون مین اُسی نے اپنی قدرت سے شجر کا فرش کرایا ہے کہین دوب سبز مخمل پر طعنہ زن ہے کہین سبزہ رشک چمن پھولون کے پیڑ بے پھل کے ہین مگر اُس کے دین سے پھولون نہین سماتے اہل دنیا انھین پھولون سے دنیا بھر کے مزے پاتے ہین گولر مین پھول نہین فقط ثمر ہین گنبد بے در ہین جو جھنگون کے گھر ہین بے راہ پائے یہ کدھر سے آتے ہین کیونکر سما جاتے ہین پھر ایک نہین ہزارون دس بیس نہین الغارون آسمان ہیچو بہ سرکار ابد قرار ہے اور زمین اُسی کی خزانہ دار ابر آبدار خانے کا مہتمم ہے اور رعد نوبت خانے کا منتظم آفتاب باورچی ہے اناج پکاتا ہے ماہتاب مشعلچی ہے روشنی دکھاتا ہے پانی سے ہر ایک چیز کو زندگی بخشی اور ہوا کو ہر جگہ جانے کی طاقت دی اُسی کے خوان کرم سے دوست دشمن وظیفہ پاتا ہے اور اسی کے باورچی خانے کا سارا عالم نمکخوار کہلاتا ہے وہی پتھر مین کیڑے کو رزق پہونچائے وہی پانی مین مچھلی کے بچے کو پیرنا سکھائے کہین صنعت دکھائی ہے کہین قدرت کہین زور دکھایا ہے کہین طاقت جانورون مین نطق نہین عطا فرمایا مگر انھین مین سے ایک کو ہزار داستان کر دکھایا طوطی ہو یا بلبل توتا ہو یا مینا پڑھانے سے گویا ہو جاتے ہین۔ آدمی کی طرح باتین بناتے ہین

داما اور شاما پپیہا اور بن چڑا لچی اور اگن نہ اپنے گھرون سے سیکھے سکھائے
آتے ہین نہ ماں باپ سے تعلیم پاتے ہین چار دن کے بتانے مین کہین سے
کہین ہو رہتے ہین جو کچھ وہ کہتے ہین انسان کی صحبت سے بے زبانون کا
صاحب زبان بنانا اپنی توانائی اور اخلاق کا جلوہ دکھانا ہے آدمی کا تو درست کر دینا
اس کے نزدیک کوئی بات نہین کچھ عاجز اُس کی ذات نہین وہ سب کی
بہتری چاہتا ہے اور سیدھے رستے سے دنیا پر لاتا ہے جس مین اینچ پینچ ہے
نہ پھیر پھار نہ گھوم گھام ہے نہ چڑھاؤ اُتار خشکی مین اپنی ناؤ ڈبانے کا ہم کو
اختیار ہے کیونکہ ہر شخص اپنے فعل کا مختار ہے گو ہمین عبادت ہی کے لیے
پیدا کیا مگر ذات اُس کی بے نیاز ہے ہمین نہ سمجھین تو بیحیائی کی عمر درازوہ قوی
بھی ہے قادر بھی عادل بھی ہے ظاہر بھی جس طرف نظر کیجیے اُس کی قدرت
کے ہزارون کرشمے ہین جس طرف آنکھ اُٹھائیے اُس کی طاقت کے لاکھون
جلوے ہین بچون کی ماتا مان کے پیٹ مین ڈالی گوشت کے لوتھڑے
پلوانے کی یہ حکمت نکالی وہی کیڑے چار دن مین انسانون کی قطار مین
آئے اور آدمیون کے شمار مین ۔ اگر چشم بینا ہو اور عقل رسا دنیا کے بکھیڑون
سے الگ ہو کر آدمی ذرا غور کی نگاہ اور فکر کی نظر سے دیکھے تو مان کے
پیٹ سے (جو نئی دنیا مین اس کے لئے عبرت دلانے کو پہلی قید ہے)
بے فکری کے زمانے اور وہان سے جوانی کے عالم پھر قبر سامنے آنے
کے وقت تک خود اسی پر کیا کیا نہین گذر جاتا اور کیا کیا نہین نظر آتا
عالم اپنے حادثون سے حادث ہونے کی خبر دیتا ہے اور زمانہ نت نئے

انقلاب سے روز خبر لیتا ہے۔ ہر روز ایک نیا دن سامنے آتا ہے اور طرح طرح کے گرم و سرد دکھاتا ہے کبھی کالی ڈراؤنی کبھی تارون بھری سہاؤنی رات ہے کبھی مہتاب کی چاندنی کچھی ہے کبھی برسات کی ظلمات ہے کبھی غسل میت کبھی برات کے لیئے نہانا دھونا ہے کبھی شادی کا ہنسنا کبھی ماتم مین رونا ہے کہین بچہ پیدا ہوا ہے چھٹی چلا ہے کہین پیٹ گرا ہے تو بہ نکلا ہے وہی ایسا حاکم وقادر ہے کہ اگر چاہے تو نو مہینے کی میعاد کاٹنے کے اندر ہی طلب فرمائے اور چاہے تو نوسو برس بعد بلائے نہ وہان چون و چرا کا محل نہ یہان دم مارنے کی مجال۔ ہزارون بے مان باپ کے بچے جنگل بیابان مین پال پوس کر اُسکی قدرت کاملہ نے یون پروان چڑھا دیے جن کے ذکر پر اپنے مان باپ کے چاہیتے اور اکلوتے بچے دل کھول کر ہنس لیے کوئی بھیڑیے کے بھٹ سے نکلا کوئی فرعون کے گھر سے کوئی بحر سے صحیح سلامت آیا کوئی برسے کہین شیرنی نے دودھ پلایا شیر نے گود مین کھلایا صاحب تاب و توان ہوئے جنگل مین شیر جوان ہوئے بوی انا بنی میان دادا ہوا کہین ریچھ نے پالا نہ چھیڑا نہ چھوا ہتھنیان کھلائی بن کر درختون مین جھولا جھلاتی پھرین خدا کا دیا سرپہ دکھاتی پھرین حق یہ ہے کہ اُس کی قدرت کا اُور چھور نہین اگر وہ چاہے تو کوئی جانور موذی نہین کوئی لگو نہین چیتے کو چیتے یار کردے اور سانپ کو یار غار زہر کو امرت کردے اور دشمنی کو محبت وہی مارے وہی جلائے وہی بھیجے وہی بلائے نہ اپنے اختیار سے آتے ہین نہ اپنی خوشی سے جاتے ہین اُس کی قدرت مجبور کر کے لاتی ہے اور اُس کی رحمت اُکر لے جاتی ہے

سر سے پانون تک زمین سے آسمان تک مان کی گود سے آغوش قبر تک جو جو ہم نے پایا اُسی کے تفضل اور تصدق سے ہاتھ آیا یہی فضل وکرم اُس کا کیا کم ہے کہ عادل مجسم سر تا پا رحمت آدم کے فخر عالم کی زینت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اُس کے پیارے تھے حبیب تھے محبوب تھے قریب تھے اُنھین کو ہمارا بھی نبی بنایا اپنی محبت مین ہمین بھی شریک فرمایا جو اُسکا پیارا ہے وہی ہمارا پیارا ہے جو اُس کا پیغمبر ہے وہی نبی ہمارا ہے اگر کسی اور نبی کی امت ہوتے تو نہ خیر الامم ہونے کا شرف پاتے نہ اس کی شفاعت کے ذریعہ سے جنت مین جاتے اُس کے ایک ایک لطف وعنایت پر لاکھون جانین قربان اور اُس کی ہر ایک عطا ونعمت پر کرورون زبانین صدقے میرا تو مُنھ نہین جو اُس کی ایک عطا ونعمت کا بھی شکر ادا کر سکون جیسا مجھے نوازا عزت افزائی فرمائی سرفراز کیا آبرو بڑھائی اگر رویان رویان زبان ہو اور ہر رویان ہزارون تسبیحین روز پڑھے تو بھی اُس کا شکر ادا نہ ہو بالکل نہ ہو ذرا نہ ہو اے میری پیاری ہموطن بیویو (عریضہ طاہرہ) نیک زنون کا دلچسپ قصہ جو تمھارے سامنے ہدیے کے طور پر مین نے پیش کیا ہے اس سے یہ میرا مطلب نہین کہ مین ایسی اور ویسی تالیف کے قابل اور تعریف کے لائق ہون یا تمھاری نصیحت اور اپنی فضیلت منظور ہے یا پیر مغان بن کر سمجھانے کو بیٹھی ہون بلکہ میری خاص غرض یہ ہے کہ میرے خاوند ومالک نے جیسا مجھے سرفراز اور کنیز نوازی فرمائی وہ تم پر بھی ظاہر ہو تاکہ یہ بھی اک قسم کا شکر میرے نامۂ اعمال مین لکھا جائے اور خداوند عالم اس کے بدلے مین میرا

مرتبہ اور بڑھ جائے یہ میری ساری عمر کی اپنی بیتی کہانی ہے جو انکسار و محبت کے
ساتھ ہاتھ پھیلائے سر جھکائے تمھین نذر دے رہی ہون مانو تو دیوتا نہین ٹھہر جاہو
اسکا جربہ دل پر اُتار دچاہو میرے منھ پر پھینک مارو اگر کچھ سمجھکر عمل کیا تو مجکو مول لے لیا تمھارے
دل شاد کرنے کو مین نے یہ غم پالا ہے تمھین بلاؤن سے نکالنے کو اپنے تئین مصیبت مین
ڈالا ہے تمھاری گلو خلاصی کے لیے اپنا گلا پھنساتی ہون تمھین ٹھنڈا رکھنے
کے لیے اپنا دل جلاتی ہون جب کالیا دو بھا اب کا لیپا دیکھو آگو مین ٹوٹی
پھوٹی پڑھی لکھی تھی لیکن نہ تصنیف کے قابل اور نہ تالیف کے لایق سچ
کہون یہ بوجھ مجھسے نہ اٹھ سکتا خدا بھلا کرے میرے اُستاد مرزا محمد عباس حسین
صاحب ہوش کا جنھون نے تمھارے درد سے میرے دل کو دکھایا اور یہ نسخہ
لکھوایا اُنھین کے تصدق سے مجھے غیرت آئی اُنھین کی بدولت تم نے یہ
دولت پائی انصاف اور قدر سے دیکھو اور پرکھوگی تو ان دو رسالون کو دو خزانے
پاؤگی جن کے گرے پڑے جواہر دکھولی بسری باتین بھی) دل مین رہ جانے
سے مالامال ہو جاؤگی تمھاری محبت کی دھن مین تشتم پشتم مین نے یہ دونون
حصہ تو لکھ ڈالے لیکن دیباچے پر پہونچ کے اٹک گئی منزل کے قریب تھک
گئی جو لکھا تھا ترتیب دیا جوڑ گانٹھ کر مرتب کیا چوٹی کا مضمون جوڑی کی مول
چیز (دیباچے) کو جو دیکھتی ہون بالکل کچھ نہین اُلٹ پلٹ کر کئی دفعہ لکھا
مگر پسند نہ آیا اونچا نہ کر سکی ہزار زور لگایا آخر کو چپ نہ رہی اُستاد سے یہ دل کی
بات کہی کہ لیجیے کتاب تو بن گئی مگر سر نہین سراسر عیب ہے منھ نہین نک سک سے
درست کر دیجیے تصویر مین رنگ بھر دیجیے اُنھون نے طلب فرما کر قلم اٹھا کر کچھ کاٹا کچھ بنایا

کچھ گھٹایا کچھ بڑھایا مبتدا کو خبر کیا ادھر سے اُدھر کیا آخور کی بھرتی نکالی فقرون مین جان ڈالی طول کو کم کیا فضول کو قلم کیا کانٹے پھینک دیے پھول چن لیے جو کانٹا وہ چور کے ہاتھون کی طرح کٹنے ہی کے قابل تھا جو بنایا وہ نور وضیا مین تصویر ماہ کامل۔ رنگ بھر کر زور دکھایا طبیعت سے باغ لگایا اب خطا کی جگہ صواب ہے اور چراغ کے مقام پر آفتاب وہ زنانی بات چیت تھی یہ مردانی بول چال ہے وہ جادو تھا یہ سحر حلال ہے پہلے اُلجھی ہوئی عبارت تھی اب سلجھی ہوئی سلسل فصاحت مین نے بگاڑا اُنھون نے بنایا ساری گتھی کو سلجھایا نہ وہ اس طرح دیباچے مین محنت فرماتے میرا بگڑا کام بناتے نہ میری محنت ٹھکانے لگتی دل کی کلی کھلتی نہ وہ اپنا عزیز وقت میرے کہنے سے دیتے نہ چار غیرون مین مجھے عزت ملتی نہ تم سے ہاتھ ملانے کی نوبت آتی نہ دینے کے قابل یہ چیز ہوتی نہ دیجاتی سارے منصوبے زہرے کی طرح غنچۂ دل مین رہ جاتے کسی کام نہ آتے ایک دن ایسا آتا کہ میرے ساتھ ان کا بھی خاتمہ ہو جاتا مجھے اپنے اور جملہ جہان کے خدا سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس کو مقبولیت اور تاثیر کے دُہرے دُہرے خلعت عطا فرمائے گا اور حق ڈھونڈھنے والون کو نفع پہونچائے گا اگر کوئی بات اچھی معلوم ہو دُعائے خیر سے یاد کر لینا کتاب بہت بڑی ہے بھولی چوکی ہون تو معاف کر دینا مین نے تم صاحبون کے دل لگنے اور جی نہ گھبرانے کے خیال سے اس کتاب کے دو حصے کر دیے پہلے کا تو نام تم سُن چکی ہو دوسرے کا لقب صحیفۂ نادرہ ہے پہلے حصہ مین میری ابتدائے عمر اور کنوارپنے کی باتین ہین جو اول سے آخر

تک طرح طرح کی خوبیون اور نیکیون سے بھری ہوئی ہین کسی حصے مین نہ مین نے
تمھین مخاطب بنایا ہے اور نہ خطاب کر کے سمجھایا ہے کہ بہن خبردار تم وہ کام نہ کرنا اور
میری بہن ہین قربان یہ بات ضرور کرنا ہان راہین نیکی بدی عذاب ثواب خیر شر
اونچ نیچ کی بخوبی دکھلادی ہین نہ تو میرا منھ نصیحت کرنے کے قابل تھا اور نہ کوئی
نصیحت کے نام سے سنتا جسے کتاب کا نام دیکھکر پیار آتا وہ نصیحت سے
بگڑ جاتا یہ جسے دل کی ایک آدھ خدا کی نیک بندی ایسی بھی ہوتین جو نصیحت
کے مزے کو کڑوا کسیلا نہ بتاتین ساری کتاب پڑھ جاتین میرا مقصود اصلی جو تھا
کہ سب پڑھین یا دیکھین سُنین وہ فوت ہو جاتا اس لئے مین نے اپنے باغ
مین کڑوے پھل کا درخت نہین لگایا مزیدار شئے کو حقے کے قابل نہین بنایا دوسرے
جس عمر کا حال ہے وہ خود اس قابل نہ تھی جو کوئی نصیحت کا نام لے اور کمزوری
کے زمانے مین اپنے سر اتنا بھاری کام لے دوسرے حصے مین بیاہ جانے اور
تجربہ حاصل کر چکنے کے بعد البتہ مین نصیحت کر سکتی تھی لیکن وہان بھی مصلحتاً مین نے
وہ رویہ اختیار نہین کیا فقط نام بدل دیا۔ پہلا عریضہ ہے جس سے انتہا کا چھپاپا
پایا جاتا ہے اور دوسرا صحیفہ ہے جو اپنا ٹراپا دکھاتا ہے۔ اس حصے مین پھول
کھلنے کے روز سے پھل پانے کے دن اور پھر اولاد کے پروان چڑھانے تک
کارتی ریزہ حال لکھا ہے اُس کی بھی ویسی ہی حالت ہے اور قصہ کے پردے
مین نصیحت سسرال جانے کا زمانہ اُس مین مشکلون کا پیش آنا طرح طرح کے غمون کا
سامنا ایک ایک کا روکنا تھامنا کسی کی برائی نہ لینا دل پر آنچ نہ آنے دینا
جی نہ جلانا غصہ نہ دکھانا عقل سے کام نکالنا مصیبت کے پہاڑ ٹالنا ایک خوبی

کے ساتھ لکھا ہے جو سچ ہونے کے علاوہ مختصر و بامزا ہے خدا میری اس تالیف کو تصنیف کا مرتبہ دے اور تم سب کا دستور العمل کرے۔ ای میری منہ بولی بہنو! لو یہ نیا جوڑا پہنو تمھارے کپڑے پرانے اور میلے ہی نہین ہو گئے بلکہ داغ دھبے پڑنے سے کچھ نجس بھی معلوم ہوتے ہین انھین گھس پس کے اُترنے دو اور یہ پاک صاف اُجلی پوشاک بدلو اب مین تمھین خدا کو سونپتی ہون اور یہ دعا دیتی ہون کہ انجام بخیر ہو نہ کسی سے دشمنی ہو نہ بیر زندگی امی جمی سے گذارو دولت پر لات نہ مارو بے کھٹکے بسر کرو راحت سے سفر کرو پھولو پھلو عیش اٹھاو عقبیٰ مین جنت پاؤ سر پر سخت گھڑی نہ آئے اُفتاد منہ نہ دکھلائے وہم سے میل جول نہ ہو زبان پر بڑا بول نہ ہو شان مین جفتے نہ پڑین زبان سے پھول نہ جھڑین آبرو کے ساتھ بات رہے پالا تمھارے ہاتھ رہے شوہرون کی اطاعت سے کام ہو مرتے دم زبان پر خدا کا نام ہو ایمان کی دولت ساتھ لے جاؤ اپنی جگہ نیکی کو دے جاؤ اللہ بس باقی ہوس لو رخصت کی آخری بندگی لو اور سرے سے میری کہانی سنو رباعی

لو کہتی ہے طاہرہ کہانی اپنی	دکھلاتی ہے آشفتہ بیانی اپنی
وہ ہو کہ نہ ہو تم سے ملے یا نہ ملے	چھوڑے جاتی ہے یہ نشانی اپنی

پیاری بیبیو مین تمھاری نئی لونڈی ایک غریب خاندان کی لڑکی ہون میرا نام میری سگی مان نے نادر جہان اور عرف طاہرہ مقرر کیا تھا عزت دینے والے بزرگون نے جس کے ساتھ بیگم ملا کر طاہرہ بیگم اور نادر جہان بیگم کر دیا خدا بخشے میرے والد نے اولاد کی تمنا مین مدتون انتظار کرنے کے بعد دوسرا عقد ایک سید بزرگ کی صاحبزادی سے کیا ان کی پہلی بیوی ہماری دوسری مان بڑے مالدار گھرانے

کی تھین خوب دان جہیز لائین سارا گھر بھر دیا میری امان امام ضامن کا پیسا لینے والے کی بیٹی محتاج گھر کی لڑکی تھین تھوڑے دن تو اس دوسری شادی کی خبر ہماری پہلی امان جان کو بالکل نہ ہوئی اور ابا جان نے راز چھپانے مین آن کی خاطر اور خیال سے کوشش بھی بڑی کی لیکن سال نہ پلٹنے پایا تھا کہ گل کھلا اور راز کھلا جس کا خاص سبب مین تھا و رقدم تھی پھر تو رنجش اور بے لطفی بڑھی آخر کو لڑائی بڑی سوت بُری چون کی مشہور ہے بڑی امان سے سوتاپے کا دکھ نہ اُٹھ سکا بگڑ کر میکے چلی گئین لیکن میان کے منھ پر کچھ نہ کہا اسباب لے جانے مین راز کھلنے اور بات بڑھنے کا اندیشہ تھا اس سے وہ سارا اٹالا اپنے ساتھ نہ لے گئین گھر جا کر روٹھ کر بیٹھ رہین نہ ابا جان کے بلوانے سے آئین نہ جانے سے آخر کو وہ بھی رک رہے بگاڑ پڑا دونون طرف دلون مین غبار آیا مجھ ناشاد کو دو برس دنیا مین آئے گذرے تھے کہ تھو تھو وبا کی شدت ہوئی اور وہ ہمارے گھر مین بھی گھسی سب مین سے امان جان کو چن لیا دودست اور ایک قے مین چھٹ گئین تین پہر مین آنکھ بند ہو گئی دل کی دل مین رہی نہ کسی کی سُنی نہ اپنی کہی پورے دو عشرے دنیا مین نہ گذر رہے تھے کہ لہلہاتے باغ جنت مین پہونچین دودھ چھٹنے کے ساتھ ہی ساتھ چھٹا اور ان کا سایہ ہمارے سر سے اُٹھا اُنھین جوانا مرگی ملی ہم کو بے برگی پھپکتا ہوا بوداڑھتا ہوا پیڑ قلم ہوا گلچین پر ستم ہوا ہم انھین کے سایے سے نہال تھے انکے جدا ہوتے ہی بے حال چھوٹی امان جان کی دوری بڑی امان جان کی جدائی کا ایسا دُہرا صدمہ نہ تھا کہ دو برس کی جان پر دشوار نہ گذرے یا اس کی نازک حالت پر سختی نہ پہونچے نہ کوئی خبر گیران تھا

نہ حال پرسان نہ اُکٹ پلٹ تھی نہ دیکھ بھال نہ پاس تھا نہ خیال لاڈ پیار کو
کون کہے اور رکھ رکھاؤ کیا شے باپ کی محبت چھوٹے بچے سے اُس کے منھ نہ
لگنے اور عدم تعلق سے ایک تو یون ہین کم ہوتی ہے قابل اولاد بیوی کا مرجانا
تو اس پر بھی طرہ ہے اولاد کو دیکھکر اُس کی مان یاد آتی ہے خانہ بردی قطع اُمید
دل دکھاتی ہے ہم تو ہم ایسے ہی خیال وملال نے ابّا جان کو بھی اسقدر افسردہ
اور پژمردہ کردیا کہ دل قابو سے نکل گیا مزاج چل گیا۔ وہ دو دو تین تین پہر اپنے
یار دوستون مین باہر رہنے لگے اُن کے ساتھ ہماری جدائی کا بھی غم سہنے لگے
نہ ہمارے پیٹ بھرنے کا خیال تھا نہ فاقے کرنے کا ملال ہم نادان دوستون
کے ہاتھ پڑکر گیند دھڑکا ہوگئے اعجوبہ اور خیراتن نے ہم کو جس بیڈ ھنگے پن
سے پالا وہ عبرت خیز کہانی ہے کھرّے کھٹولے پر پڑے اپنے ہاتھ پاؤن
کے چسنی جھنجھنے سے کھیلا کرتے تھے اور دنیا کی ابتدائی مصیبت جھیلا کرتے
تھے پھسّی اور چچی کی شدت تھی اور میل کچیل کی کثرت ہزارون مکھیان
دھوپ مین آکر بدن پر سایہ کردیتی تھین کبھی سوتے وقت منھ ڈھانک
لیتی تھین چارپائی کے بان ننگے بدن پر بدھیان ڈالتے تھے نازک کھال
پر اپنا نقش جماکر حوصلہ نکالتے تھے ڈھیلی ادوائن کبھی جھولا جھلاتی تھی کبھی
پاؤن کی زنجیر بن جاتی تھی چین کے بدلے کھینچی تھی اور سیروا پٹی تکیے تکینی
کبھی چیخ کر مچھر مزاج پوچھتے تھے کبھی چپکے چپکے کھٹمل خبر لیتے تھے نہا لچے پر
نہال ہونے کے بدلے کھلاتے تھے اور پنپنے کے عوض سوکھے جاتے تھے
پھریہی نہ تھا بلکہ ہر روز دو چار مرتبہ اس اونچے پاؤن کے کھٹولے سے زمین پر

گر پڑتے تھے اُفتاد پر اُفتاد تھی اور چوٹ پر چوٹ دنیا جہان کے بچے پھول پان
ہوتے ہین اُلٹ پلٹ کی جاتی ہے یہان گر پڑ کے ہم آپ اپنی اُلٹ پلٹ
کر لیتے تھے کبھی اوس ہم کو نہلاتی تھی اور کبھی دھوپ چوٹ کے مقام سینکتی تھی
سال بھر اسی کس مپرسی اور بے عنوانی سے ہماری زندگی بسر ہوئی آٹھ آٹھ
روز منھ پر پانی نہ پڑا طہارت کیسی ہگنے کے بدلے ہگو کی کثرت تھی اور آسودگی
کے بدلے غفلت جب دونون مین کوئی اُدھر آنکلا ایک آدھ دھموکا اور
اپنی طرف سے دے کر چلا گیا دلداری کے بدلے دل آزاری تھی اور پیار
کے عوض مار چھوٹے بچے کھلونون سے کھیلتے ہین ہم اپنے گھر مین بوڑھون
کے کھلونے تھے بوندی اور ماما دونون ہمارے ناسمجھ رکھوالے تھے جن کے
پیار اخلاص سے اچھی خاصی مار دھاڑ کی لذت و کیفیت نکلتی تھی گھرداری
سے دونون مین جس کو فرصت ہوئی اور اتفاق سے ہم اُس کے ہاتھ لگ گئے
پھر کیا تھا مڑی کے بٹے باز اور ڈھیلے کے لنگور کی طرح نچائے گئے خوب
خوب اُچھالے گدائے گئے کبھی اُن کے سر سے دو ہاتھ اونچے ہو جاتے تھے
اور کبھی اُن کے پیرون پر اپنا سر پاتے تھے کبھی دھوئی دال کی طرح شمشو ہوتا تھا
اور کبھی جامنون کی طرح بگھارے جاتے تھے دل بھر کر ہاتھ پانون توڑے مروڑے
ملا دلا کھڑے قد سے اُٹھا کر پلنگ پر پھینک دیا اگر پھول تھے تو ان دونون کی
بازی کے لئے تھے جب سوکھ جانے سے کانٹا ہو گئے تو اور نظرون مین کھٹکنے
لگے جن کے لال تھے اُن کو ہمارا یہ رنگ دیکھنے کی پروا نہ تھی جن کی جان
تھے اُن کو ہمارے نیم جان ہونے کی اعتنا نہ تھی بے دردون کو ہمارا درد تھا

اور نافہمون کو ہمارا خیال کبھی بھوک سے جان بلب ہو جاتے تھے مگر ایک ٹکڑا
سوکھی روٹی کا نہ ملتا تھا جسے چچوڑ کر ننھے سے کلیجے کی آگ بجھاتے کبھی اس قدر
ٹھونسا دیا جاتا تھا کہ نتھنون سے نکل جاتا تھا ہینگ ہگتے تھے دست آتے تھے
ڈاک لگتی تھی پیٹ کے درد سے مرے جاتے تھے تھکیان دھرنے تک
تو خیریت تھی دانت نکلنے کے زمانے مین تو موت ہی کا سامنا تھا رُلنے گھلنے
کا وقت گیا یہ وہ چم چچڑ روگ تھا کہ جینے ہی کے لالے پڑ گئے اس ہنگام
مین ابا جان اسی قلق و اندوہ کی حالت مین گھر سے دل برداشتہ ہو کر
حج کو چلے گئے اب جو کھڑے تڑے آ کر اُن کے دیکھنے اور پوچھنے کا ڈر تھا وہ بھی اُنھین
کے ساتھ ساتھ سدھارا پھر کیا تھا بی خیراتن اور اَجوبہ نے رہا سہا کام تمام
کر ڈالا ادھر تو دانت نکلنے کی تکلیفین اور ایذائین اُدھر اُن دونون کی بے غوری
اور نخوشی خواہانہ حرکتین کمی بدی کر کے کچھ اس طرح ہمارے پیچھے پڑین کہ ہمارے
بھی خدا کے گھر چلنے کے سامان ہو گئے لیکن طلب تو تھی نہین تیاری کیا کیے
چھ مہینے ایڑیان رگڑین گھریان گھسین دل کی تقویت اور سہارا باقی نہ رہنے
سے اور بھی پتلا حال تھا جب ابا جان حج سے پھر کر چھ مہینے بعد گھر آئے
اور مجھے دیکھا دیر تک گلے لگا کر روئے دوست احباب ملنے کو آئے مجھے
گود مین لئے باہر نکلے ایک ایک نے کہا کہ ہائین یہ اس لڑکی کا کیا حال
ہو گیا پہچان نہین پڑتی ہم تو برابر دوسرے تیسرے خیر و عافیت پوچھنے آتے تھے
ہم سے ایک دن نہ کہا کہ لڑکی ماندی ہے جب آئے خیر سلا کی آواز آئی آپ کے
آدمی سخت نالایق اور انتہا کے بیہودہ ہین دیکھئے تو بیچاری بچی کی کیا حالت

کرواڈالی (چار برس کے بچّے کو بات بخوبی یاد رہتی ہے) اُن کے اس کہنے سے رحیم بخش نے جو کچھ کہا وہ مین اوپر لکھ چکی ہون۔ رحیم بخش دادا جان کے وقت کا چیلا تھا اور کبھی جھوٹ نہ بولتا تھا اباجان کو اور زیادہ رنج ہوا یہ خبر سُن کر کہا کہ افسوس دیکھیے کیا مشکل پڑی ہے ہم آٹھ پہر گھر مین ٹانگ توڑ کر بیٹھ نہین سکتے اور وہ دونون ہماری جان کے ساتھ ہین اُن کی حرکتین اُن کی جان کے ساتھ کیا کرین کیا نہ کرین ایک صاحب نے کہا کہ کسی عزیز کے پاس رکھ دیجیے میر شہامت علی صاحب نے کہا کہ صاحب خدا کے واسطے اب غصے کو تھوک دیجیے اور اس بن مان کی بچی پر رحم کر کے ہم کو اجازت دیجیے کہ آپ کی سسرال جا کر کچھ صلح کی گفتگو کرین خانہ بربادی کا تو رنج آپ کو اسقدر ان بلاؤن کا ایسا ڈر اور باوجود اختیار اس کی آبادی کی فکر نہین کرتے یہ کیا بات ہے وہ زمانہ گذر گیا سبب فساد مٹ گیا یقیناً اب اُن لوگون کو بھی رنج نہ رہا ہوگا آپ کو چاہیے کہ خود جا کر انھین لے آئیے ایسے مین حج کر کے آپ آئے بھی ہین کچھ تبرکات ساتھ لیجیے اور ابھی ابھی چلیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ نواب سبحان اللہ خان صاحب قادر جنگ (ہماری بڑی امان کے اباجان) کی بیماری کی خبر بد آئی پھر کیا پوچھنا تھا میر صاحب مجھے گود مین لیکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ لے جلدی سے کپڑے توپہن آیئے ابھی چلین سب نے ہان مین ہان ملائے کی اور تبرک ایک قاب مین لگا کر رحیم بخش کو دیا اباجان کالی عبا اوڑھکر ساتھ ہوئے فی الحقیقت اس سے بہتر وقت میل ملاپ کا اور نہ ملتا۔ الغرض ہم وہان پہونچے پہلے خبر ہوئی پھر پردا ہوا سب اندر گئے نواب صاحب باہر رہتے تھے لیکن

اس وقت اتفاق سے زنانہ تھا اباجان نواب صاحب کو تسلیم کر کے بیٹھ گئے
مزاج پوچھا دعا پڑھی امام ضامن باندھا تبرک رحیم بخش نے سامنے لا کر کرسی پر
رکھدیا نواب صاحب نے مجھے دیکھا نہ تھا میر صاحب سے پوچھا کہ یہ کس کا بچہ
ہے میر صاحب نے کہا کہ حضور کی نواسی ہے دیکھنے کو آئی ہے اُنھون نے
ہاتھ پھیلائے مین جھک کر اُن پر گر پڑی اِس محبت کا انداز دیکھکر خدا نے
اُن کے دل مین نیکی ڈالی سینے پر بٹھائے دیر تک پیار کیا کیے اباجان نے کہا
بھی کہ حضور کے دشمنون کا مزاج ناساز ہے پہلو مین بٹھا کر باتین کیجیے سینے
سے اُتار دیجیے نواب صاحب نے مُسکرا کر فرمایا کہ نواب دولھا تمھارے سر کی
قسم اس کے بٹھا لینے سے میرے دل مین طاقت آگئی اور ماندگی جاتی رہی
کیون بھئی تم اسے چھوڑ جاؤ گے؟ اباجان نے سر جھکا کر کہا کہ حضور یہ کیا فرماتے
ہین شوق سے رہنے دیجیے مین جانتا ہون اس کے دن پھرے قسمت راہ پر
آئی جو یہ سبب پیدا ہوا میر شہامت علی صاحب نے وقت پایا اباجان
کی خانہ بربادی کی تاب نہ لانا حج کو جانا مکان کا خالی رہنا میرا دُکھ پر دُکھ سہنا
جو جو یاد آیا سب کہہ سنایا ناناجان نے اُٹھ کر داماد کو گلے سے اور تبرک کو آنکھون
سے لگایا روٹی اور خرمہ نوش فرمایا پھر رنجیدہ ہوے کچھ سوچ کر آبدیدہ ہوے
اور زیادہ مجھے پیار آیا دوبارہ کلیجے سے لگایا یہ چوتھے سال کے خاتمے کا زمانہ تھا
جو خداوند عالم نے میری تکلیفون کو راحت سے بدلا تھوڑی ایذاؤن کی لذت
سے زبان آشنا ہوئی تھی کہ آرام کے سامان ہو گئے نواب صاحب کو فوراً خدا کی
قدرت سے فرحت جو ہوئی تو اباجان سے پھر فرمایا کہ بھئی مین اسے یون نہ لون گا

میری فرزندی مین دو ابا جان نے کہا کہ آپ کی کنیزی مین دینا فخر ہے فرزندی کیسی
نواب صاحب نے دانتون سے زبان دبا کر کہا کہ توبہ توبہ اس کی خدمت سعادت
بلکہ سبب نجات ہے یہ کیا کہا بھئی نواب دولھا یہ سیدانی ہے ابا جان چپ
ہو رہے نواب صاحب نے کہا کہ میر شہامت علی صاحب خدا جانتا ہے اسکے
بدن کی خوشبو سے دل کو طاقت اور دماغ کو قوت پہونچتی ہے مین جو خیال کرتا
ہون تو آدھا مرض اپنے مین باقی نہین پاتا اس وقت اس کا آنا میرے حق مین
اکسیر ہو گیا جو جو اس کے پھول سے جسم کی نکہت میرے دماغ مین آتی ہے
روح باغ باغ ہوتی جاتی ہے یہ لڑکی بڑی خوش نصیب معلوم ہوتی ہے
اس کا پَیر القول عورتون کے بہت ہی اچھا ہے وہان مکہ معظمہ کے تبرک
نے اُن کو صحت دے کر طاقت پہونچائی میری تقدیر راہ پر آنے سے نانا باوا کے
دل مین یہ بات آئی الغرض مجھے لیکر نواب صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابا جان
کو جانے پر آمادہ دیکھکر رخصت کیا دیوان خانے سے محلسرا مین جاکر میری
بڑی امان کا نام عصمت آرا بیگم لیکر پکارا وہ مریض باپ کی آواز سن کر
بے اختیار دوڑی ہوئی آئین اور اُن کے چلنے پھرنے پر ایک اچنبھا سا ہوا
کہ ابھی تو دشمنون سے اُٹھا نہ جاتا تھا نانا باوا نے فرمایا کہ تردد نہ کرو خدا مین
سب طرح کی قدرت ہے لو اس بچی کو گود مین لو یہی میری صحت کا نسخہ اور
یہی میرے مرض کی دوا ہے وہ بھی انجان تھین میری بھولی صورت سادی
وضع سُتا ہوا چہرا دُبلے ہاتھ پاؤن دیکھکر دائی ہی یہ کس کی بچی ہے کہتی ہوئین
ہاتھ پھیلا کر گود مین لینے کو بڑھین مین ہمک کر اُن کی گودی مین جانے کو جھکی اس

للک پو بے اختیار ہو کر اُنھون نے دل کھول کر مجھے پیار کیا یہ پہلی ملاقات امان ہوی سے مجھے بخوبی یاد ہے اور پھر نواب صاحب کا یہ فرمانا کہ عصمت آرا یہ تو ہو بہو تمھاری لڑکی معلوم ہوتی ہے آج تک دل پر لکھا ہوا ہے الغرض بیگم صاحب مجھے لے کر اپنی امان کے پاس گیئن رئیسون مین بیگم کا خطاب بے بیدہو ئے رواج پا گیا تھا جس کی دیکھا دیکھی اب سیکڑون محتاج گھرون مین شیخانیان اور مغلانیان بھی بیگمین بن بیٹھین پہلے عموماً بیگم سیدزادی ہی کو کہتے تھے یہان معنون سے خانم اور بیگم کے کچھ بحث نہین ہے اس تقریر سے میرا یہ مطلب ہے کہ ہماری بڑی امان سیدانی نہ تھین خلاصہ یہ کہ امان جان نے یہ کہہ کر ہمین نانی جان کی گود مین دے دیا کہ دیکھیے یہ بہشت کا پھول دنیا کی ناساز ہوا سے کیسا کمھلایا ہوا ہے (نانی جان) عصمت! یہ کس کی بچی ہے کیا کچھ ماندی تھی (وہ) جی ہان کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے (نانی جان) ای ہے جبھی اور تج گئی یا اُس کی انگلیٹ ہی کچھ ضعیف ہے چھوئی موئی ہو رہی ہے دیکھو ہاتھ کے سائے سے مُرجھائی جاتی ہے ابھی تک اُن کو یہ معلوم ہی نہین کہ مین اُن کی اکلوتی بچّی کی سوت کی بیٹی ہون ورنہ وہ اور ایسے محبت کے کلمے کہتین خیر ہم گودیون مین رہنے لگے رئیس کا گھر اولاد کی تمنا سارا گھر بچے کا بھوکا صبح سے رات کے بارہ بج گئے اور ہمین گودیون کی معراج سے اپنے بستر پر آنے کی نوبت نہین آتی پانچ چھ روز اسی طرح سے گذرے ایک دن نواب صاحب گھر مین آئے اور مجھے گود مین لیکر پیار کیا پھر بیوی بٹی سے خطاب کر کے کہا کہ دنیا عالم اسباب ہے اور زمانے کو ہر گھڑی انقلاب جو خدا چاہے وہ ہوتا ہے انسان اور اُسکا ارادہ

لاکھ مضبوط ہو پھر بودا ہے دنیا غم کا گھر ہے نہ امیر کو اس سے نجات ہے نہ غریب کو مفر ہے نہ رنج کو بقا نہ خوشی کو ثبات نہ موت پر قابو نہ قبضہ مین حیات ہزارون حسرتین خاک مین مل جاتی ہین اور سیکڑون اُمیدین بر آتی ہین ہر بات تقدیر سے تعلق رکھتی ہے اور تقدیر قادر مطلق کے دست قدرت مین ہے ہزار لکھا پڑھا آدمی ہو خط قسمت نہین پڑھ سکتا کیا معلوم کل کیا ہوگا اچھا یا برا ہم ہزار اپنی بہتری چاہین اگر خدا کو منظور ہے تو ہوگی ورنہ لاکھ سر پٹکا کرین کچھ نہ ہوگا نہ کسی کی برائی چاہے برائی ہوتی ہے نہ کسی کی دشمنی سے کچھ بگڑتا ہے صرف اپنی سمجھ کا قصور ہے جو ہم اس کے خلاف تصور کرین بے حکم خدا اور اُس کی مشیت کے ایک پتّا نہین ہل سکتا انسان تو ایک بھاری چیز ہے کیا معلوم کس کے دل مین کیا ہی اور کس قصد سے اُس نے کوئی کام کیا ہے ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق اُس کا نتیجہ نکالتا ہے حالانکہ بعد چندے وہ نتیجہ بالکل غلط اور وہ خیال سراسر مہمل ٹھہرتا ہے جس سے اپنی جگہ پر ندامت ہوتی ہے اور یہ کہنا پڑتا ہے کہ چار روز اودھر کر جاتے تو اچھے رہتے افسوس رنج بھی اُٹھایا بنی بنائی بات بھی بگاڑی اور اب پچھتا رہے ہین ویسی ہی کچھ کیفیت اس بچی کی بھی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ ساری دنیا اس کو معصوم کہے گی اور جب معصوم ہے تو بے خطا ہے جب بیخطا ہے تو اس سے بغض ہر مذہب و ملت مین حرام ہوگا اب رہا یہ خیال کہ جس کی وجہ سے یہ لڑکی پیدا ہوئی جو اس کے دنیا مین آنے کا باعث اور اُسکی دوسری مان کے دل جلانے کا سبب ہوا وہ تو ضرور ہی خطاوار ہے نہ ایسا کرتا نہ ایسا ہوتا میرے نزدیک یہ خیال نہین بلکہ وہم ہے اور کیا عجب ہے جو تم بھی ایسا ہی سمجھتی ہو

جس کو خدا نے تھوڑی سی بھی عقل دی ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ جب کھانا پینا مرض
صحت موت زلیست اُس کے قبضۂ قدرت مین ہے تو اولاد سی شے یا اُسکے
اسباب کی درستی اور سامان کیون کسی کے ہاتھ مین دے گا تم نے تمھارے
یہان اولاد ہونے مین کوئی کوتاہی کی؟ یا تمھاری مان نے کچھ اُٹھا رکھا؟
نواب دولھا نے غفلت کی؟ کہو نہین پھر کیون نہ ہوئی یہی کہو گی نا کہ خدا کی
مرضی اور جہان ہوئی یہی کہا جائے گا نا کہ اس کی دین پھر جیسا اور جگہ خیال ہوتا
ہے ویسا ہی ہر شخص کو اپنے ہان بھی خیال کر لینا چاہیے اس کے خلاف عقل
کے خلاف بلکہ حکم خدا کے خلاف ہوگا اگر میری خوشی چاہتی ہو اور میری اطاعت
واجب جانتی ہو میری صحت منظور ہے مامتگی مین رنج کے درپے نہین ہو تو
عصمت آرا کان کھول کر سُنو کہ "یہ لڑکی نواب دولھا کی ہے جسکو مین نے
اپنی فرزندی مین لیا ہے اب تمھاری عقل و فراست اور جو میرے ساتھ
محبت ہے اُس کا مقتضا یہ ہے کہ تم اس کو اپنے پیٹ کی لڑکی سمجھو اور جو کچھ
پیٹ مین ہے اُسے نکال ڈالو سیدانی سمجھ کے اس کی خدمت سعادت جانو
میرا کہا مانو تو خداوند عالم نے دوسری بیوی سے نواب دولھا کی تقدیر مین اولاد
لکھ دی تھی اِس وجہ سے اُنھین مجبور ہو کر عقد کرنا پڑا جو جو امر شدنی تھے
تر بڑ واقع ہوئے اُن کا نیا رشتہ جوڑنا تمھارا ساتھ چھوڑنا اس معصوم کا پیدا ہونا
اُن سیدانی کا جان کھونا خواب تھا یا خیال نہ اُن کو آتے کوئی روک سکتا تھا
نہ جاتے روک سکا۔ فرض کرو کہ وہ زندہ رہتین اور نواب دولھا خوشامد درآمد
کر کے تجھے سمجھاتے اور میری آتی سے تم کو لے جاتے تو کیا تم نہ جاتین اور اپنا گھر

خاک مین ملاتین ایمان کی تو یہ بات ہے کہ کچھ چارا نہ ہوتا اور جانا پڑتا نواب دولھا
بے خطا وہ بیچاری جنت کو سدھارین یہ معصوم بن مان کی بچّی ہے جو طرح طرح
کی تکلیف اور ایذا اُٹھا کے خدا خدا کرکے چار برس کی ہوئی ہے پورا پانچوان
سال تم کو یہان آئے ہوئے کو ہے اس درمیان مین بیسیون مرتبہ نواب دولھا
نے تنخواہ کے روپے اور کپڑے تمھارے لیے بھیجے جو مین نے بوجوہات نہین
لیے اور نہ تمھارے غم و غصّے کی وجہ سے اُن کا ذکر تم سے کیا چونکہ وہ سب
روپیہ نواب دولھا پاس رکھا رہا اُنھین حج کو جانا پڑا اُس روز بھی وہ کہتے
تھے کہ وہ امانت منگوا لیجیے مین نے پھر ٹال دیا اُن کی نیکیان خوبیان خیال
پاس مروّت محبت دیکھو اور اپنی بیرخی طوطا چشمی پر نظر کرو ہماری تین بیبیان
تھین چوتھی مرتبہ تمھارے سامنے عقد کیا چار مین سے ایک نہ سامنے سے
ٹل گئی نہ گھر سے نکل گئی رنج ہوا ایک دوسرے سے جلا ہمارے سامنے نہ گلا
ہوا نہ شکوا نہ کسی کو کچھ کہنے سُننے کا ہوا وُپڑا اگر کہو کہ روپے کی وجہ یا نوابی کے
سبب سے تو نواب دولھا کے ہان بھی خدا نہ کرے کچھ خاک نہین اُڑتی تھی پچاس
روپے مہینہ جو پہلے دن اُس نے کہا تھا وہ آج تک تمھارے نام سے جمع ہے
ہم نے تمھین پچاس روپے مہینہ کب دیا اوّل تو چلے آنے کی تم نے نئی حرکت کی
پھر بیٹھ رہنے کی دوسری جسارت چونکہ نازک امر تھا اور ہمارا تمھارا رشتہ نہایت
مضبوط اس وجہ سے ہمین کوئی موقع کہنے سُننے اور سمجھانے کا نہ ملا جب اس
بچی کی مان نے انتقال کیا اور خبر آئی دوسرا خوش ہوتا مجھے نہایت رنج ہوا اور
دل مین آیا کہ تمھین سوار کرکے بھیج دون تمھاری مان سے ذکر کیا اُنھون نے

وہ بیرخ ہوکر منع کیا کہ مجھے دوبارہ فہمائش کی جرأت نہ ہوئی گو میرے خلاف
گذرا لیکن صبر کر کے چپ ہو رہا آج اس بچی کی بُری حالت دیکھکر مجھے اپنے
اوپر لعنت کرنے کو جی چاہتا ہے کہ نہ مین اُس وقت تمھاری مان کے بگڑنے
سے طرح دیتا نہ تمھارا جانا رکتا نہ اس کا یہ حال ہوتا افسوس کرتا ہون اور میری
لاعلمی سے خدا خوب واقف ہے اگر میری یہ خطا بخش دے تو کچھ دور نہین"
ہماری امان جان نے یہ سُنکر سکوت کیا اور سوا سکوت کے چارہ ہی کیا تھا
نواب صاحب کی یہ تقریر ایسی نہ تھی کہ کوئی اس کا جواب دے سکے سوا
نانی جان کے اُنھون نے ایک مرتبہ آنکھین بدل کر اور ماتھے پر بل ڈال کر
کہا کہ چہ خوش ع بازار ہم گئے تھے اک چوٹ مول لائے + کیا خوب یہ میری
بچی کی ناشاد سوت کی جنی ہے تیل تو اکالا مُنھ نوج درگور خدا اس کی صورت
آگے نہ کہنے پائی تھین کہ نواب صاحب نے منھ بند کیا اور کہا کہ ہان ہے
تو سہی لیکن عصمت کی مری مٹی سوت کی نہ جیتی جاگتی تمھاری کسی سوت کی پھر تم
بدزبانی اور ہتک ہتکی کرنے والی کون بس خبردار اب میرے سامنے کوئی کلمہ
ان بیگناہون کی نسبت نہ کہنا ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین نانی جان کچھ کہا چاہتی
تھین کیونکہ دونون ہاتھون سے زور لگا کر نواب صاحب کا ہاتھ اپنے چلنے
والے مُنھ پر سے ہٹایا تھا لیکن امان جان اُنھین ساتھ لے کر ٹل گئین نوابصاحب
ٹھہرے رہے پھر امان جان کو بُلا کر میرا ہاتھ اُن کے ہاتھ مین دے کر باہر گئے
محل والیون نے اپنی بیوی مالک گھر والی کی جو مرضی نہ پائی نگاہ پھری اور
تیوری چڑھی دیکھکر طرح طرح سے مجھے ستانا اور ڈرانا شروع کیا ایک جلتی

نگٹی دکھاکر کہتی تھی کہ یہان جو بچہ موتتا ہے آگ سے داغا جاتا ہے۔ دوسری (دو انگلیان اُٹھاکر) اشارہ کرتی تھی کہ رونے والے کی یون آنکھین پھوڑی جاتی ہین ایک ترکاری بنانے مین چھری دکھاکر سناتی تھی کہ اسی طرح تجھکو بھی قیمہ تختہ (ٹکڑے ٹکڑے) کرون گی۔ دوسری مصالح پیسنے مین گھور کر دھمکاتی تھی کہ بٹے ہی سے منہ کچل ڈالا جائے گا یہان آئی تو ہو زندہ جاتی نہین معلوم ہوتین ایک دوسری سے کہتی تھی مین رات کو گلا نہ دبا دون کہ سوتی کی سوتی رہ جائے ایک کہتی تھی کہ تمھاری بلا گلا دبائے کالی بی خود گلا گھونٹ دین گی خدا کرے کسی رات کو اس کی آواز نکلے ہون سے چون کرے ایک دور سے جواب دیتی تھی کہ ہوّا آئے تو مین اسے حوالے کر دون دوسری پہلو سے بول اُٹھتی تھی کہ کیون جوجو سے کیون نہ کہہ دو وہ تو ہر وقت تختون ہی کے نیچے ڈٹا بیٹھا رہتا ہے میرا سن ہی کیا تھا یہ باتین ایسی نہ تھین جو مجھے چین سے پلنے دیتین اور کھایا پیا انگ لگتا رونا آتا تھا مگر رو نہ سکتی تھی آنکھین پھوڑے جانے کا ڈر لگا تھا نتھے سے دل پر وہ صدمہ تھا کہ خدا کی پناہ امّان جان کی تاکید کہ اکیلا نہ چھوڑو اور وہان جو پاس رہتا ہے جان کھائے لیتا ہے بغلی گھونسہ آستین کا سانپ ظاہر مین کھلاتا ہے اور دل ہی دل مین چٹکیان لے رہا ہے جدا ہوتی ہون تو جوجو کا ڈر مارے ڈالتا ہے چار برس کی جان اور اس کے دشمن اتنے شیطان آٹھ سات دن مین برسن دن کے بیمار سے بدتر ہو گئی یاس سے ایک ایک کے منہ کو تکتی تھی اور مایوس ہو کر گردن جھکا لیتی تھی کھانے کے وقت جتنی

دیر تک امان جان کے پاس رہتی تھی زنانون مین تھی کھانا کھا چکی اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھی دہموے کے گھونسے تھپڑ اس قدر کھائے کہ بھوک الگ اڑ گئی اور نیند جدا درد کے مارے رات رات بھر پلک نہین جھپکی سارا بدن نیلا ہو گیا معلوم ہوتا تھا کہ کرنا گردایا ہے جس کی گود مین جاتی وہ چٹکیان لے لیکر کھال چھیلے ڈالتا تھا وہ کتے کے سے ناخن اور بیدردی کے ہاتھ جب چٹکی لی خون چھلک آیا جب ناخن چبھویا زخم پڑ گیا پھر کبھی بھی ایسا بھی ہو جاتا نہین بلکہ باری باری جس نے لیا یہی سلوک کیا جدھر جاتی تھی یہی دعوت تھی اگر ذرا بھی بسوری منھ ٹیڑھا ترچھا ہوا آنسو آنکھ مین آئے اور غضب کا سامنا چوطرفہ سے بلوہ ہو گیا طرح طرح کے ڈر موجود ایک کہتی تھی ذرا مجھے دینا مین منھ سیدھا کر دون ایک چھری دکھا کر حلال کرنے کو بسم اللہ کر کے بڑھی ایک رسی دکھا کر پھانسی لگانے کے اشارے کرنے لگی جو تھا لہو کا پیاسا جو تھا جان کا دشمن کس سے کہتی کہ میرا یہ حال ہے خدا کے لیے ان نادانون سے پیچھا چھڑاؤ میری مدد کرو گھر مین اس سے بڑھکر ایذا اسھی تکلیف اٹھائی مگر یہ دشمنی تو نہ تھی یہان تو اُن کا بیرحال غیر کیے دیتا ہے بارے مر مر کے آٹھ دن اور کٹے جمعے کو پندرھوین دن بعد نماز ابا جان پھر آئے اور کسی نہ کسی طرح ان بلاؤن کو بھی خبر ہو گئی پھر کیا تھا ایک نے ٹھوکا دیا کہ ارے لڑکی اپنی زندگی چاہتی ہے تو گھر چلی جا دوسری نے کہا کہ رو رو کر آنکھین پھوڑ ہم تیری سفارش کر دین گے۔ تیسری بولی کہ رو بھی سکتی ہے مجال پڑی ہے اُنگلیان نہ بھوک دی جائین گی۔ چوتھی بولی نہ روئے

تو مرچون کا پانی ڈال دو پانچوین پیاز کی گٹھی لے کر ملتی ہوئی دوڑی کہ آنکھون
مین عرق چھوڑ دے ایک بیچ مین آکر بولی کہ اے جانے بھی دو اب وہ
اپنے باپ کے ساتھ چلی جائے گی تم خفا نہ ہو اُس وقت ایک ماما نے کہا
کہ ارے توبہ کرو توبہ کیون بیچاری بچی کو مصیبت مین ڈال رکھا ہے لاؤ مجھے
دو مین جا کر باہر پہونچا دون یہ سنتے ہی جو گودی مین لئے تھی بے تحاشا مجھے
پھینک کر ہنستی ہوئی اس سے جا کر لپٹ گئی اور کہا کہ بوا رحمت تمھین کیا
پڑی ہے نہ جانو نہ بوجھو خواہ مخواہ پھٹے مین پاؤن دیتی ہو اپنی نوکری کے
پیچھے پڑی ہو گیا؟ وہ بیچاری پہلے تو سناٹے مین آگئی پھر کچھ سوچ سمجھکر مجھے
گود مین یہ کہہ کے اُٹھا کر چلی کہ اب تم نوکری سے ہمین چھڑوا دینا ہم تو
لئے جاتے ہین چنچل نے کہا لیے تو جاتی ہو اس کے کان کھول دو کہ پھر
یہان آنے کا نام نہ لے نہین مار ہی ڈالی جائے گی مین سہمی اُس کے
لپٹی تھی یہان تک کہ باہر پہونچی ابا جان کو سلام کر کے کہا کہ آپ کی
بچی ہڑک گئی گھر چھٹنے کا اسقدر غم ہے کہ گھلی جاتی ہے دیکھئے تو کہ پندرہ روز
مین کیا حال ہو گیا ابا جان نے جو پھر کر دیکھا آبدیدہ ہو گئے اور آہ کر کے
میری طرف ہاتھ پھیلائے مین ایسی بے غیرت سزا یافتہ تھوڑی تھی کہ بے ماما
کے اشارے کے گود سے اُتر جاتی ہان پاس سے پہلے اُس کی طرف دیکھا
جب رحمت نے پیار سے کہا کہ جاؤ جاؤ ڈرو نہین تمھارے ابا جان ہین تب
مین نے ہاتھ بڑھائے ابا جان نے لیکر مجھے زانو پر بٹھا لیا دیر تک غور سے
دیکھا کئے نواب صاحب کمرے مین تھے جب باہر آئے تو مجھے دیکھکر محبت

سے چمکار کر میرا نام لیکر کہا کہ "اہا اس وقت اپنے ابا کی گود مین بیٹھی ہو" گو مجھے اُن کی
محبت پر اعتماد تھا اور آواز پہچانتی تھی لیکن ساتھ ہی اس کے یہ کھٹکا بھی تو لگا تھا
کہ اُن کی گود مین گئی اور اُنھون نے پھر گھر مین پہونچا دیا جہان پھر اُن خیلاؤن کا
سامنا ہے نہ اُن کی صورت دیکھون گی نہ گود مین جانا پڑے گا اس وجہ سے مین
نے اُن سے نہ آنکھ ملائی نہ نگاہ چار کی دل کو پتھر کر لیا اُن کی طرف سے مُنھ
پھیرے بیٹھی رہی اُنھون نے ہزار ہزار پیار سے پکارا مگر ڈر کے مارے مجھے
جرأت نہ پڑی کہ اُدھر رُخ کردن اُس دن کی بیمروتی مجھے آج تک یاد ہے
سمجھ آنے کے بعد مدتون اس کج خلقی کا ملال رہا ابا جان نے کہا کہ اسوقت
یہ کچھ ڈری ہوئی سی ہے کلیجہ برابر دھڑک رہا ہے اور اُلٹی پلٹی سانسین لے
رہی ہے شاید محل مین کسی نے ہنسی دلگی سے اس کو ڈرا دیا (نواب صاحب)
بھلا بھائی میرے گھر مین ڈرانے والا کون (ابا جان) اے حضور یہی لونڈیان باندیان
اور کون انھین مین سے کسی نے کچھ کہا ہے بچا تو بچا ڈر گیا۔ نواب صاحب چُپ
ہو رہے مگر اس بات کا اُنکے دلمین خیال رہا جب ابا جان چلنے لگے تو نوابصاحب
نے چاہا کہ بہلا پھُسلا کر مجھے ابا جان کی گود سے لے لین دم دلاسا دیا پیٹھ پر ہاتھ
پھیرا الا بلا کچھ دے کر چیزین دکھائین مین نے ہرگز ابا جان کا بازو اور گردن نہ چھوڑی
جب سامنے آتے تھے تو مین آنکھیں بند کر لیتی تھی مجبور ہو کر نانا جان بیٹھ رہے
ابا جان رخصت ہو آئے گھر مین پہونچتے ہی بی خیراتن اور اجو بہ کا سامنا تھا جو
دور سے دیکھکر چولھے پاس سے راکھ اور خاک مین ہاتھ بھرے ہوئے لیکر دوڑین
ناک اور آنسو لتھڑے ہوئے مُنھ سے خوب میرے مُنھ کو پیار کر کے پھر اچھر بو اجو بہ نے

مرچون بھرے ہاتھ گال پر رگڑے اور اپنے مصالح دار کپڑون مین لیکر خوشبودار سینے سے لگایا پھر باری باری دونون نے میری حالت پر آنسو ٹپکائے اور رونی صورت پرغم کھائے ابا جان سے کہا کہ میان خدا کے لئے اب میری بچی کو وہان نہ چھوڑ آیئے گا دیکھئے تو تھوڑے ہی دنون مین کیا حال ہو گیا اتوار کے دن صبح کو ابا جان نے کہا کہ اعجوبہ آج ذرا طاہرہ کو نہلا دینا اُنھون نے دوپہر کو جب مجھے نہلانے کو بٹھایا کرتا اُتارا تو سارا بدن نیلا دیکھکر وہ اُسی طرح مجھے چوکی پر بٹھیا چھوڑ کر باہر کمرے مین گیئن اور ابا جان کو لاکر میری پیٹھ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ دیکھئے سوتاپے کی یہ جلن ہوتی ہے میری بچی کے بدن پر ہزارون نیلے نشان ہین خدا کرے وہ ہاتھ ٹوٹین بازو شل ہون اُنگلیان جھڑ پڑین جن سے اس معصوم کو مارا ہے اے خدائے برحق تجھے سب طرح کی قدرت ہے مین بھی اُس کے دُھرے اُڑنے اور مار پڑنے کی خبر سنون وہ مارنے والی جہنم مین جائے یہ باتین بوا اعجوبہ کر رہی تھین کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آواز آئی ابا جان باہر گئے کہ یہ کون آیا کس کی سواری ہے اور بوا میرے سر مین کنگھی کرنے لگین دروازے کی طرف میری پیٹھ تھی اور دالان کی طرف منھ مجھے نہین معلوم ہوا کہ کون آیا بوا اعجوبہ نے جھک کر میرے کان مین کہا کہ تمھارے نانا باوا آئے ہین مین نے چاہا کہ جلدی جلدی منھ دھو کر آنکھین کھولون اور اُن کو سلام کرون کہ وہ قریب آ گئے اور اتفاق سے نگاہ پیٹھ پر پڑی نیلے نشان دیکھکر ہائین کہکر وہ اُسی جگہ ٹھٹک رہے اور ارے یہ داغ کیسے ہین کہکر ابا جان کی طرف مخاطب ہوئے مین سلام کرکے پھر چوکی پر بیٹھ رہی اور ابا جان نے اُن سے میرے داغون کی نسبت اپنی لاعلمی جتا کر کانون پر

ہاتھ رکھا ہوا انجو بہ پٹ سے بول اُٹھین کہ حضور آپ ہی کے ہان سے یہ سوغات لائی ہین نہین معلوم کون بیدرد کمبخت ماری عورت تھی جس نے میری بچی کا چاند سا بدن نیلا کردیا خدا کرے اُس کے ہاتھ ٹوٹین نانا جان یہ سنکر سناٹے مین آگئے اور دیر تک انجو بہ کے اس بیدھڑک کہہ بیٹھنے پر کھڑے رہے ابا جان نے کہا کہ آپ تشریف لائیے یہ عورت انتہا کی منہ پھٹ اور احمق ہے عمر گذری مگر بات کرنے کا طریقہ نہ آیا ادب قاعدے سے تو ایسی نابلد ہے جیسے ابھی پکڑکر جنگل سے آئی ہے آدمیون مین رہی نہین نہ سمجھانے کا اثر ہوتا ہے نہ صحبت کا خدا معلوم اس کی خلقت کیسی ہے مین نے ایسا بے کینڈے آدمی بھی نہین دیکھا جو منہ مین آیا بے تکان کہہ ڈالتی ہے نانا جان یہ عذر معذرت سُنکر دالان کی طرف بڑھے تو سہی مگر یہ کہتے ہوئے کہ بھئی اس لڑکی سے بھی پوچھا کچھ کسی کو بتاتی ہے (ابا جان) جناب نہ مجھکو وہان کسی پر شک ہے نہ شبہہ نہ مین نے پوچھا (نانا جان) نہین بھئی ضرور پوچھو دیکھو تو کیا کہتی ہے مجھسے شاید نہ کہے ورنہ مین خود پوچھتا اگر کسی نے اس پر زیادتی یا بدسلوکی کی ہو تو اس کا عجب کیا ہر وقت تو مین آنکھون مین رکھتا نہ تھا شاید کسی ماما اصیل یا کسی چھوکری چھاکری نے خوشامد کے مارے اپنی حماقت اور سفاہت سے عصمت کے خوش کرنے کو ایسا کیا ہو مجھے بھی کچھ خیال گذرتا ہے اس سے کچھ بھی پتا چلے پھر تو مین کل حال دریافت کرلون گا۔

(ابا جان) جی نہین بھلا ان بیچاریون کو یہ دماغ کہان کہ وہ بیوی کے خیال اور سوتاپے کے ملال سے بچے کو ستا کر بدلا لین اور ایذا دین ہر بھی اُس وقت احتمال ہوسکتا تھا کہ جب کسی کی اشتعالک ہوتی یا کچھ اشارہ ملتا یہ بات تو ہے نہین نہ آپ

خدا نہ کردہ ایسے نہ امان جان نہ خدا ترس رہین آپ کی صاحبزادی وہ میرے نزدیک بچون کے لئے اُن کی حقیقی مان سے بھی زیادہ محبت کرنے والی ہین اور میری وجہ سے تو اور زیادہ مری مٹی سوت کا ملال کیا پھر یہ کیونکر گمان ہو کہ کسی نے کہا اور بے کہے اُنھون نے ایسا ظلم کیا کہین کھیل کود مین گری ہے چوٹ لگ گئی (نانا جان) بھئی نواب دولھا تم نہین جانتے یہ عورتین بس کی گانٹھ ہین اور اندر اِن کے پھل بس ظاہر ہی ظاہر دیکھ لو یہ باتین ہو رہی تھین کہ بین نہا دھو کر وہان پہونچی نانا جان نے مٹھائی اور کھلونے میرے آگے رکھ دیے اور پیار سے منھ چوم کر کہا کہ طاہرہ سچ بتاؤ تمھارے بدن پر یہ نشان کیسے ہین کیا کسی لونڈی باندی نے تمھین مارا اباجان کی زبان سے مین انکار سن چکی تھی کیونکر اقرار کرتی کہا کہ جی نہین کوئی مارنے کیون لگا سب گود مین لئے لئے پھرتے تھے اُنھون نے قسم دے کر پوچھا اُس وقت مجھے کچھ چارہ نہ ہوا اور مجبور ہو کر کہا کہ آپ بوا رحمت سے پوچھ لیجیے گا اگر مین جھوٹ کہتی ہون تو حال کھل جائیگا اُنھون نے میرا یہ کہنا سچ جان کر کہا کہ لو یہ مٹھائی کھاؤ ہم تمھارے لیے لائے ہین مین نے سلام کرکے اُن کے ہاتھ سے ٹوکری لے لی تھوڑی دیر بعد نانا جان سدھارے مین اس سوچ مین پڑی کہ کہین ایسا تو نہ ہو کہ یہ جا کر رحمت سے پوچھین اور وہ اس خیال سے کہ شاید انھین معلوم ہو گیا سب حال کہہ دے اس خلجان نے یہان تک زور باندھا کہ تمام دن مین گم صم رہی رات کو سونے لیٹی نیند نہ آئی دن تو جون تون کٹ بھی گیا رات کو عجب حال تھا کروٹین بدلا کی اور ٹھنڈی سانسین لیا کی بار بار دہی خیال آتا تھا اور وہی وہم ستاتا تھا اگر ایسا ہوا تو سب کے سب بڑی بلا مین پھنسینگے اور نانا جان اپنی محبت اور میری بیگناہی پر خیال کر کے ایک ایک کو ادھموا ہی کر ڈالینگے

اُنھین بہت غصہ آیا ہوا ہے خداوندا کیا تدبیر کرون کیونکر یہ راز نہ کھلے اس ادھیڑبن
مین ایسی محو ہوئی کہ اباجان کے پہلو مین ہونے اور اُنکے جاگنے کا بالکل خیال نہ رہا گھبرائی
ہوئی آواز ڈرے ہوئے لہجے مین ایک ایک کا نام لیکر خدا سے اُسکی سفارش کرنے لگی کہ چنچل
کو بچانا چھل بل کو بچانا رنگیلی چھبیلی پر کوئی آفت نہ لانا اباجان سمجھے کہ خواب مین
ترانی ہے اُٹھکر مجھے دیکھنے لگے دیکھا تو ٹکاسے دیدے کھلے ہین اُسوقت وہ متعجب
ہوکر بولے کہ طاہرہ یہ کن کن کی خیر منا رہی ہو خیر تو ہے اب مجھے حواس آئے
اور گھبرا کر دل سے کہنے لگی کہ کہئی بتاؤ کیا تدبیر کرین جتنا چھپاتے ہین اُتنا اور ظاہر
ہوتا جاتا ہے آتنی ہی بات کہکر جان پر صدمہ تھا اس ہذیان کا کیا علاج یہ کہکر
مین تو جواب کی فکر مین غلطان پیچان ہوئی اور اباجان تسبیح تمام کرکے پھر میرے
کھٹولے کی طرف جھکے اپنے سر کی قسم دیکر کہا کہ طاہرہ دیکھو خبردار کبھی جھوٹ نہ
بولنا جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے جھوٹے پر خدا لعنت کرتا ہے اُسکے علاوہ منھ سے
بو آنے لگتی ہے جس سے لوگ پہچان کر یہ کہہ دیتے ہین کہ وہ جھوٹ بولتے ہین
اگر تم کو وہان کسی نے ایذا پہونچائی ہو ہم سے صاف صاف کہدو تمھارے سر کی قسم
ہے ہم کہین گے نہین اب مجھے سوا حال کہہ دینے کے چارہ نہ ہوا اور سب کیفیت
بیان کردی (اباجان) ہون تم رحمت کی گود سے جب میرے پاس آئی تھین کیا
اُسوقت بھی کسی نے کچھ کہا تھا؟ (مین) جی ہان اُسوقت بھی جوجو اور ہوّوے سے
ڈرایا تھا اور سب نے ملکر ستایا تھا چٹکیون سے خبر لی تھی اور زبان سے دعوت کی تھی
(اباجان) اے ہے جبھی تمھارا دل دھڑکتا تھا مین تو اُسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کسی نے
ڈرایا ہے لیکن تم ڈرتی کیون ہو اور بھی کیا ہو نہ ادکوئی کہے خبردار اب جو جو یوجوسے

نہ ڈرنا بالکل جھوٹ ہے اچھا تم ابھی لونڈیون کے نام لے لیکر کیا کہہ رہی تھین (مین) اُسوقت نانا باوا نے قسم نہین دی تھی اور اُسی بات کو پوچھا تھا مین نے رحمت کا نام لے دیا تھا اس وقت یہ وہم ہوا کہ کہین وہ رحمت سے نہ پوچھین اور وہ کہہ دین تو سب پر مار پڑے گی جن جن نے مجھے ایذا پہونچائی اور دشمنی کی تھی اُن کے بچنے اور محفوظ رہنے کی خدا سے دعا کر رہی تھی اسکا بالکل خیال نہ آیا کہ آپنے ابھی آرام نہین کیا بیساختہ منہ سے نکل گیا صبح سے دل ہی دل مین لئے رہی اسوقت آپے سے باہر ہوجانے سے حال کھل گیا (ابا جان) قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمھارے نانا جان جو اسقدر اصرار کرتے ہین کچھ سن گن پا گئے ہین اگر ایسا ہے تو مجبوری ہے اور اگر ابھی تک انھین نہین معلوم ہوا تو کل مین جا کر اُنکے دل سے بالکل نکال دونگا اول تو رحمت ایسی نادان نہین کہ بے سمجھے بوجھے وہ یہ بات کہے بوڑھی عورت بال دھوپ مین نہین سفید کئے جائیگی کہ اس کہدینے سے سارا گھر دشمن ہوجائیگا دوسرے ابا جان کو یہ درد سری کہان کہ وہ فرض کرکے رحمت کو بلائین اور پوچھین ایک تو یاد ہی نہ رہے گا رات گئی بات گئی تکیے سے سر اُٹھاتے ہی کامون مین مصروف ہوجاتے ہین ایک سر ہزار سودا اور اگر یاد بھی آیا تو جب تک وہ پوچھین پوچھین مین پہلے ہی جا کر اُنکے ذہن نشین کردونگا کہ وہ سارے گھر کو بیگناہ سمجھ جائین اور پھر کسی سے نہ پوچھین نہ کسی پر آنچ آئے گی نہ مار پڑے گی بس رات بہت آئی اب آرام کرو صبح سویرے جا کر اُن کے دل سے مین اس بات کو نکال آؤنگا انشاء مصلحت اور کہہ دونگا کہ مین نے بھی پوچھا اور بہت اصرار سے پوچھا مگر اُس نے کچھ کسی کی شکایت نہین کی ہان یہ کہا کہ چوٹ کے نشان ہین کہین کھیل کود مین گری ہوگی بچے بعض وقت

بے تحاشا دوڑتے ہین ادھر ہیرون چلے ادر پہ پیٹے سے پاؤن نکالے کوئی کہان
تک خیال رکھے بندہ بشر ذرا نگاہ اِدھر سے اُدھر ہوگئی ہے یہ گر گرا پڑی ہے
کسی کی اس مین خطا کیا بچون کا اس عمر مین گرنا چوٹ چپیٹ اُٹھانا اک قسم
کی ورزش ہے تم خاطر جمع رکھو نہ اس بات مین جھوٹ بولنا ہے نہ پھر اُن کے
دل مین کسی کی طرف سے شبہہ رہ سکتا ہے چوٹ کا نام بھی لئے جاؤن گا اور پھر
اُس کو چھپا بھی دونگا نہ کسی کی لے دے ہوگی نہ مار پیٹ نہ روزی جائیگی نہ رزق
یہ بہت اچھی اُن کے بچاؤ کی تدبیر ہے اندیشہ نہ کرو اور وہم کو دل مین جگہ نہ دو
وہم بہت بُری چیز ہے صبح سے اسوقت تک تم نے اُس کو روکا نہین بڑھتا
چلا گیا اب اس تدبیر سے اسے گھٹاؤ اور اطمینان سے پڑ کے سو رہو اگر تمھاری
وجہ سے کسی کا بال بیکا ہو تو میرا ذمہ ہان خدا ہی کو انتقام لینا منظور ہو تو اُسکا
بندوبست میرے امکان سے باہر ہے اُن کی اس تشفی سے مین مطمئن ہوئی پھر
کوئی وہم و وسوسہ میرے پاس نہ آیا تھوڑی دیر مین نیند آگئی صبح کو جب تک
ابا جان سب کامون سے فرصت کر کے نانا جان کے پاس جائین جائین
وہان اندھیرے منھ اس راز کھلنے کے غیب سے سامان ہو گئے نانا جان
بیدار ہو کر چوکی پر تشریف لے گئے اور رحمت نے سارے گھر کو جگایا
سب کی سب اُٹھ کر باورچی خانے والے دالان مین جمع ہوئین نانا جان
افیون کھانے کی وجہ سے ذرا دیر تک چوکی پر بیٹھتے تھے قبض کی شکایت
رہتی تھی اندر باہر دونون جگہ اُن کے چوکی پر جانے کے مقام سب سے جدا
تھے باورچی خانہ سے ملا ہی ہوا ایک پاخانہ تھا جس مین اور سب آیا جایا کرتے تھے

آگے پیچھے اُٹھکر اور کام کاج پائخانہ پیشاب سے فرصت کرکے سب کی سب آبہی باورچی خانے مین اکٹھا تھین نانا باوا کے چوکی پر ہونے کا ایک کو حال معلوم نہ تھا بیٹھتے ہی میرا ذکر نکالا ایک نے ڈینگ کی لی ایک نے شیخی بگھاری ایک نے اپنے پتھر دل کی تعریف کی اور میرے دھان پان ہونے کی مذمت کی ایک نے اپنی تیز عقل اور بے لگام زبان کی بات دُہرائی ایک بولی کہ دیکھو مین نے ناخون زناخن، ابھی تک نہین کاٹے ایک نے اسی کے چٹکی لیکر کہا کہ تم سے ہمارے بڑے ہون جب کی سند ایک ہنسکر بولی کہ مین نے رونے سے بھی ڈرا دیا تھا وہ بھتیری اور بودی ماردی کہ یہان آنے کا جھوٹون نام نہ لے گی نواب صاحب چوکی پر بیٹھے میری سا نار وہین ہین پھنسنے کی کیفیت سُنا کیے اور دل ہی دل مین تاؤ و پیچ کھایا کیے وہ سب یہ باتین کر رہی تھین کہ نماز پڑھکر بوا رحمت بھی وہان آنکلین اور سب کو سر جوڑے میرا رونا روتے دیکھکر کہا کہ ودئی لوگو آج چوتھا پانچوان دن اُس بچی کو گھر گئے ہوا مگر اُسکا ذکر موجود ہے بس ہو چکا کہان تک دون کی لوگی اور باتین بگھاروگی جب سنو وہی کہانی جب دیکھو وہی کھسر پسر کیا بُرا مرض ہے کوئی سُن لے تو ساری قلعی کھل جائے ایک بات کا مہینون گھولا رہے گا پھر کیا اچھی بات ہے جسے کہہ رہی ہو تمھاری عقلون پر پتھر پڑ گئے کیا چنچل نے کہا کہ سنے گا کون اور سُنے گا تو کیا ہوگا بڑی بیگم صاحب اُسکی صورت دیکھے سے جلتی تھین نہ کبھی منہ لگایا نہ بات کی نہ خبر پوچھی دور سے مٹھی ہوئی ہماری سب باتین دیکھتی تھین اور مسکراتی تھین فقط نواب صاحب کی وجہ سے ٹانگے ٹانگے پھرنا پڑتا تھا ہمارے گودکر ڈے مین چڑھائے رہنے سے اُن کی آنکھون مین خون اُترتا تھا اگر اُن کے خلاف ہوتا تو منع نہ کرتین سیر کیون

دیکھتین چھوٹی بیگم ایک دن کوٹھے سے اتر رہی تھین اور مین اُسے اناج والی
کوٹھری مین ٹھونک رہی تھی دیکھتی ہوئی ٹال کر چلی گئین (بوا رحمت) ای عورت
خدا سے ڈر بڑی بیگم صاحب کو تو مین نہین کہتی ہان چھوٹی بیگم صاحب کی طرف سے
تو مین بڑی چیز اٹھانے کو موجود ہون اُن کے دل مین رتی ریزے برابر ملال نہ تھا
سو دفعہ مجھسے کہا کہ رحمت ذرا طاہرہ بیگم کا خیال رکھنا ہیچین نہ ہو یہ سب کی سب
خیلاین دیوانیان بیڈھنگی ہین کہین اُسکو اذیت نہ پہونچے مجھے جب کامون سے
فرصت ہوتی تھی گھڑی دو گھڑی گود مین لے لیتی تھی (چنچل) تم آپ خیالا طیلا ہوگی
ہماری بلا ہو (رحمت) ای ہے مجھے لڑنا نہین آتا مین تمھارے لئے کہتی ہون مجھے
کیا اب ان باتون کا چرچا اچھا نہین تمھین اختیار ہے تم جانو تمھارا کام مجھے کیا پڑی
ہے بڑون کی بڑی بات نہ کوئی بڑی بیگم صاحب سے کہے گا نہ چھوٹی بیگم صاحب سے
پوچھے گا تمھارا اُدر دسا ہو جائے گا مجھے بڑا ڈر حضور کا ہے کہ وہ اُس بچی کے ساتھ
بہت محبت کرتے ہین میرے سامنے اُنھون نے ایک پنوا اڑا کہکر بیوی بیٹی کو
سمجھایا تھا یہ کہکر رحمت تو چلی گئین اور وہ سب بھی اپنے اپنے کام سے لگین۔
نواب صاحب باہر نکلے اور اُن سب کی طرف غیظ و غضب کی نگاہون سے
دیکھتے ہوئے افسردہ اور چین بجبین دیوان خانے مین گئے سب کی سب ایسی بیخود اور
محو تھین کہ نواب صاحب کے نکلنے اور غصے سے دیکھنے کی مطلق خبر نہین ہوئی
وہ باہر جا کر کپڑے پہن کر سوار ہوئے اور تھوڑے سے دن چڑھے ہمارے ہان آ پہونچے
ابا جان باہر تھے سیدھے گھر مین چلے آئے اور دروازے ہی سے میرا نام لیکر پکارا
حقیقی نواسی سے زیادہ وہ مجھسے محبت کرتے تھے مگر جو دیکھتی ہون تو نانا جان

ہین جلدی سے اُٹھکر سلام کیا اُنھون نے مجھے گلے سے لگا کر کرتا ہٹایا اور میرے
سارے بدن کے نشان دیکھے پھر آبدیدہ ہوکر کہا کہ کیون طاہرہ بیوی ہم نے تم سے
کیا کیا پوچھا قسم تک دی مگر تم نے اُن بلاؤن کے ظلم کا ہم سے ذکر تک نہ کیا
دیکھو خود بخود ہم پر سارا حال کُھل گیا نواب دولھا کہان ہین خیراتن نے کہا کہ وہ
تو آپ کے یہان جانے کو تھے مرزا شجاعت علی صاحب آگئے باہر کمرے مین ہین
فرمایا کہ جلدی بلاؤ میرا نام لو ہنوز وہ جانے نہ پائی تھین کہ ابا جان خود آگئے اُنکی
صورت دیکھتے ہی نانا باوا ہچکیان مار مار کر رونے لگے وہ بیچارے ناواقف ہکا بکا
ہوکر رہ گئے مجھسے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے خیراتن سے اشارہ کیا سب چُپ کچھ معلوم
ہو تو بتائین کچھ دیر تو وہ سناٹے مین آکر اُن کو دیکھا کئے پھر کہا کہ حضرت خدا کے لئے
جلدی بتائیے کیا ہوا اب مجھ مین تاب ضبط نہین بڑی دقت سے اُنھون نے فرمایا
کہ نواب دولھا ہمارا قصور بخشو ہمارے ہی سبب سے تمھاری بیگناہ بچی پر بڑی بڑی شدتین
اور تکلیفین ہوئین آج مین جو کی پر تھا اپنے کانون سے ان چڑیلون کی باتین سنین
جو فخریہ بیان ہو رہی تھین خوب ہوا کہ یہ بچی یہان چلی آئی اور تم نے اس کے
دل کی بات سمجھ لی جس پر طرح طرح کی سختیان ہون اور بلاؤن مین گھر جانے
وہ بچا کیونکر نہ ڈرے۔ یہ کہہ کر پورا حال اُن کی بات چیت کا دُہرایا ابا جان تو
حیرت مین آگئے کہ اب ان کے غم و غصہ ٹالنے کی کیا تدبیر کرون جو مین سمجھا تھا
وہی بات ہوئی اور وہ یہ کہہ کر اُٹھے کہ آج مین اس بیگناہ کا بدلا لے لون دل
ٹھنڈا کر لون تو کل تم اسکو سوار کرکے ضرور بھیجدینا (ابا جان) بہت خوب بہت بہتر
کہتے اُن کے پیچھے پیچھے ڈیوڑھی مین گئے مین بھی سدھارے اکے پھر کیا دیکھتی ہون

کہ دونون صاحب چلے آتے ہین بیچ انگنائی مین پہونچکر مجھسے فرمایا کہ طاہرہ چلو ہم اپنے ساتھ ہی تمھین لیتے چلین ڈرنا نہین کیا مجال جو آپ تمھین کوئی ٹیڑھی نگاہ سے بھی دیکھ سکے پھر ابا جان کی طرف مڑکر کہا کہ نواب دولھا تمھین کہین جانا تو نہین ہے (وہ جی نہین آپ فرمائین) کہا کہ تم بھی چلو اس وقت کی سیر قابل دیکھنے ہی کے ہے چلوگے نا (اباجان) بہت اچھا مگر دن) اپ اپنے اگر مگر کو یہین چھوڑکر چلیے وہان ان کا کام نہین صبح سے میری نگاہ مین دنیا اندھیر ہے کلیجہ جل رہا ہے دل سلگ رہا ہے گو اس بارے مین ابا جان کچھ کہنے کو تھے لیکن اُن کی آمادگی اور خفگی کی وجہ سے یہ سمجھکر چپ ہو رہے کہ بروقت دیکھا جائے گا ابھی سے کہہ کر کیون غصہ دلایے اور بات بڑھایے غصے کا قاعدہ ہے کہ سمجھانے اور روکنے سے اور بڑھتا ہے جب ہم سب وہان پہونچے تو ابا جان نے مجھے گود مین لے لیا اور دروازے کے قریب جاکر چاہا کہ آمادہ دین پردے کے پاس رُکے ناناجان نے کہا کہ کیون کیا ہے اندر چلو وہان تم سے چھپنے والا ہی کون ہے وہ سر جھکائے ساتھ ہوے دالان سے جیسے ہی بڑی امان نے دیکھا وہ تو ندامت وخفت سے سر بزانو ہو گئین کیونکہ ناناجان اُن کو قائل کر چکے تھے اور دوسرے اب کچھ سوچی سمجھی بھی تھین وہ غصہ بھی نہین رہا تھا نانی جان روئی ودئی کرکے کمرے مین چلی گئین نانا باوا جیسے دالان مین پہونچے بڑی مہیب آواز سے اباجانی کا نام لیکر پکارے اور کہا کہ جلد ادھر آؤ وہ نہایت ادب سے سر نہوڑائے ہاتھ جوڑے باپ کے قریب آئین فرمایا نواب دولھا کے قدم پر گرو اور ابا جان سے کہا کہ انکی

پیٹھ پر ہاتھ رکھو خطا معاف کردو دونون طرف گو عذر وانکار تھا مگر کوئی چارہ
نہ ہوا اُن کی غیظ بھری نگاہ اور تھرائی ہوئی آواز نے دو طرفہ وہ عملہ دخل کیا
کہ ناچار کہا ماننا ہی پڑا جب قدمون سے سر اُٹھا کر وہ روتی ہوئی پھر اپنی جگہ
چلین اُس وقت مجھے گود سے لے کر اپنے آگے کھڑا کیا اور کہا کہ جاتی
کہان ہو اسکے بھی پیرون پڑو یہ سنتے ہی مجھکو خفقان ہوا کہ یہ کیجئے وہان
تک تو ادب قاعدہ تھا یہ بیقاعدہ بات کیسی مین نے گھبرا کر اپنے تئین زمین پر
گرا دیا اور دونون پاؤن پیٹ کے نیچے چھپا لئے اُنکو بھی کچھ لحاظ سا آیا
پلٹین تو سہی مگر قریب آکر ٹھٹک گئین دوسری دفعہ نانا جان نے نہایت ڈراؤنی
صدا سے کہا کہ کیا تم نے نہین سُنا عصمت اپنی نجات چاہتی ہو تو جلدی کرو وہ بیچاری
پاس بیٹھکر میرے پانون ڈھونڈنے لگین مین اُنکے گرنے سے پہلے خود ہی قدمون پر
گر پڑی اور اُنکے پیرون سے منھ ملکر رونا شروع کیا چونکہ نانا جان برابر اشارہ کیے
جاتے تھے وہ وقت کی منتظر تھین جیسے ہی مین اُنکے قدم پر گر کے چھکون پھکون روتی
ہوئی اُٹھی اور چاہا کہ ہاتھ پھیلا کر ابا جان کے پاس چلی جاؤن کہ اُنھین قابو ملا اور
جھک کر اپنا سر میرے پانون پر رکھدیا مین تڑپی بلبلائی لیکن نانا باوا مجھے سنبھالے
رہے اور دوسرے ہاتھ سے اُنکے سر کو زور دیکر خوب ہی میرے پیرون سے رگڑا
نانی امان پیٹتی اور دہائی دیتی کمرے سے باہر نکل پڑین اور ہائے ستم ہے اندھیر
ہے ظلم ہے قیامت ہے کہا کین نانا باوا نے کچھ سماعت نہ کی اُنھون نے کوئی
پہلو لڑائی کا اُٹھا نہ رکھا اور حد سے زیادہ بدزبانی کی لیکن نانا باوا نے سُنی کو اَن سنی
کردیا بالکل اعتنا نہ فرمائی جب دیر تک مین روئی یہان تک کہ ہچکی بندھ گئی تو امان جان

سے کہا کہ بوا اسکو سینے سے لگا کر چپ کرو اور یہان مٹھیکر تماشہ دیکھو پھر رحمت کو
آواز دی وہ تھراتی ہوئی سامنے آئین کہا کرسیان منگواؤ وہ جلدی جلدی تین چار کرسیان
لائین ایک پر انکے اشارے سے امان جان مجھے لیکر بیٹھین اور ایک پر ابا جان
ایک کرسی پر خود بیٹھکر عدالت پر تلے گھر بھر کی عورتین چبوترے پر موجود تھین ایک
ایک کو اپنے پاس بلا کر میرے نشان دکھا کر ایمان و قسم کی رو سے پوچھا سب کی
سب مکر گئین اور جھوٹی جھوٹی دیدے گھٹنون کی قسمین کھالین اسوقت نانا جان
رحمت کی طرف پھرے اور کہا کہ بی رحمت اب تمھاری باری ہے تم کو جو کچھ
معلوم ہے صاف صاف کہو پہلے تو بوا رحمت کنمنائین بغلین جھانکین کیونکہ دریا
مین رہنا اور مگر مچھ سے بیر کیتین تو کیا کہتین پھر یہ بھی ڈر لگا تھا کہ ان مین کچھ تو لونڈیان
ہین اور کچھ پرانے لوگ اور یہ بھی خیال کہ سب کے سب ایک حال مین ہین اور پھر
ایک منھ ایک زبان ایسا نہ ہو کہ میری بات نیچی رہے اور جھوٹی پڑون بہت
سوچ سمجھکر کہا کہ حضور مجھسے نہ پوچھئے مین نگوڑی ماری انکے ساتھ ساتھ کہان پھرتی تھی
جو کچھ جانتی ہونگی چولھے سے نکلی بھاڑ مین گئی ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر مجھے
کسی کی کیا خبر نواب صاحب (اچھا میری طرف اشارہ کر کے) اس کے بدن پر نشان
مین (رحمت) جی ہان حضور ضرور ہین (نواب صاحب) پھر کاہے کے ہین (رحمت)
مجھے کیا معلوم (نواب صاحب) تمھین نہین معلوم (رحمت) جی نہین عرض تو کرتی ہون
مین کہین یہ لوگ کہین کام سے مہلت ملی اپنے گھونسلے مین گھس گئی (نواب صاحب)
اچھا آج صبح کو یہ سب باورچی خانے مین اکٹھا بیٹھی کیا باتین کر رہی تھین یہ سن کر
بی رحمت شش و پنج ہوئین اور سمجھین کہ یہ خود سن چکے ہین اب چھپانا اور ٹالنا بیموقع ہے

بولین کہ حضور نہ کہون تو باپ کُتا کھائے اور کہون تو مان ماری جائے (نواب صاحب
ایمان مقدم ہے جو سچ ہو وہ کہو (رحمت) حضور پھر آپ مجھسے کیون پوچھتے ہین انھین سے
دوبارہ خود نہ پوچھ لیجئے۔ نواب صاحب اچھا کہہ کر پھر اُدھر مُڑے اور مُسکرا کر فرمایا
کہ ہان جی بتاؤ تو آج تم سب کس کا ذکر کر رہی تھین جو رحمت نے سمجھایا اور تم نے
اُس کا گلا دبایا اب تو سب نے شورنیون کی طرح تھوتھن لٹکا دیے اور کہا کہ جی ہان
حضور خطا تو ہوئی (نواب صاحب) پھر قسم کیون کھائی اچھا تم سے کسی نے کہا تھا
(وہ سب) جی نہین (نواب صاحب) پھر یہ کیا تھا (وہ سب) بڑی بیگم صاحب
کی خوشی کے لئے (نواب صاحب) اُن کے خوش ہونے کا حال تم پر کیونکر کھلا
(وہ سب) حضور ایک بات سے کھلا بیسیون باتین ہین (نواب صاحب) تمسے اُنھون نے
فہمایش تو نہین کی تھی کہ تم ایسے ایسے ظلم کرنا (وہ سب) جی نہین (نواب صاحب)
نہین اگر کی ہو تو صاف صاف کہدو اُنھون نے دوبارہ پھر قسم کھائی ایکدفعہ
تو جھوٹی قسم کھا ہی چُکی تھین مگر اپنے ہی دیدے گھٹنون کی اب کی خدا ورسول کی
قسم کھانا تھا کہ نواب صاحب اُسے جھوٹ سمجھکر تھرائے ابھی تک تو ہنس ہنسکر
روبکاری کر رہے تھے اب کانپتے ہوئے کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے مین سمجھی کہ
مارینگے مگر اُنھون نے بڑا صبر کیا غصہ کو روک کر فرمایا بس تمھاری یہی سزا ہے کہ
ابھی ابھی ہمارے گھر سے نکل جاؤ سات آدمی قصوروار تھے ساتون کو ساتھ
چلے جانے کا حکم دے کے بیوی کی طرف پھرے اور کہا کہ سُنا بیگم صاحب اگر رتی
ریزے برابر آپ کو غیرت ہوگی تو اب مجھے منھ نہ دکھائیے گا اور نہ میرے مکانون سے
کہین اور جائیے گا اسے بہت اچھی طرح سُن لیجئے اگر ان مین سے ایک بات بھی

میری رضی کے خلاف ہوئی تو پھر میری بھی برائیون کی کوئی حد نہ ہوگی یہ کہہ کر
امان جان کو بلایا اور کہا کہ مین نے صرف تمھاری وجہ سے یہ شق (کہ محل سے
کہین نہ جانا) لگادی کہ تم روتے روتے اپنی جان دیدوگی ورنہ مجھے ہرگز ہرگز
اُن کا رہنا گوارا نہین تم اسی وقت ان کو جامن والی حویلی مین بھیج دو اور یہ
ساتون بلائین بھی انھین کے ساتھ کردو تاکہ اپنی سہیلیون مین بہلین اور تم کبھی
اگر ظاہر بظاہر ملین تو عمر بھر صورت نہ دیکھون گا اور یہ بھی سن لو کہ اس بچی کی
ماماگیری بلکہ کنیزی کرنا پڑے گی اگر اس کے ساتھ کسی نے پھر بیر کیا تو یہی اُسکا
بھی حال ہوگا امان جان چپ چاپ کھڑی ہوئی سناکین کچھ جواب نہین دیا
بعد آسکے نانا باداباجان کی طرف مخاطب ہوئے اور بیوی بیٹی کے سمجھانے
کی ساری کیفیت بیان کرکے کہا کہ باوصف تاکید اور میری خلاف مرضی
ہونے کے بیگم نے بڑی دلیری کی اور مطلق خدا کا خوف نہ کیا مین قسمیہ کہتا
ہون کہ اگر خلاف تہذیب نہ ہوتا تو مین سب کو معقول سزا دیتا نواب دولھا جس
دن سے مین نے طاہرہ کے بدن پر نیلے نشان دیکھے ہین میرے دل وجگر مین
داغ وناسور پڑ گئے کھانا پینا راحت سے سوتا چھوٹ گیا مین نہین کہہ سکتا
جس کرب سے مین نے یہ دس پانچ دن کاٹے ہین خیر الحمد للہ کہ جھوٹ سچ
کھل گیا مین نے اپنے کانون سے یہ بھی سنا کہ اگر دس پانچ دن اور گذر جائین
تو ہم طاہرہ کا کام ہی تمام کردین کو بچ کو بچ کر سکھا ڈالین او زڈرا ڈرا کر مارڈالین
خیال تو کرو اس دشمنی کی کوئی حد بھی ہے اللہ رے بغض وعداوت ابا جان
جی ہان بعض امرا ایسے ہی حیرت خیز واقع ہوتے ہین کہ اُنکی وجہ سمجھ مین نہین آتی

(نانا جان) ہائین بھئی نواب دولھا یہ کیا کہتے ہو وجہ تو صاف صاف ظاہر ہے
یہ ساری بے عنوانی بیگم صاحب کی وجہ سے ہوئی وہی اسکی بانی اور وہی اسکا
سبب ہین نہ وہ میری نصیحت کے جواب مین ایسی بیرخی دکھاتین نہ میری خلاف
مرضی چلتین نہ یہ نوبت آتی ؎ بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد * زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ *
(ابا جان) جی ہان بجا ہے لیکن اب آپ اس ذکر کو موقوف کرین تو بہتر ہے
بے اسکے آپ کا غم غلط نہ ہوگا (نانا جان) اے بھائی یہ غم کیا غلط ہوگا ادھر مین نے
طاہرہ کی صورت دیکھی اور زخم دل ہرا ہو گیا جگر کا ناسور رسنے لگا مر کے بھی یہ غم
ساتھ لے جاؤن گا ابا جان یہ سمجھکر چپ ہو رہے کہ اس ذکر کو قطع کرنا چاہیے ٹالنے
کے لیے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون فرمایا کہ وہ عملے کو موقوف کیجیے اور خیراتن
وا عجوبہ کو یہین بلا لیجیے کہ گھر کا کام کاج دیکھین جب تک نئے نوکر رکھے جائین
وہ تین آدمی رحمت سمیت ہین یہ وہ ملکر نباہ لین گے کھانا باہر باورچی پکائے گا
پانچ آدمی بہت ہین یہ کہہ کر رحمت کو بلا کر حکم دیا کہ نواب دولھا کے یان سے
دونون عورتون کو سوار کر لائے رسول بخش سے کہو ابھی جائے اندر کے دروازے
مین قفل لگا دے اسباب اچھی طرح سے بند کر کے باہر پہرہ چوکی بٹھا دے ایک
سپاہی ہمارے یہان سے وہان جا کر رات کو رہا کرے اور صبح کو وردی بولا کرے
حکم کی دیر تھی دونون آگئین تھوڑے دن بعد وہ مکان کرایے پر دیا گیا اور
نوکر چاکر سب نانا جان کے ہان آگئے کاٹ کباڑ بلا بدتر کر کے کرہی خانے مین
پھینک کر اور سب چیزین تعل بٹرے سے رکھ دھر دی گئین آنکھون کے سامنے
سے سا بٹر ہٹا پھر نانا باوا نے رحمت سے فرمایا کہ اگر تمھاری دانست مین کچھ ماما ئین سلیقہ مند

بھلی مانسین غریب نیک نوکری کے قابل ہون تو جلد تلاش کرو رحمت نے کہا کہ
ہین تو سہی مگر زمانے کا رنگ دیکھکر جی ڈرتا ہے کہین کچھ دنون رہ کر پیٹ سے
پانوٗن نہ نکالین آج تو فاقے کے ماری منو بلائی ہو رہی ہین کوئی کسی کے
دل مین تو بیٹھا نہین ظاہر دیکھا جاتا ہے ایسا نہ ہو جب پیٹ مین روٹی پڑے
تو کلیلون کی سوجھے خدا رکھے محل کا واسطہ بھرا پُرا گھر گراپڑا بہت کچھ کسی نے ہاتھ چالاکی
کی لیجیے حضور مین تو کہین کی نہ رہی سر پر بال بھی نہین ہین نئے نئے مین تو ہیک
دھیاک کے کام بھی کرینگی اور ڈھنگ سے بھی رہین گی آگے چل کر کچھ دن رہکر
آپے سے نہ گذر جائین دھین دھو کر طاقت میان کی نوکر دنانا جان) بی رحمت
تم تو بڑی سمجھدار نکلین ہمارے ہان کے آدمیون مین یون چھپی ہوئی تھین جیسے
کوڑے کرکٹ مین نگ یا مٹی مین سونا مین تمھارے مطلب کو سمجھا اچھا تم انکو بلوا
ضمانت نہ کرنا تمھارا پانوٗن درمیان سے نکال ڈالین گے بس تمھاری معرفت
سے تمھاری پسند کے آدمی نوکر رکھنے سے یہ مآل ہے کہ تم خود اچھی ہو ریجھ بوجھ
کی آدمی ہو اچھون سے ملتی ہو گی جنھین لاؤ گی سمجھ کے لاؤ گی ہزار برے ہونگے
مگر ان بردن سے پھر اچھے ہونگے۔ تم نے ہماری لونڈیون کی بد نفسی اور بدعقلی دیکھی
جن کی بُری صحبت کے اثر سے سوا تمھارے اور کوئی نہین بچا (رحمت) بہت اچھا
خدا آپ کو جیسا سو برس سلامت رکھے مین اسی بات کو ڈرتی تھی کہ بے ٹھور ٹھکانون
کو ٹھکانے سے لگاؤن اور اپنا گلا بندھا ٹھکانا چھڑاؤن ٹوٹی بانہ گل جنددے پڑے
لیکن بلاؤن کس کے ہاتھون دن بھر کے لیے حضور لونڈی کو رخصت دین گھر تک
جاؤن جن کمارون پر جاؤن گی انھین پر ان لوگون کو بھیجدون گی (نانا جان) تو

اچھا آج ہی جاؤ اور ہان کوئی اُستانی ہون تو اُن کو بھی ٹھہرانا بلکہ لیتی آنا (رحمت)
حضور آج نہین اب کل پر رکھیئے نانا جان چپ ہو رہے دوسرے دن رحمت
منھ اندھیرے گھر کے کہارون پر سوار ہوگئین اور سہ پہر تک پانچ عورتین بھیجین
جن مین چار ادھیڑ اور ایک جوان تھی قریب شام بوا رحمت بھی آگئین اور نانا جان
سے کہا کہ حضور کے اقبال سے میرے نزدیک تو یہ لوگ بڑے نیکبخت غریب
ملنسار مختنتی اور عزت دار ہین اگر ایسی ہی رہین نانا جان نے بُلوایا سب سے نام
نام پوچھے حالت دیکھی طرز وصورت دیکھکر نوکر رکھ لیا نانا جان بڑے خدا ترس
اور غریب دوست تھے تین روپیہ مہینہ اور کھانا سب کا مقرر کیا رحمت کا ایک روپیہ
اور بڑھا دیا اور فرمایا کہ بھئی رحمت یہ سب کی سب نیکبختین اصیل زادیان معلوم
ہوتی ہین تمھاری نیک مزاجی کے علاوہ عقل و نظر کا بھی حال کھل گیا بس جگہ
کئی ہوگی جب جا کے یہ پانچ عورتین تمھین چھین ہان اُستانی کوئی نہین ملین ؟
(رحمت) جی گئی تو تھی دیر اُنھین کے ہان ہوئی مگر نانا جان) ہائین بھئی کیا کہنے
کو تھین کیون رُک گئین (رحمت) کیا عرض کرون (نانا جان کچھ تو کہو (رحمت)
حضور وہ راضی تو ہین مگر نوکری نہین کرنے کہتین (نانا جان) کیا اپنے گھر سے
کچھ آسودہ ہین اگر یہ ہے تو یہان رہین گی کیون بے نفع کے خواہ مخواہ کی زحمت
اُٹھانا کیا معنی میری سمجھ مین نہین آتا کہ پھر راضی کیونکر ہین (رحمت) حضور اُنکا مطلب
یہ ہے کہ اپنا کھاؤن پیون اور پڑھاؤن اُن کی لڑکی کو یہ اُنکی بات ایسی تھی
جسے سُنکر مین چپ ہو رہی اور کہا کہ تم آپ کا اقرار کا ہے کو یہ تو انکار ہے نہ حضور
اس بات کو منظور کرینگے نہ یہ بیل منڈھے چڑھے گی اُنھون نے کہا کہ بوا سمجھو تو سہی

مین ایسی خدمت ہی کیا کرون گی جس کے لیے روٹی کپڑا مانگون اللہ رکھے تو ڑدن
کے امیر کی لڑکی گھڑی دو گھڑی کھیلنے کی طرح میرے پاس بھی آ بیٹھے گی اس مین
ایک آدھ حرف ٹوٹا مار بتا دون گی کسی دن یہ بھی نہ ہوگا کیسا پڑھنا لکھنا وہان
کے لاڈ پیار ایسے گھنیرے ہون گے کہ آٹھ آٹھ دن چھاؤن سے چاندنی مین نکلنے
کی نوبت نہ آئیگی اور اگر (بر موجب تمھارے کہنے کے) اُن کے ہان کا ایسا رویۂ
نہ ہوا تو بھی میری کیا شامت ہے کہ مزدوری لیکر کلمہ بتاؤن یا قرآن مجید پڑھاؤن
خدا نے دو چار ہنر میرے ہاتھ مین دیدیے ہین روٹی کپڑے کی محتاجی نہین
تن پیٹ ڈھکتا پلتا چلا جاتا ہے زیادہ لے کے کرنا ہی کیا ہے تھا تھی رکھ چھوڑنے
قارون کے بالکے بننے سے کیا حاصل چھینا جھپٹی نوچ کھسوٹ کر کے جما جتھا کرنا
دھنی کی کھوپڑی مین پانی پینا مجھسے تو نہ ہو سکے گا اس کے علاوہ میری آنکھ مین
مروت ہے ہاتھ پھیلانے اور مانگنے سے جان ہی پر بنتی ہے دم ہی نکلا جاتا ہے
دوسرے نوکری کر کے پڑھانا اپنی حکومت خاک مین ملانا ہے بیقاعدہ بات
کرنا آتی نہین جب مین نوکر ٹھہری تو جیسے نواب صاحب کی نوکر ویسے ہی اُن
بچی کی نوکر ایک گھر کے چھوٹے بڑے رہتے مین یکسان ہوتے ہین بندہ بشر کسی
وقت دکان گوشی) گوشمالی کا موقع ہوا اور ہم ہین کہ دل ہی دل مین ڈر رہے
ہین انگلی تک نہین چھوا سکتے پیار دلار دم دلاسے سے کام نکال رہے ہین اور
وہان بھانوین نہین بر طرفی کا دھڑکا موقوفی کا خطرہ مزاج پرسی کا کھٹکا لگا ہوا ہے
کہ ذرا سے مین خطا وار نہ ہو جائین نوکری پر نہ بن جائے روٹی کا سہارا نہ جاتا رہے
نامہوی تاب مجھے بیقصور اپنا دل قید مین پھنسانا منظور نہین ہان اس طرح سے حاضر رہنا

پڑھلانے سے تابر نہین مگر دینی محنت بیچونگی نہین"۔ بیچاری آسودہ واسودہ تو خاک نہین مگر دل کی بڑی غنی ہین مین چلتے چلتے کہہ آئی ہون کہ آپ کے کہنے کے بموجب حضور راضی ہوجائین اور مین بلواؤن تو چلی آئیے گا نا انھون نے وعدہ تو کرلیا ہے اور مین اُنھین جھوٹا بھی نہین جانتی مگر جب یہان آجائین تو بیٹان (اطمینان) ہو (نانا جان) بھئی رحمت تم اُنھین سواری بھیجکر ابھی بلواؤ مین اُنھین کی خوشی کردونگا دینے کے ہزار محل موقع ہین ایک تنخواہ کا نام نہ ہوگا نہ سہی بوا رحمت نے اُسیوقت ڈیوڑھی پر جاکر ٹھیک پتے نشان سے آدمی اور کہار بھیجکر اُنھین بلوایا وہ بیچاری سیدھی آدمی تھین وعدے کے بموجب بے عذر چلی آئین ہم اور بڑی امان چبوترے پر بیٹھے سڑکی پھلیان چھیل رہے تھے کہ اُنکی ڈولی آئی اور بوا رحمت نے خبر دی امان جان گئین اور اُنکو لائین مین نے بھی کھڑے ہوکر جھک کے سلام کیا وہ بوڑھ سہاگن کہہ کر بیٹھ گئین جتنی دیر تک امان جان سے باتین کین میری طرف پھر پھر کر دیکھا پھر مسکراکر امان جان سے کہا کہ بیگم صاحب ایسی ہی لڑکی ہین خدا سے مانگتی تھی اُسکے صدقے جاؤن میری دعا سُن لی کیا کریم ورحیم ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات یہ سن اور یہ تمیز وسلیقہ مین نے جتنی دیر آپ سے باتین کین مڑ مڑ کر کئی مرتبہ اس بچی کی طرف دیکھا مگر اسکو کام ہی مین مصروف پایا رغبت اور بیدلی کا کام چھپا نہین رہتا ماشاءاللہ جی لگاکر کام کرتی ہے میرا یہ سن ہونے آیا کیا کیا کچھ اس نگاہ سے نہین دیکھ ڈالا ہزارون جوان اور بوڑھی عورتین سیکڑون لڑکیان نظر سے گذر گئین لیکن یہ ڈھنگ ہی اور ہے کیا اچھا اُٹھان اُٹھایا ہے خدا اسکو میری مرضی کے موافق پروان چڑھائے یہ تو عجب چیز معلوم ہوتی ہے امان جان نے کہا کہ

جی ہان اُس کی قدرت ہے ماشاء اللہ اب پانچوین مین ہے اور بے اسکے
کہ کسی نے کچھ تعلیم و تلقین کی ہو دین و دنیا کی بیسیون باتین دیکھ سُنکر سیکھ لین
اللہ رکھے ذہن ایسا ہے کہ دیکھا نہ سُنا نماز بالکل یاد ہے مجھسے قسم لیجیے جو ایک حرف
کسی نے بتایا ہو وضو تو ایک ہی روز مین سیکھ لیا تھا کوئی گھر مین سینے کو بیٹھا اور سوئی
پرونے کے بہانے سے لیکر خود سینے لگی کاغذ کی اچکنین انگرکھے بیوتے ہین گڑیون
کا مکان بنایا ہے اُن کے بچون کو سبق پڑھایا جاتا ہے ایک چنگنے کو برسون ہی اچھا
جوڑا سی کر پہنایا اور بسم اللہ کی ہے ایک بات ہو تو کہون سب سے بڑھکر غیرت
اور بھولا پا ہے دنیا کی نیکیان اسکی جنم گھٹی مین پڑی ہوئی ہین جو جیئے گا دیکھ لیگا
کہ سارے لکھنؤ مین یہ لڑکی ایک ہوگی دیکھیے چہرے کا بھولا پن ہزار طرح کے
بناؤ دیتا ہے جی چاہتا ہے کلیجے مین رکھ لیجیے ہان طاہرہ بیگم ذرا اُستانی جی کو
نماز تو سناؤ مین نے سُنے سنائے سورے اذان اقامت تشہد رکوع سجود سمیت
سنائے اُستانی جی نے میرا مُنھ چوما پیشانی پر بوسہ دیا گلے سے لگا کر فرمایا کہ جی ہان
بیوی ہم نے بھی تو دیکھتے کے ساتھ ہی کہہ دیا تھا کہ یہ لڑکی بڑی چیز ہے امان جان
نے اُستانی جی کی نورانی صورت پاکیزہ خصلت تجربہ سلیقہ تمیز عقل قیافہ شناسی
تھوڑی دیر مین خوب پرکھ لی پھر باہر کہلوا بھیجا ابا جان اور نانا باوا آئے اوٹ
کے اُدھر اُستانی جی جا بیٹھین دیر تک باتین ہوئین امان جان بیچ مین پیام
بہو نچانے والی تھین جب معلوم ہوا کہ اُن کا فاطمہ بیگم نام ہے اور سیدانی ہین
تو نانا جان نے فرمایا کہ پھر کیا ہے دراصل یہ لڑکی آپ ہی کی ہے ہملوگ تو خدمتگذار
ہین آپ کی خدمت اور زیارت کا طاہرہ اور عصمت کو ثواب لوٹنا مبارک آپکے

قدم مبارک ہمارے گھر مین آنا بڑی برکت کا سبب ہین ہم ہر حال مین آپکی خوشی
اور مرضی کے پابند رہین گے آپ اسکو اپنا بچا سمجھکر پڑھایئے اُستانی جی نے کہلوایا آپ
خود اللہ رکھے نایاب اور قدردان ہین جب تو ایسی باتین کرتے ہین مین آنکھون سے
اس بچی کی خدمت کو موجود ہون جو کچھ آتا ہے اس مین دریغ اور کمی نہ کرون گی
پردے کے جھگڑے سے اُستانی جی کا رہنا کوٹھے پر ٹھہرا ہاتھون ہاتھ سب سامان درست
ہوا ہفتے کو دوسرے دن بل گوندھن اور بسم اللہ کی دوہری تقریب ہوئی دہی
بی خیراتن اور انجو بہ چار ہی دن مین اُنکے فیض صحبت اور تعلیم کی برکت سے آدمی
بن گیئن پندرھوین روز تیسرے ہفتے کو ہم نے قرآن مجید اور اعمال نامہ تحفۂ آخرت
زاد سفر شروع کیا ایک مہینے کے بعد مجھے ہمہ تن مستعد پاکر اُستانی جی نے اوقات
کی بھی پابندی کرادی صبح کو بعد نماز چھوٹی چھوٹی دعائین درود و راہ نجات پڑھکر
سجدہ کیا زیارت پڑھی جانماز لپیٹی اُٹھنے پڑھکر قرآن شریف اور تحفہ آخرت کا سبق
لیا یاد کرکے پھر سرے سے وہان تک پڑھکر اس کے بعد تختی لیکر نام ہندسے
جی سے بنائے رقعہ لکھا اصلاح لیکر مشق کی پھر کھانا کھایا تھوڑی دیر لیٹ رہی
کچی گھڑی کے بعد اُٹھکر حساب کے قاعدے سیکھے امتحان دیا ہماری سمجھ کے
موافق ہم سے سوال ہوئے جواب دے سکے تو واہ واہ نہین بیوی نے ہندی
کی چندی کرکے سمجھا دیا آگے چھوڑ پیچھے دوڑ نہین کی پھر مسئلے مسائل کی کتاب
کھلی دو سبق اسوقت ہوئے دو بجتے بجتے اُنھین ازبر کرکے نماز کو گئی بعد نماز
قرآن مجید کا سپارہ پڑھا پھر جالی کاڑھی پھر سینا پرونا لے بیٹھی کچھ کترا کچھ بیونتا
چکن کی چیزون مین قسم قسم کی بوٹیان پھول پتیان بنائین ریشم سوت کا کام کیا

مُرّی گُتّی تنبیچی پھندا بخیہ زنجیرہ دھوم وغیرہ کے نمونے کاڑھے کبھی زردوزی کا
ایک آدھ ٹانکا بھرا کبھی جالی لوٹ پر آڑی ترچھی بیلین پھول ڈالے دوپٹے
اچکنین ٹوپیان کرتے چھوٹے کپڑے سی پرو کر رکھ چھوڑے تھے گنڈے دار
کام کیا جاتا تھا آج کرتے ہین کچھ بنایا کل انگرکھے ہین کاڑھا پر سون اودگی
مین زردوزی بنائی کبھی کٹاؤ کا کام کیا کبھی دھوم کا نادر پاٹ چندیری ململ محمودی
تنزیب ادھی کریب فلندر اصحن رادھانگری اکرنگا یہ کپڑے اُس زمانے مین
تھے یہی منگوا رکھے تھے چار بجے اُستانی جی اپنے کھانے کے سامان مین مصروف ہوئین
اور ہمکو چھٹی ملی اسوقت بھی نہ اچھل کود تھی نہ اململ ٹلمل نہ ہمنے کودکڑے مارے
نہ زغندین بھرین نہ کھلنڈرا پن کیا مغرب کے وقت تک گڑیان کھیلین لیکن وہان
بھی ایسی قسم کی باتین کین جن سے عقل کی تیزی ہو کبھی پہیلیان بجھوائین کبھی شادی
بیاہ کا حساب کتاب لکھوایا کبھی چنگنون سے سوال کئے کبھی گڑیون سے رنگنے
جو کھنے کی بحث کی کبھی کھانے پکانے رندھنے کی زبانی ترکیبین بیان کین اسی
مین کبھی نماز مغرب کا وقت آگیا اور کبھی کچھ دن رہا کہ ہم دوبارہ امان جان
پاس کھڑے ہو آئے کوئی دن ایسا بھی ہوا کہ فقط منھ اندھیرے سلام
کو جانا ہوا نہ کھانے کے وقت جا سکے نہ کچھ دن رہے مہلت ملی ایکدن اُستانی جی
نے فرمایا کہ جمعہ کو کوئی کام نہین ہوتا سویرے سے نہا دھو کر فرصت کر لیا کرو۔
ایک بجے نماز پڑھکر اس دن ہنڈکلھیا پکایا کرو تو بہت مناسب ہے سب
ہنرون مین یہ ہنر مزیدار ہے آج مین بیگم صاحب سے اجازت لے لون مین نے
کہا کہ اُن سے پوچھنے گچھنے کی کیا ضرورت ہے ایسا نہو کہ وہ میری تکلیف اور ایذا

کے خیال سے اب تب مین اُلجھاوین اور مین اس بامزا فن سے محروم رہ جاوٗن
اُستانی جی مسکرا کر چپ ہو رہین پھر فرمایا کہ اچھا تمھاری خوشی نہین ہے نہ کھونگی جمعہ
جو ٹھوما لڑکے بالون کے کھیلنے کا دن ہے اور چھٹہ روز برابر جسے یاد کیا کرتے ہین
اُسے بھی ہم نے اپنے لئے ایک بہت سخت کام کو تجویز کر لیا دو روز باقی تھے
ہم نے جلدی جلدی نانا جان سے کہہ کے تھوڑی چھوٹی آٹھ دس پتیلیان کر چھی چمچہ
کفگیر سینی لگن کڑاہی ماہی توا منگوا کر قلعی کرایا جمعہ کو بسم اللہ کر دی جو کام پڑھنا تھا
اپنا وقت آپ نکال لیتا تھا اب جمعہ کے علاوہ آٹھ ہی دس دن بعد ہم نے
ایک وقت روز اُستانی جی کی تکلیف بچائی اور محنت بٹائی مہینہ بیس روز
کے اندر دونون وقت ہمارے ہی ہاتھ کا کھانا اُستانی جی کھانے لگین ایک
دن مین نے کئی طرح کے کھانے پکائے تھے اُستانی جی نے الگ لے جا کر کہا کہ
اپنی والدہ کے نام پر ہاتھ اُٹھا دو (فاتحہ پڑھ دو) اُس روز تک ہم کو ترکیب نذر نیاز
کی نہین معلوم تھی مین چپ ہو رہی اُنھون نے قرینے سے پہچان کر ترکیب بتائی
فاتحہ دے کر اُس کی نسبت اُستانی جی سے باتین کر کے اپنا اطمینان کیا ہمیشہ
سے میرا معمول تھا کہ جو نئی بات سُنتی تھی اُس کی آت گت پوچھ لیتی تھی اچھے اچھے
کھانے پکنا تو آٹھوین روز پر منحصر تھے اُس دن سے ہر روز چند سُورون کا پڑھکر بخشنا
اپنے اوپر فرض کر لیا رات کو ہر روز نماز اور کھانے اور سبق دیکھنے کے بعد سے
سونے کے وقت تک طرح طرح کی نصیحت اور عبرت سے بھری ہوئی نقلین اور
کہانیان کہا کرتی تھین ایک دن ایک خواب کا تذکرہ کیا جو کسی لڑکی نے دیکھا تھا
دورہ اُس کی تعبیر کے واسطے ہماری اُستانی جی کے والد ماجد پاس آئی اُنھون نے

فرمایا کہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین تم درمیان مغربین دو رکعت نماز پڑھ دیا کرو انشاء اللہ پھر اپنے والدین کی بہت اچھی طرح زیارت کرو گی اس لڑکی نے ویسا ہی کیا بلا ناغہ نماز پڑھی یا لگاتار ماں باپ کو بُرے حالون سے دیکھتی تھی یا آکر مولوی صاحب کے قدمون پر گر پڑی اور سیکڑون دعائین دین اس بیچاری نے اپنے ماں باپ کو فقر و مصیبت کی حالت مین ہاتھ پھیلائے دیکھا تھا کہ ایک ایک سے گھگھیا اور گڑگڑا کر کچھ مانگ رہے ہین اور دونون یاس و ہراس کے تپلے ہین چہرون سے مایوسی اور حسرت ٹپک رہی ہے اپنی لڑکی کو دیکھ کر اُدھر بھی آئے اور آنکھون سے اشارہ کرکے بڑ بڑ کر کچھ مانگا پھر دانت نکال کر ہاتھ بڑھا دئے یہ اُن دونون کو پہچان کر سوتے سوتے چیخ مار کر اُچھل پڑی جب نماز کی برکت اور اُس ہدیے کے سبب سے خدائے پاک نے اُن پر رحم فرمایا اور میر صاحب سے عرض کیا تب اُنھون نے نماز پڑھے جانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کچھ ہو سکے صدقہ خیرات بھی کر دینا مین نے اُستانی جی سے اس نماز کی ترکیب پوچھی اور اسی دن سے اس نماز کو اپنے اوپر واجب کر لیا آپ لوگ دیکھتے جاتے ہین کہ میرے کام کسقدر بڑھ رہے ہین اور پُرانا دن جتنا اورون کے لیے اُتنا ہی میرے واسطے بھی ہے لیکن میری ہمت اور ارادے کی طرح خدا نے اس کو بھی بڑھا دیا تھا آپ اپنے دل مین یہ نہ خیال کرین کہ ایک بوبی ہزار کام کیونکر ہوتے ہونگے ہم لوگون کے متوجہ کرنے کو لکھ دیے ہونگے یا اپنی رسوخیت جتانے کو ہو تو یہ بات نہین ہے مین نے اس کتاب لکھنے مین اور اقرارون کے ساتھ یہ بھی عہد کیا ہے کہ جھوٹ نہ بولون گی برس دن تک تو وہی معمولی چھوٹے چھوٹے مشغلے رہے

برس دن کے بعد میری عمر کے ساتھ اُستانی بیوی نے میرے کام بھی بڑھانا شروع
کیے ہر مہینے اک نہ اک نیا کام ضرور ہی سکھاتی تھین آخر کو بڑھتے بڑھتے ان گنتی
ہوگئے جس کام کا سکھانا منظور ہوتا تھا پہلے اُسکی اچھائی بیان کرکے تعریف سے
تمہید اُٹھاتی تھین پھر اُس کا سامان درست کرکے میری مہلت کے وقت اُسے
خود لے بیٹھتی تھین نئے ہونے کی وجہ سے وہ خواہ مخواہ اچھا معلوم ہوتا تھا
اور مین خود عرض کرتی تھی کہ اُستانی جی یہ بھی کام ہمین بتا دیجیے اسی صورت سے
آٹھ برس کی عمر تک اُنھون نے مجکو دنیا بھر کے ہنر اور پیشیون مین کامل کردیا اور
طرہ یہ تھا کہ کوئی کام مین نے پہر دو پہر نہ سیکھا نہ کیا بلکہ ہر روز تھوڑا تھوڑا یہ بھی
کیا وہ بھی ہوتے ہوتے برس چھ مہینے مین خوب اُسپر ہاتھ بھی صاف ہوگیا اور کوئی
نہ کوئی چیز پڑی ملی زیادہ مصروف ہوجانے مین وقت بھی برباد ہوتا ہے اور بوجھ
پڑنے سے دل اُچٹ جاتا ہے اوبھے ہوئے جی اور اچٹی ہوئی طبیعت کا کوئی کام
کیون نہ ہو بے ڈھنگے ہوجاتا ہے میرے اُکتا جانے کے احتمال سے اُنھون نے
یہ عمدہ طریقہ میرے لیے نکالا تھا بسم اللہ کی مبارک تقریب سے میرے جتنے
مان گون ہوئے ان کے سب کام اُستانی جی کے صدقے سے مین نے آپ ہی کیے
کسی کو جھوٹون ہاتھ نہین لگانے دیا بن مان کی بچی اور اُسکی اسقدر اللہ امین
ہو یہ اُسکی بندہ نوازی تھی ہر برس سالگرہ کے علاوہ ایک نہ ایک اور بھی خوشی
کی تقریب نانا جان اپنی محبت اور امارت کی وجہ سے ٹھہرا دیتے تھے اور کیا
عجب ہے جو اسی کے پردے مین میری گھرداری اور سلیقہ شعاری کا امتحان
لینا بھی منظور ہوتا ہو اور یہ بھی مقصود ہو کہ چھوٹا بڑا سہل مشکل کوئی کام ایسا باقی

نہ رہ جائے جو اُسکو نہ آجائے اور نئے ہونے کی وجہ سے بار نہ پڑے رمضان مبارک
مین نواب صاحب نے صرف میرا سلیقہ اور سگھڑاپا دیکھنے کو ایک سال پانچسو
آدمی کی دعوت کر دی ظاہر مین تو یہ کوئی ایسی مشکل بات نہین معلوم ہوتی
ہزارون کا سامان مہمانی مہیا ہو سکتا ہے سیکڑون کیسے مگر اُسکے ضمن مین جو جو مشکلین
اور قابل خیال کرنے کے باریک باتین ہین وہ ایسی ہین کہ اُنکے لکھنے سے بات
بڑھ جانے کا اندیشہ ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ ایک تو ہر شخص کی طبیعت اور عادت جدا جدا
ہوتی ہے روزہ رکھکر تو مزاج بالکل طعنہ شاہ کا سا ہو جاتا ہے ذرا سی بات بُری
معلوم ہوتی ہے کوئی نمک پانی سے روزہ کھولتا ہے کوئی خالی نمک سے
کوئی خرمہ یا چھوارے سے روزہ کھولتے ہی کھانا کھانے کا عادی ہے کوئی گرم
مزاج ہے کوئی سرد مزاج کسی کو برف ضرور ہے کسی کو آبشورہ کوئی پکوان اور
چٹپٹی چیزون پر رغبت کرتا ہے کہ سیٹھا پھیکا منھ کھلے کوئی مٹھاس پر سیل کرتا ہے
یہی نمک مرچ ہے کوئی کھاتا ہے کوئی نہین کھاتا ہے کسی کو ترشی بھاتی ہے
کسی کا مٹھاس سے جی متلاتا ہے کوئی روزے کی حرارت سے ٹھنڈی چیزین
کھاتا ہے کوئی شربت اور فالودے کو ہاتھ نہین لگاتا الغرض سوتدھی ٹھنڈی
میٹھی سلونی چٹپٹی کھٹ مٹھی گرم سرد میوہ ترکاری پکوان برف آبشورہ پانی دانہ
یہ وہ اغیرہ وغیرہ الم غلم غرض دنیا بھر کی چیزین افطاری مین چاہیئین تاکہ بروقت
خواہش و رغبت یہ آواز کان مین نہ آئے کہ اجی ہے کالی مرچ نہین ہے سب سے
بڑھکر جو لحاظ کرنے کی بات ہے وہ یہ کہ سب مہمان اور وہی ایک دسترخوان جو شے
ہو سب کے آگے ہو چاہے اُسے بھائے چاہے نہ بھائے چاہے کھائے چاہے نہ کھائے

ایک کی خاطر سے سب کی خاطر کرنا پڑتی ہے اور ایک کے خیال سے سب کا خیال مقدم ہوتا ہے جس کا حاصل اور نتیجہ یہ ہوا کہ جو چیز ہو پانسو جگہ ہو ایک دسترخوان پر ایک ہی سا سامان بھی ہونا چاہیئے ورنہ سو عیبون سے بھرا وہ دسترخوان ہوجائے گا اگر سیکڑون چیزین دسترخوان پر ایک آدمی کے سامنے چُنی یا لگائی جائین تو یہی خیال ہے کہ فقط نمک اور کالی مرچ لینے کو پیسے ڈولی جانا پڑے گا جہان تک ہوسکے قریب ہی ہو یہ نہین کہ روزہ کھولتے ہی اُٹھا بیٹھی کرنا پڑے اس لئے مین نے اپنی عقل و فکر کے موافق جتنی چیزین اُس دن افطاری کے واسطے میرے ذہن مین تھین اور جن کی فصل تھی وہ ایک پر تکلف کشتی کے اندر جس مین کچھ اوپر دو سو تشتریان تھین ایک جگہ لگا دین اور تشتریان بہت چھوٹی چھوٹی منگائین اور چیزون کے علاوہ چکنی ڈلی الائچی کی ننھی ننھی ڈبیان بھی رکھدین انھین مین سے ایک ڈبیا کے اندر افیم بھی تھی اسی کے قریب ایک چھوٹے سے شمعدان مین مچھلی کی شمع روشن ڈبیہ پر افیون لکھا ہوا عیاں اسی روشنی مین پڑھا جاتا تھا بہت لوگ افیون پیتے اور کھاتے ہین مگر ایسے وضعدار ہین کہ باوصف عادی ہونے کے اس کو عیب جان کر مانگنے مین عار کرتے ہین جو کھاتے تھے انھون نے کھائی جو نہین کھاتے تھے انھون نے ہنسی مین اڑائی ایک کا حال دوسرے پر نہین کھلا نہ صاحب خانہ کو معلوم ہوا اتنی بڑی دقت کی تو دعوت اور ناجان نے چار پانچ روز قبل مجھے حکم دیا کہ پندرھوین کو جمعے کے دن ہم نے دعوت کی ہے اور کوئی پانسو آدمی ہین اسی دن انشاء اللہ تم روزہ بھی رکھنا ذرا تکلف سے سامان دعوت ہو مین نے بہت اچھا کہہ کر اُسی وقت سے تیاری شروع کردی فردنائی چیزین

منگائین کئی ہزار تشتریان جمع کین دس تھان مارکین کے منگائے اُن کے دو دستر خوان بنائے دو گھڑی دن رہے سے دونون بڑے دالانون مین اندر باہر وہی دستر خوان بچھائے اور مردانہ کر کے مین قنات مین چلی آئی پھر کشتیان چنوا کر باہر بھجوائین پچاس ساٹھ کشتی باہر جا چکی تھی جو مجھے خیال آیا کہ لو میری بھول کو دیکھو دیگ مین پانی چڑھوا دیا کیتلیان سب نکلوالین چائے کے ڈلے پاس رکھ لیے پیالیون کے سامنے نہ ہونے سے چائے بھجبارہ گئی یہ کہکر ادھر تو مین نے کھولتے ہوئے پانی مین چائے ڈالی اور رحمت سے پیالیان لانے کو کہا اور اُدھر چائے کی مانگ ہوئی میرا دل اُسوقت ایسا خوش ہوا جسکی انتہا نہین فوراً دودھ ملائی قند شکر بسکٹ شیرمال کشتیون مین لگا کر پیالیون کے ساتھ باہر بھیجا اتنے مین چائے نے دم کھایا کیتلیان بھر کر بھجوائین ادھر سے تو خدمتگار کشتیان لے چلے اور وہان سے ابا جان نے پکار کر پوچھا کہ رسول بخش ذرا دریافت تو کرو کہ چائے بھی بنی ہے؟ اُس نے کہا حضور لیے تو آتا ہون نانا جان چبوترے پر بیٹھے تھے اُسے بلا کر کشتی پوش اُٹھا کر دیکھا اور ہنسکر فرمایا کہ لے جاؤ الحمد للہ کسی چیز کی کمی نہین گو پہلے روزے کا دن تھا لیکن دل و دماغ میرے ٹھکانے مین رہے نہ مین گم صم تھی نہ گپ چپ آدمیون نے بھی خوب ہی دل توڑ کے کام کیے روزہ کھولنے اور نماز پڑھنے کے بعد کھانا جانے کا لگا جن نشانون مین دستر خوان پر افطاری کی کشتیان رکھی تھین اب وہان کھانا چنا جانے لگا آدمیون سے کہہ دیا تھا کہ ہر آدمی کا حصہ اُن نشانون کے اندر رہے جو چو طرفہ سے چار باندھ کر ایک چھوٹے سے دستر خوان کی شکل پر رہے جتنے برتن کھانون کے ایک روزہ دار کے لئے تجویز کیے تھے

وہ بتنے کپڑے پر آئے اتنے جگہ مین نے یکا رنگ بنا کر چھاپے سے ایک بیل چوطرفہ چھاپ دی تھی اور اسی حلقے کے اندر برتن رکھنے کے چھوٹے بڑے نشان بنے کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہ پڑی جو نشان خالی رہا اُس نے آنکھ دکھا کر اپنا حصہ آپ مانگ لیا درمیان مین اِدھر اُدھر جو جو مقام خالی تھے اس مین سفید کپڑے پر طرح طرح کے مختلف رنگون کے پھول بوٹے بنے ہوئے تھے بہت باغ و بہار دسترخوان تھا جو سرا مہمان روزہ دار کے پاؤن پاس تھا بیچون بیچ بیل مین یہ فقرہ اُسپر بڑے موٹے قلم سے لکھدیا تھا کہ (نوشجان شیر مادر) یہ دسترخوان شادی بیاہون مین دیکھنے کے لئے منگوایا جاتا تھا جو کھا کر اٹھا نہایت شکرگذار تھا جب زنانہ ہوا اور مین ناناجان کے سامنے گئی بے اختیار دوڑ کر مجھے گلے سے لگایا اور ہاتھ چومے فرمایا کہ شاہی خاندان کے لوگ اور چند خوش خوراک دماغ دار رئیس تو ایسے خوش گئے ہین کہ جسکی انتہا نہین اور انھین کے خیال سے مین نے تم سے زیادہ اہتمام و تکلف کے لئے کہا بھی تھا غریب بیچارے تو ہر نوالے پر رال ٹپکاتے اور دسترخوان دیکھکر باغ باغ ہوئے جاتے تھے مین نے اُنکے اقبال اور خوش نیتی و سیر چشمی وغیرہ کی تعریف شروع کی تھی کہ امان جان کا لالا دانا اور انگیٹھی لئے ہوئے میرے پاس آئین کالا دانا اُتارا ماتھے پر نظر گذر کا ٹیکا لگایا مین نے کاغذ حساب اور ہزار روپیہ جو خرچ سے بچے تھے ناناجان کے آگے رکھدیے اُنھون نے کاغذ اُٹھا لیا اور امان جان سے دو ہزار روپیہ اور منگا کر اُن روپیون مین ملائے اور شہ دیے والے باغ سمیت مجکو عنایت فرمائے پھر ایک سونے کی مہر جس کے نگ مین فخر النسا کھدا تھا مجھے مرحمت فرمائی اور یہ خطاب عنایت کیا اباجان نے کہا کہ حضور یہ تو اسکی خدمتون کا صلا اور محنت

کی مزدوری ہوئی جاتی ہے نانا جان نے ایک نہ مانی اور فرمایا کہ یہ بجائے یہ صلاہے
نہ انعام اکرام آج میری بچّی نے روزہ رکھا ہے اُسکی خوشی مین دیتا ہون اور اپنے
دل کی خوشی کرتا ہون مزدوری تو خدا سے ملے گی مین نے سو روپیہ اندر باہر
کے آدمیون کو بانٹے اتنے مین اُستانی جی کے آنے کی خبر ہوئی پردہ ہوا نانا جان نے
صاحب سلامت کے بعد فرمایا کہ اُستانی جی حق تو یہ ہے کہ آپنے ہمین مول لیلیا
زبان نہین جو آپ کی تعریف ہو سکے جسقدر آپنے اس بچّی کی نسبت محنت اور مشقت
کی ہوگی اُس کا اندازہ ہمارے تصور سے نہین ہو سکتا سبحان اللہ کیا حسن تعلیم اور
کیا طرز تربیت ہے اُستانی جی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا کہ آپ مجھے محجوب نہ فرمائین مین نے
کیا کیا جو باتین ہوئین سب شدنی تھیں منظور خدا یون ہی تھا دنیا پر ہر شخص تھوڑے
دن کے لئے آتا ہے اور نیکی بدی ایسے دو دوست دشمن ہین کہ ہر شخص کے ساتھ ساتھ
سایے کی طرح موجود رہتے ہین نیکی سے ربط بڑھانا اور بدی کو منھ نہ لگانا ہر شخص
کی اختیاری بات ہے آنکھ کان عقل سمجھ خدا کے دیے ہوئے اُسکے پاس ہین تو
حق و باطل خیر و شر نیکی بدی مین بخوبی تمیز و امتیاز کر سکتا ہے ڈھیل دے دینے
کی تو مت ہی اور ہے کوئی بدنصیب دنیا چھوڑنے کے بعد بُرائی سے یاد کیا جاتا ہی
اور کوئی خوش نصیب نیکی سے جاتا تو اک دن ضرور ہے بدی ساتھ چھوڑکر خود ہی
پیچھے رہ جاتی ہے رہی نیکی اُسکی یاد بہت کم آتی ہے خداوند عالم گو بڑا قادر و توانا
ہے مگر اُسکی یہ عادت نہین کہ کسی کے مرنے کے بعد اُسی صورت شکل سیرت خصلت
کا دوسرا آدمی پیدا کر دے اکثر ماؤن کی صورت سیرت لڑکیون مین ہوتی ہے جنکے
دیدار سے کبھی کبھی اُن مرے مٹون کی یاد آجاتی ہے چونکہ مین تن تنہا ہون اور نہ

خداوند عالم کو میری خوبو سیرت خصلت ہنر سلیقہ دوسرے کو عطا کرنا منظور ہوا اسلئے
اُس نے غیب سے یہ سامان کردئے اُسکے فضل وکرم سے آسانی بھی ایسی ہوگئی جس کے
شکر مین میری زبان قاصر ہے مین کیا ہون اگر لقمان و بقراط بھی چاہتے اور دوسرے
مین مادہ قبول نہ ہوتا تو ہزار برس مین بھی یہ بات حاصل نہوتی جو چار برس مین
یہان ہوئی اب طاہرہ بیگم ماشاء اللہ (حفظ نظر) میری کل اچھی باتون کی پوری
تصویر ہے جنھون نے مجھے مدتون دیکھا ہے اور بعد میرے پھر مجھے دیکھنا چاہینگے
تو طاہرہ بیگم کی زیارت کرینگے اس بات کا بھی مین نے بڑا لحاظ رکھا ہے کہ میری کسی
بد عادت اور بری خصلت کا اس پر اظہار نہو حالانکہ اس مین بری بات سیکھنے اور
قبول کرنے کا مادہ ہی نہین ہے اس پر بھی مین نے بڑی احتیاط سے کام لیا ہے
خدا اسے پروان چڑھائے اور عمر طبعی کو پہونچائے اور ابھی کیا ہے یہ زمانہ تو بچپنے
کی کمزور عقل کا ہے کچھ دن اور گذرین پھر خدا کے صدقے سے اسکی عقل کی رسائی
اور فکر کی تیزی دیکھیے گا تمام زمانے کے لڑکے بالے نازون کے پالے کہلاتے ہین
آپ کی بچی ہنرون کی پالی ہے یہ کام جو اس اکیلی بچی نے مردامردی اور سمانڈھانی
سے انجام کو پہونچایا ہے حقیقت مین لایق داد ہے اور پھر پہلے روز سے کا دن اسکی
بساط سے اُسکی عمر اُسکی عقل سے کہین بڑا ہے لیکن ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ اس سے
ہزار درجے بڑھکر یہی بچی کام کریگی (نانا جان) وہ کونسا کام؟ (استانی جی) نواب صاحب
وہ اس کے بیاہ جانے کے دن سے آخر عمر تک کا کام ہے طلبا چوڑا تو اسقدر اور نازک
اتنا کہ اک ذرا مین اُسکے بگڑ جانے اور خراب ہونے کا کھٹکا جسکے نہ کبھی ہوا ئی وہ
کیا جانے پیر پرائی نیا پانی نیا دانہ نئی دنیا نیا زمانہ عالم نرالا سابقہ انوکھا رشتہ بودا

ساتھ مضبوط اک اک خوردہ گیر ایک ایک نکتہ چین نازک مزاجیون کی گرم بازاری گھر کی جھڑکیون کی اوبھگت امتحانون کا زور ذری سی بات پر گرنت کبھی ڈانٹا کلکل کبھی سانسا کبھی چھیڑ چھاڑ کبھی جلا پا کوئی بنی بنائی کو ٹھیک بنائے گا کوئی سیدھی سادی کو آڑی ترچھی سنائے گا تانتا اک دلگی ہوگی اور جلانا ہنسی کوئی چھپلیان کہلائے گا کوئی پیاز کے سے چھلکے ادھیڑے گا پتا مار اسون کھنچی مٹھوسی اور گھٹور ہوگئی جواب دیا گلے دراز اور تنتنے باز کہلائی بڑون کی تلینڈ چھوٹون کی کھلونا بھاری بھر کم بنی چھاتی کی پتھر ہے ہیل میل کرکے بیٹھی دوبھر ہے ساس نندون کی دشمنی جولاہے کا تیر شیر و شکر ہونا ٹیڑھی کھیر ماما اصیلون کی دھاک میان بوم کی ناک آئے گئے بھوک بنائین اپنے بیگانے بیوی بنو کہکر صلواتین سنائین ساس کے خوف سے گابھنی گابھ ڈالے نندون کے ڈر سے پیٹ مین غم پالے دہی بہو جو ابھی پیاری اور راج دلاری تھی تھوڑی دیر مین بھونڈ پیری اور آفت کی ماری ہے کبھی چاہ اور چہلا ہو رہا ہے لگو تو ہے کبھی نام دھرا جاتا ہے بوڑھی ڈھڈو ہے ایک ایک جز جز ہو رہا ہے ایک ایک تن بھن جو ہے اُس کا الھا گاتا ہے نیا راگ سناتا ہے ایک پیلے ڈالتا ہے دل کا غبار نکالتا ہے ایک بھلی چنگی کو دیوانی باؤلی بناتا ہے اُٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا کھانا پینا اوڑھنا پہننا تراش خراش وضع طرح راہ رویہ ادب قاعدہ شرم لحاظ بات چیت چال چلن نشست برخاست سننا بولنا ہر اک پر جدا جدا اعتراض کی نظرین پڑنا بے ماندگی دکھی ایڑیان رگڑنا پر کھدن کو بنوانا چڑکے پر چرکے کھانا تھوڑا تھوڑا ہو کر رہ جانا کڑوی چیز کو شربت کے گھونٹ کی طرح پینا بدمزگی سے جینا ہر وقت کا ملال آپ اپنی حد کا خیال دل پر چوٹ سہنا

اپنے تیئن لئے رہنا دشمنون کو دوست بنانا آپے سے باہر نہ ہوجانا آن بان سے بسر کرنا دنون مین گھر کرنا تلخیون کا ذایقہ چکھنا اپنی بات کا رکھنا عزت کا بچانا جی نہ چرانا بیدل نہ ہونا آبرو نہ کھونا زبان کو لگام دینا دل کو تھام لینا ان کہی سننا سر نہ دھننا کھوٹے کھرے کا پرکھنا اپنی حقیقت پردہ میان رکھنا آفتون کا ٹالنا گرتے پہاڑ کو سنبھالنا سب کی سن لینا سمجھکر جواب دینا برابری کا دعوی نہ کرنا مقابلے پر سامنے نہ ٹھہرنا بچون کی رکھیا اپنا رکھ رکھاؤ چوٹ چپیٹ سے بچاؤ مٹھی مین بگڑی ہوا کا تھامنا آگ بارود کا سامنا ہر صبح کا دکھڑا ہر شام کا کھڑاگ ہر روز کی کھکیڑ ہر وقت کی کھٹ کھٹ ہر گھڑی کی تو تو مین مین ہر ساعت کی دردر پھٹ پھٹ یہ اک ایسا کٹھن اور مشکل کام ہے کہ بہت بڑی دل پر کٹھن جاتی ہے زندگی سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے جان پر بن جاتی ہے خدا ہی بیڑا پار لگائے تو دریائے مقصد کا کنارہ ہاتھ آئے نہین تو ہزاروں ناؤ بن اسی کی خشکی مین ڈوب گئین یہ ایسا بے کنارے کا دریا ہے جس سے ملکر آبرو بچانا بڑی سرتی اچوک چونکال پرانی کھوپڑی والے کا کام ہے ہزارون نے گھٹ گھٹ کر لال سی جان دے دی ہے سیکڑون پھوٹ پھٹک کر الگ ہو گئے ہزارون دھڑکن اور خفقان کا روگ لگا کر سوکھ کر کنڈا ہوئے ہزارون نے ہاتھ پاؤن مارے مقابلہ کیا سچ پوچھیے تو یہ ہون یا اور میرے نزدیک سب کے سب اپنے آپ دشمن تھے نہ عقل کو صرف کیا نہ نیک پھل پائے سمجھدار وہی ہے جو اس کام کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام کو پہونچائے سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے نہ بات جائے نہ ساتھ چھوٹے جس طرح ظاہر مین صورت شکل رنگت انگلیاٹ ایک

کی دوسرے سے جدا ہے اسی طرح باطن مین طبیعت مزاج خصلت عادت
بھی کسی کی کسی سے نہین ملتی اور اگر ملتی ہے تو لاکھون کرورون مین ایک آدھ
کی جس کا وجود مثل عدم کے ہے ایک آفتاب مشرق سے آکر مغرب کے ماہتاب
کو لے گیا اب جب تک دونون کا مزاج ایک نہو گا موافقت نہو گی سہل یہ ہے
کہ صبر کیا رنج سہا دل پر قابو طبیعت پر زور تھا دونون کو بدل کر دوسری کی
مرضی اور خوشی پر چلنے لگے سو یہ بات بھی انھین سے ممکن ہے جن مین ذرا ظہور
سمجھ ہے اچھی صحبت اٹھائی ہے غیرت دار نیکبخت مرنے بھرنے والی ہین کچھ
تعلیم پائی ہے دوسری مین کہان نئی نویلی ہونے کی وجہ سے ہفتہ عشرہ تک
صبر کیا بڑی شرم کی جمعہ جمعہ آٹھ دن اللہ اللہ خیر سلا ہفتے کے دن بیحجابی کا
سبق پڑھنے بیٹھ گئین خدا سے ڈرین تو نرمی و آشتی سے ابتدا کی نہین گربہ کشتن
روز اول پر خیال کر کے گھونگھٹ ہی کے اندر سے زبان باہر نکال دی چوتنے
ہی گال کاٹا اور چھوتے ہی ڈنک مارا میرے نزدیک سب سے بہتر اور عمدہ
طریقہ یہ ہے کہ ہر عورت بعد نئی دنیا پہونچنے کے اپنی اور شوہر کی اچھی بری باتون
پر لحاظ کرے اگر اُس کے مزاج مین غیرت حمیت مروت نیکی خوبی اور ایسی ہی
اچھی اچھی باتین زیادہ ہون تو اس پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو مارے اور
اُس کی خوشی کرے چاہے اس پر جبر ہو چاہے ظلم اور اگر خود نیکیون کی پوٹ ہو
جیسے ہماری طاہرہ اسی کی طرح طبیعت مین راستی ہو شر اور فساد جھگڑا قضیہ نہ
جانتی ہو حق پر نظر ہو اور حق پر ہو تو اُس کو لازم ہے کہ جس طرح سے ہو عقل کے
زور ہمت کے سہارے سے دل کو ابھارے اور خداوند عالم سے مدد لیکر شوہر

کی اصلاح مزاج اور درستی افعال کا بیڑا اُٹھائے جب تک وہ راہ پر نہ آئے پیچھا نہ چھوڑے ہاتھ نہ اُٹھائے ہمت نہ ہارے بڑی حکمت اور دانائی کی بات یہ ہے کہ اپنا دل نہ جلائے اور دوسرے کو راہ پر لے آئے زندگی مین یہ زمانہ عورت کے لئے کالا جیل خانہ (جیل خانہ) ہے جسمین کوئی با مشقت قید ہے اور کوئی بے مشقت نا اتفاقی کی مصیبت اس قید کی حالت مین ہتکڑی اور بیڑی ہو جاتی ہے خدا پناہ مین رکھے اور سب کی لڑکیون کو عقل سلیم و توفیق نیک عطا فرمائے کہ وہ اس قید کو جو صرف چند روزہ ہے اور مختلف میعاد رکھتی ہے ہنس بول کر میل جول سے کاٹ دین قید خانے کو عشرت خانہ اور مشقت کو راحت سے بدل دین"

(نانا جان) واہ واہ اُستانی جی صاحب سبحان اللہ یہ ساری تقریر آپ کی آب زر اور انگشت شہادت سے لوح دل پر لکھنے کے قابل ہے اللہ اکبر سو لفظین اور ہزار معنی کیا مطلب خیز ماشاءاللہ آپ کی تقریر ہوتی ہے مین نے تو بڑے بڑے عالم فاضل اور مولویون کو وعظ کہتے سنا مگر نہ یہ اثر زبان مین اور خوبی بیان مین دیکھی نہ ایسا سلسلہ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ تمام زمانے کی بن بیاہی لڑکیون کو جمع کر کے آپ سے یہ باتین سنوا دون اگر ایک بات پر بھی اُنھون نے عمل کیا تو دنیا کی کھکھیڑون اور زمانے کے بکھیڑون سے نجات پا گئین سُنا اُستانی جی آپ ضرور عورتون مین وعظ کہا کیجئے (اُستانی جی) اے حضور بھلا مین اور وعظ چھوٹا منھ بڑی بات ہان اگر خدا نے چاہا میری طاہرہ وعظ کہے گی اور اس پر ماشاءاللہ زیبا بھی ہوگی جو آن آدمی کے منھ سے نیک بات نکل کر سننے والون کے دلون مین بیٹھ جاتی ہے اور کسی قادر انداز کے تیر کی

طرح کبھی اُسکا نشانہ خطا ہی نہین کرتا مین بوڑھی عورت مرنے کے قریب میری
تقریر سے میرا پلٹا ہوا سر بالکل مخالف جو برابر میرا کہا نہ ماننے کے نسبت اشارے
کیے جاتا ہے سفید بال نامۂ اعمال نیکیون سے سادہ ہونے کی بلندی پر چڑھے
گواہی دے رہے ہین ہاتھ پاؤن کی تھرتھری گناہگاری کا اچھا خاصہ ثبوت ہے
نہین معلوم ان چارون سے ملکر کیا کچھ کیا ہے جو ابھی سے یہ حال ہے سارا بدن
کسی مجرم کی طرح بید کے مانند تھرّا رہا ہے بے دانتون کا کلھیا سا مُنھ ایک لفظ
کو بھی ڈھل کر نہین نکلنے دیتا کانپتی تھرتھراتی آواز میرے خوف زدہ اور
خطادار ہونے کے علاوہ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے کہ بہکے ہوئے ہاتھ کے لڑاتے
تیر کی طرح مین کام کی نہین ہمیشہ بیکار ہی جاؤن گی آزمائی ہوئی بات ہے کہ
بوڑھے زاہد سے جوان صالح کا کہنا زیادہ موثر ہوتا ہے کہان شکر شام جوانی
کی مہک اور کہان کافور صبح پیری کی بھبک جوان جب جوانون کو نصیحت
کریگا اور مثال مین خود شاہد حال بنکر اُن کے سامنے آئے گا تو ممکن نہین کہ مضمون
پر اُسکی صلاحیت و نصیحت کا اثر نہ پڑے اور بوڑھے کی باتین گو وہ کیسی ہی
سچ کیون نہ ہون مگر سب نوجوان سنکر چٹکیون مین اُڑائین گے اور طعن سے
کہین گے کہ خود قبر مین پاؤن لٹکائے ہین نا سمجھی ایک ایک کو نصیحت فرما رہے
ہین نہین معلوم ان حضرت نے ہمارے سن مین کیا کیا کچھ کیا ہوگا چل چلاؤ کا
وقت قریب ہے اس سے یہ خدا کی یاد ہو رہی ہے (نانا جان) بہت صحیح
نہایت درست آپ کی جو بات ہے لاجواب جو دعوے ہے با دلیل لیکن
ہماری طاہرہ آج تو اس قابل نہین اس کا سن ہی کیا ہے جب خدا وہ دن

لائیگا لائیگا ہم تو آج چاہتے ہین (اُستانی جی) آج نہ سہی کل سہی ہم تو
چراغ سحری ہین وقت آیا اور بجھے جتنی دیر ٹمٹماتے ہین ٹمٹماتے ہین ہان انشاء اللہ
آپ ایک دن اسکی وعظ سُنین گے اور خوش ہونگے آپ کی مراد پوری ہونے
کا زمانہ بہت جلد آئیگا اُس وقت ہم کو دعاے خیر سے فراموش نہ فرمایئے گا
(نانا جان) میرا تو دل چاہتا تھا کہ آپ بھی سنین اور لکھنؤ مین میرا مکان اسی وعظ
کے تصدق سے مشہور ہو آپ کی اگر یہی خوشی ہے تو پہلے طاہرہ بیگم سے کچھ پڑھوائیگا
اس کے بعد آپ فرمایئے گا (اُستانی جی) نواب صاحب ابھی موقع نہین ہے ورنہ
مین آپ کا حکم سر آنکھون سے قبول کرتی نانا جان خاموش ہو رہے اور اُستانی جی
کوٹھے پر گیئین دوسرے دن سبق کے بعد اُستانی صاحب نے فرمایا کہ طاہرہ بیگم
تم قرآن شریف حفظ کرنا شروع کرو اور دنیا کے سب کام چھوڑ دو مجھے تو اُنکے
حکم سے کبھی انکار تھا ہی نہین فوراً طاق پر سے قرآن مجید اُٹھا لائی اور سُنانا
شروع کیا سورۂ بقر سورۂ یٰسین سورہ رحمٰن سورۂ رعد سورۂ واقعہ سورہ جمعہ
سورہ مزمل سورہ تغابن سورۂ عنکبوت سورہ روم سورہ دخان سورۂ نون
سورہ جن اور اُنکے ماسوا کل چھوٹے چھوٹے سورے پھر سورہ مجادلہ اٹھائیسوین
پارے سے عم یتسائلون تک تین سپارے اسکے علاوہ چھوٹی بڑی جابجا کی
آیتین پھر ہر سپارے کا سرا ایک دو رکوع تک سب ملا کر قریب تہائی کے
تو مجکو قرآن شریف یاد ہی تھا اور یہ سب اپنی خوشی سے یاد کیا تھا جس سورے
کی نماز یا کسی عمل یا وظیفہ کے لیے ضرورت ہوئی اور اُسکو یاد کیا شب قدر کی
ضرورت سے کچھ یاد کیا تھا کچھ سورے اُنکے فضائل اور منافع دیکھکر حفظ کیے تھے

جن کی بالکل اُستانی جی کو خبر نہ تھی آج کلام اللہ گردان کر جو مین نے پورا سورہ بقر سنایا
تو اُستانی جی نے سر سے پأون تک میری بلائین لین اور دیر تک چھاتی سے لگائے
رہین پھر صبح پہر بھر شام مین نے قرآن پاک یاد کرنے کا وقت مقرر کیا فضل خدا اور
اُن معظمہ کی دعا سے تین مہینے مین تلک الرسل کے سورہ آل عمران سے سورہ مومنون
قد افلح اٹھارھوین پارے کے آخر تک مین نے حفظ کر لیا بقر عید کے مہینے سے پھر
اُنیسوین پارے وقال الذین لایرجون سے قال فما خطبکم ایہا المرسلون ستائیسوین
پارے تک صفر کے آخر تک یاد کئے قد سمع اللہ سورہ مجادلہ سے تو مجکو ازبر ہی تھا
اسے اُسے ملا کر پھر سر سے لگا لگایا اور بارہ وفات سے مدار کے مہینے تک تین
مہینے برابر دونون وقت بلاناغہ ایک ایک پارہ روز پڑھا اسی زمانے مین
اُستانی جی نے جا بجا سے اُلٹا سیدھا قرآن شریف پڑھوا کر سنا پھر اُن کے فرمانے
کے بموجب پندرہ دن مین عم یتسائلون سے الم تک دو پارے روز کے حساب سے
پڑھکر سنائے بیچ مین وہ ٹوکتی بھی جاتی تھین تاکہ یہ اٹک جائے یا رُکنے سے بھول
جائے لیکن میری یاد مین فتور نہ پڑا اور جس جگہ سے چھوڑتی تھی باتین تمام کر کے
وہین سے پھر یون شروع کر دیتی تھی جیسے اُسی جگہ سے ابتدا کی ہے رو مین روانی
کے ساتھ پڑھے جانے کی اور بات ہے اور ٹھہر کر پھر پڑھنے کی دوسری بات یہ
بہت باریک مضمون تھا جسپر استانی جی کی توجہ سے مجھکو یہ قدرت حاصل ہوئی اور
بہت اچھا ملکہ ہو گیا ماہ رجب کے مبارک مہینے مین رکوع سجود معانقہ سکتہ منزل
وقف آیتون کی تفصیل شان نزول نصف ربع ثلث سورون کے نام دعا سے
ختم قرآن وغیرہ وغیرہ کو ازبر کر کے کلیتہً حفظ قرآن شریف سے فراغت پائی اور

سال کے اندر خداوند عالم نے مجھکو حافظہ کرادیا وہ لقب عنایت کیا جو آج تک میرے شہر مین کسی دوسری عورت کو میرے عہد مین نہین حاصل ہوا تھا شعبان مین عید کے دن اُستانی جی صاحبہ مجھے ساتھ لے کر کوٹھے سے نیچے اُترین اور ابا جان سے کہا کہ یٰسین گنج مین جناب حافظ مولوی محمد یوسف علی صاحب کا مکان ہے کسی کو بھیجکر ذرا اُن کو بلوا بھیجئے (ابا جان) مین خود نہ چلا جاؤن؟ (اُستانی جی) ہان مناسب تو یہی ہے مین نے مصلحتاً نہین کہا تھا کہ آپ کو تکلیف ہو گی (ابا جان) جی ہان تہذیب و ادب تو کوئی آپ سے سیکھ لے خدا آپ کی عمر مین روز افزون برکت دے ہمارے گھر مین آپ کے قدم سے بڑی رونق اور زینت ہے ہان اُستانی صاحب یہ تو فرمایئے کہ مین اُن سے جاکر کہون کیا اور تکلیف و زحمت دون تو کس غرض سے آپ کا نام لون اور کہون بلایا ہے (اُستانی جی) میرا نام کیا کام دیگا یہ فرمایئے گا کہ ایک عورت نے قرآن مجید یاد کیا ہے آپ کو سُنانا منظور ہے تو آپ کا کام ہے ذرا آکر اُسے سُن جایئے کہین غلط نہ پڑھتی ہو (ابا جان) تو دیر تک اُنکو ٹھہرنا پڑیگا (اُستانی جی) جی اور کیا (ابا جان) تو مین شام کی دعوت کو بھی کہہ آؤن اور سہ پہر سے بلاؤن یا سواری لیتا جاؤن اپنے ساتھ لاؤن (اُستانی جی) جیسا مناسب سمجھیے غرضکہ ابا جان شاہ بازار سے دو بجے یاسین گنج سدھارے اور اُستانی جی نے نانا جان کو باہر سے بلوا کر کہا کہ مین نے حافظ سید یوسف علی شاہ صاحب کو بلوایا ہے آپ بھی کہین سوار نہ ہو جایئے گا (نانا جان) کون حافظ یوسف علی صاحب مولانا حافظ ہادی علی صاحب کے بھائی تو نہین (اُستانی جی) جی ہان (نانا جان) اہا اُن مرحوم سے تو ہم سے نہایت ہی رسم و راہ اور میل و محبت تھی خدا بخشے بڑے

ملنسار اور خلیق تھے بہت لطف و عنایت فرماتے تھے ایک دن بیچ برابر آتے
تھے ان حضرت سے البتہ وہ ربط و خصوصیت نہین لیکن تاہم شناسائی بخوبی ہے
کئی مرتبہ اُن کے ساتھ تشریف لائے جب ہم خاص بازار مین اور وہ مینا بازار
مین رہتے تھے جیسے ہمارے اُن کے مکان کھدے انتزاع سلطنت ہوا سب
تین تفرقہ ہو گئے ہمارا ادھر آنا ہوا اُن کا اُدھر جانا پہلے دور کی وجہ سے آمد و رفت
کم ہوئی اور اب تو قطع تعلق کے ساتھ امید بھی منقطع ہو گئی وہ دین کی جنت
مین ہم دنیا کے دوزخ مین تین بھی اُن کی خاطر سے مدرسے کے امتحانون اور
تقسیم انعام مین برابر شریک ہوا کیا دونون صاحب نہایت مقدس اور متبرک
ہین خدا اُن کو جنت مین عزت اور اِن کی عمر مین برکت دے عجب باخدا اور
پارسا لوگ ہین اور کیونکر نہ ہون مولوی سید کمال الدین صاحب اللھم اغفر کیسے
متقی زاہد ابرار بزرگ و دیندار تھے اُستانی جی صاحب آپ ان حضرات کو کب
سے جانتی ہین اُستانی جی نے سکوت کیا نانا جان نے دوسری مرتبہ پھر کہا تو اُسوقت
مجبور ہو کر فرمایا کہ نواب صاحب کیا عرض کرون مین کم نصیب اُنھین کے خاندان
کی بدنام کرنے والی ہون جن سے آپ سے ساتھ قرآن درمیان بہت ملاقات
تھی وہ میرے والد مرحوم تھے مین بیکمال مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کی
پوتی اور حافظ یوسف علی صاحب کی بھتیجی ہون (نانا جان) افسوس آج تک
آپ نے اپنی کیفیت ہم پر ظاہر نہ کی اللہ اکبر آپ اُس گھرانے کی ہین جن کے
صدقے مین نیک باتون کا رواج ہوا یا ہم سے کچھ آپ کی خدمت نہوئی اور
کچھ قدر نہ کی (اُستانی جی) نواب صاحب یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ نے تو

میرے ساتھ ایسا سلوک کیا جو کوئی نہ کرتا میری عزت قدر خاطر مدارات پاس لحاظ جیسا اس گھر مین ہوا ہے دوسری جگہ ممکن ہی نہ تھا آپ ہی کی وجہ سے مین نے طاہرہ بیگم کو پڑھایا ثواب پایا اب ایک ایسا سلسلہ دنیا پر چھوڑ جاؤنگی جس سے ہزارون نیکیون کی توقع ہے ہزار اولادین اس کے خاک قدم پر سے نثار کی تھین انسان کو اگر اولاد کی تمنا اور آرزو ہے تو بقاے نام و نشان کے لئے اور کسی طرح کی توقع نہین اور جو اسکے خلاف سمجھتے ہین وہ غلطی پر ہین جہان تک میرا تجربہ ہے نام ہو یا نشان اگر کسی سعادتمند کے ذریعے سے باقی رہا تو وہ نام و نشان ہے ورنہ اور طرح کے نام رہنے سے تو مٹ جانا ہی بہتر دنیا مین جو راحت اپنے گھر یا اپنی نیک اولاد سے ملنا چاہیئے تھی وہ آپ کے گھر اور اس نیک بیبی سے ملی بلکہ وہان سے دہ چند مرنے کے بعد جو اس خوش نہاد بچی کی ذات سے مجھے راحت پہونچے گی وہ دنیا کی راحت سے کہین زیادہ اور ضروری ہے اب فرمایئے اس کا باعث سوا آپ کے اور کون ہے نہ آپ میری ضد اور ہٹ مانتے نہ اپنی کسر شان گوارا کرتے نہ مجھے یہ روز خوش نصیب ہوتے میرا رویان رویان آپ کو دعا دیتا ہے اور دنیا سے مین آپ کی شکر گزار جاؤنگی آج مین نے چھوٹے چچا کو جس لئے بلایا ہے وہ یہ بات ہے کہ ماشاءاللہ چشم بددور طاہرہ بیگم سلمہا نے قرآن شریف حفظ کیا ہے مین چاہتی ہون کہ وہ بھی سن لین بندہ بشر شاید میرے بتانے مین کوئی غلطی رہ گئی ہو یا خامی ہو آج زمانے بھر کے حافظون مین جیسے چچا جان ہین دوسرا نہین اُن کا ایک سورہ بھی سن لینا اور جا بجا سے بطور امتحان پوچھ گچھ لینا میرے بہت بڑے اطمینان کا سبب ہو جائے گا کسی

آدمی کی تحریر یا کلام کو دوسرا غلط پڑھتا ہے تو اسکو کیسا ملال ہوتا ہے اور سننے
والے اسکو بے مادہ لے بھگو کہہ دیتے ہین یہ تو کلام خدا ہے مد وقف سکتہ یا زیر
زبر پیش کی غلطی کا لحاظ سب پر طرہ اختلاف قرآت ہے نیکی برباد گنہ لازم کی مثل
ایسی ہی جگہ صادق آتی ہے انھین مشکلون کے خیال سے مین نے اُنکو تکلیف
دی ہے وہ مشکل مقام جگہ جگہ سے سنکر میرا اطمینان فرما دینگے نانا جان یہ تقریر
سنکر سناٹے مین آگئے اور دیر تک سکوت کرکے فرمایا کہ ہائین یہ آپنے قرآن حمید
کب یاد کرا دیا ہم نے تو اسکا چرچا بھی نہین سنا (استانی جی) ای حضور چرچا تو
بُری بات کا زیادہ ہوتا ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹنے والا شیطان ہے یہ تو نیک
بات تھی اور چھپا کے کی گئی تھی کیونکر ظاہر ہوتی اگر یہ ضرورت نہوتی تو آج بھی
آپ نہ سنتے (نانا جان) حق تو یہ ہے کہ آپ کی خلقت دنیا والون سے جداگانہ
ہے یہ ذکر تھا کہ ابا جان کی سواری آئی (نانا جان) کہو بھئی نواب دولھا حافظ جی
صاحب آئے (وہ) جی ہان تشریف لائے نانا جان اُنکو لینے گئے یہان امان جان
نے جلدی جلدی مسند جھاڑی پردہ کیا کمرے مین گئین کہ اتنے مین مولوی صاحب
تشریف لائے اُستانی جی اور مین امان جان سمیت کمرے مین تھی مسند پر مولوی
صاحب بیٹھے اور اُنکے برابر نانا جان سامنے وارکو ابا جان مزاج پرسی اور عدم
ملاقات کے افسوس مین چند باتون کے بعد جو اسوقت کے مناسب تھین نانا جان
نے ابا جان کی طرف کچھ اشارہ کرکے فرمایا وہ اُٹھکر کمرے کے دروازے کے
پاس گئے اور کہا کہ اُستانی جی صاحب جناب مولوی صاحب کو زیادہ تکلیف
وقت ضایع کرنے کی نہ دیجیے جس بات کے لیے آپ نے بلوایا ہے وہ ارشاد کیجیے

اُستانی جی کے حکم سے مین نے کہا کہ اوٹ باہر رکھوا دیجیے تو بیوی باہر آئین جلدی سے اوٹ رکھا گیا بیوی مجھے لیکر اس کی آڑ مین بیٹھیں ابا جان نے میرا پردا کرنا نامناسب جان کر نانا جان سے کچھ کان مین کہا اُنھون ہنسکر فرمایا کہ ہان یہ تو تم نے میرے دل کی بات کہی پھر بسم اللہ کرو ابا جان اوٹ کے پاس آئے اور کہا کہ طاہرہ بیگم تو پردے کے باہر آؤ مجھے پہلے پہل کی وجہ سے بہت شرم آئی مگر عدول حکم کی مجال نہ تھی فوراً باہر آئی ادب سے جھک کر جناب مولوی صاحب کو تسلیم کی اُنھون نے عمر دراز کہکر ہاتھ پھیلا دیے نانا جان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ بچی کون ہے اُنھون نے کہا کہ میری نواسی ہے اسی کو اُستانی صاحب نے قرآن پاک یاد کرایا ہے ابا جان تو حیرت مین آگئے کیونکہ اُنھون نے اُس وقت تک سنا نہ تھا اور مولوی صاحب کو اسقدر فرحت و مسرت ہوئی کہ جس کی انتہا نہ تھی بے اختیار میری پیشانی پر بوسہ دیکر ٹھڈی ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا کہ ماشاء اللہ بڑی ذہین اور غیرت دار بچی معلوم ہوتی ہے کلام الٰہی کس نے یاد کرایا ہے نانا جان بخیال افشاے راز خاموش تھے کہ اوٹ سے اُستانی جی نے بندگی کر کے کہا کہ آپ کی کنیز نے مولوی صاحب نے جواب سلام دیکر نانا جان سے فرمایا کہ یہ کون صاحب ہین اُنھون نے پھر مصلحتاً سکوت کیا اُستانی جی نے کہا جی مین ہون امۃ الفاطمہ (مولوی صاحب) ہائین فاطمہ بیگم (اُستانی جی) جی ہان (مولوی صاحب) تم یہان کہان۔ (اُستانی جی) کیا عرض کرون اس بچی کی خدمت خداوند عالم نے میرے نام لکھدی تھی اس سے یہان ہون اور آج سے نہین بلکہ کئی برس سے مولوی صاحب

تا دیر سر جھکائے رہے اور پھر کہا تو یہ کہا کہ نواب صاحب یہ میری حقیقی بھتیجی بڑے بھائی صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہین یہ اور مین ہم عمر و ہم مکتب رہا شاید کوئی دو ڈیڑھ برس کا عمر مین تفاوت ہو تو ہو ایک گھر مین پرورش پائی ایک جگہ پڑھ لکھکر بڑے ہوئے جب اُن کی شادی ہو گئی تو ایک دن یہ ہمسائی کے ہان تھین اور مین اُن کے دیکھنے کو گیا جب گھر مین نہ پایا تو مین نے اتنا کہا کہ میان تو گھر ہین ہین نہین بے اُن کی اجازت دوسرے گھر مین جانے کے کیا معنی یہ میرا کلمہ انھون نے اُدھر سے آتے وقت کھڑکی مین سے سُنا اُسوقت تو مجبور تھین سامنا ہو گیا کیا کرتین اللہ ری غیرت اس کے بعد سے جو انھون نے منھ چھپایا اور مجھسے پردہ کیا تو آج پنتیس۳۵ چھتیس۳۶ برس کے بعد مین نے آواز سُنی ہے صورت دیکھنا کیسا لڑکی مری میان کا انتقال ہوا بیماری سے غیر حال رہا تکلیفین اُٹھائین بھگدر کے اُدھر تک بار ہا مین گیا اور ان بندۂ خدا نے میرا سامنا نہ کیا عذر معذرت خوشامد درآمد کسی کو نہ مانا جب گیا یہی جواب سُنا کہ مین کیا کرون میری آنکھ چار نہین ہوتی بھگدر سے تو کچھ حالت ہی نہین معلوم آج نواب صاحب کے طفیل سے یہ دن دیکھا نہین معلوم کیا تھا جو مجھے آواز بھی سنائی نواب صاحب اُستانی جی کی اس غیرت داری کا تذکرہ سُنکر تصویر ہو گئے اور ابا جان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ باہر چلو مجھے فرمایا طاہرہ تم آتون جی کو ڈیوڑھے سے باہر لاؤ یہ کہکر وہ باہر سدھارے مین اوٹ مین جاکر بیوی کے قدمون پر گر پڑی وہ کانپ کر بولین کہ ای ہے بیٹا مجھے گنہگار نہ کرو پھر سر اُٹھاکر چھاتی سے لگاکر پیار کیا اور کہا کہ یہ تو مین پہلے ہی سمجھ چکی تھی چلو یہ کہکر

باہر آئین اور اپنے چچا جان کو سلام کر کے بیٹھ گئین اُنھون نے دیر تک گریہ شادی کیا اور کئی مرتبہ اُن کو سر سے پاؤن تک دیکھا اس کے بعد کچھ اگلے پچھلے مرتبے اپنے اور اپنے خاندان کے یاد کر کے اور دل ہی دل مین اُستانی جی کو یہان نوکر خیال کر کے اسقدر ملول ہوئے کہ پیشانی پر شکن پڑ گئی اور چہرے سے آثار رنج و ملال کے ظاہر ہوے اُستانی جی فوراً اُن کے اصل مطلب کو پاگئین اور چین جبین کی سطرون سے مطلب کی چند باتین پڑھکر اُن کے دلی ملال اور رنج خیال نکالنے کی یون تقریر شروع کی ”مین یہان کسی طرح سے نہین رہ سکتی تھی اگر نواب صاحب میری بات نہ مانتے اور کہا نہ سُنتے جب بوا رحمت نے ان بچّی کے پڑھانے اور میرے یہان آنے کی نسبت کہا تو مین نے ٹکڑا توڑ کر اُنکے ہاتھ پر رکھدیا اور صاف جواب دیا کہ نوکری تو ہرگز نکرونگی اگر مفت خدمت لینا چاہین تو مین حاضر ہون آپ نواب صاحب کی انسانیت اور نیک نفسی دیکھیے کہ نہ تو اُنھون نے اپنی بدنامی کا خیال فرمایا نہ اس جواب صاف سے کچھ بیدل اور آزردہ ہوئے بلکہ نہایت خوشی سے میرا کہا مانا اور اپنے وعدے پر آج تک قایم بھی رہے پانچ برس کے قریب مجھے یہان رہتے گذرے نہ کبھی اُنھون نے حیلے بہانے سے لینے دینے کا نام لیا نہ اُنکی صاحبزادی نے کبھی ذکر کیا مین نے ایسے باوضع عقلمند پابند قول رئیس نہ دیکھے نہ سُنے جیسے چھوٹے ویسے بڑے سب کے سب آفتاب دوسرا ہوتا اسوقت رفع دفع کر دیتا اور پھر کسی حیلے حوالے سے اپنا مطلب نکالتا انتہا کی دانشمندی فرمائی کہ اُنھون نے میری سُنی سُنائی باتون پر قیاس سے یہ خیال کیا کہ اشارے کنایے حیلے بہانے اور دھوکے سے بھی اگر کچھ اس سے کہا جائے گا تو یہ ہاتھ سے نکل جائیگی اور

نہ مانے گی پھر کیون کہو جو بات ضائع ہو اور لطف مین بے لطفی پیدا ہو
ماشا اللہ مہینے مین سیکڑون روپے محتاج و مساکین کو بٹ جاتے ہین
غریب ہی سمجھ کر مجھے کبھی دینے کا قصد کرتے یا اس بہانے سے
دیتے کہ لو یہ دس روپے ہین جو تمھارے نزدیک واجب الرحم اور قابل رعایت
ہون اُنھین بھجوا دو سچ تو یہ ہے کہ آدمی کا پہچاننا ہی بہت مشکل کام ہے" مولوی صاحب
یا تو افسردہ بیٹھے ہوئے تھے یا اس تقریر کے اصل مطلب پر پہونچتے ہی اُنکے چہرے سے
بشاشت و خوشی ظاہر ہونے لگی پہلے مین اُستانی جی کی اس تقریر کو بالکل مہمل سمجھی
تھی مگر جب ایک وقت مین مولوی صاحب کے چہرۂ مبارک کی وہ رنگتین دیکھین
تب مجھے یہ عقدہ کھلا کہ اُستانی جی نے اس وجہ سے یہ باتین کہین چونکہ ابا جان اور
نانا باوا کو بھی میرے قرآن شریف سننے کی بڑی آرزو تھی اس وجہ سے تھوڑی دیر ٹھہر کر
بیوی پھر اوٹ مین چلی گیئن اور وہ دونون صاحب محل مین بلائے گئے آج بیوی
نے اپنے ہاتھ کا سیا ہوا جوڑا مجھے پہنایا تھا چھوٹے چھوٹے پائچون کا پائجامہ اودے
دھاری دار قلندرے کا اُس مین شالباف کی گوٹ اور محمودی کا کرتا نینو کا دوپٹہ سر پر
تھا یہ بنا ہوا اسی حیثیت سے مین مولوی صاحب کے سامنے قبلہ رو بیٹھی اور رحل
و کلام اللہ آن کے آگے بڑھا کر اعوذ باللہ کے بعد سورۂ حمد پھر پارہ الم ایک ربع تک
پڑھا مولوی صاحب آنکھ بند کیے سُنا کیے میرا اٹکنا تھا کہ اُنھون نے فرمائشات کا
تار باندھا قرآن پاک ہاتھ مین لیکر کبھی سورۂ مریم کی پانچوین آیت سُنکر سورۂ نساء
کے دوسرے رکوع سے شروع کرایا کبھی سورۂ توبہ سنتے سنتے سورہ آل عمران مین
پوچھ بیٹھے دو تین رکوع پڑھتے پڑھتے کہ سورہ رعد کا امتحان لیا وہ ناتمام تھا کہ پارہ ۵ المحصنٰت

پڑھنے کا حکم دیا ادھر انھون نے سورۂ حج مین رکوع دوم سے پڑھنے کو کہا اور ادھر مین نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ٜ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ٜ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ سے چھٹے سنت سجدے تک پڑھا بیچ مین آیتون کی تفریق اور تحقیق بھی ہوتی گئی اور وقف لازم بنی جبرئیل جائز مجوز مطلق مرخص کو پوچھا پھر رموز زیر و بالا کو پھر وقف ق ۔ صلے ۔ صل ۔ سم ۔ لا ۔ سم سکتہ ۔ وقفہ معانقہ ۔ لا ۔ قلا ۔ قلے ۔ ک ۔ ھ ۔ ے ۔ خب وغیرہ سورہ اور منزل و حزب قاریون کے نام رکوع سجود پوچھکر حروف و نقط و اعراب کی تعداد پوچھ بیٹھے پھر الٹا قرآن مجید اسی طرح سے سنا پھر فرمایا کہ اولئک مین واو ظاہر کرکے پڑھا جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ نہین فرمایا کیون مین نے کہا الف پر پیش اس کا بھائی موجود ہے فرمایا پھر لکھا کیون جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ رسم الخط ہے فرمایا کہ بسم اللہ سے لغفور الرحیم تک تو پڑھو مین نے پڑھکر سنایا فرمایا کہ یہان تو (رے) کے بعد (یے) ہے اور رے کے نیچے زیر بھی ہے پھر تم نے مجریہا (رے یے زیر رے) کیون نہ پڑھا مین نے عرض کیا کہ یے بصورت الف ہو گئی اس لئے کہ ماقبل اس کے جو رے تھی اس پر زبر ہے جیسے اس کے بعد مرسٰہا ہے مولوی صاحب نے مسکرا کر قرآن مجید گردانا اور نانا جان کی طرف دیکھکر فرمایا کہ نواب صاحب فخر اور شکر کا مقام ہے کہ خداوند عالم نے اوصاف حمیدہ سے متصف آپ کو نواسی مرحمت فرمائی مین نے اس وقت اس کے امتحان مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا لیکن ماشاء اللہ اس کے ذہن اور حافظہ خداداد نے کہین کوتاہی نہ کی اگر محنت کی طرف خیال کرون تو اس کی عمر ہی کیا ہے شاید کوئی نو برس کا سن ہو

اس مین کیا محنت کی ہوگی ہم کو اس طرح سے قرآن شریف پانچ برس مین یاد ہوا تھا اگر اس پر قیاس کیا جائے تو چار برس کے سن سے پڑھنے کا حساب ٹھیک بیٹھتا ہے حالانکہ وہ سن اس قابل نہین بسم اللہ بھی نہ ہوئی ہوگی (نانا جان) جی نہین پانچوین مین تھی جب تو پڑھنے بیٹھی ہے (مولوی صاحب) لیجیے اس حساب سے اگر نو برس کی عمر ہو تو چار برس ہوئے پڑھا کتنے زمانے مین اور یاد کس مدت مین کیا (نانا جان) اجی جناب اگلے سال تک تو یاد نہ تھا تین چار برس اُدھر کیسے (مولوی صاحب) سبحان اللہ اب اس کو سوا تائید ربانی اور امداد یزدانی کے کیا کہا جائے (نانا جان) ہان یہ تو بجا ہے مگر ہماری اُستانی صاحبہ نے بھی اپنی ساری لیاقت اس کی تعلیم و تربیت مین صرف کر ڈالی اور حضرت اپنے پڑھانے کا دستور اور انداز نہ ہے یہ بات بھی آپ کے خاندان پر ختم ہے اسی وجہ سے اُستانی صاحبہ کا ماشاء اللہ طرز تعلیم ہی جداگانہ ہے آٹھ نو برس کی بچی پر رفتہ رفتہ پہاڑ کا بوجھ رکھدیا کامدانی زردوزی چکن کاڑھنا چھانٹنا سینا پرونا پکانا ریندھنا رکابداری رنگریزی رنگ سازی نقاشی سوت کاتنا جراب کاڑھنا لچکا پٹھا بنانا جالی لوٹ کا کام نماز روزہ پڑھنا لکھنا ماشاء اللہ ان سب مین طاہرہ کو مہارت حاصل ہے آپ ملاحظہ فرمائین کہ کس کس نفاست اور تازگی صفائی اور عمدگی سے اس نے یہ کاریگریان کی ہین یہ فرما کر رحمت کو پکارا اور وہ صندوق منگوا کر جسمین میری دستکاری کی چیزین تھین اسب سے پہلے قرآن مجید کا زردوزی مخملی غلاف نکالا جس کے حاشیے پر چو طرفہ مین نے جو بیل مین نے بنائی تھی اس مین یہ آیتین تھین

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ اور آیۂ

وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ اور اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ اور اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقَاكُمْ اور كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور اِنَّ اللهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ اور اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؕ

جناب مولوی صاحب ان آیتون کے معنی اور محل تصرف پر دیر تک غور فرمایا کئے پھر مسکرا کر کہا کہ طاہرہ بیوی تم نے ان کے معنے بھی سمجھے مین نے عرض کیا کہ جی میرے پاس ایک قرآن مجید با ترجمہ ہے اُسی سے لفظی معنی معلوم ہو جاتے ہین مولوی صاحب نے جزدان کو چوم چاٹ کر نانا جان کو دیا اُنھون نے کامدانی کا دوپٹہ اٹھا دیا ظاہر مین تو وہ تارون سے کڑھا ہوا معلوم ہوتا تھا مگر بغور دیکھنے سے اس کی صنعت کھلتی تھی یہی ہوا کہ جب قریب سے مولوی صاحب نے دیکھا تب اس کے بیل بوٹے کے جوہر کھلے بے اختیار ہنسے اور فرمایا کہ نواب صاحب ذرا اس فقرے کو دیکھیے (بیوی آنچل کو تو اُٹھاؤ دیکھو زمین پر لوٹ رہا ہے یہ کیسا انداز دوپٹہ اوڑھنے کا ہے) واہ واہ واہ ارے اس کے بعد دوسری بیل مین یہ عبارت تو ملاحظہ فرمایئے "اچھا کپڑا پہنکر اترانے کے بدلے خدا کا شکر کرنا چاہیئے کیونکہ جو کچھ ہے اُسی کی عنایت ہے"۔ طاہرہ سبحان اللہ یہ تو بتاؤ؟ کہ تمھاری مرضی کے موافق چھاپے کیونکر میسر آئے (مین) مین نے خود کھودے ہین (مولوی صاحب) یہ اچھی طرہ ہے چھاپے کھودنا تو نہایت مشکل کام ہے (مین) جی ہان پہلے مین بھی ایسا ہی جانتی تھی ایک دن میر نقش علی صاحب کی لڑکی کو ماما کھلاتی ہوئی نکل آئی مین کوٹھے پر سے اُتر رہی تھی ماما نے اُس سے سلام کرایا مین گود مین لیکر اُسے

پیار کرنے لگی اُس کے پاس چھوٹی سی لکڑی کا ٹکڑہ تھا جس پر اُنھون نے کھریا لگا کر نقش بنا دیا تھا دوسرے رخ پر تیل کی چکنائی معلوم ہوئی مین نے بھی انھین کے معرفت اپنی مرضی کے موافق نمونے دے کر پندرہ بیس ٹکڑے کٹوا منگائے اور تیل مین بھگو دیے جب تیل پی چکے تو ایک نکال کر کھریا لگائی پھر حرف بنائے اور انھین کے ہانسے تھاپی اوزار منگوا کر اُسے کھود لیا دو چار بگڑے ہاتھ جمنا تھا کہ بننا شروع ہوئے اب نو اوزار بھی بن گئے اور میرے دل کا ڈر بھی نکل گیا (مولوی صاحب) طاہرہ بیگم تمھارے ذہن عالی اور عقل سلیم کا وصف دشوار ہے خدا تمھین نظر بد سے بچائے یہ میری انتہا کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے ایسے باخدا اور مقدس پاک دل بزرگون کی زبان مبارک سے طرح طرح کی دعائین میرے حصے مین آتی تھین جن کی تاثیر کے جلوون سے میرے ہنر اور عقل اور ذہن مین دن دونی اور رات چوگنی ترقی اور تیزی ہوتی گئی تھوڑی دیر جناب مولوی صاحب اور ٹھہرے تھے کہ مغرب کا وقت آگیا جانے کا ارادہ کیا ابا جان نے نہ مانا مسجد مین نماز جماعت ہوئی عشا کی نماز کے بعد ابا جان گھر مین تشریف لائے اور فرمایا کہ طاہرہ بیگم آج ہم بھی مولوی صاحب کے ساتھ باہر کھانا کھائین گے باہر کھانا بھیج کر تم سب بھی کھا لینا ہمارا انتظار نہ کرنا کھانے کے بعد بھی مولوی صاحب کو ٹھہرایا اور جی بھر کر سب نے اُن کی زیارت کی ہر شب جمعہ کو آنے کا وعدہ ہوا اور مولوی صاحب اپنے گھر سدھارے ابا جان گھر مین آئے آج امان جان نے انتہا سے زیادہ بجد ہو کر اور مجھے مُصر کر کے اُستانی صاحبہ کو کھانا کھلایا تھا باہر سے آنے والون کی آہٹ پا کر اُستانی جی کوٹھے پر گئین خیراتن شمع لیے ساتھ ساتھ

تھیں میں آناً فاناً اس غرض سے ٹھہر گئی کہ مولوی صاحب کے دوبارہ آنے کا حال پوچھ لوں تو چلوں ابا جان آئے ہیں میں اُن سے پوچھ چکی ہوں کہ زینے پر دھما کا ہوا باورچی خانے کے لوگ دوڑے اجوبہ میرے لئے کھڑی تھیں وہ دوڑیں میں ابّا جان کی طرف دیکھ رہی ہوں اور یہ سُنکر کہ مولوی صاحب اب انشاء اللہ ہر جمعرات کو آیا کرینگے دل ہی دل میں خوش ہو رہی ہوں کہ ہی ہی اُستانی جی گریں "بوا اجوبہ" کی صدا میرے کان میں پہونچی یقین ماننا کہ میرا دل اُڑ گیا اور ہاتھ پاؤں کا ست نکل گیا عرق عرق ہو گئی مگر اسی حالت میں گرتی پڑتی زینے تک پہونچی دیکھتی کیا ہوں کہ پلنگڑی پر لوگوں نے لٹا دیا ہے اور وہ بیہوش ہیں بدن پر کہیں چوٹ چپیٹ نہ معلوم ہوئی تب مجھے اور زیادہ تردد ہوا دل بھر آیا بے اختیار ڈبڈبائی آنکھیں لیکر ان پر جھکی سینے پر منھ رکھا شمع سر کے پاس لے جاکر ایک ایک بال بچور کر دیکھا کہ شاید سر میں ضرب آئی ہو لیکن نہ تو کہیں زخم تھا نہ گومڑا نہ ورم یہ دیکھتے ہی میں بے قابو ہو گئی حواس جاتے رہے دل میں ایک سنسناہٹ ہوئی نہ کسی اور خیال و ملال سے بلکہ اس اندیشہ سے کہ مبادا کوئی صدمہ دل پر پہونچا ہو اور اس کی وجہ سے دشمنوں کی یہ حالت ہو گئی ہو جلدی جلدی ہوشیار ہونے اور غش برطرف کرنے کی معمولی تدبیریں کیں مگر کچھ اثر اُن کا ظاہر نہ ہوا اسوقت حکیم مسیحا صاحب کے بلانے کو اماں جان سے کہلوا بھیجا اور میں نے یہ خیال وصل کیوڑا بید مشک پلایا خس اور کیوڑے کا عطر سنگھایا چکنی مٹی کا ڈھیلا بھگو کر ناک کے پاس رکھا دو آدمیوں نے تلوے سہلائے دوپٹے کے آنچل سے ہوا دی پنکھا جھلا ٹھنڈے

پانی کے بار بار چھینٹے دیے بارے خدا خدا کرکے آنکھ کھولی آدھی گھڑی سے
زیادہ ان سب باتون مین نہ گزری ہوگی جو ماشاء اللہ وہ ہوشیار ہوگئین لیکن مجھ پر
کیا سب یہی کہتے تھے کہ نہ معلوم کہ گھنٹے گذر گئے امان جان اُنکی پیٹھ کی طرف اُٹھین
اُٹھا کر مومیائی کھلائی گرم سہتا سہتا دودھ تھوڑی سی پھٹکری ڈال کر پلایا پھر یہ صلاح
ہوئی کہ اب اُن کو کوٹھے پر نہ لے جائین دوپہر رات گذر لے صبح کو شب بخیر دیکھا
جائے گا اُتر رخ کو ایک کمرہ تھا اور اسی سے ملی ہوئی بوا رحمت کی صحنچی خالی پڑا تھا
جلدی جلدی جھاڑ بہار کر سب نے مل کر اُنکی راحت کے سامان وہان مہیا کردیے اور
پلنگ پر لے جا کر لٹا دیا جب وہان سے کھٹولی اُٹھی اور بوا عجوبہ تو تلین کہ شیشیان
لینے گئین تو اُنھون نے خون کا تھالا شمع کی روشنی مین دیکھا دوڑی بیوی صاحبزادی"
جلدی ادھر آؤ کہہ کر مجھے پکارا مین جو گئی تو وہ لہو کا ڈبرا بھرا دیکھا کاٹو تو لہو نہین ہے
یہ کس کا خون کہہ کر مین زرد ہوگئی امان جان آئین اُنھون نے دیکھا دم بخود کھڑی
تھین کہ پائنچون پر نگاہ پڑی ایلو ہائین یہ کیا ہوا کہہ کر وہ اپنے پائنچے دیکھنے لگین
مین نے مڑ کر دیکھا تو ساری گوٹ لتھڑی ہوئی تھی اور لختے کے لختے جمے تھے اب
سب کے سب وہین جمع ہوگئے خون کی جگہ گھیرے کھڑے ہین کہ مین جلدی سے
اُٹھکر کمرے مین گئی اُستانی جی کی پیٹھ کی طرف جا کر کمر کو روشنی سے دیکھا تو بائین
جانب زخم پایا میرا قیاس صحیح نکلا جلدی سے ہاتھ رکھکر خون بند کیا گو اب اُس
تیزی سے نہین بہتا تھا پھر بھی بخوبی رس رہا تھا کچھ دیر تو ٹوٹنی ہی چلی ہوگی اشارے
سے بوا رحمت کو بلایا اور آگ منگا کر ریشم جلا کر بھرا خون نہ رکا مکڑی کا گھر بھی اکسیر ہے
لیکن سارے گھر مین وہ آدھا بھی نہ ملا جو کچھ کام نکلتا آخر کو لوبان پیس کر رکھدیا

اُس سے خون کا آنا بند ہوا اب میری جان مین جان آئی دم ٹھہرا اور اُستانی جی کو
غفلت سی آگئی جاگ کر وہ رات کاٹی حسب معمول چار گھڑی رات رہے اُستانی جی
اُٹھین مین دوسرے پلنگ پر لیٹی تھی اُنھون نے مجھکو سوتا سمجھکر اُٹھنے کا قصد کیا
مین اُٹھ کھڑی ہوئی اور جلدی سے بازو پکڑ کر چوکی پر لے گئی بُوا عجوبہ آہٹ پاکر
اُٹھین اور گرم پانی لاکر رکھ دیا مجھے اُن کی نیت کا حال معلوم تھا کوٹھے پر سے
بنچی منگا کر جوڑ انکالا جب چوکی پر سے آئین تو پہلے کا سا ضعف نہ تھا مین نے
کہا کہ آپ کے دشمنون کے بڑی چوٹ لگی یہ کپڑے سب نجس ہین کہا میری بچی کچھ
ایسی تدبیر کرو کہ میری نماز نہ جائے ذرا سا پانی منگا دو تو مین پنڈا غوطہ کر ڈالون
اس امر مین کچھ کہنا سننا محض بیکار تھا چوٹھے پر سے بُوا عجوبہ اور امامن پانی کلکرا
اُٹھا لائین بُوا رحمت کی صحنچی مین اُنھون نے بدن پاک کیا کپڑے بدلے اتنی دیر
مین نماز کا بھی وقت آگیا مین وضو کرنے گئی اور وہ سجادے پر تشریف لے گئین
بُوا عجوبہ اُن کے پاس رہین سارے گھر کو امامن نے جگایا بعد نماز ہر ایک اُن کی
خبر پوچھنے کو آیا صبح و شام حریرہ اور یخنی دینا شروع کیا آنولے کا مربہ ورق نیم برشت
انڈا انار شیرین مکھن دودھ قلیہ قورمہ روے کے افلاطونی پھلکے اور ایسی ہی ایسی
ہلکی اور خون پیدا کرنے والی چیزین زبردستی کھلا کھلا کر پندرہ بیس دن مین اُنکو
اس قابل کر لیا کہ بے سہارے خود چلنے پھرنے لگین اور ذری ظہور طاقت آگئی
مولوی صاحب دیکھ گئے تھے گھر جا کر ایک معجون بھیجی کہ سوتے وقت تولہ بھر
سونے کے ورق مین لپیٹ کر کھلا دی جایا کرے رفتہ رفتہ فضل خدا شامل حال ہوا
اور میرے اطمینان کو ترقی ہوئی دو روز مہینے مین باقی تھے کہ وہ پھر کوٹھے پر گئین

اور وہین غسل صحت بھی ہوا مولوی صاحب نے دو جلدین اور ایک قلمدان مع
جزودان مجھے عنایت کیا تو یہ سب بیوی کے غسل صحت کے دن مجھے ملکر دونی چوگنی
خوشی کا سبب ہو گیا قلمدان صندل کا اور کتاب اخلاق محسنی اور انوار سہیلی تھی
یہ کتابین مولوی صاحب نے اپنے دست مبارک سے لکھی تھین بیوی دیکھکر بہت
خوش ہوئین گلستان تو مین پڑھ چکی تھی اخلاق محسنی مولوی صاحب نے شروع کرادی
جو ہر روز مین ابا جان سے پڑھتی تھی اور انوار سہیلی اپنی جگہ پر دیکھتی تھی کہین کہین
اُستانی جی اور ابا جان سے پوچھنے کی ضرورت ہوتی تھی گو کہ اُستانی جی کی اگلی
حالت بدل گئی تھی اور خدا نہ کرے وہ نقاہت نہ تھی طرح طرح سے اُن کی
اُلٹ پلٹ کی گئی لیکن باوجود ان سب باتون کے مین جو دیکھتی ہون تو اُن کی
وہ خوش خلقی ملنساری ایک ایک کی دلداری محبت سے پیش آنا خاطر کرنا پان دینا
بٹھانا چھوٹی چھوٹی کی خیر خبر پوچھنا بالکل باقی نہین نہ آنے سے غرض نہ جانے
سے کام کبھی آنکھ بند مراقبہ مین ہین کبھی چپ بیٹھی تسبیح پڑھ رہی ہین کبھی حال برزخ
و قبر پڑھکر کانپتی ہین کبھی قیامت کے ذکر پر روتی ہین اگر کوئی آنکلتا ہے تو اس سے
اسی قسم کی باتین کرتی ہین کہ وہ گھبرا کر اُٹھ جاتا ہے روز کے ایک حال پر کس کا جی
سوا میرے اور کون تھا جو درد موت کی کہانی اور قیامت کا حال دل دے کے
توجہ سے سنتا رفتہ رفتہ لوگ کم آنے لگے ایک دن مین نے کہا کہ آپ کا مزاج
نصیب دشمنان کچھ سست رہتا ہے فرمایا کہ نہین تو مین نے کہا پھر کیا باعث جو
آپ کی اگلی حالت مین کچھ فرق ہو گیا ہے یا مجھی کو ایسا معلوم ہوتا ہے فرمایا نہین تمھارا
کہنا بجا ہے " میری طبیعت بالکل بدل گئی - اہل دنیا اور دنیا سے دل بیزار ہو گیا

نہ کسی سے ملنے کو جی چاہتا ہے نہ بات کرنے کو اس کا سبب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
کہ اب زمانہ کوچ کا بہت قریب ہے خداوند عالم بڑا مسبب الاسباب ہے
جب انسان کی موت آنے کو ہوتی ہے تو چند روز قبل مرنے کے اُس کے دل کو
دنیا کی طرف سے پھیر دیتا ہے کہ جتنے تعلق ہیں اُن سے نفرت ہو جائے اور سختی
سے دم توڑ توڑ کر پھڑک پھڑک کے نہ مرے چونکہ وہ دنیا سے مانوس ہوتا ہے اور
دفعتہً اُس کے چھوٹنے سے جدائی کے صدمے کی برداشت نہیں کر سکتا اسلیئے
حکیم مطلق اُس کی دوستی کو مبدل بہ دشمنی کر دیتا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ جب
ایک طرف سے دل ہٹتا ہے تو دوسری طرف رجوع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے
کیونکہ ہر انسان میں اُنس کا مادہ موجود ہے پس دنیا کے مقابلہ پر کیا ہے دین جب
دنیا کی محبت دل سے جاتی ہے دین کی اُلفت آتی ہے اُس کے ساتھ ہی موت
کی یاد ہوتی ہے موت کے لئے خوف خدا تاریکی قبر سکراتِ موت طول برزخ
ہول حشر سختی حسابِ ہشت سوال وجواب تردد عذاب پر نظر کرنا واجب ہے اُنکے
تصور بندھتے ہی وہ شخص مردہ دل اور مغموم ہو کر اپنے اعمال کی طرف خیال کرتا
ہے اُن کو حقیر ذلیل ناقابل وقلیل پاکر فکر درستی سفر آخرت پر متوجہ ہوتا ہے اور
خدا سے لو لگاتا ہے دنیا اور اُس کے تعلقات سے دل ہٹاتا ہے یہی حال میرا ہے
کچھ اوپر نوّے ۹۰ برس کا سن ہوا ساری عمر دنیا ہی کے دھندوں میں کٹی اب خدا کے
فضل وکرم نے توفیق نیک کو میرا رفیق کر کے ان بکھیڑوں سے نجات دی ہے
خود بخود دل علحدگی ڈھونڈھتا ہے سو تمھارے کسی سے مجھے لگاؤ اچھا نہیں معلوم
ہوتا وہ بھی فقط اس وجہ سے کہ خدا رکھے تم انتہا کی نیکبخت اور سعادتمند ہو تم سے بڑی بڑی

توقع ہے بیٹا یہی ایسا نازک وقت ہے کہ جس کی عمر بہت کم ہے اور کام بڑا کرنا
ہے اگر اس تھوڑے سے زمانے مین دل سے اُس کی یاد کی جائے اور اعمال نیک کا
ذخیرہ کرے تو نہایت ہی مناسب ہے تاکہ اس لمبے چوڑے تنہائی کے سفر مین کام آئے
بیوی طاہرہ بیگم یہی سفر ہے جس سے نہ امن ہے نہ مفر ہر فرد بشر کو جانا ہے اور منزل
پر پہونچ کے سختیان اُٹھانا نہ پردہ نشین پردے کے بہانے سے بچ جائے گا نہ
لنگڑے کا عذر لنگ سنا جائے گا نہ خانہ نشین بچے گا نہ گوشہ گیر نہ امیر نہ غریب نہ
بادشاہ نہ فقیر نہ بوڑھا نہ جوان نہ بالا گورا نہ سانولا نہ کالا اپاہج نہ لنجا لولا نہ اندھا نہ توانا
کی طاقت کام آئے گی نہ مالدار کو دولت نفع پہونچائے گی ظالمون کی دال نہ گلے گی
حاکمون کی خاک نہ چلے گی عین وقت پر سب ساتھ چھوڑ دین گے آنکھ موڑ لین گے
نہ کوئی کام آئے گا نہ کام دے گا نہ بات پوچھے گا نہ خبر لے گا باپ ہو یا بھائی جایا ہو
یا جائی بہن ہو کہ مان بیوی ہو کہ میان پیسہ ٹکا پاس نہین ہوش نہین حواس
نہین اور اگر ہو بھی تو مال کیا مال ہے خالی ہاتھ جانا بہر حال ہے ہاتھ پانون دشمن
شیطان و نفس رہزن اپنی گور اپنی منزل خلوت مین اعمالون کی محفل کچھ دے
لیکر جائین کہ لے دے سے بچین نہ کوئی پیچھے نہ آگے نہ دہنے نہ بائین نہ آرزوئین
نہ خواہشین نہ ہوائین قیامت کی تنہائی غضب کی تاریکی چھائی گناہون کے بوجھ
سے گردن ٹیڑھی کمر مین خم تشنج سے بند بند ٹوٹا ہوا منھ پر ورم ندامت سے زمین مین
گڑنا حسرت سے ایڑیان رگڑنا عذر نامعقول اُس کی سماعت محال نہ کہنے کا یارا نہ
عرض کی مجال نہین بتاؤ کہ گیا وقت پھر ہاتھ آسکتا ہے بھولا بھٹکا منزل پر جا سکتا
ہے اگر پہلے ہی سے اس دن پر نظر رکھتے کچھ اپنی کچھ اُدھر کی خبر رکھتے تو آج کیون

یہ ہراس ہوتا اور پھوٹ پھوٹ کر دل روتا حاکم کونین کے سامنے جانا اور خالی
ہاتھ دکھانا نہ ہدیہ مقبول ہے نہ تحفہ معقول گو وہ مستغنی ہے بے نیاز ہے مالک ہے
ملک نواز ہے ہمارا کچھ لے جانا اپنے واسطے ہے نہ اُس کے واسطے تھوڑا سا کام دکھائینگے
مزدوری پائینگے رونا تو اس بات کا ہے کہ وقت تنگ ہے اور بڑی بڑی امنگ
لیکن اب سوچے تو کیا سوچے اور سنبھلے تو کیا سنبھلے نہ کچھ بنائے بنے گا نہ کچھ کیے
ہوسکے گا ٹھوکر کھاچکے گڑھے میں پاؤں جاچکے اگر چار دن ادھر یہ خیال ہوتا تو آج
نہ یہ حال ہوتا جیسی کرنی ویسی بھرنی مشہور ہے خطا کر کے پچھتانا بھی ضرور ہے
اب بے موت مرتے ہیں افسوس کرتے ہیں کاش اب بھی جو کچھ کیا کریں بے ریا
کریں تو بھی اُس کی رحمت بے انتہا ہے گناہوں کی حقیقت ہی کیا ہے بخش دے
تو کیا دور ہے کہ وہ راحم وغفور ہے طاہرہ بیگم خالی ہاتھ سارا قافلہ ہے نہ زاد ہے
نہ راحلہ رستے سے نابلد راہ سے ناآشنا منزل ایک اور پھر سب جدا تخت نشین
اور خاک نشین برابر جو اس کو خوف وہی اس کو ڈر سب کے پاس سواری ہے مگر بے
قابو ہے وہاں لیے جاتی ہے جو مقام ہوہی ہیہات خدا کی ذات زبان ہے
گویائی نہیں آنکھ کھلی ہے بینائی نہیں ہاتھ معطل پاؤں شل جگر افسردہ دل مردہ پہلو
ویران سینہ سنسان نہ رگوں میں لہو نہ لہو میں جوش نہ سر میں سودا نہ دماغ میں ہوش
نہ قلب میں ارمان نہ بدن میں جان سب اعضا کا قافلہ بدستور برقرار ہے مگر بے
یوسف روح ہر اک بیکار نہ طاقت قیام نہ قوت قعود نہ دم نہ درود بند منہ پر
موت کا قفل لگا ہے روح نکل گئی اب وہاں دھرا کیا ہے ہونٹ بے حرکت
ہیں اور ہاتھ پاؤں بے سکت ناک میں بو نہیں جاتی بات سمجھ میں نہیں آتی کان

بھرے گالون کی رنگت زرد ہے مخرور مزاجی کا بازار سرد ہے کانون کی بوین آنکھون کی پتلیان پھری ہوئین ساری دنیا کی چیزین نگاہون سے گری ہوئین شام جوانی اور صبح پیری کا ایک حال نہ سن کی تمیز نہ عمر کا خیال کچھ پیچھے کچھ آگے جاتے ہین چار کے سہارے بھاگے جاتے ہین اتنی مجال نہین کہ سامان سواری دیکھین یا اپنی ناداری جو عمر بھر نہ پہنے کپڑے وہ پہنے ہین ہین سہاگن اور ہاتھ پانون بے گہنے ہین سادی وضع سادہ لباس عطر کے بدلے کافور کی بوباس نہ سونا چھونا ہے نہ اوڑھنا بچھونا کوئی شہادت دیتا ہے مگر کانون مین آواز نہین آتی کسی کی شکل دیکھی نہین جاتی نہ اپنی محبت کا خیال ہے اور نہ کسی کا نہ فکر کا محل ہے نہ غور کا کوئی روتا ہے رویا کرے اپنی جان کھویا کرے نہ ملت کا پاس ہے نہ میل کا خیال نہ کسی سے خلا ملا ہے نہ بول چال آرزو بے ٹھور ٹھکانے ہے امید خاک بسر نہ حسرت کا اثر ہے نہ ارمان کا گذر رفتہ دل ہی نہین جو ان سب کا سکان ہے ہر اک صاحب سلامتی انجان ہے آبادی کی جگہ ویرانہ ہے ابتر کارخانہ ہے نہ خون دوڑتا ہے نہ سانس آتی جاتی ہے نہ کوئی ہرکارہ ہے نہ خبر آتی ہے چار طرف سناٹا پڑا ہے سب چپ چاپ ہین خموشی کا جھنڈا گڑا ہے نہ کوئی ہمدرد ہے نہ غمخوار نہ دلسوز ہے نہ دلدار اور کوئی ہے تو ہوا کرے کچھ کہتا ہے کہا کرے نہ شکوے شکایت کا خیال نہ ترک ملاقات کا ملال بلائے ہوئے جاتے ہین کب کسی کے کہنے مین آتے ہین بڑی سرکار مین طلب ہے دم لینا ترک ادب ہے ٹھہرنا کیسا بات کرنا کیسا نہ اس کی طاقت نہ اس کی مجال نہ کسی کی پروا نہ کسی کا خیال سب سے آنکھ پھراتے ہین پردے مین منھ چھپاتے ہین آخری نکھار نیا سنگار کیے ہین جو دکھائی نہین دیتی وہ گٹھری سر پہ

لیے مین چار کی مار دے راہ کٹی خدا خدا کر کے منزل ملی زمین کی چھاتی پھٹی نام چار
کو جو ساتھ آئے تھے نجد کے نخ مین لقمہ دینے کو لائے تھے سواری سے گر پڑے مین
اُتار دیا اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا اُجلے کپڑون سمیت زمین پر لٹا گئے ہوا کو روک گئے
خاک مین ملا گئے"۔ یہ کہہ کر اُستانی صاحبہ کو اسقدر رقت آئی کہ بات کرنا دشوار
ہو گئی میرا دل پہلے ہی سے بھر آیا تھا آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھین اُن کا رونا سہلا
تھا یا ٹھیس لگنا بلک بلک رونے لگی یہان تک کہ ہچکی بندھ گئی اُستانی صاحب
آنسوؤن سے روئین اور مین آواز سے میرے بھون رونے کی صدا امان نے
سُنی دوڑی ہوئی گئی امان جان کو لائی وہ گھبرائی ہوئی آئین اور ہکا بکا ہو کر
امامن سے پوچھنے لگین کہ ارے کیا ہوا کچھ بیان تو کر وہ بیچاری چولھے پاس
بیٹھی تھی اُسے کیا خبر کہ یہان کیا باتین ہوئین ڈر کر بولی کہ حضور مجھے نہین معلوم
مین نگوڑی ماری تو باورچی خانے مین اپنا مُنھ جھلس رہی تھی یہان کچھ باتین
ہو رہی تھین مین نے سُنی بھی نہین امان جان کا میرے پھڑپھڑانے پر دل تلملایا
روک تھام کرنے بیٹھین سینے پر ہاتھ پڑتے ہی کہا کہ ہے ہے اندر سے دل بھی تو تڑپ
رہا ہے کس سے پوچھون کہ یہ کیا تھا اُستاد شاگرد دونون کے دونون ساون
بھادون ہو گئے اب بیچاری امان جان کبھی تو اُستانی جی کی خبر لیتی ہین کبھی میری
تھوڑی دیر مین وہ بیہوش ہو گئین مگر مجھے معلوم نہین دو چار دفعہ مُنھ دُھلانے
پانی پلانے سے سانس اور دل ٹھہرا ہچکی رُکی آنسو تھمنا تھے کہ امان جان نے
کہا طاہرہ بیگم دیکھو خبردار اب نہ رونا تمھاری اُستانی کے دشمنون کی طبیعت اچھی
نہین مین رونا دھونا سب بھول گئی مڑ کر جو دیکھتی ہون تو لکڑی کی طرح پڑی ہین

بدن سخت ہے دانت بیٹھے ہین نہ حلق سے پانی اُترتا ہے نہ پانی کے چھینٹے منھ پر
اثر کرتے ہین نہ پنکھا کام دیتا ہے نہ ہوا سے کچھ ہوتا ہے امان جان بدحواس اور
بیتاب کہ کیونکر جلدی سے ہوش مین لے آؤن زینے پر کھڑے ابا جان پوچھ رہے
ہین نانا جان نے خبر پا کر ڈاک بٹھادی ہے آدمی برابر پھیرے کر رہے ہین نیچے
کے لوگ اوپر اوپر کے نیچے ہو رہے ہین اپنی اپنی عقل لڑاتے ہین تدبیرین کرتے
ہین کچھ نہین ہوتا یہان تک کہ نماز مغرب کا وقت آگیا اور باغ والی مسجد مین
اذان ہوئی یا تو ایک ایک چپ چپ کر رہا تھا ستم بستہ تھی نہ کاؤن کاؤن تھی
نہ چاؤن چاؤن اللہ اکبر کی صدا سنتے ہی تو چل بچل ہوئی ایک ایک کھسکنے لگا
کچھ ادھر کچھ اُدھر ہو گئے امان جان بھی وضو کے لئے گھبرا کر اٹھین مین استانی جی
کے سرہانے بیٹھی نہ انھین چھوڑنے کو جی چاہتا ہے نہ نماز کو سر تو زانو پر رکھ لیا مگر
نماز کے جانے کا بڑا دھڑکا لگا ہوا تھا خدا کے صدقے جاؤن فوراً اُس نے میرے
دل مین ڈالا کہ لاؤ کان مین جھک کر نماز کے لئے تو کہون شاید آنکھ کھول دین
یہ خیال آتے ہی مین نے کان سے منھ لگا کر چیخ کر کہا کہ بیوی جلدی اُٹھیے نماز کا
وقت جاتا ہے ایک ہی دفعہ کہنے کی نوبت آئی تھی کہ وہ چونک پڑین سب مجھے
دعا دے کر سر زانو سے اُٹھانے کا ارادہ کیا مین نے سہارا دیکر اٹھا بٹھایا وضو
کرکے ہم نے اُنھون نے ساتھ نماز پڑھی بعد نماز امان جان آئین اور مجھسے کہا کہ
طاہرہ یہ کیا ہوا تھا مین نے عرض کیا کہ موت اور قبر برزخ اور قیامت اعمال
اور گناہ سزا اور جزا کا ذکر تھا جس پر مجھے بھی رونا آیا اور وہ بھی روئین ہچکی بندھ گئی اور غش آگیا
اُستانی جی صاحب امان جان کی طرف پھرین اور کہا کہ بیوی کچھ اتفاق کی بات تھی

بیسیون مرتبہ یہی ذکر کیا اور ایک آنسو نہ نکلا آج کچھ ایسا دل بھرا کلیجہ امڈا کہ ضبط
نہ ہوسکا بہت چاہا کہ طاہرہ بیگم بیٹھی ہین مین نہ روؤن مگر تو یہ آنسوؤن کی دو نہرین
تھین کہ جاری ہوگئین سمان تو بندھ ہی چکا تھا اور تصور بھی صادق تھا مین اپنے
عالم مین آنکھ بند کئے کہہ رہی تھی اور یہ دل دگلائے سن رہی تھین دونون دلون
کا ایک ہی حال تھا اور وہی اک خیال ایک ہی سا اثر بھی پڑا (امان جان) استانی صاحبہ
جب آپ ایسی اچھی باتین کیا کیجیے ہمین بھی یاد فرمالیا کیجیے (استانی جی) اے بیوی
پہلے سے ارادہ کس کا تھا بات مین بات نکل آئی فرض کرکے کہنے بیٹھتی تو ایسا بھی
کرتی مین نے کہا کہ رونے نے بات ہی کاٹ دی افسوس ہے کہ ذکر ناتمام رہا
اور ہمارا مطلب نہ نکلا پہلی ہی منزل کا حال تھا کہ اپنے حال پر رونا آیا نہ سننے
کی تاب رہی نہ کہنے کی نہین معلوم اسکے آگے آپ کیا بیان کرتین جہان تک
سُنا اُسی کی تاثیر نے دل دکھا دیا دنیا اور اس کے اسباب زمانہ اور اُس کے
تعلقات سب نظرون مین خاک معلوم ہوتے ہین ایک تو حق بات سچا حال
دوسرے آپ کا زبان مبارک سے اُسکو بیان فرمانا ایسا نہ تھا کہ کوئی کانون والا
خدا کا بندہ سُنکر چپ چاپ بیٹھا رہے پتھر ہوتا تو پگھل جاتا یہ تو آدمیون کے دل
تھے (امان جان) ہائے افسوس ہے کہ مین محروم رہی نہ سننے کی حسرت رہ گئی
طاہرہ بیگم اب خیال رکھنا اگر ایسا وقت پھر ہو خود نہ آسکتا تو مجھے بلوا لینا
دیکھو خبردار بھولنا نہین یہ کہکے امان جان نے پاندان کھولا اور ایک ایک
پان بناکر سب کو دیا بیوی کے لئے مین پان پن کٹی مین کوٹنے لگی کہ اتنے مین
اجو یہ نے مولوی صاحب کے آنے کی خبر دی امان جان نے فرمایا کہ آنے دو ہم تو

کوٹھے پر ہین اجو بہ نے کہا کہ یہین آئین گے زینے پاس سب کھڑے ہین مین نے
جلدی سے پردا کیا اور تینون صاحب کوٹھے پر تشریف لائے اسکے پہلے باہر شاید
آپس مین کچھ باتین ہو چکی تھین تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب نے نانا جان سے
خطاب کر کے فرمایا کہ نواب صاحب موت کا وقت گو معین ہے لیکن ہم کو
معلوم نہین خدا جانے کس وقت آجائے اعمال تو جیسے ہین وہ ظاہر ہے ساری
عمر روسیاہی مین کٹی دنیا کے چولھے کی لکٹی بنے رہے کوئی نیک کام نہوا شیطان
کے تابع رہے اور نفس کے محارم جو خبط ہوا وہ کیا جو سمجھ مین آیا وہ ہوا اب الرحیل
کی آوازین آرہی ہین جرس بج رہا ہے قافلہ تیار ہے کوچ کی خبر ہے صبح شام
چل چلاؤ ہے میرے پاس جو کچھ ہے وہ بھائی صاحب کی جائداد ہے مین چاہتا
ہون کہ کسی کو اپنا وصی اور وارث اس جائداد کا کر جاؤن خواہ میرا مال ہو یا
بھائی صاحب کا فاطمہ بیگم کے سوا کوئی حقدار نہین تین بھائی دو بہنون مین یہی
اک اکیلی ہین یا بدنام کنندہ نکونامے چند ایک مین ہون اُن کے سوا میرا
نہ کوئی وارث ہے نہ مستحق ارث چاہتا ہون کہ آپ کل تکلیف فرما کر جائین یا
نواب دولھا صاحب زحمت گوارا کرین اور کسی وکیل سے پوچھ کر ایکا کاغذ
کرا دین وصیت نامہ ہبہ نامہ یا اور جو کچھ مناسب ہو وہ لکھا پڑھا دیجیے کہ مین
بری الذمہ ہو جاؤن باوصف اسکے کہ بڑے بھائی صاحب بیت اللہ شریف
جاتے وقت وہ جائداد بادشاہی وقت مین میرے نام لکھ گئے تھے اور جس کام کا وہ
صلہ تھا اُسے بھی چند سال تک مین نے انجام کو پہونچایا تاہم اس کی آمدنی سے ایک
حبّہ اور خرمہرہ مین نے نہین چھوا خرچ اخراجات مالگذاری کے بعد پچیس ہزار روپے

سال گذشتہ تک جمع ہوئے تھے جس مین سات ہزار روپے اور ملا کر اُسی سے
ملا ہوا موضع بکتا تھا وہ مین نے مول لے لیا اور پانچہزار روپے کو بالکل گنج والا باغ
بیچ ڈالا اب دونون موضعون کی آمدنی قریب ستائیس سو روپے کے ہے مچھلی
پتا اور سنگھاڑا نرکل کھجور آم کٹھل امرود وغیرہ سات سو روپیہ سال کو بکتا ہے کوئی تردد
کرے اور خود جاکر جانچے تو جو تیس سو سے بہت زیادہ نکاسی ہو جائے دریا قریب ہے
دونون موضعون مین بڑی بڑی جھیلین ہین جن مین کی ایک مین نے بنوائی ہے پانی
کی اُترخ وقت تھی مین نے گرمیون مین بہت سے مزدور لگا کر دو مہینے تک
دو ڈیڑھ کوس تک کی ایک بڑی گہری جھیل کھدوائی گئی ہزار روپیہ خرچ ہوا لیکن
پھر سے تو سب راستے درست ہوئے اور مٹی کسانون نے لیکر مکان بنوائے
کئی برس تک تو اس مین مینھ کا پانی آیا کیا ایک سال بھپانے آکر اسکو لبالب
کر دیا ہر سال برسات کے بعد چوطرفہ مکانون کی مرمت اور تعمیر کے لیے مٹی
کی ضرورت ہوتی تھی تو مین نے پٹواری اور وہان کے ضلعدار سے کہہ دیا تھا
کہ جس کو مٹی کی ضرورت ہو اس جھیل سے کھد والے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ
چار برس مین وہ دور تک پہونچ گئی اب دونون موضعون کا رقبہ یا احاطہ جو کچھ سمجھیے
وہی ہے مچھلیون اور سنگھاڑون کی آمدنی اسی جھیل سے بڑھی نرکل اور سیدسادہ بھی
اسی کے دونون کنارون پر ہوتا ہے ایک چھوٹا سا گنگڑا مین نے بھی حال مین آباد
کیا ہے پرانا باغ کٹوا کر نئی بستی بسائی ہے جو ابھی بہت کچھ تردد چاہتی ہے وہ
بھی انھین کی ذات سے متعلق ہے الغرض حق حقدار کو یہ دیچ جائے تو مجھے چین
آئے اُستانی جی نے یہ تقریر سنکر فرمایا کہ یہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہین مجھ عورت ذات

کو گانون گوئین سے کیا علاقہ اس کے علاوہ وہ گانون اُس خدمت کا صلا ہے
جو مدت قضا پر ٹھیک بجا لائی جاتی تھی مگر ضعیف سے کہین پہاڑ کا بوجھ اٹھتا ہے۔
بھلا مین اور وہ عہدہ گو وہ خدمت اب آپ سے متعلق نہین اور لنوابی جا چکی
لیکن پھر بھی خلق خدا کے ہزارون کام آپ سے نکلتے ہین تو کیا بعد آپ کے دشمنون
کے مین بھی اُن کامونکے انصرام کی قابلیت رکھتی ہون نہ نماز پڑھا سکتی ہون نہ مسئلہ بتا سکتی ہون
دروازے پر جنازہ رکھا ہے اور مرا مردہ گھر سے باہر نہین نکل سکتا نہ جمعہ جماعت
کے قابل نہ وعظ نصیحت کے لائق پھر لے کے کیا کرون اُسکے سوا جب مجھے اپنی
زندگی پر خود بھی اعتبار نہین ہے اور بعینہٖ مثل آپ کے میرا حال بھی ہے سن تمام
ہونے کو آیا دنیا کی سیر ختم ہو گئی نہ جوانی ہے نہ بچپنا دونون مرحلے گذر گئے پھر باقی
کیا رہا بڑھاپا اسکو آئے بھی ایک مدت گذر گئی میری آپ کی عمر مین کچھ یون
ہی سا فرق ہے دو یا ڈیڑھ برس کا چھوٹا یا بڑا پا ہوگا ابا جان کی شادی کے
بعد آپ پیدا ہوئے ہین یہی ہمارے گھر مین دہری شادی تھی یہ عذر بھی فقط
آپ کے خیال کے بموجب مین نے پیش کیے ورنہ اصل یہ ہے کہ کسی عمر کے انسان
کو اپنی زندگی پر بھروسہ نہین مجھے آپنے کیونکر زندہ جاوید سمجھ لیا ہزارون غنچے بے کھلے
مرجھا گئے ہین ہزارون بچے بے پروان چڑھے موت کے پنجے مین آ گئے ہین سیکڑون
لہلہاتے پھول خزان کے ایک ہی جھونکے مین ہوا ہو گئے ہین اور ہزارون جوان معقول
بڑھتے بڑھتے دفعتاً فنا ہو گئے ہین یہ سمجھتی ہون کہ پہلے میرا ہی جانا ٹھہرا ہے (مولوی صاحب)
فاطمہ بیگم تمھاری ساری تقریر گو کہ صحیح ہے مگر مین اسکو نہین سن سکتا کہنا تمھارے اختیار مین
ہے اور عمل کرنا میرے بس مین ہے حق سے انحراف نہین کر سکتا اپنے ارادہ کو کل انشاءاللہ

ضرور پورا کرونگا پھر تمھین اختیار ہے چاہے خود لو چاہے کسی کو دیدو (اُستانی جی) چچا جان میرا تو کوئی جھوٹون بھی اپنا نہین جو کچھ ہے اللہ رکھے طاہرہ ہے لڑکی سمجھیے لڑکا سمجھیے اسکے سوا نہ کوئی میرا ہے نہ مین کسی کی ہون (مولوی صاحب) ہان سچ ہے اس مین کسی کو کلام ہی کیا ہے پھر اگر تم نہ لو طاہرہ بیگم کے نام اُس کا کاغذ کرا دو (اُستانی جی) یہ بات آپ نے البتہ میرے دل کی فرمائی مولوی صاحب یہ سنکر مسکرا دیے اور کہا کہ بہت بڑا مرحلہ اس وقت طے ہو گیا لو اب مین جاتا ہون بیوی نے سلام کیا وہ رخصت ہو کر باہر سدھارے مین نے جا کر کھانا بھیجا رات گذری صبح سویرے مولوی صاحب کا آدمی آیا نانا جان گئے راحت نگر کا کاغذ میرے نام ہو گیا ابا جان اُسکا انتظام کرنے لگے سال قریب ختم تھا اٹھنی باقی تھی کارندہ ہوشیار پہلے تو اُس نے بڑے بڑے داؤن پیچ کیے اڑنگے مارے ابا جان نے رفتہ رفتہ اُسکے ہاتھ سے سب کام نکال لیا اور روپیہ وصول کر کے حساب سمجھا سال تمامی کا کاغذ دستخط کرنے کو میرے پاس بھیجا مین وہ کاغذ لیے ہوئے اُن کے پاس چلی گئی اور کہا کہ حضرت آپ ہر طرح میرے مالک اور مختار ہین میرے دستخط کی کیا ضرورت ہے اُنھون نے ہرگز نہ مانا شاید مولوی صاحب میرے دستخط ہی کے منتظر تھے ادھر مین نے نام لکھکر کاغذ ہاتھ سے رکھا ہے کہ خدا بخش روتا پیٹتا آیا ابا جان گھبرائے ہوئے باہر گئے پوچھا معلوم ہوا کہ شب کو ایک مرتبہ مولوی صاحب نے جی بُرا کیا صبح کو کہین ایسا درد اُٹھا کہ دوپہر ہوتے ہوتے انتقال کر گئے مولوی کمال الدین صاحب کے گھرانے مین یہی حضرت باقی تھے بعد اِن کے اُن کے گھر کا چراغ گل تھا لیکن اُستانی صاحبہ کی آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا ہان کچھ دیر چپ رہین ابا جان اور نواب صاحب اُدھر گئے

وہان جاکر معلوم ہوا کہ مولوی صاحب ابا جان کے نام وصیت کر گئے ہین اور خدا بخش سے (جو اُن کا پُرانا خادم تھا اور راز دار تھا) فرما گئے تھے کہ پہلے نواب دولھا صاحب کو لا نا کاغذ دینا جو وہ کہین اُس پر عمل کرنا دفن کے بعد جب ابا جان آئے تو وہ کاغذ مین نے بھی دیکھا لکھا تھا کہ نواب دولھا صاحب میرے یہ آخری چار پانچ کام ہین اسکے بعد پھر مین آپ کو تکلیف نہ دونگا مجھے میرے بزرگون کے پہلو مین دفن کیجیے گا قبر کو پختہ نہ کریے گا کوئی تاریخ اس پر نہ لگائیے گا مکان باغ دوکانین سب طاہرہ بیگم کو دیجیے گا ہبہ نامہ میری جانماز مین ہے جس کو مین امتحان قرآن مجید کے روز سے لکھ چکا ہون تیجہ چالیسوان اور اُن کے درمیان وبعد کی تقریبون مین پہلے قرآن خوانی ہو پھر ذکر رسول وآل رسول فاتحہ ہو اور جو خلاف شرع شریف نہ ہو خدا بخش کو اپنی خدمت مین رکھیے گا اس کاغذ کو پڑھکر مجھے رونا آگیا اور یاد آیا کہ چار روز ادھر مولوی صاحب یہین بیٹھے ہوئے مُسکرا مُسکرا کر میرا قرآن مجید سُن رہے تھے آج منون مٹی کے نیچے دبے پڑے ہین ہائے دنیا کی بے ثباتی اور ہماری غفلت اور کم التفاتی نوان برس میرے لیئے بڑے رنج و ملال کا سبب ہوا جہان تک مجھسے ہو سکا مولوی صاحب کیلیے دعاے خیر و اعمال نیک کیئے حالانکہ وہ معصوم صفت فرشتہ خصائل تھے نہ انھین میری دعا کی ضرورت تھی نہ استغفار کی حاجت لیکن آدمی کو آدمیت فرض ہے اور کچھ نہ ہوا ہو گا تو اُن کے مرتبہ ہی مین ترقی ہو گئی ہو گی دنیا مین تو کسی قسم کی نیکی اُنکے ساتھ مجھسے نہ ہو سکی تھی بلکہ اس کے برعکس معاملہ تھا اب سِلے روپے پیسے کا سلوک یا احسان کرنا اور خالی زبان ہلا نا گیا ایسا دشوار امر تھا جو دریغ کیا جاتا کبھی قرآن بخشتے

نمازین پڑھین اُنھین کی جائداد سے خیرات کی صدقہ دیا مجلسین کین چالیسوین کی تقریب مین اُن کے بہت سے شاگرد آئے جن مین کے دوچار مالدار بھی تھے اُنھون نے مقبرہ بنوانا چاہا اباجان نے اُن کا فرمان دکھایا خلاف وصیت ہونے سے وہ سب چپ ہوئے جب قبر پکی کرنے کی اجازت نہ تھی تو مقبرہ کیا کئی روز مہمان رہ کر آگے پیچھے سب رخصت ہوئے کنوار کے ہلکے ہلکے گلابی جاڑون مین لال بخار پھیلا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جہان وہ نہ گیا ہو کوئی آدمی ایسا نہ تھا جسے نہ آیا ہو ہمارے ہان بھی اپنی باری سے آیا اور دو دو چار چار آدمی ایک ہی دفعہ ماندے ہوئے مجھے اور اُستانی جی کو جمعہ کے دن بخار چڑھا دوپہر کو نماز پڑھتے پڑھتے وہ لوٹ پوٹ ہوئین اُنھین میٹھی ہوئی دبا رہی تھی کہ میرے ہاتھ پانون ٹوٹنا شروع ہوئے پہلے بند بند دکھا ٹیسنی اٹھی پھر جھرجھری معلوم ہوئی سردی لگی آخر کو کلیجہ تھر تھرانے لگا پھر اس قدر کنپکپی بڑھی کہ سارا بدن ٹوٹ گیا تھلیے مین ہڈیان بھری معلوم ہوتی تھین کوٹھے سے اُترنا دشوار ہوا گرمی کے باعث سے جاڑون کی چیزین مچانون پر یا صندوقون مین تھین وہان دھرا کیا تھا جو اوڑھ لیتی اس خیال سے کانپتی تھرتھراتی نیچے اُتری مگر معاذ اللہ اتنی ہی دیر مین قریب تھا کہ دم نکل جائے لرزے نے بھونچال کی صورت دکھا دی گرتی پڑتی صحنچی کے قریب پہونچکر بوا رحمت کو آواز دی کہ جلدی دوڑو مین گرتی ہون وہ ننگے پانون ٹھوکرین کھاتی آئین بغلون مین ہاتھ دیکر سنبھالا بوا انجوبہ نے دیکھا وہ دوڑ پڑین دونون نے دہنے بائین سہارا لگایا خیراتن نے جب تک بچھونا کیا مین لڑکھڑاتی وہان تک پہونچی اور کچھ جلدی اوڑھاؤ کہہ کر سمٹ سمٹا کے لیٹی سردی کے مارے

پیٹ سے گھٹنے لگا کر گولا لاٹھی ہوگئی لیکن میرے کانپنے سے بوا رحمت اچھل اچھل پڑتی تھین جو جس کو گرا پڑا ملا اُس نے چڑھانا شروع کیا کوئی دھسّا ڈال گیا کوئی کمل ایک بوغ بند اوڑھا گیا ایک قالین امان جان نے جو اپنے کمرے مین سے یہ دوڑ دھوپ دیکھی گھبرا کے پوچھا کہ ارے خیر تو ہے یہ گھر بھر کے بچھونے کیون اُٹھائے جاتے ہین کسی نے کہہ دیا کہ چھوٹی بیگم کے دشمنون کو بڑی شدت سے جاڑے کا بخار آیا ہے وہ جلدی سے کوٹھری مین گئین ماماؤن کو بلا کر مچان پر سے لحافون کا گٹھر اُتار اگھبرائی ہوئی کمرے مین یہ کہتی آئین کہ ارے یہان کیون لٹا دیا رحمت نے کہا کہ حضور اُن کے دشمنون سے چلا تو جاتا نہ تھا پھر کیا کرتے یہ شکر وہ پلنگ پر آئین مجھ پر غالیچہ اور کمل لدا ہوا دیکھکر خفا ہونے لگین کہ دیوانیو تم ذرا مین بوکھلا کیون جاتی ہو سامنے مچانون پر لحافون کا انبار لگا ہے زمانہ بھر کا آخور لیکر میری بچی پر ڈال دیا مین ابھی یہ سب باتین سنتی ہون اور دل اسی طرح کلیجے کے ساتھ کانپ رہا ہے انھون نے وہ سب چیزین ہٹا کر تلے اوپر دھسے پر دو لحاف ڈالے اور سب طرف سے دبا کر بیٹھین تھوڑی دیر مین وہ سردی خدا خدا کر کے کم ہوئی مین نے امان جان سے کہا کہ نہین معلوم اُستانی جی کے پاس کوئی ہے یا اکیلی ہین کہا کیون مین نے کہا کہ اُنھین بھی بڑی شدت سے تپ چڑھی ہے ای ہان میری امان جان مین آپ پر سے قربان ایک لحاف کوٹھے پر بھی بھیجدیجئے اُستانی جی پر بھی الا بلا پڑی ہے بے روئی دار کپڑے کے جاڑا نہ جائے گا کسی سے کہیئے کہ ہر وقت اُن کے پاس رہے میری ساری جان اُن مین لگی ہے امان جان نے اُسی وقت اپنا لحاف نکلوا کر کہا کہ جاؤ اُستانی جی کو اُڑھاؤ اور ایک آدمی وہین رہے خبردار جو انھین اکیلا چھوڑا

مین اسی کی منتظر تھی یہ سنتے ہی میری آنکھ بند ہو گئی اور ایسی غفلت آئی کہ پھر مجھے
اپنے تن بدن کی خبر نہ رہی تیسرے روز بخار کا زور کم ہوا نہین معلوم نماز کیونکر پڑھی
اور کس نے پڑھوائی چوکی پر کون لے گیا پھر کس نے دیا خبر کس نے لی راحت کس نے
دی امان جان بیچاری ہم دونوں کے اُلٹ پلٹ رکھ رکھاؤ دوا درمن آگے تاگے
مین ایسی پھسین کہ اُن کی عادتون مین فرق آگیا خلاف وقت کھانے رات بھر کے
جاگنے سے بالکل پست ہو گئین آخر کو ایذا نہ سہ سکین اُن کے بُرا چاہنے والے بھی
پڑ گئے چوتھے روز جب مین اچھی طرح سنبھلی تو لیٹے لیٹے پیٹھ دکھنے لگی تھی پسلیون مین
درد تھا چاہا کہ اُٹھون بوا رحمت اور اعجوبہ نے ملکر اُٹھایا گاؤ سے لگ کر بیٹھی
دیر تک یہ لوگ ادھر اُدھر کی باتین کیا کیے اُستانی جی کی خبر پوچھی کہا کہ اچھی ہین
بخار اُتر چلا ہے نہ وہ غفلت ہے نہ حالت کم کم حرارت ہے مین نے کہا کسی طرح
مجھے اُن کے پاس لے چلو سب نے کہا کہ واہ بیوی بیگم صاحب نہین گی تو مار ہی
ڈالین گی ہمین اپنا سر کورے اُسترے سے منڈوانا منظور نہین ایک تو یہین بخار
سے سب بال اُتر رہے ہین آپ چھیلا چھونا کیسر و بنانا چاہتی ہین دائی بندی مین
نہ حال ہے نہ طاقت خدا نہ کرے چوٹ چپیٹ لگ جاے یا حرج سے بخار بڑھ
جائے تو ہم کیا منھ دکھائین گے کیونکر جواب دہی کرینگے یہ تو ہم سے نہ ہوگا اور جو
کہیے بجا لائین آج اُن کے بیریون کی کچھ طبیعت سست ہے اس سے لیٹی ہوئی
ہین نہین اب تک چار پھیرے کر گئین ہو بین اُن کی تلملاہٹ دیکھی تھوڑی جاتی
تھی وہ تو یہ کہیے کہ خدا نے فضل کیا آپ نے آنکھ کھولی بات کی ان کے دل کو
قرار آگیا تین رات دن برابر پلک سے پلک تو اُنھون نے لگائی نہین کوٹھے سے

یہان آتی تھین یہان سے کوٹھے پر جاتی تھین خدا اُن کو اچھا رکھے ہمین تو کھٹکا ہے
کہ اُن کے دشمن کہین لت پت نہ ہو جائین بوا رحمت یون مجھے بہلا رہی ہین کہ
ایک ماما نے بے تحاشا کہہ دیا کہ بیگم صاحب کو وہ بخار چڑھا ہے کہ چنے ڈالو تو بھن
جائین (رحمت) نہین مُوا ابھی تو مین وہان سے آئی ہون خدا نہ کرے اور مُنھ
پھیر کر اشارے سے منع کیا وہ کچھ گھبرا کر کہنے لگی کہ جی ہان نہین وہ تو اچھی ہین
خیر اتنی البتہ کل سے گری ہین مین نے کہا کہ امان جان کہان ہین کہا حضور مجھے نہین
معلوم یہ کہہ کر وہ جلدی سے آڑ مین ہو گئی مین سب سمجھی اور پیشاب کو اُٹھی وہان
سے امان جان کے کمرے کا رُخ کیا اب بوا رحمت کا کچھ زور نہ چلا مجبور ہو گئین
اور بازو تھامے وہان تک لائین جب مین پہونچی تو دیکھا کہ بھینسون بخار چڑھا
پڑی ہلہلا رہی ہین دو آدمی دو طرف سے دبائے بیٹھے ہین جن مین سے نورن کا مُنھ
تمتمایا ہوا ہے دیکھتے دیکھتے اُسے بھی بخار چڑھ آیا ایک آدمی رہ گیا وہ اُٹھ گئی
مین جا بیٹھی اور پانون دبانے لگی بوا رحمت اپنی صحنچی مین گئین بخار جھٹ گیا انجوبہ کوٹھری
سے اناج نکال کے لائین دال دھونے کو مٹکے سے پانی لینے گئین ہاتھ ڈالنا تھا کہ سردی
معلوم ہوئی سب چھوڑ چھاڑ اوڑھ لپیٹ کے لیٹ رہین محمدی خانم وضو کر رہی
تھین کہ پانی نے کاٹا جب تک اُٹھین اُٹھین بخار نے پچھاڑ دیا ایک گرا دوسرا گرا
اِس کی خبر آئی اُس کی دردی سُنی دو دو روز مین سارا گھر جنگل اور گھر والے شیر ہو گئے
اب اپنی اپنی جان کی پڑی ہے ایک ایک پڑا اُوچھل رہا ہے کوئی روکنے
تھامنے والا نہین آپ ہی اُچھلتے ہین آپ ہی گرتے ہین تمام گھر کا گھر گودڑ تقسیم ہو گیا
باہر کے آدمی آ کر سب کو برابر لٹا کر دریان چاندنیان اُڑھا گئے سردی تو کم ہوئی

مگر ایک ایک بیمار کے لیے ایک ایک خبر گیر چاہیے تھا وہ کہان نہ کوئی آگے نہ پیچھے
پیاس سے حلق مین کانٹے پڑ گئے نہ خود ہلا جاتا ہے نہ کوئی اور پانی ٹپکانے والا ہے
جو ہے وہ ایڑیان رگڑ رہا ہے جو ہے بے آگ جل رہا ہے نفسی نفسی کا عالم ایک ایک
کو جان دو بھر زندگی دشوار غفلت مین پیشاب نکل نکل گیا سارا گھر پلنگتین تھا نانا جان
ماشاء اللہ اچھے تھے ایک ایک کو دیکھتے بھالتے پھرتے تھے آدمیون سے کہا کہ سارا
گھر ایک سرے سے بیمار ہو گیا کوئی کسی کا پرسان حال نہین جہان سے بنے مامائین
لاؤ وہ دو چار گھڑی بعد ہاتھ جھلاتے چلے آئے کہا کہ حضور مامائین تو نہین ملتین تمام
شہر مین بخار نے زور باندھ رکھا ہے اس کے ڈر کے مارے کوئی نہین نکلتا کوئی
گھر ایسا نہین جہان ایک دو اس بلا مین مبتلا نہون جو بچے ہین وہ اُن کی تیمارداری
مین ہین سانس تک تو لے نہین سکتے نوکری کون کرے باری باری ایک ایک
جاتا ہے اور خالی پلٹ آتا ہے مولوی صاحب کے آدمی خدابخش نے کہا کہ حضور مجھے
تو ایک ماما ملتی تھی مین خود نہین لایا (نانا جان) ارے بھئی کیون کہا کہ مین نے
اُس سے پوچھا کہ تجھے بخار تو نہین آیا اُس نے سر ہلایا مین سوچا کہ نہین آیا ہے تو اب
ضرور آئے گا ایسا نہو کہ کام لینے کے عوض کام دینا پڑے دوسرے ایک اکیلی
اتنے بیمارون کی کیا خبر لے سکتی نانا جان نے فرمایا کہ بھئی اسی طرح کوئی اور مل جاتی
تمہاری انجام بینی نے اور ستم ڈھایا بندۂ خدا جاؤ بھی جلدی لاؤ جیسا کچھ ہو گا دیکھا
جائے گا اس وقت تو ایک سہارا ہو جائے گا جب تک وہ بیمار پڑے گی ایک آدھ
لوٹ پوٹ کے اُٹھ کھڑا ہو گا وہ بیچارا پھر دوڑا گیا اور آ کر کہا کہ لیجیے حضور جو مین نے
عرض کیا تھا وہی ہوا نا اب جو جا کر پکارتا ہون تو کوئی خبر نہین ہوتا دن کو رات کا سا

سناٹا پڑا ہے دروازے کو جو ٹھیلا کھل گیا اندر گیا دیکھا تو گوڈر بین گلہری کی طرح
کھیل رہی ہے اُڑھا پلیٹ کر دبکا آیا جب اُچھلنا کودنا کم ہوا وہ یہ سنکر افسوس
کرتے اندر آئے اپنے ہاتھ سے جو پانی انڈیلنے لگے سو دان پر سے ٹھلیا زمین پر
آ رہی سر سے پاؤن تک چھینٹین پڑین طہارت مزاج مین بہت تھی اور وہ جگہ اُنکے
نزدیک نجس نہین معلوم پانی پیا بھی کہ نہین باہر جاکر لنگی باندھ جھٹ حوض مین
کود پڑے غوطہ مار کر جو نکلے تو بخار موجود تھا کبھی ذرا پانی سے بہت ہچکچاتے ہین
لیکن وہ نماز و طہارت کے بڑے پابند تھے وہی ان بیمارون کے ایک سہارا تھے
ان کو کبھی بخار نے نہ چھوڑا اب تو قیامت ہی کا سامنا تھا کانپتے ہوئے حوض
سے نکلے خدا بخش نے چہرے سے پہچانا کہ یہ سرخی بے وجہ نہین سرکار کچھ رنگ لایا
چاہتے ہین حرارہ لانے کا یقین ہوتا تھا کہ آگ سے بھر کر دو طرف دو انگیٹھیان
رکھ دین کمرے کے دروازے بند کئے موٹے توے کی چلم بھر کر پیچوان لاکر لگا دیا
سنکھے پر سے دُھسا مالیدہ کا لاکر پیرون پر ڈالا بدن پوچھ کر جلدی جلدی کپڑے
بدلوائے بھلا تو یہ ان تدبیرون سے بخار کہین رُکنے والا تھا نام خدا مرد تھے اور
مرد بھی بہادر بڑی دیر تک ٹالا پھر ہاتھ پانون سیدھے کرنے کے خیال سے جیسے
ہی پلنگ پر لیٹے کہ اُس نے قابو پایا اللہ دے اور بندہ لے اس شدت سے بخار
چڑھا کہ دور دور گرم انگرون کی آنچ آتی تھی غفلت ہذیان ہاتھ پانون ٹوٹنا کا
درد ایک بات ہو تو سہار ہو سکے باہر ہر وقت مردانا رہتا تھا سب نے ملکر
اُلٹ پلٹ کی دوسرے روز آنکھ کھولی مگر آٹھ پہر کے بخار مین پلنگ سے اُترنے
کے کام کے نہ رہے اُن کو بخار آئے دوسرا دن تھا اور مجھے ساتوان روز کہ گانون میں

سے ابا جان کی علالت کا خط آیا میرا رنگ گنا تھا کہ گرے پڑون کی خبر گیری مجھے
متعلق ہوئی ان کا آگا تاگا لیکر اُستانی جی کی یاد آئی طاقت نہ ہونے سے گر پڑنے
کا خیال تھا لیکن تمنائے زیارت اور آرزوے خدمت لونڈی باندی کی طرح
دونون طرف سے سنبھال کر مجھے کوٹھے پر لے گئی جا کر دیکھا تو بخار تو دھیما تھا مگر
غفلت سے آنکھون پر ویسے ہی جھپیان پڑے تھے تن بدن کی خبر نہ تھی خدا کی
قدرت تھی کہ رات دن مین خیراتن یا انجو یہ اس قابل ہو جاتی تھین کہ کھسک
کھسکا کر اُن کے پاس جاتین اور نماز کو اُٹھا اُٹھاتی تھین کبھی خود بیوی ہی کی
آنکھ کھل جاتی تھی نماز قضا نہین ہونے پائی ظہر سوبرا البتہ ہوگئی آج مین نے
نماز ظہر کو اُٹھایا اور سات سلام پڑھکر دم کئے اُن کی محبت مین ان آیات کا
یاد آنا تھا کہ پھر تو مین نے سب کے اوپر پڑھنا واجب کر لیا اُن کی برکت اور
تاثیر سے وہ غفلت بھی اُتری اور تپ بھی کم ہوئی مجھے نسخہ ہاتھ لگا جس پر مین
دفعہ پڑھی وہ سنبھل گیا پڑے پڑے اُٹھ بیٹھا آٹھوین روز اُستانی جی بھی اس لایق
ہوگئین کہ سہارے سے کچھ دیر بیٹھین ایک آدھ بات کی پان کھایا اپنے پاؤن
سے پیشاب کو گئین تیمم کر کے تھوڑا سا قرآن شریف پڑھا وظیفہ ناغہ ہونے کا بڑا
صدمہ تھا غفلت برطرف ہوتے ہی تسبیح ہاتھ مین آئی استغفار شروع کی تسبیحات
اربعہ اور درود شریف اس کثرت سے پڑھتی تھین کہ گنتی نہ ہو سکتی تھی چھٹے ساتوین
آٹھوین دن اپنی اپنی مدت بیماری ختم کر کے سب سنبھلے پہلے رینگنے کھسکے بیٹھے پھر
اُٹھکر چلنے پھرنے لگے آخر کو اپنے اپنے کام مین مشغول ہوئے محل مین سب کا اچھا ہونا تھا
کہ باہر والون کو بخار نے پکڑا یہ اُلٹی چال تھی باہر سے اندر آتا وہ پہلے گھر مین آیا

باہر سدھارا اتفاقیہ مین تو یوہین لکھا تھا وہی آٹھ سات روز ڈیوڑھی پر بھی سناٹا رہا
پلٹین لکھ لکھ کر باہر بھیجین اور وہ دو دو تین تین روز پی پی کر جی اُٹھے اتنے دن
نہ حکم حیدری کی رات کو آواز آئی نہ دن کو جائزے کی بانک پکار سُنی پندرہ روز بعد
ابا جان گانون پرسے آئے آٹھ دن کے لیئے گئے تھے وہ بخار مین کٹے مجبوری سے
ایک اٹھوارے اور رہے گھر مین آکر سب کا پتہ حال دیکھا مین اُن کی زیارت
کے لئے کوٹھے سے اُتری دیر تک گانون کی خبر بیان فرمایا کیئے مین نے بخار
کا حال پوچھا کہا کوئی گھر ایسا نہین جس مین ایک آدھ کی جان نہ گئی ہو مجھے
یہ سنتے ہی سناٹا ہوگیا اور کان مین کسی نے یہ بات کہہ دی کہ اور سب تو اچھے ہین
مگر اُستانی جی کا مزاج ابھی راہ پر نہین آیا مین نے ٹال کر اور سُنی کو ان سُنی کر کے
ابا جان سے اور باتین شروع کر دین اور دل کو یہ کہہ کر سمجھایا کہ ضعیف آدمی مین
بخار آیا اس شدت سے جیسی طاقت ویسی حالت مرض جانے کے بعد بھی رفتہ رفتہ
طبیعت سنبھلے گی اس مین وہم و وسوسہ کیسا خدائے پاک کی ذات سے نیک امید
رکھنا چاہیئے ابا جان نے اُستانی جی کی طبیعت کو پوچھا میرے دل مین اسوقت
یہ خیال جما ہوا تھا کہ دیکھیے اب یہ اچھی ہوتی ہین یا نہین بے تحاشہ منھ سے نکلا
سنبھلی تو ہین مگر مگر کہہ کے رکی دل ہی دل مین زبان کو نفرین کی کہ ہماری
خوشی اتنا بڑا کلمہ کہنے کی کب تھی دل کہتا تھا کہنے دیا ہوتا غلط ہی کیا ہے ان
خیالون مین میرے چہرے کا رنگ اُڑنے لگا ابا جان نے فرمایا کہ مگر کیسا کیا خدا نا
کردہ کچھ نوع دگر حال ہے مین نے عرض کیا کہ جی نہین بخار تو کم ہوگیا وہ غفلت
بھی نہین مگر بڑھاپے مین طاقت بڑی شکل سے آتی ہے اندیشہ ہے تو اسی بات کا

(اباجان) اُٹھتی بیٹھتی ہین ہٴہ مین جی ہان ابھی دہین سے آتی ہون قلم دوات
پاس رکھا تھا کچھ سوچ سوچ کر لکھ رہی تھین کانپتے ہاتھ سے گو نہین لکھا جاتا تھا
لیکن نہین معلوم کیسا ضروری کاغذ ہے جو اس حالت مین اس کا لکھنا فرض ہے آپ
کے آنے کی خبر سُن کے مین ادھر چلی آئی ورنہ ارادہ تھا کہ اُن سے کاغذ لیلون اور
عرض کرون کہ اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو مجھسے لکھوایئے آپ بتاتی جایئے بار بار
میری طرف دیکھنے سے یہ بھی مجھے یقین ہے کہ وہ کاغذ میرے ہی لئے لکھا جاتا ہے
اباجان نے فرمایا کہ نہین تم نہ کہنا شاید وہ کاغذ اس وقت تمھین دکھانا مصلحت
نہین سمجھی ہین ورنہ خود ہی دیتین کوئی بات ہوگی اگر تم سے لکھوانا ان کو نہین
منظور رہے کہنے پر بھی نہ دیا تو مانگنے سے کیا حاصل ہوا بعضی بات پہلے چھپائی
جاتی ہے اور پھر ایک وقت ظاہر کی جاتی ہے شاید ایسا ہی کچھ معاملہ ہو مین نے
جی درست کہہ کر اُن کا ارشاد قبول کیا اور اباجان کے ساتھ آیا ہوا اسباب
اُٹھوانے لگی وہ صندوقچہ کھول کر کاغذ دیکھنے مین مشغول ہوئے ایک کاغذ پڑھکر
مجھے پکارا مین قریب گئی فرمایا "کہ راحت نگر مین مولوی صاحب نے اپنے نام سے جو
پروا بسایا ہے کنوئین وہان سے دور ہین اور جھیل بھی فاصلہ پر ہے پانی لانے کی
اسامیون کو بڑی دقت ہوتی ہے جتنا ان کو وقت ملا اُتنا تردد کیا میرے نزدیک
مناسب یہ ہے کہ یوسف نگر مین ایک بڑا کنوان بن جائے گو چھوٹے دو تین کچے
کنوئین بنائے گئے ہین مگر اُن کا پانی پھر بھی دوپہر تک کام آتا ہے زیادہ بھرا اور ٹوٹا
کام بگڑنے کے خیال سے مین اپنی یادداشت مین اسکو لکھ لایا ہون"۔ مین نے کہا کہ آپ
کو اختیار ہے جیسا مناسب جانیے فرمایا کہ میرے نزدیک تو نہایت مناسب ہے

کیونکہ اسوقت تھوڑا سا روپیہ لگا دینے سے ہمیشہ کے لئے چھٹی ہوتی ہے اور پھر اسامیان
اس بات پر بھی راضی ہین کہ سالانہ ٹھیون پر اضافہ کر دیجیئے سرکاری روپیہ تھوڑے
ہی دنون مین پٹ جائیگا آٹھ دن ہین چار جاندار اسامیان ہین نے وہان اور سائین
گو اسوقت روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر ایسے کام ہین جو نہایت ضروری ہے ہمین نے
عرض کیا کہ حقیقت مین یہ کنوان بہت نفع دیگا لیکن آپ کو خود تکلیف کرنا ہوگی
فرمایا کہ ہان بے اسکے تو مین بنواؤنگا بھی نہین زمین کا دیکھنا فرض ہے مٹی کی
شناخت واجب کھاری طبقہ ہے تو کس کام کا جہان سخت مٹی ہو وہان کھدوانا
چاہیئے اور سخت مٹی بھی چکنی نہ کنکریلی سب سے مقدم تمھاری اجازت تھی دوسرے
ابھی بیماری کی شدت ہے نہ مزدور ملتے ہین نہ بیلدار اس وجہ سے مین چلا آیا ورنہ میرا
ارادہ تو ابھی کام چھیڑ دینے کا تھا تمھاری اجازت تحریر کے ذریعے سے بھی منگوا سکتا تھا
یہ سنکر مین پھر وہان سے اس اسباب کے دیکھنے کو گئی جو گانون سے آیا تھا کہ دیکھون
سب قرینے سے رکھ دھر دیا گیا کوٹھری مین گئی ہون ایک طرف کا اسباب دیکھکر برابر
کیا ہے دوسری طرف کا باقی ہے کہ بوا انجو یہ نے (صاحبزادی صاحب کی) آواز
دی گھبرا کر باہر نکل آئی پوچھا خیر تو ہے کہا اُستانی صاحبہ بلا رہی ہین اور کہتی ہین کہ
اپنے اباجان کو ساتھ لیتی آیئے مین اسباب ٹھور ٹھکانے لگانے کو کہہ کر اباجان سے
یہ عرض کرتی ہوئی (کہ اُستانی جی آپ کو بلاتی ہین) کوٹھے پر گئی دیکھا تو اسی طرح
دیوار سے لگی بیٹھی ہین مین نے کہا آپ لیٹتین نہین فرمایا کہ بٹیا لیٹے لیٹے تو کمر دکھ گئی اب
ذرا راحت ملی پیٹھ سیدھی ہوئی ہے لیٹونگی کیا نواب دولھا صاحب آئے ہین ؟ مین
جی ہان انھین کے تو پاس گئی تھی فرمایا کہ ہم نے بھی تو بلوایا تھا کیا کچھ کام مین ہین

دین) اجی نہین کمہ تو آئی ہون کچھ لکھ رہے تھے صندوقچہ کھلا تھا کاغذ پھیلے تھے سینت سمیٹ کر آتے ہی ہو نگے کہا ذرا دیکھو تو مین بہت اچھا کہہ کر چلی ہی تھی جو انھون نے زینے پر سے آواز دی کہ انجو یہ ذرا اُستانی جی صاحب کو میری بندگی عرض کرو اور کہو کہ مین حاضر ہون کیا حکم ہے بیوی نے چادر اوپر ڈال لیا اور منہ پھیر کر کہا کہ آیئے وہ کوٹھے پر آکے اُن کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے فرمایا کہ "مین نے آپ کو اس غرض سے تکلیف دی ہے کہ آج خود بخود کچھ میری طبیعت سنبھل گئی بوڑھا آدمی اگر بیمار پڑکر سنبھلے تو اُسکو لازم ہے کہ جو جو اُسے کہنا سُننا ہو کہہ سن لے یہ وقت غنیمت اور اتنی مہلت اسکی عنایت ہے عوام اسی کو سنبھالا کہتے ہین طاہرہ بیگم سے تو کہنا نامناسب ہے ایک تو ذرا این یہ رودینگی دوسرے پھر آپ ہی سے کہین گی لہذا مین آپ ہی کو کیون نہ تکلیف دون وہ کہنا یہ ہے کہ میری کمھاروے کی تھیلی مین میری حق حلال کی کمائی سے بچا کھچا روپیہ جسقدر ہے اُسی مین میرا دفن دفن کیجیے گا روپیہ تھیلی مین ہے اور تھیلی کفن مین کفن پر مکہ معظمہ کی ایک چادر لپٹی ہے اگر ہرواڑ مین وہ جگہ جو امان جان کی بائین جانب خالی ہو تو فہو المراد ورنہ اور جہان مناسب جانیے گا توپ دیجیے گا دادی جان کی قبر کے سرہانے دار دیوار پر (فاعتبروا یا اولی الابصار) لکھا ہے چند ظالمون کے ہاتھ سے انھون نے شہادت پائی تھی اُن کے پہلو مین امان جان کی قبر ہے اُس پر بھی تاریخ لگائی گئی ہے مگر درخت مین ہمارے خاندان مین نہ قبر پکی ہوتی ہے نہ تاریخ لگائی جاتی ہے لیکن دادی جان کی قبر پر محلے والون نے تاریخ لگائی اور قبر پختہ کرائی پھر امان جان کے انتقال کے بعد اباجان کے ایک دوست تاریخ کہہ لائے تھے مروت سے دور تھا کہ اُن کی خاطر نہ کی جاتی اس لیے وہ بیری کے درخت مین لٹکا دی گئی نہین معلوم

بیری ہے یا نہیں اس لئے مین نے دادی جان کی قبر کا نشان دیا امان جان آئی زچہ تھین جو اپنے بچے سمیت دنیا سے سدھارین آخری مصرع قطعہ تاریخ کا یہ ہے۔ع۔ بچے سمیت قبر مین آرام کیجیے ۔۔ الغرض ان قبرون کے دہنے بائین بھی اگر جگہ ملجائے تو بہتر ہے ورنہ مقدر تلقین بھی آپ ہی پڑھیے گا طاہرہ بیگم کی دلداری اور دلاسا آپ ہی کے ذمے ہے بیماری مین میری نماز بیوقت اور غلط ادا ہوئی ہے مہینہ بھر کی نماز پڑھوا دیجیے گا کسی ضرورت سے نہ روپیہ آپ دیجیے گا نہ کسی اور سے لیجیے گا جو کچھ ہو اسی مین نہ میرے عزیز اقارب ہین نہ کنبہ قبیلہ صف بکر میٹھنے والی تو اللہ رکھے موجود ہے مگر صف بچھانے کی ضرورت نہین یہ سب دنیا کے ڈھکوسلے ہین ہمارے ساتھ اُن کا بھی خاتمہ ہونا چاہیے گھر مین مجھیر بھڑ کا اور قبر سونی تدبیر وہ کرنا چاہیے کہ لحد مین کچھ کام آئے

روشنی رات کو تربت پہ گئی سب بیکار	ہم جہان سو رہے تھے دان تو اُجالا نہوا

اُس کے لیے جو صدقہ خیرات چاہیے آپ خود جانتے ہین کہنے کی کیا احتیاج دنیا مین مرنے کا جو ہانسا تماشا کیا جاتا ہے میری نوبت کو اُس سے بچائیے گا یہ باتین ایسی ہین کہ جن کو مین نے یاد کرکے ایک کاغذ پر لکھ بھی لیا ہے اور وہ کاغذ یہ ہے دنیا کے مردون مین سوا آپ کے میرا کوئی کفیل وشفیق نہ تھا اس لئے مین نے وصیت بھی آپ ہی کے نام کی خداوند عالم آپ کو اس کا اجر نیک اور جزائے خیر دیگا جنازے کے ساتھ بھی کسی قسم کا تکلف نہ ہو آپ کو خدا نے بڑا نام دیا ہے اور نواب صاحب تو نام خدا پوترون کے رئیس ہین اُن کے گھر سے کسی لاش کا بیکسی اور فقیری سے اُٹھنا اُن کے کسر شان کا سبب ہے اس لئے آپ رات کے پردے مین لیجا کر زمین مین ڈال دیجیے گا میرے کہنے پر عمل ہو جائے گا اور آپ پر کوئی اُنگلی بھی نہ اُٹھائیگا

امورات شرعی کا لحاظ البتہ مقدم ہے۔ شہادت نامے پر چند گواہیان موجود ہین باقی نام آپ لکھ دیجیے گا مگر انھین لوگون کے جو ظاہر مین نیک اور سعید معلوم ہوتے ہون حتی الامکان اُن نوجوانون کے نام جن کے مزاج مین تقویٰ طہارت ہو (ایسے دس آدمی) اور قسم کے پچاس بوڑھون سے بہتر ہین اس بین جہان اور گواہیان ہین میرے مرحوم شوہر کی بھی گواہی ہے جب وہ مانندے پڑے تو مین نے بے انکے کہے مہر معاف کر کے کہا کہ میرے شہادت نامے پر گواہی کر دو انھون نے خود گواہی کی اور اپنے کئی دوستون سے جو اُن کے ہمخیال اور نیک اعمال تھے گواہیان کرا دین اور میری خوش فہمی کی دیر تک تعریف کیا کیے جو جیسا ہوتا ہے ویسون سے ملتا ہے اُن کی صحبت مین اچھے اچھے لوگ جمع ہوتے تھے ان کی موت جوانی مین بڑی مصلحت سے آئی دنیا مین آکر جو کام کرنے کے ہین وہ کر چکے تھے کوئی ارمان و آرزو دل مین نہ تھی شادی کے بعد صاحب اولاد ہونا بڑی خوش نصیبی ہے انکے دو بچے تھے جو اُنکے بعد میری پیشانی کے لکھے ہوئے حکم کے زور سے دنیا پر نہ رہ سکے خدا معلوم آگے بڑھکر اُن کے مزاج مین یہی نیکی اور خوبی رہتی یا کچھ بدل جاتا مرنے کے زمانے تک تو وہ نہایت ہی متقی اور پرہیزگار زاہد و ابرار تھے یہی سبب تھا جو موت نے بھی انھین پسند کر لیا ہم اُنکے بعد تینتیس برس جیے گو لطف زندگی کا اُنکے بعد نہ تھا لیکن چارہ کیا تھا کسی قابل ہوتے تو پوچھے نہ جاتے اس عمدہ کی سرا مین کیون پڑے رہتے خیر الحمد للہ کہ زمانہ حیات تمام ہوا اور سر رشتۂ زندگی ختم نہ چراغ مین تیل ہے نہ بتی اس پر ناساز ہوا مخالف زمانہ پھر بجھا دشوار ہو بانو اب دعا صاحب یہی میرے چند ضروری اور آخری کلام تھے جو عرض کیے شاید کاغذ مین کچھ اور

بھی ہون تو ایک نظر اسے بھی دیکھ لیجیے گا" اباجان دیر تک خاموش بیٹھے رہے پھر یہ کہا کہ اُستانی صاحب یہ آپ کیسی باتین کرتی ہین آپ خیال تو کیجیے بخار اس فصل مین کس کو نہین آیا نہ شہر بھر کے گھر بچے نہ کسی گھر کے آدمی اس گھر مین سب ماندے تھے کچھ اچھے ہو گئے کچھ باقی ہین مرنا تو سب کے واسطے ہے آپ کو اپنی موت کا کیونکر یقین ہو گیا اگر موت آنے کا وقت ہی معلوم ہوتا تو کارخانہ دنیا درہم برہم ہو جاتا آپ یہ کیا فرماتی ہین (اُستانی جی) نواب دولھا صاحب موت کا ایک وقت معین تو ضرور ہے اب رہا معلوم ہوتا یا نہ ہونا یہ اک ایسی بات ہے کہ ایک بچا بھی اس سے انکار نہ کریگا بیشک نہین معلوم کب موت آئیگی اور کب دنیا کی قید سے چھڑائیگی لیکن اسباب علامات بھی تو کوئی شے ہین عقل بھی تو کوئی چیز ہے خدا کو کس نے دیکھا ہے اور بے دیکھے کیون پہچانا جاتا ہے جو آپ وہان فرمایئے وہی جواب اسکا سمجھ جایئے اسکے علاوہ مین یہ کہتی ہون کہ غفلت کے پردے پڑ جانے کا اور خیال نہ کرنے کا تو ذکر ہی نہین باقی تھوڑی بھی عقل صرف کرنے سے بہت سا اندازہ ہر شخص کرسکتا ہے بے توجہی اور کم التفاتی کی دوسری بات ہے قرینے سے اصل مطلب پر پہونچنا اور اس سے نتیجہ نکال لینا کیا مشکل ہے اباجان نے فرمایا کہ آپ جو چاہین فرمائین مگر کوئی قرینہ آپ کے مرنے پر دلالت نہین کرتا علامت اور سبب سب کے سب اچھے ہین خدا آپ کی عمر مین برکت دے اور اِن پاک قدمون سے ہمارا گھر روشن رکھے اب نہ کچھ ارشاد کیجیے گا (اُستانی جی) اچھا بہت اچھا اب مین کچھ نہ کہونگی مگر آپ یہ کاغذ ضرور لیتے جایئے یہان کہین گر پڑا تو میرا اسطاب خبط ہو جائیگا اباجان وہ پرچہ لیکر چلے گئے اور وہ اسوقت سر جھکائے عجب

طرح کے اندوہ مین مبتلا تھی دل تو اُمنڈا ہوا آنکھین ڈبڈبائی ہوئین ہاتھ پاؤن سرد کلیجے مین درد اک رنگ آتا ہے ایک جاتا ہے دم اُلجھ رہا ہے جی بیچین ہے چہرہ فق منھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین آنکھون کے آگے کچھ اور ہی سامان لاکھ لاکھ دل کو سنبھالتی ہون نہین سنبھلتا ٹالتی ہون نہین ٹلتا وہی بُرا بُرا تصور ہے اور رہ رہ کر یہی خیال ہوتا ہے کہ اُستانی جی جھوٹ کبھی بولی نہین کہین خدا نہ کرے شیطان کے کان بہرے ایسا ہی تو نہو اسی ادھیڑ بن مین مجھکو اسقدر تحیر ہوا کہ مبہوت ہو گئی اُستانی صاحبہ نے دو تین مرتبہ پکارا مجھے خبر نہ ہوئی چونکہ بالکل پاس بیٹھی تھی انھون نے ہاتھ سے ٹہوکا دیا کہ طاہرہ بیگم ہائین بیٹا بیٹھے بیٹھے سو رہی ہو نیند آئی ہو تو آرام کر دمین نے گھبرا کر کہا کہ جی نہین مجھے تو نیند نہین آئی مگر دل سو رہا ہے اُسکی وجہ سے آنکھ بھی بند ہوئی جاتی ہے (اُستانی جی) ذرا منھ دھو ڈالو شاید دل پر کچھ گرمی ہو دو گھونٹ پانی کے پی لو ابھی دشمن ماندے پڑ چکے ہین اچھی طرح طاقت تو آئی نہین دوسرے تمھارا دل یون ہی ضعیف ہے شاید میری باتون سے تمھین رنج ہوا اور اُنھین نے اپنے اثر کو پھیلا کر تمھارا ننھا سا دل گھیر لیا بیٹا ماشاءاللہ تم خود سمجھدار ہو خیالی باتون پر یقین کرنا نہ چاہیے میرے سن عمر مصلحت کا مقتضا یہ تھا جو مین نے کیا یہ کیا ضرور ہے کہ وہ ابھی ہو بھی جائے اور مین نے سچ کہا ہو بعض گمان سچ بھی ہوتے ہین تو یہ کیا ضرور ہے کہ اُس ہین کا یہ بھی گمان تھا تم اپنے دل مین رنج نہ کرو مین نے تمھارے دل بہلنے اور غم غلط کرنے کے لئے کچھ لکھا ہے وہ فرصت کے وقت دیکھ لینا اور اُس پر عمل کرنا نادان دوست کا تو ذکر نہین کہ اس سے دانا دشمن بہتر ہے تم میری شفیق حال اور سچی دوست ہو اور ماشاءاللہ غیرت دار اور عقلمند مجھے تمھاری

ذات سے یہ توقع نہین کہ تم بےصبری اور نافہمی کرکے مجھے ایذا دو گی آنکھون دیکھی محبت
تو سب ہی کرتے ہین مگر محبت وہی ہے جو حاضر غائب ایک سی ہو ہم کو اپنے بزرگون
کے فرمانے کا لحاظ اس وقت تک ہے اُنکے بعد بھی وہ بات نہین کی جو اُن کے
خلاف مرضی تھی دنیا مین غم ایک ایسی نعمت ہے کہ سب ہی کا تو اس مین حصہ ہے
طمع بہت بڑی چیز ہے کسی کا غم آپ ہرگز نہ لے دنیا مین (چند چیزون کے علاوہ
کمی بیشی کے سوا) جو آیا ہے دنیا کی سبھی چیزون مین تو حصہ لیکے آیا ہے ایک حال
ایک احوال ایک جگہ سے آنا ایک مقام پر جانا بیماری صحت عشرت دولت
شادی بیاہ مرنا جینا نیند بھوک آل اولاد کنبہ قبیلہ گھر بار خوشی غم حصہ رسد سب
ہی کے لئے تو ہین پھر کیا ضرور ہے کہ ہم اپنے اوپر ایک نئی طرح کا بوجھ اوٹھائین
غم ہو یا خوشی جب ہمارے لئے بھی مقدر ہے تو کسی دوسرے کی خوشی اور غم سے
کیا کام اور اگر بشریت یا تعلق سے ہو بھی تو ایک حد سے یہ نہین کہ کسی کی محبت
مین خدا کو بھول جائے یا کوئی بات ایسی کرے کہ بھلے کے بدلے برا ہو جب کوئی
کسی کے غم پر (کسی وجہ سے) زیادہ صدمہ کرتا ہے تو سبھی طرح کی برائیان پیدا ہوجاتی
ہین کبھی کلمۂ کفر منھ سے نکل جاتا ہے کبھی صاحب غم پر اثر برا پڑتا ہے کبھی دوستی ہین
دشمنی ہوجاتی ہے کبھی اپنی جان کا ضرر ہوتا ہے مین نے اکثر لوگون کو مردے پر اسقدر
پیٹتے اور نوحہ و بین کرتے دیکھا ہے کہ بیرے تو روَین کھڑے ہو گئے ہر ہر فقرے
اور ہر ہر لفظ سے خدا کی شکایت نکلتی ہے ہاتھ منھ ٹوٹتا ہے عقل سلب ہو جاتی ہے
نیک کام جو اُس کے لئے کرنا واجب اور فرض مین ناتمام رہ جاتے ہین رونے پیٹنے
سے فرصت کسے جو مردے کے لئے توبہ استغفار کرے وہان تو ضروری یہ سمجھا جاتا ہے

کہ بوت روشن ہو اور وہ روشنی چاہے اُسکی قبر کا اندھیرا بڑھادے کوئی اناج کی کوٹھری مین کھڑ بڑ کر رہا ہے کوئی مہانون کی خاطر مدارات کے سامان مین ہے کوئی ڈولیان اُتروانے پر اڑا اکھڑا ہے کوئی صف ماتم پر زنانون کے لئے بستر شادی بچھا رہا ہے موت کی روشنی اتنی دیر ہے کہ منھ ڈھنکا ہے جھوٹ موٹ کی گریہ او زاری کی آوازین آرہی ہین خوف خدا کا تو رونا ہے نہین یہ تو اس مردے کی جان کو رو رہے ہین خدا سے تو اُس وقت ان بن ہے توبہ توبہ لڑائی پڑی ہے بیٹھے بٹھائے ہوئے کو اُس نے اُٹھا لیا چاہنے والے کو بلا لیا کمانے والا گیا گذرا چھیتا چھین لیا اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ سر سے بڑے کا سایہ اُٹھ گیا یا بھری گود خالی ہو گئی بچون کی چل پون ماما اصیلون کی بے تکی ہانکین مہانون کی چہلین آئے گئے کی گپین ہین چہل پہل ہے بھیڑ بھڑکا ہے سارا گھر بھرا ہے قبر پر خاک اُڑ رہی ہے یہان کی یہ گہما گہمی وہان کا وہ سناٹا اڑوسی پڑوسی اپنے بیگانے آئے بلائے کی آؤ بھگت مین گھر والے پھنسے ہوئے ہین مردے کی خبر کون لے تم کہو گی مردے کی خبر کیسی وہ تو مر ہی گیا (طاہرہ بیگم) مردے ہی کی تو خبر لینا چاہیئے اور وہ خبر یون لے کہ جب تک لاش نہ اُٹھے اس کے سرھانے بیٹھا قرآن پڑھے دعا و استغفار کرے لاش اُٹھ جانے پر اُس کے رونے پیٹنے کے بدلے خدا کے خوف کا خیال کر کے اُس کے غضب اور مردے کے گناہون پر نظر کر کے بخشش کی دعا مانگے خیرات کرے صدقہ دے مومنین و محتاجین کو کھلائے مساکین کو مدد پہونچائے بھوکے کو کھانا ننگے کو کپڑا دے حد سے زیادہ آہ و زاری مردے کے حق مین نہایت مضر ہے مرنے پر تو کسی کو ایذا دینا کوئی خدا کا نیک بندہ نہ پسند کریگا جوان ہو یا بوڑھا ہر ایک اسی کی امانت ہے اور

اُسی کا بندہ جس طرح لونڈی غلام پراُس کے آقا اور مالک کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے
اسی طرح ہم لونڈی غلام جسکے ہین اسکو ہر طرح کا اختیار ہے چاہے چھوڑے چاہے
مارے جواُس کی مشیت مین آئے وہی بہتر ہے جب موت بمصالح ہر انسان کے
حق مین اک ایسی اکسیر ہے جسے وہ خود مصیبت و رنج وتکلیف وبلا وغیرہ کے
وقتون مین اپنے منھ سے آپ زندگی بھر مین ہزار بار مانگتا ہے پھر زہر کیا ہوگیا جو
بے مانگے اُس نے دیدی یہ سمجھنا کہ ہم نے کب مانگی اور ملی کب یہ بالکل حماقت
ہے تم کون اور تمھارا اجارہ کیا جب وقت آیا جب مناسب جانا جب دی اجلت
پیکر جو لوگ ایڑیان رگڑرہے ہین اس موت کا مرتبہ اُن کے دل سے پوچھو آج
اگرکسی کی آئی ہوئی ہاتھ لگ جائے تو جان دیکر مول لینے کو موجود ہین اپنی چیز
دینے نہ دینے کا جب ہر آدمی کو اختیار دیا گیا ہے اور وہ بھی اصل مین اس کی
نہین ہے تو پھر خدا تو مالک ہے خالق ہے مٹی کے دھونارے خاک کے پتلے کو
اپنی قدرت اور صنعت کے زور سے طرح طرح کی خوبیان اور رنگ بھر کر کیا سے
کیا کر دکھاتا ہے عاقل انسان وہی ہے کہ اپنی ہستی اور حقیقت کو نہ بھولے جوہر عقل
اور جامۂ انسانیت اس لئے نہین دیا گیا ہے کہ آدمی جامے سے باہر ہو جائے
اپنی حد سے گذر جائے آنکھ کان ناک زبان دانت منھ ہاتھ پاؤن دل جگر
معدہ پھیپڑا رگ پٹھے دنیا کے کام نکلنے کی عجب چیزین ہین کس مناسبت اور خوبی
سے تال میل کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بنا دین ہین جن کی تعریف ہم تو کیا ہین پیر
پیمبر نہ کر سکے اُن کی قدر اُس وقت ہوتی ہے جب کوئی آدمی اُن مین کی
ایک آدھ چیز کم یا زیادہ لیکر آگے آتا ہے پانچ کی چھ انگلیان ہوتے ہی چھنگن

ہوجاتا ہے اور یہ بھی اس کی انتہائی حکمت کا فعل ہے کہ کبھی کبھار کسی نہ کسی کو ان چیزون کی کمی وزیادتی سے عجیب الخلقت پیدا کر دیتا ہے تاکہ اندھے کو دیکھکر آنکھین کھلین اور نکٹے چپٹے کو دیکھکر اپنی ناک رکھ لین بڈھون کو دیکھکر بڑھاپا یاد کرین اور بچون کو دیکھکر رفتار عمر پہ ہاتھ ملین حکمت کے علاوہ ایسی ہی ایسی باتون اور صورتون سے اس کی طاقت وقدرت کے نمونے ملتے ہین کہ بنا اور بگڑا دونون طرح کا بنا سکتا ہے ہمین جو عیب سے پاک اور بنا ہوا بنایا نہ اس لئے کہ ہم اورون پر ہنسین بلکہ اس لئے کہ ڈرین اور شکر کرین اگر لنگڑا لولا اندھا کوڑھی بناتا تو کون اس سے کہنے جاتا طاہرہ بیگم جب ہمارا گوشت پوست جان روح اور سارا بدن اسی کی قدرت وطاقت کا بنایا ہوا ہے تو اسی ہی کو مٹانے کا بھی اختیار ہے تمھین بتاؤ کہ ہم مین ہماری ذاتی چیز کونسی ہے اور کہان سے لائے ہین کس نے دی ہے ہزار پھیر پھار ہون پھر گھوم گھام کر جو کچھ ہے اسی کا ٹھہرتا ہے نہ موروثی ہے نہ ذاتی نہ اپنی خوشی سے ہم بنائے گئے نہ اپنی خوشی سے بگاڑے جائین گے نہ جب ہماری اجازت درکار تھی نہ اب خاک کے پتلے مٹی کے کھلونے جیسے تھے ویسے ہی ایک دن ہوجائین گے آخر زندگی کب تک مزے مزے کی سب باتین اچھی ہوتی ہین جس طرح بچپنے سے جوانی اس کے بعد بڑھاپا آتا ہے اسی طرح بعد اس کے پیری کے پردے مین موت ہے بے حلاوت زندگی کس کام کی طاقت روز بروز گھٹتی ہے ایک ایک عضو برابر جواب دیتا چلا جاتا ہے آج بال سفید ہوئے کل دانت گرے پرسون کمر مین خم آیا پھر لکڑی ڈھونڈھتے پھرتے ہین پھر سوجھنا موقوف ہوا ال کے بانی نہین پی سکتے ہاے اور آہ پر تکیہ ہوا اٹھا جاتا ہے نہ چلا جاتا ہے رفتہ رفتہ سارا بل تو

نکل چکا اب رشتہ حیات کیونکر نہ ٹوٹے شیطان کی آنت تو ہے نہین طاہرہ بیگم یہ
شرف و بزرگی خداوند عالم نے موت ہی کو عطا فرمائی ہے کہ بڑھاپے کے سو عیبون
کو ایک چادر مین چھپا دیتی ہے اور پھر کوئی دیکھ نہین سکتا اب رہا موت سے
ڈرنا یہ بھی ناسمجھی کی بات ہے موت کچھ ہوّو تو ہے نہین جس سے ڈرینگے ہان یون
کہنا چاہیے کہ اپنے گناہون کی وجہ سے ڈرنا ہے کہ موت کے بہانے سے خدا کا سامنا ہونا
ضرور اور گناہونکی شرمندگی سے منھ دکھانے کی جرأت نہین پڑتی یہی سارا ڈرنا اور یہی
ایک رونا ہے اس مین موت کا نام لینا سراسر بیکار ہے موت تو احکم الحاکمین کا
ایک پیادہ ہے مگر کڑا پیادہ جو کسی طرح کی منت خوشامد پر اعتنا نہین کرتا ہزار کہو
ایک نہین سنتا پھر قصوروار گنہگار سرکار کا مال کھائے ہوئے اسامی پر جو شدت
ہونا چاہیے وہ تو ہوگی موت کا کیا قصور جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ باتین بھی جانتے ہین
اور جان بوجھ کے ننھے بنتے ہین لو بیوی بس اس وقت مین نے نہین معلوم اپنی زٹر
مین کیا ٹر ماری منھ خشک ہو گیا اب بیٹھا نہین جاتا مجھے لٹا دو مین نے جلدی سے
اٹھکر گاؤ تکیہ اٹھا لیا اور پیٹھ کا سہارا دے کر آہستہ سے لٹا دیا کہا بیوی مجھ پر چادر بھی ڈالدو
اور تم اب نیچے جاؤ بڑی دیر سے یہان بیٹھی ہو شاید کوئی کام ہو بیگم صاحب تو میری
خاطر سے کبھی تم کو بلا تین نہین چاہین خود کام کرلین یہ کہکر چپکے چپکے کچھ پڑھنے لگین
مین اماں جان پاس گئی اور انجو سے کہا کہ تو اتم کوٹھے پر جاؤ وہ فوراً اپنا گڑگوڈر
لیکر استانی جی کی نماز والی چوکی پر (جو اُنکے پلنگ کے سرہانے بچھی تھی) جا بیٹھین
مین وہان کے کام دھندون مین پھنسی اباجان نے فرمایش کی کہ طاہرہ بیگم دہی بڑے
کھانے کو جی چاہتا ہے مگر تم خود پکاؤ اور میٹھے سلونے دونون طرح کے ہون گو دن کم تھا

لیکن اُن کی خوشی کی وجہ سے مجھے اتنی دیر بھی گوارا نہ ہوئی کہ کسی کو بلاؤن اور
دال نکلوا کر بھگواؤن خود گئی اور جلدی سے دال نکال کر بھگو کر دھوپ مین
رکھدی دہی منگانے کے لئے آدمی بھیجا جب تک آدمی آئے مین اباجان کے
پاس گئی اور وہ کاغذ لیکر دیکھنے لگے ان باتون کے علاوہ ایک کلمہ یہ بھی لکھا تھا
کہ طاہرہ بیگم کے واسطے مین نے ایک چیز بنائی ہے اور وہ میری جانماز مین رکھی
ہے یاد کرکے اُس کو دیدیجئے گا تاکہ میری بچی میرے بعد مجھے یاد کرکے بہت نہ
کڑھے اُس کا رنج کرنا اچھا نہین اپنی محبت کی وجہ سے نہایت ہی اسوقت
بیتاب ہوگی وہ چیز اُس کے دل ٹھہرانے اور ملال برطرف کرنے کے لئے کافی
ہوجائے گی اگر پہلے سے دیدیجئے گا تو نہایت مناسب ہے تاکہ اس کا اثر ہولے
جب میری جدائی کی نوبت آئے مین اس کاغذ کو پڑھکر اس شے کی ایسی مشتاق
ہوئی کہ اسی وقت اُس کے لینے کو کوٹھے پر چلی اُدھر تو اباجان نے کہا کہ صاحبزادی
تم کوٹھے پر نہ جاؤ تمھارے آنے کے لالے پڑجاتے ہین اور اُدھر باہر سے آدمی
نے دہی لے جاؤ کی صدا دی مین جہان تھی وہین ٹھٹک رہی فضیلت نے کہا کہ
جب تک آپ تھوڑی دال چنکر دیجئے گا وہ پیسے گی باقی بھی دھو دیجائے گی
مین نے کہا اچھا لاؤ وہ دال دھونے لگی اور مین امان جان کے پاس جاکر بیٹھ گئی
اُنھون نے کہا ابھی تو آئی تھین کیا کچھ کام تھا جو پھر جاتی تھین مین نے کہا جی نہین
کام کاج تو نہ تھا اباجان کو آج اُستانی صاحبہ نے بلایا تھا (امان جان) اے
ہان مین بھول بھی گئی وہ آئے تو مین نے پوچھا تک نہین کہ کیون بلایا تھا مین نے
کہا کہ جی اُنھون نے کچھ وصیتین کی تھین اور بھول جانے کے ڈر سے اُنھین کاغذ پر

بھی لکھکر ابا جان کو دیدیا تھا وہ کاغذ مین نے ابھی یہان آکر دیکھا اُس سے
معلوم ہوا کہ کوئی کاغذ میرے لیے اور بنایا ہے اور وہ جانماز مین ہے اُسی کے
دیکھنے کو جانی تھی ہوی آج ماشاراللہ دیر تک بیٹھین طاقت توآئی نہین بیٹھے ہی بیٹھے
تھک گئین اب لیٹ رہی ہین مین نے بھی کہا اچھا ہے اگر کچھ دیر سو رہین مغرب
کے وقت جگا دونگی اماں جان نے کہا کہ ہان بیماری اور پھر بڑھاپے کی بیماری
مہینون مین طاقت آئے گی تمھین اگر کاغذ کا اشتیاق ہے توکسی کو بھیج کے
منگالو مین چپ ہوئی اماں جان نے راحت سے کہا کہ اُستانی جی کی جانماز مین
کوٹھے پر کاغذ رکھا ہے جلدی لے تو آو وہ جھپٹی ہوئی گئی اور دوڑی ہوئی آئی
بوا اعجوبہ نے پوچھا بھی کہ کیا ہے لڑکی گھبرائی ہوئی کیون ہے وہ بندی خدا
کی نہ منھ سے بولی نہ ذرا ٹھہری اُلٹے پانون پھر آئی اور کاغذ اماں جان کو دیا
اُنھون نے میرے ہاتھ مین دے دیا کھول کر دیکھا تو تین صفحے (موٹے قلم سے)
لکھے ہوئے ہین مین نے پڑھنے کا ارادہ کیا اماں جان نے فرمایا کہ ذرا بلند آواز سے
پڑھنا سر سے اُن کا فرمانا قبول کر کے اور زبان سے بسم اللہ کہکر مین نے جو پڑھا اور
بیوی نے جو لکھا تھا یہ تھا۔ "کہ طاہرہ بیوی ہم رخصت ہوتے ہین تمھین خدا کو سونپا
کمو قبول کیا خبردار زنہار ہمارے ماتم اور غم مین بیتاب اور بیقرار نہ ہونا ورنہ
ہماری پیٹھ قبر سے نہ لگے گی ہمارے دنیا سے جانے کے بعد تمھین بھی اس گھر
سے جانا ہوگا جس طرح ایک زمانے مین ہم گئے تھے قدیمی محبت اور پُرانا تعلق
چھوٹے گا بُو دار رشتہ اور نیا ناتا جڑے گا مجھپر جو تکلیفین ناواقفی اور کم سنی کی
وجہ سے گذری تھین اُن پر اور زمانے کی بہو ؤن بیٹیون پر جو گذرتی ہین اُن پر

خیال کر کے مین نے بڑی دقت سے یہ کاغذ لکھا جس پر تم عمل کر کے خدا کے صدقے
سے کبھی کوئی دکھ نہ اُٹھاؤ گی تم کو چاہیئے کہ جب تمھارا وہان جانا ہو تو جھر جھرے
گھونگٹ کے اندر سے سسرال والون کی نگاہ سے طبیعت کا اندازہ کر کے
اپنا کام کرنا میان سے کبھی دو بدو بات کرنے کا ارادہ نہ کرنا مرد سے آنکھ چار
کر کے کچھ نہ کہنا بڑی بے غیرتی ہے دنیا جہان کی ساسین پہلے تو محبت کے مارے
چاند سی بہو کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتی ہین جب آتی ہے تو بیٹے کے
طرح طرح کے نقصانون پر خیال کر کے اپنی بے علمی اور ناتجربہ کاری یا عقل نہ
صرف کرنے کی وجہ سے اُس سے لام باندھ دیتی ہین پس طاہرہ بیگم تم غیر کی غیر
ہی رہو گی شادی ہو جانے سے تمھاری ساس کا تم مین کچھ خون تو مل نہ جائے گا اور
جو خون کا پاس ہوتا ہے وہ ظاہر ہے پس اگر تمھاری ساس تمھارے مقابلے
مین اپنے بیٹے کی پر جکے لین یا حامی ہین تو برا نہ ماننا بیٹا گھٹنے ہمیشہ پیٹ ہی
کو جھکتے ہین اگر وہ ناحق پر بھی ہون تو طرح دے جانا دوسرے وقت خود ہی اُنکو
ندامت ہو گی رکھ پت رکھا پت مثل مشہور ہے میان بیوی کا نہایت کچا اور نازک
ساتھ ہے دو تین حرفون مین جدائی واجب ہو جاتی ہے اپنی آبرو اپنے ہاتھ غصہ حرام
ہے اس کو نہ کھانا اگر ایسا ہی موقع ہو تو اس کے بدلے غمخواری کا مزا لینا شرم
حجاب پاس لحاظ حمیت غیرت خلق کرم محبت مروت سب کے صرف کرنے کے
مقام ہین وہ تین ایک قاعدے سے صرف کئے جائین جو کچھ ملے اُس پر قناعت
کرنا مانگنے سے آدمی ذلیل ہو جاتا ہے بدزبانی تو تمھاری لونڈیون کا طریقہ نہین شاید
کسی وقت عاجز ہو کر محل موقع بد دعا یا کوسنے کاٹنے کا آ جائے اور دل قابو مین نہ رہے

تو ہنسکر ٹالن ہٹ جانا کوسنے سے رزق کم ہوتا ہے اور زبان خراب ہوجاتی ہے
عادت کا بگاڑنا بہت بُری بات ہے نہ ہر اک ادنےٰ اعلےٰ سے ایسا میل جول
رکھنا کہ لوگ جھچھوری کہین نہ ایسی دماغ کی لینا کہ ناک چڑھی کا خطاب ملے چھوٹی
است کے لوگ نئی نویلی دولھنون کے دیکھنے کو بکثرت آتے ہین انکو قاعدے
سے منھ لگانا جس دن سے بیاہ جاؤگی لوگ تمھارے عیبون کے جویان ہون گے
تم اپنے ہنرون کے جوہر انھین دکھانا چھوٹے بڑون کے مرتبے کا لحاظ عقل کی
بات ہے اتالیقی کرنا سخت عیب ہے کسی مین عیب ہوا آنکھ پھرالی ہنر ہوا تعریف
کردی نہ کسی کے عیب سے نقصان نہ ہنر سے فائدہ ماشاء اللہ تم خود سیرت صورت
مین ایک ہو میرے کہنے سننے کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن میرے دل نے نہ مانا اور
یہ خیال آیا کہ نئی جگہ کے نئے حالات اس بچی پر کیونکر جاتے کے ساتھ ظاہر ہوجائینگے
یہ تو تجربہ پر موقوف ہین اس لیے مین نے یہ چند سطرین لکھدین خلاصہ یہ کہ ہر کام کرنے سے
پہلے خوب سوچ سمجھ لینا چاہیئے حاضر جوابی لطیفہ سنجی اک ہنر ہے مگر بزرگونکے آگے خلاف
تہذیب اور بےادبی موقع محل سے ہر اک بات اچھی معلوم ہوتی ہے دانائی اور ہوشیاری
کا مقتضا یہ ہے کہ سارے زمانے کو اپنا معرف بنائے اور چھوٹون کو دیوانہ سارے
کنبے سے محبت کے دم بھروائے ڈھونڈھنے سے بھی کوئی دشمن نہ ہو حاسد کی کچی
روٹی ہے اُس کا ذکر نہین محسود ہونا مبارک مگر مجبوری ورنہ حاسد پر اپنی خوبیان
ظاہر کرنا کوئی ضرور نہین نظر بُری چیز ہے آٹھوین روز خیرات ضرور کرنا صدقے سے
ہزارون بلائین رد رہتی ہین لیے بیاہے پن مین لڑکی کے دوست ماں باپ ہین
بیاہ کے بعد شوہر پھر ساس نند ان کی دوستی پر ضرور اعتماد چاہیئے اگر بھائی بہنین ہون

تو وہ بھی مگر وہین تک اب دوستی کے قابل ہی نئے نئے لوگ ہین اگر یہ لوگ کسی
وجہ یا سبب سے دوست دلی نہ ہون تو اس کی فکر چاہیئے نہ یہ کہ دوستون کو
کسی بدمزگی اور بےلطفی سے دشمن بنایا جائے میٹھی زبان کی چھری کلیجے اور
دل کو حلال کر دیتی ہے اور مجروح سامنے سے نہین ہٹتا اسی زبان کا دو سر دار
تلوار سے زیادہ کاٹتا ہے جس کا زخم جیتے جی نہین بھرتا دنیا مین کوئی یہ چوٹ اٹھا
نہین سکتا خدا نے زبان تم کو دیدی اور اس کو گویائی عطا کی تمھین اختیار ہے جو
چاہو اس سے کام لو اسی سے خدا و رسول کا نام لیا جاتا ہے قرآن کتاب دعا
سلام درود تسبیح پڑھی جاتی ہے اسی سے غیبت بیہودہ باتین جھوٹ گپ شپ
گالی گلوج ہوسکتی ہے اچھے تو اچھی ہی چیز کو اچھا کہین گے جہان تک ہوسکے دنیا
مین نیک بن کر رہے کہ آخرت مین کام آئے دنیا گذرگاہ ہے اور ہر شخص سرراہ
خوشی ہے تو آنا فانا غم ہے تو فانی نہ راحت پر اختیار نہ تکلیف پر اعتبار موت
ہو یا حیات نہ اسے بقا نہ اُسے ثبات جہان تک ہوسکے نیکی کرے جو کچھ ہے نیکی
ہے پھول نیکی بہار نیکی مشکل مین یار نیکی مصیبت کے وقت یہی آڑے آئے کٹھن
مین سینہ سپر ہوجائے وقت بیوقت بھی کام آتی ہے یہان تک کہ جان بچاتی ہے
طاہرہ بیگم تم مین نیکی کا مادہ بہت ہے بلکہ سراسر نیکی ہی نیکی ہے اس کو ضایع
اور برباد کرنا اس کے صرف کرنے اور کام مین لانے کا وقت تمھارے لیے آنیوالا
ہے دنیا بہشت اسی وقت ہوسکتی ہے کہ جب گھر کے دس آدمی ہون تو دس
اور پانچ ہون تو پانچ سب کے سب ایک دل ایک زبان ایک روح ایک
جان ہون نہ کوئی کسی کی عیب جوئی کرے نہ ایک دوسرے کے لئے حسد مین مرے

جو ایک کے دل مین ہو وہی دوسرے کی زبان پر میان کا مرتبہ بیوی سے ہزارون درجہ بڑا ہے بیوی پیرون کی جوتی میان سر کا تاج آجکل کی شادی بیاہ مین یہ رسمین کہ ٹونے ہون اور ٹوٹکے رسی پر بیٹھ کر آرسی مصحف ہو بیوی مین تمھارا غلام ہون بے کہے دُلہن آنکھ نہ کھولے اکیس پان کا بیڑا کھائے یہ سب دوسری قوم کے فعل اور خلاف شرع رسمین ہین مہر کی شدت اور افراط اس وجہ سے ہے کہ جب مسلمانون نے بزور تلوار اس شہر کو لیا اور یہان کی عورتون سے عقد نکاح چاہا اور کچھ تو اُن کا بس نہ چلا سیکڑون سے لاکھون پر مہر کو پہونچا دیا مردون نے اپنے نزدیک معرکہ مارا عورتون نے اپنے نزدیک پالا جیتا اُنکا خلاف شرع کرنا کوئی بڑے تعجب کی بات نہین کچھ وقت کا مقتضا اور مصلحت کا اقتضا سب پر طرہ ناواقفی اور کم علمی بھی اُسکے بعد تو علم کا چرچا ہوا اللہ رکھے سیکڑون ذی علم گھرانے اس شہر مین ہین سب جگہ قال اقول چھانٹتے ہین اور حدیثین بیان ہوتی ہین جب شادی بیاہ کا موقع آیا اور وہ کایا پلٹ ہو گیا عورتین اگر بے علم ہین تو ہوا کرین مرد تو جانتے ہین اور جان بوجھ کر آنکھ چراتے ہین دیکھیے یہ فضول اور خراب رسمین ہماری قوم سے کب اُٹھتی ہین مگر جب ہم ہی دنیا سے اُٹھ گئے تو ہمارے بعد اصلاح ہوا کرے چاہے کہین ہو چاہے نہو طاہرہ بیگم تم اس میری نیک صلاح کو حفظ کر کے یہ کاغذ بیگم صاحب اور نواب دولھا صاحب کو بھی دیدینا تاکہ وہ پڑھکر ذرا چونکین اور مشغول الذمہ نہ رہین کیونکہ اس مین اکثر خطاب انھین دونون صاحبون سے ہین تم کو اس مین مداخلت نہین داستان طویل ہے اور وقت قلیل لہذا بس باقی ہوس رقیمہ فاطمہ ۱۵- رجب المرجب سنہ ۱۲۷۹ ہجری - یہ کاغذ لپیٹ کر

امان جان کو مین ہاتھ بڑھا کر دے رہی ہون کہ کوٹھے کی کھڑکی کھلی اور بوا انجوبہ
نے رحمت راحت دولت محمدی خانم امامن سب کے نام لے لیکر پکارا کہ ذرا
جلدی یہان آؤ بوا امامن قریب گئین اُنھون نے کچھ اشارے سے کہا میرا ماتھا
ٹھنکا امامن امان جان پاس آئین اور کہا کہ ذرا کوٹھے پر چلیے وہ اُٹھ کھڑی
ہوئین مین ساتھ چلی بوا امامن نے روکا کہ تم نہ جاؤ اب تو دل پر قابو نہ رہا مین نے
کہا کہ کیا ہے کہا بس ایسی بات ہے کہ بچونکو وہان نہین جانا چاہیے اب تاب ضبط کہان
تھی مین نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گری ابا جان دوڑے گود مین لیکر دالان
مین لائے جس مشکل اور ایذا سے بیہوش ہوئی ہون وہ حال مجھے آج یاد آنے سے روئین
کھڑے ہوجاتے ہین اور بدن مین رعشہ پڑجاتا ہے مرنے مین تو اس سے کہین زیادہ
کرب و تعب ہوتا ہوگا خداوندا جانکنی کی ایذا اور نزع کی تکلیف سے بچانا اور
آسانی سے دنیا چھڑانا الغرض اس دن کی بیہوشی ایسی بیہوشی تھی کہ مین کچھ نہین
کہہ سکتی ہوش آنے کے بعد بھی اس قدر دماغ مین خلل رہا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی
میری آنکھ کھلتے ہی بوا انجوبہ اور رحمت نے کہا کہ پہلے نماز پڑھ لو گرم پانی ٹھنڈا ہوتا
ہے مین نے وضو کیا نماز کے بعد انجوبہ اور رحمت نے بہلانے کے طور پر دنون کی
بحث شروع کی ایک نے کہا کہ پیر ہے دوسرے نے کہا واہ پیر کب ہے پیر
ہوتا تو حضور کتاب نہ پڑھتے (انجوبہ) ہان سچ ہے وہ پرسون تھا (رحمت) پرسون
پرسون پرسون تو منگل تھا کل بدھ کے آٹھوین روز والی صحبت باہر نہین ہوئی تھی
(انجوبہ) اے ہے آج جمعرات ہے (رحمت) ہان اور کیا (انجوبہ) بیوی آج
جمعرات ہے شب جمعہ کے اعمال نہ کیجیے گا مین نے کہا اچھا اور اس کے بعد اُن

اعمال مین مصروف ہوئی وہ رات گئے ختم ہوتے تھے آج تو نماز ہی مین دیر ہو گئی تھی
اعمال کرنے مین کوئی دس بج گئے مین نے دیکھا بھی کہ دالان کے پردے چھوٹے
اور کچھ لوگ آئے دور کے رہنے کی صدا کان مین آئی مگر دل و دماغ کا ایسا
کچھ حال تھا کہ مجھے اپنی خبر نہ تھی اور کسی کا کیا ذکر اعمال بھی بارقت اور غلط ادا
ہوئے نہ ترتیب ٹھیک تھی نہ الفاظ صحیح تھے جب اعمال ختم ہوئے تو رحمت
اور اعجوبہ نے کہا کہ بیوی ذرا لیٹ رہو تو مین کمر دبا دون بڑی دیر سے بیٹھی ہو
مین لیٹ رہی اور رحمت نے نرم نرم ہاتھون سے محبت کے ساتھ ہاتھ
پاؤن دبائے مجھے نیند آگئی سوتے سوتے صبح کی نماز کے قبل آنکھ کھلی اٹھکر دیکھا
تو سارا گھر سو رہا ہے اور ایک کو ایک کی خبر نہین بوا اعجوبہ کو آواز دیتی ہوئی
امان جان کے پاس گئی دیکھا تو ابا جان اپنے پلنگ پر نہین ہین بچھونا الٹا
ہوا ہے مین نے امان جان کو جگا یا اور چوکی پر گئی وہان خیال
ہوا کہ ابا جان اتنے سویرے کہان گئے کچھ سمجھ مین نہ آیا ابھی
تک میرا دماغ اصلاح پر نہین آیا تھا جو قیاس کام دیتا باہر نکل کر
کوٹھے پر چلی تو دیکھا کہ اس طرف سے دروازہ بند ہے ایک
آدھ آواز بھی بوا خیراتن کا نام لے کر دی مگر جواب نہ ملا مایوس ہو کر
پلٹی وضو کر کے نماز پڑھی بعد فراغت امان جان سے کہا کہ ابا جان کہان
گئے ہین انھون نے کچھ اشارے سے بتایا مین نہ سمجھی اور وہان سے اٹھکر پھر کوٹھے
پر جانے کو دروازہ کھٹ کھٹایا اب تو سارا گھر جاگ رہا تھا اچھی طرح سے آواز دی
کچھ کسی کے سونے اور بیچین ہونے کا تو خیال تھا نہین جب کوٹھے پر سے بالکل

صدا ندانہ آئی اس وقت خود بخود اسطح وہ غفلت جاتی رہی جیسے اک پردہ تھا
کہ اُٹھ گیا فوراً ہی خیال گذرا کہ ہائین دو مرتبہ آکر مین نے پکارا اور اُستانی جی
نے جواب نہ دیا کہین خدا نہ کرے کچھ اور حادثہ تو اُن کے دشمنون پر نہین گذرا اسا تھ ہی
دل نے کہا کہ دشمن اور خدا نہ کرے کیا درحقیقت وہ جنت کو سدھارین وہ ہوتین
اور دروازہ بند رہتا یا پکارنے سے جواب نہ ملتا انھین کے تو سدھارنے کا اشارا
بوا عجوبہ نے کیا تھا اور ابا جان بھی تو انھین کی آخری سواری کے ساتھ گئے ہین
یقین ماننا کہ دل سے یہ خبر سنتے ہی جو حال میرا ہوتا وہ کم تھا کیونکہ اُن کے احسان
نیکیان محبت تعلق ایسے نہ تھے جنھین یاد کرنے سے دل نہ پھٹے اور کلیجہ نہ ٹکڑے ہو
کیسا ہی کمسن اور ناسمجھ ہوتا اس صدمے کی برداشت کرنا دشوار تھا مگر مجھے جہان وہ
خبر دل نے دی تھی یہ بھی حکم دیا کہ وہ دنیا سے گیئن تو ضرور مگر کچھ فرما کر گئی ہین
جس پر عمل واجب ہے خلاف وصیت کرنا گناہ ہے یہ کہکر دل پتھر ہو گیا اور خوف
گرمی آتش دوزخ نے میرے آنسو بالکل خشک کر دیے وہان سے یہ کہتی ہوئی پلٹی
کہ بوا عجوبہ کیا اُستانی جی نے انتقال کیا وہ تو چپ رہین کچھ جواب نہ دیا امان جان
بولین کہ ہان بیٹا کچھ وہی اکیلی تھوڑی دنیا سے گئی ہین کچھ انھین کے لیے یہ نئی بات
نہین ہوئی ہے سبھی کے واسطے ہے آج اگر انھون نے انتقال کیا ہے تو کل ہم بھی
جائین گے طاہرہ بیگم خدا نے اُن کو دنیا کے مکروہات سے چھڑا یا آئے دن کی جھگڑون
سے نجات دی آن فرشتہ خصلت حورسیرت جنتی بیوی کے لیے دنیا کا مکان قابل رہنے
کے کب تھا اب رہا اُن کا آنا اس کی بظاہر دو وجہین معلوم ہوتی ہین ایک تو اُنکی
ذات سے بہت سے فیض جاری ہونے کو تھے اور دوسرے دنیا کے الم و غم جور و ستم

محبت و بلا پر جوہر صبر دکھا کر راضی برضا رہنے سے خدائے پاک کو اُن کا مرتبہ بڑھانا تھا
دونون باتین حاصل ہو گئین اب یہان کیا کام تھا مرتے کے ساتھ ہی تو باغ جنت
پہونچی ہو نگی ایسی خوش نصیب اور نیکبخت بیویان ہم نے نہین دیکھین تمھاری
جان سے دو د تم سے اُن کی محبت اور بار بار تمھاری غیرت سمجھ خوبو نیک مزاجی
غربت کی تعریف کرنا اور مجھسے یہ کہنا کہ جیسے تمھاری بچی کہنا مان لیتی ہے اور ایک
دفعہ کے کہہ دینے کو گرہ مین باندھ رکھتی ہے یہ بات مین نے دنیا کی لڑکیون مین
بہت کم دیکھی چاہے اُس کے دل پر صدمہ ہو چاہے خلاف مزاج گذرے مگر
تو یہ کبھی منع کی ہوئی بات کو نہ کیا ہے نہ کریگی تم کو تو یاد ہو گا کیا تمھارے سامنے
اُنھون نے یہ نہین کہا کہ اپنے مردے پر رونے اور بیتاب و بیقرار ہونے کے لیے
بار بار اسی غرض سے کہتی تھین کہ برسون کا تعلق ہے محبت ہے ایک جگہ کا رہنا سہنا
ہے دفعتہً ساتھ چھٹے گا کیونکر اس کا ننھا سا دل نہ کڑھے گا کس طرح صبر ہو سکے گا یہ
وہ خوب جانتی تھین کہ ایک ہی دفعہ کا سمجھا دینا کافی ہے مگر اپنی اور تمھاری محبت
اور دفعتہً ہمیشہ کی فرقت پر خیال کر کے دل نہ مانتا تھا زبان سے سمجھایا کاغذ مین
لکھکر فہمایش کی مطلب اتنا تھا کہ مین تو اسوقت رہونگی نہین صدمہ اسکو ضرور
ہو گا لاؤ اُس کے لیے یہ تدبیر کر دون کہ ہر وقت اس کے سامنے میرے منع کرنے
کی تصویر رہے تم نے کاغذ اُن کا دیکھا طاہرہ بیگم مجھے امید ہے کہ تم جیسے جیتے جی اُنکے
حکم کو مانتی تھین تو مرے پر اور زیادہ مانو گی کیونکہ وصیت کے خلاف کرنا بہت
بڑی بات ہے گناہ ہوتا ہے اور وصیت بھی وہ جو شرع کے خلاف نہ ہو ابھی تک
تو مجھے اک سناٹا سا تھا اور منتظر تھی کہ یہ خبر سنکر سینے پر دو ہتڑ ماردون اور ہائے

استانی جی کہکر پکارون یہان تک پہونچ کر جو تقریر کے اصل مطلب پر نگاہ کی دل کانپ گیا اور بید کی طرح تھرانے لگی دونون ہاتھ جوڑکر امان جان سے کہا کہ جی نہین میری کیا مجال جو آپ کے حکم اور اُن کی وصیت کے خلاف کوئی امر کرون اُنھون نے گلے سے لگایا اور شاباش شاباش کہکر میرا منھ چوم کر کہا کیون نہین ماشاءاللہ تم بڑی سمجھدار اور سعادتمند بیٹی ہو تم سے اُن کو بیاہ امید کیونکر نہ ہوتی لے اب کوٹھے پر جاؤ فقط اسی وجہ سے دروازہ بند کروا دیا تھا کہ پہلے تم سے دو دو باتین ہو جائین مین وہان سے اُٹھی اور اپنے دل سے یہ باتین کرتی ہوئی چلی کہ جب وصیت شرع کی بموجب ہے تو اسکے برخلاف شریعت کے خلاف ہوگا اور شریعت کے خلاف گویا حکم خدا کے خلاف ہے اور خلاف حکم خدا کرنے والا کافر ہے اگر مین ایسا کرون تو کافر ہو جاؤن خدا نہ کرے دل مین جو آیا تھا اُس سے توبہ کرتی ہون اور استغفار ذنوب ہے اپنا صدقہ اُس سے درگذر فرمانا اور معاف کر دینا اس کے بعد مین نے اپنے گناہ اور اُسکی عظمت وجلالت پر جو نظر ڈالی آپ مین نہ رہی زینے تک پہونچ چکی تھی اب مجھہ مین دم درود باقی نہ رہا اور ہاتھ کنڈی پر رکھکر دروازے سے لپٹ کر لکڑی ہو گئی میرے جانے کے بعد امان جان نے راحت سے اشارہ کیا تھا وہ پیچھے چلی آتی تھی یہان پہونچ کر جو میری یہ حالت دیکھی گھبرا گئی امان جان کو پکارا کہ جلدی آئیے صاحبزادی کے دشمنون کا عجب حال ہے یہ آواز میرے کان مین گئی مگر جواب نہ دے سکی وہ ننگے پانون دوڑین اور پلنگ پلنگ لاؤ کہتی ہوئین اری میری بچی ہاے یہ کیا ہوا کہکر لپٹ گئین دالان سے کسی نے پلنگ گھسیٹ لیا کنڈی ہاتھ سے چھڑا کر اس پر لٹا دیا اب مجھے

خبر نہین وہان تک کا سب حال معلوم تھا آنکھ جب کھلی تو سرھانے ابا جان اور
پائنتی امان جان کو بیٹھے دیکھا نانا جان زانو پر سر لیے تھے باقی محل بھر کی عورتین
چوطرفہ چارپائی کے زمین پہ بیٹھی تھین آنکھ کھلنا تھی کہ امان جان کی طرف سے پاؤن
سمیٹ کر مین اٹھ بیٹھی اور مردون کو سلام کیا سب کے بدن مین جان آگئی اپنی اپنی
آنکھ کے آنسو پوچھنے لگے ایک نے بلائین لین ایک نے سجدہ کیا کوئی مبارک ہو
پکارا کسی نے سر سے سر اتارا کوئی دوڑ کر تیل ماش لایا کسی نے باہر صدقہ بھجوایا امان جان
نے ہاتھ پھیلا کر کلیجے سے لپٹا لیا اور پیار سے پوچھا کہ کیون مزاج کیا ہے تمھارا
دل دکھ کچھ کہنے رک گئین) مین نے کہا کہ جی نہین یہ بات نہین میرا دل خواہ رنج
اٹھانے کے قابل ہو یا نہو مگر اس وقت مجھے کوئی رنج کسی کے لیے نہ تھا بلکہ آپ
کے حکم سے وہ سب باتین سنکر جو کوٹھے پر چلی تو اپنے گنہگار اور خدائے پاک کے قہار
ہونے پر میرا دل جل گیا اس قدر ڈر معلوم ہوا کہ ضبط نہ ہو سکا زینے سے لپٹ کر رہ گئی
آپ کی رحمت کی پلنگ گھسٹنے کی آواز بن سنین پلنگ پر لیٹ کر کے پھر نہین معلوم
کہ کیا گذرا امان جان نے فرمایا پھر بھر سے ہم سب جان بلب ہین اتنی ہی دیر مین
خون خشک ہو گیا ابا جان کے لحاظ و خوف سے مین روئی نہین دل تو ایسا بھرا ہوا تھا
کہ جب تمھین گلے سے لگایا تھا اُس وقت آنسو نکل پڑے نانا جان پیار کر کے دیر تک
مجھے سینے سے لپٹائے رہے پھر انگنائی سے دالان مین لائے اور چھیڑ چھیڑ سوچ سوچ کر ابا جان
نے اُستانی جی کی باتین کین جن تے سنین مگر آنکھ کو پسیجنے تک نہ دیا رونا اور آنسو
بھر لانا کیسا آدمی اپنے دل پر رکھ لے تو بھی کچھ کر سکتا ہے دل پر رکھنے اور جی چھوڑ دینے
کی تو بات ہی اور ہے بھگدر کے انقلاب مین ہمارے ہان سے ایک لونڈی فضیلت نام

نکل گئی تھی دس بارہ برس بعد وہ نیکبخت اکہ ہمارے مکان کے قریب کرایہ کی
حویلی مین رہی ابھی اُستانی جی کا چالیسوان نہین ہوا تھا اجوبہ خیراتن مین بوا رحمت
کوٹھے ہی پر رہتے تھے ایک دن جیسے ہی قرآن شریف پڑھکر مین نے دعا کو ہاتھ اُٹھائے
دیوار پر نظر گئی ایک سر نکلا ہوا دیکھا آنکھ چار ہوئی اس نے سلام کیا مین نے بھی سر پر
ہاتھ رکھا گئی گذری بات مجھے خیال بھی نہین دوسرے دن شام کو جو سونے جاتی ہون
بوا اجوبہ نے کہا کہ بیوی ہمارے مکان کے اُدھر کوئی نواب بانکے آکر رہے ہین
اُن کی بیوی زہرہ بیگم ایسی ملنسار ہین کہ مین کیا کہون کئی دفعہ کوٹھے پر آچکی ہین اور
کہتی ہین کہ تم اپنی صاحبزادی پاس کہہ سنکر میری لڑکی کو بٹھا دو بڑا احسان ہوگا
دن بھر ٹھر دنگا کھیلنے سے بچے گی اور کچھ نہ کچھ آہی جائے گا مین نے کہا کیا مضائقہ
مگر مین اباجان سے اجازت لیلون یہ کہہ کر مین بھول گئی اُنھون نے سرچڑھکر
اس قدر تقاضا شروع کیا کہ بوا اجوبہ ایک دو مرتبہ کہہ کر میری بھول سے عاجز
ہوئین اور اباجان سے کہہ دیا کہ مین اُن سے شرماتی ہون اور صاحبزادی
بھول بھول جاتی ہین اگر آپ کہئے تو مین اُن کی لڑکی کو بلا لیا کرون اباجان
نے کہا کہ مجھے اس محلے کے لوگون کی حالت اچھی طرح معلوم نہین نواب صاحب
کہنا بوا اجوبہ چلی گئین مین اپنے کمرے مین چلی آئی کھانے کے وقت دسترخوان
بچھنے سے پہلے اباجان نے نانا باوا سے کہا کہ حضور آپ کے زیر سایہ نواب بانکے
کوئی صاحب رہتے ہین؟ (نانا جان) نواب بانکے کون مین نے تو آج تک
نام بھی نہین سنا تم اپنا مطلب کہو کام کیا ہے (اباجان) جی انکی ایک لڑکی ہے
اُس کو طاہرہ بیگم کی خدمت مین اُن کی بیوی دیتی ہین کہ یہ اُسے لکھا پڑھا دین

(نانا جان) مجھے تو اُن کے خاندان اور چال چلن کا حال معلوم نہین دریافت کرو اگر ملنے کے قابل ہون تو کیا مضائقہ یہ فرما کر اُنھین خیال رہا جس طرح اندر والے مکان مین ایک دیوار نواب بانکے صاحب کے گھر کی تھی اسی طرح باہر بھی تھی زہرہ بیگم صاحب اُس دیوار پر بھی چڑھین دو چار دفعہ کے بعد ایک دن غلام علی نے بھی اُن کی صورت دیکھی گو ایک زمانہ گذر چکا تھا اور بیویون کے لباس مین تھین مگر وہ پہچان گیا لیکن دل مین لے رہا وہ تو لونڈی سے بیوی بنی تھین اور بیوی نواب صاحب کی پھر وہ بھی بانکے وہ اپنے رنگ دکھاتے تھے یہ اپنے رنگ جماتی تھین جس طرح عورتون مین سبھی قسم کی عورتین ہوتی ہین اسی طرح مردون مین بھی نیک بد ہوتے ہین کوئی ناشائستہ ایک روز اُن کے بار بار جھانکنے اور گردن نکالنے سے بادل خان کچھ کہہ بیٹھا اُنھین بُرا معلوم ہوا ڈھیلے پھینکے ایک اس کے لگ گیا وہ بگڑ کر تنتا بررتا بُرا بھلا کہتا نیچے اُترا اور اپنا لٹھ لیکر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ ساری نوابی میان کی ابھی دیکھے لیتا ہون اپنے سانڈ کو روکین ورنہ گھر مین گھس کر ہاتھ منھ توڑ ڈالون گا اُدھر سے یہ بکتا ہوا جاتا ہے اور باہر سے ابا جان آتے ہین وہ کیا ہے کیا ہے کہتے ہوئے رک گئے اور اس نے سلام کر کے ساری روداد بیان کی ابا جان خیر مجسم تھے اُسے سمجھانے لگے کہ بھائی جانے دو محلہ کا واسطہ ہے ہم اُنھین بلا کے سمجھا دینگے دوبارا اگر ایسی خطا کرین تو تمھین اختیار ہے ابھی خبردار ایسی حرکت نہ کرنا وہ چپ ہو کر گردن لٹکا کر پلٹ آیا غلام علی نے یہ ساری وردی پیش کرتے وقت نانا جان سے بولی اور کہا کہ آج بادل خان کو بڑا غصہ آیا تھا وہ تو دولھا میان نے آنکھ دکھائی اس سے تھم گیا نہین تو خوب ہی

بانکے میان کو سیدھا کرتا (نانا جان) ارے ہان یہ کون بانکے میان ہین (غلام علی) حضور یہ تو نواب بہادر مرزا صاحب کے صاحبزادے ہین بجلی کہاری کے پیٹ سے اور بیوی اُن کی آپ کی لونڈی ہے (نانا جان) ہائین بھئی میری لونڈی کچھ تھین خیر ہے میری لونڈی کیون ہونے لگی (غلام علی) حضور مین سچ عرض کرتا ہون آپ ہی کی لونڈی ہے (ن) کون (غلام علی) فضیلت (نانا جان) ہان یہ تمھین کیونکر معلوم ہوا (غلام علی) ای حضور وہ اصطبل والی دیوار ہی پر تو دن بھر بیٹھی رہتی تھی بادل خان کی وجہ سے آنا بند ہوا مین نے پہلے ہی دن پہچان لیا زہرہ بیگم بنین چاہے مشتری خانم وہی فضیلت ہے ظہورن کی لڑکی (نانا جان) یہ کہو تم نے خوب اس وقت یہ ذکر کردیا ارے بھئی وہ اپنی لڑکی کو پڑھنے بٹھانے کہتی تھی (غلام علی) کہان حضور (نانا جان) ہماری لڑکی کے پاس (غلام علی) واہ واہ معقول اس کو خبر ہی نہین کہ یہ گھر آپ کا ہے یا یہ سمجھتی ہے کہ مجھے کوئی پہچانے گا نہین سچ ہے باندی کی عقل بھی گدّی مین ہوتی ہے نانا جان نے یہ سب سُنکر آرام کیا جب گھر مین تشریف لائے تو ساری کیفیت مجھسے دُہرائی مین نے بوا اعجوبہ سے کہہ دیا کہ اب جو وہ تم سے کہین تو کہہ دینا کہ بیوی مین نے ذکر کیا تھا وہ راضی نہین ہین کہتی ہین کہ مجھے اپنی ضرورتون گھر کے دھندون سے کہان فرصت خواہ مخواہ وعدہ کرکے جھوٹی پڑونگی پھر کیا ضرور بوا اعجوبہ کی زبان سے انکار سُنکر وہ امید باقی نہ رہنے سے اب جو اس خدا کی بندی نے ضد اور کد شروع کی تو بیٹھنا دشوار ہوگیا جو نکلا اُسے پیام دیا جو آیا اس کو سلام کیا ہاتھ جوڑتی ہے منت کرتی ہے گڑگڑاتی ہے گھگیاتی ہے کسی نے کہہ دیا کہ بیوی صبح اور ظہر کے وقت یہان حجرے مین

تم خود اگر کہنا ہم تو کہہ چکے تمھین یقین ہی نہین آتا اس کا کیا علاج کرین ہم نے کوئی دقیقہ
اُٹھا نہین رکھا تمھاری ساری دل کی باتین کہین اپنی طرف سے کہا اُنھون نے
ایک بات مین فیصلہ کر دیا کہ پرائے بچے کو بلا کے بٹھا رکھنا کونسی انسانیت ہے
تم دیکھتی ہو کہ چار پہر مجھے سر کھجانے کی مہلت نہین ملتی جان بوجھ کے نا انجان بننے
کی بات ہی اور ہے بولے بیوی حق بات کا کیا جواب ہم اپنا سا منھ لے کے رہ جاتے
ہین کہین تو کیا کہین مریخا آنکھون سے دیکھتے ہین کچ وہ اور تو اور یہان دو دو پہر نہین لگا کے
کھا سکتین چار چار دن کنگھی نہین کرنا ملتی اللہ رکھے سارے گھر کا ٹبر انھین کے
اوپر ہے بڑی بیگم صاحب دور سے بیٹھی مہمانون کی طرح سیر دیکھا کرتی ہین آئے
دن مہمانون کا آنا اندر باہر کا خیال آئے گئے کی خاطر کھانا پکوانا کھلوانا لینا دینا
حساب کتاب اک اک کا آگا تاگا اک بات ہو تو کوئی کہے پھر اپنی باتون کی
پابندی نماز وظیفہ قرآن شریف اسی مین سینا پرونا سودا سلف منگوانا کوئی دن ایسا
نہین ہوتا کہ دو چار گھڑی بلا ناغہ دو وقت چولھے پاس بیٹھنا نہ پڑے ہنڈیا دیکھی وہ
پتیلی دیکھی اُس کا نمک چکھا اُس کا پانی جانچا نواب صاحب کے پاس دس بیس
آدمی باہر دستر خوان پر کھاتے ہین دو دو باورچی نوکر ہین مگر جب تک اُنکے ہاتھ کی
کوئی چیز پکی ہوئی نہ جائے اُن کا دل نہین مانتا فرماتے ہین کہ دستر خوان کی زینت
نہین ہوتی جس وقت اندر خاصہ کھاتے ہین اس وقت تو زیادہ وقت کرنا پڑتی
ہے قدر ہی کی کہ بیوی آپ فقط بیٹھی رہیئے بتائے جایئے ہم کام کرین گے
ماشا اللہ اُن کا ہاتھ ہی نہین رُکتا ادھر کوئی چوکا اور وہ خود بڑھ گئین اُن کا سا
سلیقہ دیکھا بھالی نفاست کسی مین ہونے کیون لگی جس دن سے کھانے مین

نمک پانی اُن کے اندازے سے پڑنے لگا اور اُن کی ترکیب پر پکنا شروع ہوا لوگ
انگلیاں چاٹ چاٹ کے کھانا کھانے لگے اور تو مین نہین جانتی پیٹ کھل گئے
اور بھوکین بڑھ گئین جس ہنڈیا مین ہاتھ لگا دیا ایسی بن گئی کہ باہمن کی بیٹی ہو تو کلمہ
پڑھے (زہرہ بیگم) ای بوا تم نے اس وقت مجھکو اور دیوانہ کردیا یہ باتین سنکر
بھلا تمھین بتاؤ کہ میرا دل کیونکر نہ بھر بھرائے ماشاء اللہ سون انگلیان بسون
چراغ ہین اب تم سے نہ کہا جائے گا ٹھہر جاؤ کسی دن مین خود آکر پیرون پر گر کے
اپنا کام نکالون گی یہ کہکر اُس دن تو وہ چلی گئین دوسرے روز لڑکی کو ساتھ لیکر
صبح سویرے ڈولی مین چڑھ کے ماما کے ہاتھ مین مٹھائی کی ٹوکری دے آموجود ہوئین
سواری آئی ہے کوئی یہ آواز سنکر دوڑا روز تو مہمان آیا ہی کرتے تھے اور اُسدن
تک پوچھنے گچھنے کی رسم بھی ہمارے ہان نہ تھی وہ اُتر پڑین پردے سے نکلتے ہی
مجھے پوچھا دولت نے کہہ دیا کہ کوٹھے پر ہین اُن کی تمنا بر آئی سیدھی منھ اُٹھائے
کوٹھے پر دولت اُن کو زینہ بتا کر اپنے کام سے لگی اماں جان کمرے مین تھین ڈولی
آنے کی آواز سنکر باہر نکلین پوچھا کہ ارے کون آیا تھا جو غائب ہو گیا رحمت نے کہا
کہ چھوٹی بیگم صاحب کے پاس کوٹھے پر گئی ہین وہ متعجب ہوکر کہ چھوٹی بیگم سے
خاص ایسی ملنے کی کیسے ضرورت ہے اور کیا ایسا کام ہے ٹہلتی ہوئی کوٹھے پر چلی آئین
مین قرآن مجید پڑھ رہی تھی کہ وہ پہونچین سلام کیا لڑکی اور مٹھائی کی ٹوکری کو میرے
آگے کردیا مین نے اُن کو جواب سلام دیا اشارے سے لڑکی کو بیٹھنے کے لیے کہا وہ
سمجھی کہ مٹھائی کھانے کو کہتی ہین بیا صبح کا ناشتا اللہ دے اور بتاشہ لے جھٹ پٹ
پھیکنے اور دھا گا نوچنے لگی مین سجدۂ واجبہ ادا کرنے کو جھکی اُدھر اماں جان آئین

بی فضیلت زہرہ بیگم اُن سے ملنے کو اٹھیں یہان لڑکی کو ایسا وقت ملا کہ اُس نے
پانچ پیسے کی جلیبیان جلدی جلدی بندر کی طرح مُنھ مین بھر لین مین جو سجدے سے
سر اٹھا کر دیکھتی ہون تو نذر قبول فقط پتے اور اُس پر شیرہ رہ گیا صاحبزادی ہاتھ
منھ لتھیڑے ہوئے بیٹھی ہین بے اختیار کچھ ہنسی آئی مگر بچھونا لت پت دیکھ کر ساتھی
اس کے اُس کی حرکت ناگوار طبع بھی گذری اتنے مین اُن کی امان جان مڑ مین
دیکھتے ہی آگ ہو گئین اور کھڑے قد سے ایک لات ماری کہ وہ بلبلا گئی کٹوری اوندھی
رہا سہا شیرہ بھی چاندنی پر بہا اور صاحبزادی نے بھی لوٹ لوٹ کر خوب ہاتھ مُنھ
چاندنی مین پونچھا اب شیرے کے علاوہ ناک اور آنسو تھوک اور رال اور
بڑھ گئی مین سناٹے مین آ کر رہ گئی کہ یہ رقص بسمل صبح صبح کہان کا میری تقدیر مین لکھا
تھا ماما نے چاہا کہ اُس لوٹن کبوتری کو اٹھالے جیسے ہی قریب گئی اُس نے وہ ٹانگین
اچھالین وہ لوٹنیان کھائین کہ مین ڈر گئی ماما ور کی سیر دیکھنے والی تھی آنی کانی دیکر
لپٹ پڑی اور پکڑ لیا اب اس نے ہاتھ پاؤن روک لیے اور زبان سے کام لینا
شروع کیا وہ پچھے دار گالیان دین کہ سارا گھر حیران ہو گیا ماما بھی غضب کی دیدہ دلیل
تھی سب کچھ سنا مگر گود مین اُسے اٹھا لیا ای بیوی اس نے کچھ اس طرح ٹانگین اڑائین
ہاتھ چلائے کہ ماما خود کھڑے قد سے گر پڑی کمبخت کے چوٹ لگی سر دیوار پر پڑا اور
صاحبزادی صاحب دولتیان اچھالنے اور پچھاڑین کھانے لگین اب امان بی انھین
اور دم دلاسے پیار اخلاص سے روکنا سنبھالنا چاہا تو بھلا اس پر شیطان سوار تھا
وہ کیا رکتی آخر کو ماما اور بیوی دونون نے ملکر زور لگایا اور اس ہٹیتی ہوئی مچھلی
کو پکڑا امان جان تو کچھ ایسی گھبرائین کہ جیسے ہی آدھ کشتی شروع ہوئی وہ چلی گئین

مین بغلین جھانکتی ہون کنمناتی ہون اور اُٹھ نہین سکتی دم اُلجھ رہا ہے کام کا خیال وقت برباد ہونے کا ملال لیکن کیا کرون مروت آدمیت منتظر بنائے رو کے ہوئے ہے اصلاح کی امید وار بیٹھی ہون کہین ماں بیٹیان لڑ چکین جو ٹھپ جھڑک لے تو میری گلو خلاصی ہو وہان ماما بیوی اک طرف اور وہ اکیلی جان ایک جانب مگر دونون کا نتھنون مین دم ہو رہا ہے سانسین پھولی ہوئی ہین کشتم کشتا مین ماما کے کپڑے لتے کر ڈالے امان بیوی کے بال نوچ لیے چوٹی پکڑ کے کھینچ لی اس سگھڑاپے سے موباف ٹوٹا تھا کہ وہ پانچ چھ برس کی لڑکی کے زور سے ایک طرف کا تو بالکل الگ ہو گیا سانپ کی کیچلی اس کے ہاتھ مین رہ گئی اور چوٹی کی لٹ تیل کی چکنائی سے جھاب کر الگ ہو گئی دوسری طرف کا ایک آدھ بل کھلا تھا کہ اُنھون نے دو ہتڑ مار کر اس کو تو ایک ہاتھ سے پکڑا دوسرے ہاتھ سے موباف چھڑا کر ذرا ہٹین اکیلی ماما رہ گئی وہ پھر تڑپ کے نکل گئی نہ نوچھ ہو کے جا سکتی ہون نہ ٹھہرا جاتا ہے کیا کرون کیا نہ کرون عجب طرح کا تردد کہ خداوندا یہ بلائین کہان سے آپڑین آج صبح کو کس کا منھ دیکھا تھا ای بیوی اچھا خاصہ دن چڑھ گیا اور لڑکی کا شیطان کسی طرح نہین اترتا رہ رہ کر خانہ جنگی ہو رہی ہے ابھی تک تو خیریت تھی موباف نوچ کر امان جان نے مٹھائی کی ٹوکری مین پھینکا اور ماما کو بھلا برا کہکر اُبھارا وہ پھر مردوا بن کر چلی صاحبزادی لوٹتے لوٹتے مجھ تک پہونچین مین قرآن مجید لیکر کمرے مین بھاگی رحل اُٹھانا بھول گئی صاحبزادی نے وہان پہونچ کر اُس کو گھسیٹا اور ماما کو اس زور سے مارا کہ اُس کی بھون پھٹ گئی دھل دھل خون بہنے لگا جو تھا بک دھک اور وہ ہائے مار ڈالا کہہ کے سر پکڑ کے بیٹھ رہی درد کی ایذا مین جو منھ مین آیا بکنے لگی امان جان کو ممتا کے مارے بُرا لگا اور عذر معذرت افسوس

دلاسے کے بدلے اُلٹی آنتین اس کی گردن مین ڈالین غصہ تو غصہ ادھر ڑجا اُدھر
بڑھاپیچے وہ تو تھا ہی تھا یہ نیا گل پھولا ماما اور بیوی نے وہ دھڑلے کی لڑائی ہوئی
کہ غیرت کے مارے سارا گھر کٹ گیا امان جان پھر دوڑی آئین اور مجھے
اشارے سے بلا کر اپنے ساتھ لے گئین رحمت دولت اعجوبہ خیراتن محمدی خانم
وزیر النسا عظیمن محبت سب کی سب کوٹھے ہی پر تھین کہا کہ ان سب کو
جلدی سوار کراؤ وہان سنیئے کہ اس مارپیٹ غل غپاڑے کی آواز نواب بانکے
صاحب نے سُنی پہلے کوٹھے پر آئے پھر بیوی کی آواز پہچان کر دیوار پر چڑھے
اور ہنکار ہنکار کر ماما کو مردار بے حیا بنانے لگے اُن کی لفظین تو کس زبان سے
ادا ہون اور نہین معلوم کہا کیا وہ فرماتے ہوا رحمت اور اعجوبہ نے کہا کہ میان
ہم سیڑھی لگائے دیتے ہین آپ آکر یہ لڑائی موقوف کرا دیجیے ہمارے ہان کے
مرد تو آ نہین سکتے کیون زبان خراب کیجیے اور کاہے کو اتنے بڑے رئیس کے
گھر مین گالی گفتہ مُنھ سے نکالیے ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کو غصہ آجائے تو ساری شیخی
کر کری ہوجائے گی بارے وہ بھی نیکی کے دم مین تھے اور اس کے دفعیہ
کی کوئی صورت بھی نہ تھی یہ بیچاری عورتین کیا کرتین غرض سیڑھی لگائی گئی
اور نواب بانکے صاحب اُترے دونون کو جدا کیا پہلے بیوی کو سیڑھی پر چڑھایا
پھر ماما کو پھر گود مین لیکر لڑکی کو آپ چڑھ گئے اور نہ ہنگامہ اس طرح فرو ہوا
مین مرد کی آواز سنکر کانپ رہی تھی اور امان جان گھبرا کر چلی تھین کہ باہر
کہلوا بھیجین بارے خیریت گذری کہ کوئی پیش خدمت ماما وہان تھی ہی نہین
پھر پلٹ گئین اور تھرائی کانپتی جاکر اپنے کمرے مین بیٹھ رہین اتنے مین وہ طوفان

بے تمیزی موقوف ہوا سب آدمی کوٹھے پر سے نیچے آئے ابا جان بھی کہین سدھارے تھے ورنہ غضب ہو جاتا نانا جان باغ مین تھے وہ یہان سے فاصلے پر تھا دو چار آدمی ڈیوڑھی پر تھے آنہ ازجنسی اُن کو نواب بانکے صاحب کے گھر کی لڑائی معلوم ہوئی کان کھڑے کرکے رہ گئے جب یہ لوگ کوٹھے سے اُترے تو امان جان کمرے سے نکلین اور گھبرا کر پوچھا کہ ارے اب کیا ہوا تم سب کیون چلے آئے بوا عجوبہ نے کہا کہ بیوی خدا نے بڑا فضل کیا کہ آپ چھوٹی صاحبزادی صاحب کو مے آئی تھین ورنہ مفت مین ایک نامحرم کا سامنا ہوتا (امان جان) ہائین کیونکر؟ (عجوبہ) ای حضور وہ بانکے میان اُن کی دیوار پر چڑھ آئے تھے بس یہ سننا تھا کہ امان جان کانپنے لگین ابھی تک اُن کو اُن کے بیہودہ کہنے ہی پر غصہ آیا تھا اور وہ یہ سمجھی نہین کہ وہ اپنے گھر مین سے بکتے اور چیخے تھے یہ سنتی ہی آپے سے باہر ہوگیین اور کہا کہ جاؤ کوئی باہر کہہ آئے کہ نواب صاحب کو جلدی بلاؤ مین دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ امان جان نانا باوا سے نہ فرمائیے گا ورنہ غضب ہو جائے گا اس مین بڑی قباحتین ہین بات بہت بڑھے گی اور انجام اس کا اچھا نہین اگر خدانخواستہ آپ کا یا میرا سامنا ہو جاتا تو البتہ کہنا واجب تھا تاکہ مرد ہمارے اس نادانستہ خطا کو معاف کرتے اور جب سامنا ہی نہین ہوا تو پھر کہنے سے سوا اس کے کہ انھین رنج ہو اور ہم نظرون مین ذلیل ہون اور بانکے نواب صاحب پر کچھ آفت آئے اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی ماما تو آدمی سے کہہ آئی تھی مین نے چاہا بھی کہ اُسے روکون مگر وہ جا چکا تھا مین باورچی خانے گئی آج نانا جان کے گھر مین کھانے کا دن تھا دیر ہونے سے مجھے بڑا تردد تھا ایک

ایک کو جوت دیا اور پانچ چار چولھے سُلگا کر کھانا پکانا شروع کیا اماں جان سے گو
مین نے عرض کر دیا تھا مگر اُنھون نے میرے کہنے پر بالکل اعتنا نہ کی اور جیسے ہی
ابا جان آئے سارا قصہ اُن سے کہہ دیا خدا بخشے وہ بڑے غیرت دار اور انجام بین
تھے ساری داستان سُنکر فرمایا کہ تم نواب صاحب سے نہ کہنا مین قرار واقعی اسکا
مزہ اُن سے لیلون گا وہ سمجھ چکے ہین کہ نانا جان آئے آتے کے ساتھ ہی کھانے کو
پوچھا مین نے چولھے ہی پاس سے ایک آدھ کا نام لیکر کہا کہ دستر خوان لے چلو سب تیار
ہے اُنھون نے پوچھا کہ عصمت مجھے کیون بلایا تھا اماں جان نے کہا کہ جی نواب کے
کی صاحبزادی کو اُن کی بیوی زہرہ بیگم صاحب لیکر آئی تھین اُن صاحبزادی
کی سیر دکھانے کو بلایا تھا (نانا جان) ہان کیا وہ آئی تھی (اماں جان) جی ہان
(نانا جان) عصمت تم نے پہچانا بھی کہ زہرہ بیگم کون سی تھین اماں جان نے کہا جی نہین تم
اور مین نے اُنھین دیکھا ہی کہان تھا (نانا جان) عصمت تم بھول گئین دیکھا کیون
نہین یہ ظہورن کی لڑکی فضیلت تھی (اماں جان) ہائین اے لیجئے مجھے کیا معلوم
(نانا جان) جی ہان یہان اس کا چلے آنا اور شرم ولحاظ نہ کرنا حد کی بیغیرتی ہے
پھر وہ آئی تو کیا ہوا (اماں جان) جی کچھ نہین طاہرہ بیگم نے لڑکی کی شوخی اور شرارت
دیکھکر جواب صاف دیدیا کہ مجھے فرصت نہین (ابا جان) شاید وہ کچے بھر بیٹھی
ہو لڑکی نے سارا گھر سر پر اُٹھا لیا اماں جان تو مٹھائی نذر دینے کے لئے لائی تھین
لڑکی نے خود کھالی اور ٹوکری ماما کے سر پر اوندھا دی سارے بچھونے پر شیرہ بہایا
ستے اُڑائے ماں نے مارا وہ برابر سے جواب دیے ہین کہ دانت کھٹے کر دیے تلے اوپر
کی بہنین معلوم ہوتی تھین (نانا جان) عصمت مجھے اُس کے چلے آنے پر رہ رہ کے

تعجب ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ خیال نہ آیا افسوس کہ تم بالکل بھول گئین پہچان لینے پر
نہین معلوم کیا کہتی اقرار کرتی یا پھر جاتی یہان اسی قدر باتین ہو کر رفت گذشت
ہو گئی مین نے اباجان سے الگ ایک دن کہا کہ آپ اس مکان کے (جس مین
بانکے صاحب رہتے ہین) مالک کو دریافت کیجیے اور اُن سے کہئے کہ مکان کے
خالی رہنے سے یا کرایہ دارون کے ہاتھ سے ہم کو طرح طرح کی ایذا پہونچتی ہے یا تو
آپ خود آکر رہیے اور یا ہمارے ہاتھ بیچ ڈالیے جہان تک ہو اس مکان کو لینا چاہیے
جب مکان اپنا ہو جائے گا اُس وقت زہرہ بیگم سے کہلوا بھیجا جائے گا کہ مکان
خالی کر دین آٹھ دس روز مین اُٹھ جائین یہ صورت ایسی ہے کہ ان کے قدم
یہان سے نکل جائین گے اور امان جان بھی خوش ہون گی اباجان نے بھی
اس بات کو پسند کیا اور اوپری اوپر مالک مکان کو محبت سے بلا کر ساری کیفیت
سنا کر مکان لینے کی حاجت ظاہر کی انھون نے شرمندہ ہو کر کہا کہ مین اور مکان دونون
آپ پر تصدق ہین جب مزاج مبارک مین آئے لکھا پڑھی ہو جائے یہان تو یہ تدبیر
تھی وہان بی زہرہ اُسدن تو سر مُنھ لپیٹے پڑی رہین رد یا کین ماما کے نکلنے اور محنت پڑنے
سے آخر کو پچھتائین دو تین روز بعد جب کوئی گذر خیلی اور نوکر ہو گئی وہ پھر کوٹھے پر
آنے لگین میر نقش علی صاحب کے ہان گئین اُن کی بی بی سے ملین میرا ذکر کیا وہان
سے ہمسائی کے ہان چلی گئین اُن کی بہو بخشا در دلھن سے میری تعریف کی امجدی بیگم
صاحب سے میرا نام لیکر کہا کہ آپ اپنے محلے کی لڑکیان اُن کے ہان بھیج دیجیے
وہ خوب پڑھاتی ہین سیکڑون طرح کے ہنر ہاتھ مین ہین سب گنون مین پوری ہین
پڑھنا لکھنا کیسا اگر اُن کے پاس خالی بیٹھی رہا کرین گی تو بھی آدمی ہو جائین گی

اُن کا سن تو ایسا نہین مگر سلیقہ ہے سگھڑاپا ہے کہ واہ واہ آپ لوگون کی وجہ سے
میری لڑکی کے پڑھنے کی بھی صورت نکل آئے گی اُن سب کو بُرا ہی کیا تھا پہلے
تو وہ بوجہ آمدرفت نہ ہونے کے کچھ سوچے سمجھے جب اس نیک بخت نے روز کا
یہی ذکر نکالا اور طعنے دینے شروع کئے کہ دیکھیئے پچھتایئے گا (خدا نہ کرے) سر پہ
ہاتھ دھر کے روئیے گا یہی وقت ہے نہ جو کہے کہنا مانیے سوچ بچار اچھا نہین کچھ
خدا نہ کرے وہ نیچ قوم نہین ذات کی بیٹی نہین غریب نہین جو آپ کو جانے مین عار
معلوم ہوتی ہے خدا کو مان کے جایئے مجھے آپ کی لڑکی سے محبت ہے اس لئے
کہتی ہون آئی وقت امجدی بیگم نے بختاور دولھن کو اور میر نقش علی صاحب
کی بیوی کو بلوایا اور اُن سے زہرہ بیگم کی ساری تقریر بیان کی دونون عورتون
نے کہا کہ ہم سے بھی یہی روز ذکر رہتا ہے نہین معلوم اس نیک بخت کا کیا فائدہ ہے
میر نقش علی صاحب کی بیوی نے کہا کہ جب وہ بہت پیچھے پڑین تو مین نے کہا کہ
آخر تمھارا کیا مطلب ہے جو کہ لوٹ ہو رہی ہو اُن کو کیا پڑی ہے کہ وہ محلے بھر کی
لڑکیون کو سمیٹ کر پڑھایا کرین گی ایک تو امیرزادی اس پر ایسی ہنرمند اور سگھڑ
اُن کو اپنے گھر کے کامون سے کیون مہلت ملنے لگی کہ وہ مکتب خانہ جما کر بیٹھین گی
اور ان کیڑون کے ساتھ سر مغزن کرین گی کچھ خیر مانگو مجھکو جواب دیا کہ نہین نہین
یہ بات نہین ہے ایک لڑکی کے پڑھانے سے انھین انکار ہے دو چار ہون تو خوشی
سے پڑھائین کہتی ہین کہ ایک کے واسطے کون دردسری مول لے مین اپنی لڑکی کو
لے گئی تھی نا تو انھون نے یہی جواب دیا" امجدی بیگم یہ سنکر بولین کہ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ اُن کو خود پڑھانے کا شوق ہے اگر ایسا ہے تو کیا مضائقہ

لاؤ ایک دن ہم تم سب ملکہ اُن کے ہان چلے نہ چلین میر صاحب کی بیوی نے
انکار کیا کہ نہین بیوی مین غریب محتاج آدمی کیا مُنھ لیکر اُن سے اتنی بڑی خدمت
لون گی دوسرے میری لڑکی کسی قابل نہین ہان تم دونون صاحب جاؤ ماشاء اللہ
برابر کی ٹکر دار ہو دوسرے تمھاری لڑکیان بھی نام خدا سمجھدار مین میری کچی رڈی
امجدی بیگم نے کہا کہ توبہ یہان روپیہ پیسے اور مال تال کا نگوڑا کونسا ذکر تھا
(بیگم صاحب) آپ تو بعض وقت کچھ عجب اُلجھی ہوئی باتین کرتی ہین چھوٹی
لڑکی اگر کمسن ہے تو بڑی کے بھیجنے مین کیا مضائقہ ہے وہ ہنسکر بولین کہ دوئی
بیوی یہ بوڑا ڈھونگ پڑھنے کو جائے گا نوج اس اونٹ کی اور کون سی کل
سیدھی ہے جو پڑھایا لکھایا جائے گا مجھے اپنے تیئن ہنسوانا منظور نہین جہان آٹا
دال ہے وہان ایک آتو بھی امجدی بیگم بے اختیار ہنس پڑین اور کہا کہ
آپ تو ہر بات مین ایک پے لگا دیتی ہین ضرور آپ کو چلنا ہوگا وہ چپ ہو ئین
بختاور دولھن نے کہا کیون منھ اُٹھائے جانا صلاح نہین پہلے کہلوا بھیجو اگر وہ بلائین
تو چلو امجدی بیگم نے اُسی وقت اپنی انّا امیر خانم کو بلا کر کہا کہ تم نے نواب دولھا صاحب
کا نام سُنا ہے (امیر خانم) ہان کہا کہ ڈولی منگوا کر تم وہان چلی جاؤ اور اُن کی صاحبزادی
طاہرہ بیگم صاحب کو میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ جب سے آپ کی باتین
سُنی ہین دیکھنے کو دل لوٹ ہو رہا ہے اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو تم حاضر ہون بی زہرہ
کو آئے کوئی آٹھوان دن تھا کہ غلام علی نے دروازے سے پکار کر کہا کہ ایک سواری
آئی ہے بوا انجو یہ ذرا باہر آ وہ گئین اور یہ تیتی ہوئی کہ مین دیوانی زہرہ پھر تو نہین چلی آئین
باہر جا کر کہارون سے پوچھا کہ یہ ڈولی کہان سے لائے ہو انھون نے کہا بوا جی آپ

محلے سے لائے ہین وہ پردے کے پاس گئین اور کہا کہ بیوی آپ کہان سے آئی ہین
اُنھون نے سب پتے دیے بوا اعجوبہ نے اندر آکر امان جان سے کہا اُنھون نے حکم دیا
امیر خانم آئین تسلیم کرکے بیٹھ گئین تھوڑی دیر بعد مین بھی اپنی پٹی لے کر دہین جا بیٹھی
اُنھون نے مجھسے صاحب سلامت کرکے امان جان سے پوچھا کہ طاہرہ بیگم صاحب آپ
کا نام ہے اُنھون نے مسکرا کر کہا کہ ہان وہ میری طرف مڑین اور کہا کہ بیوی نے آپ کو بہت
بہت سلام کہا ہے ٹولے محلے والون سے آپ کی تعریف سُنکر گھر بیٹھے عاشق
ہو گئی ہین مجھے بھیجا ہے کہ حکم لاؤ تو کسی دن ہم زیارت کو چلین مین نے امان جان
سے کہا کہ یہ کہان سے آئی ہین اُنھون نے فرمایا کہ ایک نئی جگہ سے آئی ہین مجھے
پورے طور سے واقفیت نہین ہے کوئی میر ماشاءاللہ صاحب یہان رہتے ہین
اُن کی چھوٹی صاحبزادی کی یہ انّا ہین مین نے کہا کہ میری طرف سے بھی سلام کہنا اور
کہنا کہ آپ کی محبت اور عنایت مین تو کوئی شک نہین لیکن مین خود مختار نہین
ہون خدا رکھے نانا جان اور ابا جان کے ہوتے ہان نا کا جواب دے نہین سکتی
آج کل مین اُن سے پوچھ کر آپ سے عرض کرا بھیجون گی آپ میرے اس روکھے
جواب سے کچھ اور اپنے دل مین نہ خیال فرمائیے گا مجھے اپنے وعدے کا انشاءاللہ بہت
اچھی طرح سے خیال رہے گا اور اگر اجازت مل گئی تو آپ کو گھر مین بیٹھنا دشوار
ہو جائے گا انّا نے کہا کہ مین ٹھہری ہون وہ تشریف لائین تو جاؤن مین نے کہا کہ اول
تو وہ ابھی آئین گے نہین اور اگر آئے بھی تو نہین معلوم عرض کرنے کی مصلحت ہو
یا نہ ہو اگر تم سے کوئی کام متعلق نہ ہو تو ایک آدھ روز رہو جب وقت ملے گا اجازت
لے کر تم سے کہدون گی امیر خانم نے کہا کہ بیوی مین سب بے خبر لئے تو جانے کی نہین

نہ میرے نہ جانے سے کوئی کام اٹکا رہے گا خالی پلنگ پر بیٹھی چرہائی کے بانا توڑا
کرتی ہون مین نے کہا اس سے کیا بہتر کام کاجی آدمی خیال کرکے مین نے یہ کہا
تھا وہ مسکرا کر میرے قریب آئین اور جراب کے بنانے کو دیکھنے لگین ادنی جراب
کشمیر کی وضع پر مین نے بنائی تھی وہ گھٹنون تک کی ہوتی ہے مین نے اُسے بالشت
بھر اور بڑھا دیا تھا جاڑے کے لیے دو جوڑیان مین ضرور بناتی تھی نانا جان ان جرابون
کو بہت عزیز رکھتے تھے امیر خانم نے ایک فرد جو تیار ہو چکی تھی ہاتھ مین لیکر دیکھنا
شروع کیا اُس کا رنگ پھول بوٹے دیکھکر لوٹ گئین اور بے اختیار ہو کر میرے
ہاتھون کی بلائین لین پھر کہا کہ میری آنکھون مین خاک جب ایسے ایسے ہنر آپ کے
ہاتھ مین ہین تو کہان تک مشہور نہ ہون اور اپنے پرائے کس طرح تعریف نہ کرین مین نے
کہا کہ انا جی تمھاری بیوی سے کس نے میرا نام لیا اُنھون نے کہا کہ ہمسائی زہرہ بیگم
نے مین نے چند۔را کر پوچھا کون زہرہ بیگم کہا نواب بانکے مرزا صاحب کی بیوی
خدا کی قسم آپ کا نام لے کر اس قدر پھڑکتی ہین اس قدر خوش ہوتی ہین کہ مین کیا
بتاؤن ایک ایک بات یاد کرکے باغ باغ ہوئی جاتی ہین اور پھر یہ بھی کہتی ہین
کہ مین نے اُن کی کاریگری کچھ دیکھی نہین فقط سنی سنائی کہتی ہون مین نے کہا یہ اُنکی
خوبیان ہین مین تعریف توصیف کے قابل نہین دنیا مین انسان کا آنا ہی اسی غرض
سے ہے کہ جبر کو اختیار کرے دل کو کہنے مین رکھے اچھی بات سیکھے بُری سے پرہیز کرے
احدی سُست بن کر بیٹھے رہنا وقت گنوانا عمر کھونا بالکل خراب بات ہے سب سے
بہتر اور افضل تو یہ ہے کہ خداے برحق کی عبادت کرے گناہون سے بچے اُس کے
خوف سے روئے جہنم کی یاد سے دل جلائے حمد و شکر مین زبان تر رکھے اپنے

اعمال پر نظر رکھے آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤن زبان اور جتنے اعضا بدن مین ظاہر
ہین یہ سب اور پیٹ کے اندر کی چیزین خدا ے برحق نے اپنی حکمت اور عنایت
سے ہر آدمی کو عین مصلحت سے کرامت فرمائی ہین اور ہر چیز اک خاص کام کیلیے
یا چند کامون کے لیے مخصوص ہے وہ کام چاہے دنیا کے متعلق ہون چاہے
دین کے مگر شرط یہی ہے کہ خلاف حکم خدا و رسول نہ ہون جب ان اعضا سے
اس کے برعکس کام لیا جائے گا اور وہ خلاف حکم خدا بھی ہوگا تو گناہ ہو جائے گا
کوئی عضو بدن انسان کا کیون نہ ہو اُس کے قبضہ مین بالکل دے دیا ہے وہ
ہر طرح اس عضو پر حاکم ہے اور بدن کی ہر چیز محکوم یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل
بات ہے کہ دل پر قابو نہین چلتا کیا کرین دل سے مجبور ہو گئے دل سے اور مجبوری
کیسی خطا اپنی الزام دوسرے کے سر رکھنا دل ہمارے اختیار مین ہے کہ ہم
دل کے جب ہم نے یہ مان لیا کہ ہر عضو ہمارے بدن کا ہمارے کہنے پر چلتا ہے اور
اسی بدن مین دل بھی ہے تو وہ بھی ضرور ہی ہماری مرضی اور حکم کا پابند ہوگا حاکم
سے محکوم بن جانا کون سی دانائی کی بات ہے یہی ہاتھ ہین چاہے ان سے خیرات
کرو زکوۃ دو مومنین مستحقین کی جوتیان جھاڑو یتیم کے سر پر پھیرو وضو کرو دعا کو اٹھاؤ
سلام کرو یا اور ایسے ہی نیک کام کر دیا کسی کو مارو کسی کے آگے پھیلاؤ چوری
کا مال اٹھاؤ اسی طرح ہر عضو کا گناہ ہے ہاتھ پاؤن پر کیا منحصر (امیر خانم) بھلا
بیوی ناک اور آنکھ کا گناہ کیونکر ہوتا ہے (مین) آنکھ کا گناہ نامحرم کو دیکھنا
جھانکنا تاکنا بری اور بد نظر ڈالنا ناک کا گناہ حرام اور نجس چیز و ن کا سونگھنا
خدا نے جن چیزون کے دیکھنے کو منع فرمایا ہے عمداً جب دیکھو گے آنکھ کا گناہ ہوگا

آئے گا تو یہ کرلین گے اکثر ایسا ہوا ہے کہ دھوکا رہا ہے اور آج اچھے ہوئے جاتے
ہین کل اچھے ہوتے ہین کہتے کہتے دم نکل گیا یا چار روز پیشتر زبان بند ہوگئی لیجیے
کہین کے نہ رہے نیک کام کرنے مین جلدی ضرور کرے جہان تک ہو سکے تو ایسی
چیز کو جس پر دارومدار بخشش کا ہے مرنے سے بہت دن پہلے کرلے اور جس جس
کی خطا قصور ہوا ہو بحل کرائے گناہ تین قسم کے ہین پہلے گناہ خدا اور بندے کے
جیسے چوری اور زنا دوسرے فقط خدا کے جیسے گانا سُننا کالا پانی پینا جوا کھیلنا
جھوٹ بولنا تیسرے فقط بندے کے جیسے کسی مومن کو بیگناہ حلال کرنا ایذا پہونچانا
امیر خانم یہ سُنتے ہی میرے قدمون پر گر پڑین اور کہا کہ میری بیوی مین تمھارے
قربان میری جان اور آبرو بچاؤ مجھسے بڑے بڑے گناہ ہوئے ہین میرا بال بال
امجدی بیگم کا گناہگار ہے یہ کہہ کر اناجی رونے لگین مین نے خاص اسی غرض سے
کہا تھا کہ گو امجدی بیگم اپنے گھر سے آسودہ ہین اور یہ اُن کی انا ہین لیکن اس قدر
وہان سے تھوڑی ملسکتا ہے کہ سونے کے شیر دہان کڑے بنا سکین اور گہنے کے علاوہ
یہی کڑے کیا کم ہین ضرور ہی انھون نے اپنی نادانی اور حماقت سے غبن کیا ہے
وہی ہوا کہ پہلے تو اناجی رو یا کین پھر کہا کہ بیوی مجھ نگوڑی ماری بدنصیب غارت گئی
نے اُن کے ہان کے سودے سلف مین سے نوچ کھسوٹ کر روپیہ جوڑا اور ڈٹری مل
کی معرفت سے یہ کڑے جوشن طوق بڑیان چوہے دتیان بنوائین اس مین سب
ہی روپیہ وہ نہین ہے تنخواہ کا بھی ہے انعام اکرام کا بھی ہے خولدار کڑون کا بھی
سونا ہے لیکن اُس نے مل کر سب کو غارت کیا ہی ہے اب کیا ہوگا مجھے تو کہانچا جیگا
زمین) تم گھبراؤ نہین اگر خدا نے چاہا اور وہ یہان آئین پھر اک قاعدے سے

مین کہہ لون گی (امیر خانم) میری بیوی مین قربان جیسے مول لے لیا یہ کہکر اُنھون نے سب گہنا اُتارا اور میرے آگے رکھکر قدمون پر گر پڑین اور کہا کہ بیوی نہ کچھ کہنا نہ سُننا یہ سب چیزین امجدی بیگم کی ہین خدا اُسے مبارک کرے اُسی کو دے دینا اور بیوی تم مجھے ابھی دعاے توبہ پڑھا دو مین نے وہ گہنا تو اُن کی طرف کھسکا دیا کہ تم لیتی جاؤ توبہ کے بعد اس کو نہ پہننا جب وقت آئے گا اور خدا وہ دن لائے گا مین تم سے لے کر اُنھین دیدون گی رہی دعاے توبہ وہ مین پڑھوائے دیتی ہون تمھین پاک صاف ہونے سے کام ہے ابھی اس طرح ہو جاؤ گی جیسے مان کے پیٹ سے نکلین (اناجی) بیوی جی تم خود اس مال کو نہ چھوؤ مین کپڑے مین باندھے دیتی ہون کسی سے کہہ کر اُٹھوا دین چپ ہوئی اُنھون نے منت خوشامد سے ہاتھ جوڑ کر مجبور کیا بوا رحمت کو بلا کر وہ چیزین مین نے اُٹھوا دین امیر خانم نے غسل کی ترکیب پوچھی نہائین دعاے توبہ پڑھی ظہر کی نماز پڑھکر سوار ہوئین چار بجے آدمی کو بلا دیا تھا جب گھر پہونچین امجدی بیگم اپنی انا کو لُٹی پٹی دیکھکر گھبرائین پوچھا خیر تو ہے گہنا کیا ہوا وہ گھبراؤ نہین موجود ہے کہہ کر بیٹھ گئین اور میری نسبت دعاؤن کا تار باندھا امجدی بیگم غور سے سُنا کین جب وہ نہ تھمین تو کہا بس ہو چکا کہین یہ تار ٹوٹے گا بھی یا نہین تم پہلے بات کا جواب دے لو پھر دعاؤن کا لگا لگانا اناجی نے کہا کہ بیوی مین کیا کرون دل سے دعائین نکلتی ہین اُنھون نے کہا اچھا نکلنے دو یہ کہو کہ کیا کہا (اناجی) بیوی وہ تو راضی ہین اپنے ابا جان سے پوچھنے پر رکھا ہے خدا رکھے بوڑھ سہاگن ہو بھلا بے مردون کی اجازت کے کیونکر بلوا لے خدا وندا اُس کے اک اک رونگٹے مین لاکھ لاکھ دم دینا اور

ہمیشہ سکھ چین سے رکھنا مین نے ایسی بچیان نہین دیکھین اس کا ین کیا ہے
دس گیارہ برس کی عمر اس پر ماشاء اللہ ایسی نیک کہ واہ جب سے مین گئی ہون
ایسی اچھی اچھی باتین کین کہ بن داموں کی لونڈی ہو گئی گہنا پاتا پہننے کو کچھ اس طرح
سمجھا دیا کہ دل سے اتر گیا اور سچ ہے اگر ظاہر مین سونا چھونا پہن لیا تو کیا دل کو پاک
صاف رکھنا چاہیے (امجدی بیگم) پھر گہنا اتار کر ظاہری زینت تو کھوائین دل بھی
پاک صاف کیا (اناجی) - ہان اُس صاحبزادی نے مجھے دعا پڑھوائی توبہ کرائی
اب اللہ نے چاہا تو کبھی ابن موئے (اے دیکھو بھول گئی) کا کہنا نہ کرون گی
(امجدی بیگم) کون موا کس کا کہنا (اناجی) اے بے وہی جو سب کو اُبھارتا ہے
بُری بُری باتین سکھاتا ہے لالچ دلاتا ہے (امجدی بیگم) آخر کون (اناجی)
شیطان کا سگا (امجدی بیگم) اے بی نام لو تم تو پہیلی بجھواتی ہو (اناجی) دوئی بیٹا
کیا کرون کسی طرح نام ہی نہین یاد آتا کوئی مواموئڈی کا ناامان مارا اے
امجدی بیگم ہنس کے چپ ہو رہین پوچھا کہ اب تم جاؤ گی یا وہان سے کوئی آئیگا
کہا کہ نہین وہ خود کہلا بھیجین گی انھین اپنی بات کا بڑا خیال رہتا ہے اناجی کے
جانے کے بعد مین نے ابا جان سے امجدی بیگم اور بختاور دہ کا ذکر کیا انھون
نے کہا کہ نواب صاحب سے پوچھنا دوسرے وقت مین نے نانا باوا سے
کہا انھون نے فرمایا کہ واہ میر ماشاء اللہ صاحب بڑے رئیس اس محلے کے تھے
بھگدڑ مین تلنگون نے انھین مار ڈالا بڑی لڑکی تو اُن کی باہر بیاہ گئی ہے
کوئی بیاہ واڑے کے سید مین چھوٹی لڑکی یہان ہو گی اہا ہا شاید یہ وہ لڑکی ہے
جو ہنگامے کی خبر مین گھر باہر نکل پڑی تھی کوئی پانچ چھ برس کی تھی اچھا آنے دو

کیا مضائقہ بجتا ور دولھن میر مبارک حسن کی بیوی ہین وہ بھی انھین کے عزیز ہین
یہ سب کے سب اچھے گھرانے کے عزت دار لوگ ہین مین چپ ہو رہی اور
بوا رحمت کو سوار کر کے اُس کے دوسرے دن امجدی بیگم کے لینے کو بھیجا وہ
رحمت کو دیکھکر خوش ہوگئین اور جلدی جلدی تیاری کر کے آموجود ہوئین
مین اور امان جان دروازے سے جاکر اُن کو لائے مسند پر بٹھایا ہم دونون آدمی
سامنے بیٹھے ایک لڑکی کو امان نے اپنے پاس بٹھالیا اور ایک کو مین نے
کوئی پانچ اور آٹھ برس کی دونون لڑکیان تھین مین نے جو دیکھا تو دونون ماشاءاللہ
غیرت دار اور ذہین معلوم ہوتی ہین امجدی بیگم نے مجھسے ہنس کر پوچھا کہ میری
انا کو آپ نے کس سے ڈرا دیا کہ وہ اُس کا نام نہین جانتین اور ڈرتی ہین
امان مارا کون ہے مین نے قرینے سے بات سمجھکر کہا کہ جی نہین وہ نام بھول گئین
اُس دن اُن سے کچھ باتین ہوئی تھین اُس مین نفس امارہ کا بھی ذکر آیا تھا (امجدی بیگم)
اے ہے یہ نفس امارہ کی خرابی تھی امان مارا یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگین بجتا ور دولھن نے
اِدھر اُدھر کی باتین کر کے کہا کہ بیوی نہ مجھے تکلف آئے اور نہ جانون مین اپنی دونون
لڑکیون کو آپکی خدمت مین سونپنے آئی ہون انھین اپنی لونڈیان سمجھکر کام خدمت
لیجیے تاکہ آپ کے صدقے سے کچھ سلیقہ آجائے پرائے گھر جانا ہے مین نے کہا کہ یہی
دونون لڑکیان آپ کی ہین؟ انھون نے کہا جی ہان ۔ امان جان بولین کہ مین نے
ایک ایک لڑکی سمجھی تھی بجتا ور دولھن نے کہا کہ جی نہین بھلا یہ پہلی ملاقات مین کیونکر
اکیلا اکیلی اپنی لڑکیون کو لے آتین وضعداری کے نہ خلاف ہوتا امجدی بیگم ہنسین
اور کہا کہ نہین یہ بات نہین ایک تو مجھے آپ سے اجازت لینا منظور تھی دوسرے

اُن کے باپ یہان نہین ہین مین نے کہا آپ نے بہت بہتر کیا دیر آئے درست آئے انشاء اللہ پھر دیکھا جائے گا اتنی دیر مین کھانے کا وقت آیا دسترخوان بچھا سب نے کھانا کھایا کچھ دیر وہ لوگ لیٹ رہے مین اپنے کامون مین پھنسی سہ پہر کو چلتے وقت اُنھون نے کہا کہ اب جس دن آپ فرمایئے مین انھین بھیج دون مین نے کہا آپ کو اختیار ہے میرے کہنے کی کیا ضرورت کہا تو مین اُنھین کل کا دن بیچ پرسون بھیج دون گی اور ہر طرح مجھے آپ کے حکم پر چلنا منظور ہے جیسا آپ مناسب جانین اس طرح اِن کے ساتھ برتاؤ کرین یہ کہہ کر وہ دونون صاحب سوار ہوگئین تیسرے روز پانچ خوان مٹھائی کے اور اتاجی دونون لڑکیان پہر دن چڑھے آموجود ہوئین مین نے نذر دے کر ایک پلیٹ مین سے دونون لڑکیون کے منھ مین دو دو ڈلیان دین اور دو دو ڈلیان گھر مین بانٹ دین آٹھ دس بچی تھین وہ اُٹھوا رکھین اور خوانون مین وہی مٹھائی لگا کر سہ پہر کو اُن کے ساتھ کردی رقعہ مین یہ لکھدیا کہ یہان نذر دے کر بانٹ دی ہے آپ اس کو اپنے کنبے مین تقسیم کیجیے میری خوشی پر وہ چلنے کو پہلے ہی کہہ چکی تھین بختاور دلھن کو کوئی چارہ نہ ہوا خوان رکھ لیے مین نے اُن لڑکیون کو پڑھانا شروع کیا جب وہ دو چار سپارے پڑھ چکین تو کام کی طرف متوجہ کیا کئی روز تک تو مین نے اُن کو اُنھین کی مرضی پر چھوڑ کر آزاد کردیا جہان چاہا بیٹھین جہان چاہا اُٹھین جب ہل مل گئین اور رفتہ رفتہ وحشت و اجنبیت کم ہوئی زبان کھلی بات کا جواب دینے لگین شرم گئی حجاب دفع ہوا اُس وقت مین نے متبرک الف بے اُستانی جی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نکالی اور حرف تجھوائے دو تین روز مین زیر زبر پیش تشدید حرفون کی شناخت ہوجانے

کے بعد لفظین بنوائین جب ہجے کرنے لگین قرآن مجید شروع کرادیا اُسی کے ساتھ ساتھ
ہندسے بھجوائے اور گنتی بتائی۔ بہارہ دن کے اندر تین مرتبہ امجاری بیگم آئین چوتھی
دفعہ مین دو لڑکیون کو ساتھ لائین جس مین ایک بڑے ملیے قد کی کوئی نو دس برس
کی لڑکی تھی امجاری بیگم صاحب کی عمر سا کر کے کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی دس
برس کی لڑکی انمل اُن کے ساتھ دیکھکر مین نے پوچھا کہ اُن کی کچھ تعریف کیجیے
اُنھون نے ہنسکر کہا کہ یہ صالحہ کی اُٹنی ہے مین نے جواب دیا کہ حضرت صالح کا تو
ناقہ سنا تھا آج دوسری بات آپ سے معلوم ہوئی۔ ہان کچھ بتائیے توسہی یہ کون
صاحب ہین (امجاری بیگم) آپ ہنسی سمجھتی ہین اُن کی امان صالحہ بیگم نے فرض
کرکے اُن کا نام اُٹنی رکھا ہے وہی مین نے بھی عرض کیا وہ کسی طرح سے اُن کے
آنے دینے پر راضی نہ تھین مین جبر وظلم سے لڑبھڑ کر لے آئی شرماتی تھین کہ ہموقع
اس کو کہان لے جاؤگی نونہالون مین سرو روان کا کیا کام مین نے کہا نہین شرمانے
کی کون بات ہے خوب کیا جو آپ لے آئین ہان صالحہ بیگم کون صاحب ہین (امجدی بیگم)
اے وہ تو آپ کو خوب جانتی ہین اور آپ ہی کے قریب یہین کہین رہتی بھی ہین۔
میر نقش علی صاحب کی بیوی (مین) اخّاہ یہ اُن کی صاحبزادی ہین (امجدی بیگم
جی ہان (مین) اُن کی ایک لڑکی کو دیکھ چکی تھی اس وقت اس کی صورت
جو اُس لڑکی سے ملائی ماسوا چھوٹے بڑے سن کے کچھ فرق نہ معلوم ہوا مجھکے قدکی
اُن کے ہان ایک ما ما نوکر تھی وہ ہمارے ہان کی محمدی خانم سے بہت محبت کرتی
تھی اسوجہ سے کبھی کبھی اندھیرے اُجالے نکل آتی تھی مین نے کہا کہ ایک دفعہ اُن کی
چھوٹی بہن کو مین نے دیکھا بھی تھا آپ کے کہنے سے اس وقت خیال آیا بیشک

وہ اُن کی تصویر تھی ہان بیوی تمہارا کیا نام ہے (وہ لڑکی) اجی آپنے سُنا تو اوٹنی (مین) نہین اوٹنی کیسی نام بتاؤ مان باپ کی باتون پر خواہ وہ اپنے حق مین اچھی ہون یا بُری ناراض اور آزردہ نہ ہونا چاہیے اگر اُنھون نے پیار سے اوٹنی کہا تو کیا قباحت ہوئی اس دنیا مین تو تم کو کوئی اوٹنی نہ سمجھے گا برابر والے کے کہنے پر بگڑنا اور بُرا ماننا خیر اک بات بھی ہے مان باپ کو تو خدانے وہ مرتبہ دیا ہے کہ جس کی کچھ حد نہین اوٹنی تو اک پاک اور حلال جانور ہے اگر وہ سورنی بھی کہتے تو تم کو ملال نہ چاہیے تھا وہ لڑکی دیر تک منہ لٹکائے رہی اور امجدی بیگم کا بے تردد وہ حال کہہ دینا شاید اُس کو ناگوار گذرا مین نے امجدی بیگم کی لڑکی سے ادھر اُدھر کی باتین کرکے پھر اُن سے نام پوچھا اُس نے پھر وہی اوٹنی کہا اُس وقت تو مجھکو حیرت ہوئی اور امجدی بیگم سے کہا کہ شاید ان کو اپنا نام معلوم ہی نہین (امجدی بیگم) اے اُستانی جی مجھے کب معلوم ہے مین نے اُنکے باپ کو ہمیشہ کھڑکی ہی سے اوٹنی اور مان کو اوٹنی پکارتے سُنا اب معلوم ہوا کہ اس کو رنج صدمہ کچھ نہین تھا خلقت ہی اس کی ویسی تھی اور نام آپسے معلوم ہی نہ تھا مین نے پھر امجدی بیگم صاحب سے کہا کہ آپ نے کبھی اُنکے نام کو نہین دریافت کیا (امجدی بیگم) جی دریافت کیون نہین کیا صالحہ بیگم نے یہی جواب دیا کہ بیوی نام وام تو کچھ نہین رکھا اس کے پہلے پہلوٹی کے دو لڑکے تلے اوپر ہو ہو کے جا چکے تھے جب یہ پیدا ہوئی تو سب نے کہا کہ ریت بدل دو اس کا کچھ نام ہی نہ رکھو وہی کیا کہ نام نہ رکھا مین نے کہا اب جو یہ سُنکر لوگ نام رکھین گے اُنھین نے کہا رکھین اس کی بھی اُنھین کچھ

پروا نہین مجھے یہ سُنکر لوگون کی نادانی پر ایک طرح کا تعجب ہوا کہ یہ کہان کی
ریت نکالی۔ جس سے آدمی کا بچا جانور مشہور ہو گیا ریت بدلنے کی پابندی لازم
اور بے نام کے کوئی چارہ نہین کہا لاؤ اُٹھنی کہہ کر پکارین آدمی کا تو بے نام کہین
ہوتا نہین کام سے کام ہے نام سے کیا کام اپنا کام نکال لیا امجدی بیگم نے کہا کہ
آپ بھرتی کر کے نام کچھ رکھ دیجیے گا جب امجدی بیگم چلنے لگین تو مین نے کہا کہ امیرخانم
نے آپ کو دودھ پلایا خدمت کی ہے بہت بڑا اُن کا حق آپ پر ہے اور کمبخت
دنیا مین آکر جب تک آدمی لکھے پڑھے نہین آدمی نہین ہو سکتا اُن کو معلوم نہ تھا
کہ سودے سلف مین سے دستوری بٹہ لینا حلال ہے یا حرام اگر آپ کی
بے اجازت اُنھون نے ایک پیسہ یا ہزار روپیہ یا اس سے کم زیادہ لیا ہو تو
آپ معاف کر دین (امجدی بیگم) اُستانی جی مین نے معاف کیا میرے خدا نے
معاف کیا مین نے یہ سُنکر ایک کاغذ لکھا اور اس پر اُن سے دستخط کرائے اپنی
اور امان جان کی رحمت اور بوا انجو بہ کی گواہیان کر دین پھر اُن کی سیر چشمی
اور فیاضی کا شکریہ ادا کر کے وہ گہنا منگوا کر دیا اور کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے
اُنھین پہنا دیجیے گا خداوند عالم آپ کو اس حق شناسی اور احسان کی جزاے
خیر دے گا وہ بیچاری ڈر کے مارے اسی وجہ سے میرے پاس چھوڑ گئی تھین
کہ جب اس کا پہننا بے اجازت جائز ہی نہین تو کیون پہنون امجدی بیگم نے
وہ پوٹلی "امن چین" کو دیدی اور رخصت ہو کر چلین امان جان نے کہا کہ
بخشا در دو لھن صاحب جب سے لڑکیون کو پڑھانے بیٹھا گئین اُس دن سے
اُنھون نے ملاقات ہی چھوڑ دی آپ میری طرف سے سلام کے بعد بلانے کا

پیام ضرور رد کیجیے گا اور آپ کے ہان رسم ہی اگر ایسی ہے تو مین ابھی سے کہے
دیتی ہون کہ آج آپ بھی لڑکیون کو چھوڑے جاتی ہین کہین انھین کی طرح
ہمین بھول کر بیٹھ نہ رہیے گا (امجدی بیگم) جی نہین بیگم صاحب خواہ ہم آئین
خواہ نہ آئین مگر آپ کے بندہ احسان ہین اکثر لڑکے مان باپ کو دیکھکر اترا جاتے
ہین نجتا اور دولھن اسی مارے نہین آئین کہ دن بھر اُس دن ناغہ ہوجائیگی
(امان جان) ہان اُن کا یہ گمان صحیح ہے مگر طاہرہ بیگم کا ماشاء اللہ طرز تعلیم
اور طریقہ تربیت ایسا تھوڑا ہی ہے کہ لڑکے مان باپ کو دیکھکر سہاگ کے
مارے جامے سے باہر ہوجائین آپ اتنی دیر بیٹھین کسی لڑکی کو یہان آتے یا
کمرے سے کہین جاتے دیکھا (امجدی بیگم) ہان بیگم صاحب سچ تو ہے مجھے
آپ کے کہنے سے خیال آیا نہ شوکت باہر نکلی نہ حشمت یہ کہکر امجدی بیگم پلٹ پڑین
اور دبے پاؤن کمرے کے قریب جاکر کونے کی آڑ سے دیکھا تو دونون بیٹھی
ہوئی جلدی جلدی اپنا سبق پڑھ رہی تھین وہ مسکراتی ہوئی پلٹین اور کہا کہ
بس اثر صحبت کا یہ ہے کہ چار دن مین دونون کو لونڈی کر لیا نہ وہ ضد ہے
نہ ہٹ نہ بات بات مین شوخی نہ ذرا ذرا مین ٹھنکنا معلوم ہوتا ہے یہ وہ
لڑکیان ہی نہین سبحان اللہ ماشاء اللہ میں نے کہا کہ ابھی کیا ہے اگر خدا نے
چاہا تو برس چھ مہینے بعد دیکھیے گا امجدی بیگم انشاء اللہ انشاء اللہ کہتی ہوئی
ڈیوڑھی مین گئین اور سوار ہو کر اپنے گھر سدھارین آج پہلا دن تھا اس لیے امجدی بیگم
صاحب کی لڑکی سے تو مین نے کچھ کہا نہین کیونکہ وہ بالکل ناسمجھ اور کم عمر تھی
صالحہ بیگم کی لڑکی سے مین نے خواہش کی کہ وہ ترکاری بنائے اور جو مین

بتاؤن نہ وہ چیزین ماماؤن کو تول دے سمجھا بجھا کر بھیجا وہان جاکر پاؤ بھر نمک کا سیر بھر نمک تول دیا اور ڈیڑھ سیر دال کی ڈیڑھ پاؤ دال اور اسی طرح سے ہر ایک مین ایسی کمی زیادتی کی جس کا دیا ہی کہین ٹھکانا نہ تھا اگر مین تجا در دوطھن کی لڑکیون مین سے کسی سے کہتی تو یقیناً وہ بھی اس طرح نہ دیتین ماما کو یہی ترکیب سے جو اناج لاؤ وہ میرے پاس آئی اور سب چیزین دکھائین مین نے کہا کہ خیر کیا مضائقہ عادت نہین ہے جاؤ تم سب دستور حساب سے لیلو اُن سے کہا کہ بیوی دو قدم چلکر تم بات بھولتی ہو اور پھر عقل سے بالکل کام ہی نہین لیتین اس وقت تو خیر مین نے ماما کے سامنے کچھ نہین کہا کل مین اس کے سامنے ذلیل کرون گی جو تم نے ایسی بے جوڑ بات کی لے جاؤ ترکاری جلدی چھیلو کہ گوشت بگھارا جائے چاقو دین ہے سیدانی صاحبہ وہان تشریف لے گئین اور وہان آلو چھیل کر ایک ہی پتیلی مین ڈال دئے ایک تو چھیلے خوب بعضے آدھے غائب اور بعض پر چھلکا موجود اور دوسرے لبالب پانی بھری پتیلی مین اُن کو رکھ کر چاقو بھی بگھرنے کے لیے بی جھلکرٹے نے اُسی مین ڈال دیا اور بے دھوئے ہاتھ پجامے مین پونچھ لیے مین دور سے ان کی کاریگری اور صفائی دیکھ رہی تھی مگر نماز جو پڑھنے لگی سب بھول گئی وہان ماما نے گوشت بگھارا بھوننے کے بعد جب ترکاری ڈالنے کا وقت آیا ہاتھ جو ڈالتی ہے اروی آلو ایک ہی مین ہے ہے بیوی یہ کیا غضب کیا تو ہرای لو دونون چیزین ملا کر رکھ گئین اب ایک ایک چنے کون بوا رحمت جلدی کہین اور ٹوکری مین پتیلی ادندھا دی آلو چنکر پتیلی مین ڈالے پہلے

آلو چھیلے تھے اُس کے بعد اروِیان آلو پتیلی مین نیچے تھے اروِیان اوپر جب پتیلا اونادھا یا گیا تو آلو اوپر ہو گئے چاقو بھاری ہونے کے سبب سے پہلے تہ مین جا رہا جب پانی گرایا گیا تو وہ بھی اُس کے ساتھ ہی آکر بڑی بڑی اروِیون مین چھپ کر بیٹھ رہا بوا رحمت ٹوکری سل پر رکھکر چلی آئین محمدی خانم نے آلو کس کر پانی دیدیا اور پتیلی دوسرے چولھے پر رکھکر اروِیون کا گوشت بھونا تھوڑے دن رہے ڈولیان آئین لڑکیون کے سوار کرنے کو بوا رحمت اور اُلفت گیئن محمدی خانم بوا عجوبہ سے یہ کہکر کہ ”میری نماز جاتی ہے ذرا اروِیان گوشت بھون کر ڈال دینا“ نماز کو گیئن بوا عجوبہ جا بیٹھین اور اروِیان گوشت مین چاقو سمیت انڈیل دین جب سب کھانے بیٹھے تو امان جان نے پہلے نوالے پر کہا کہ ہائین آج لوہا اروِیون مین کیسا پکا ہے (محمدی خانم) لوہا حضور لوہا کیسا (امان جان) برابر لوہے کی بو آرہی ہے محمدی خانم تو چپ ہوئین مین نے آلو کا پیالہ اُن کے آگے رکھدیا اور صبح کی دیوانی ہانڈی جو مین نے پکائی تھی منگوا کر کہا کہ آپ اسے نوش کیجیے فرمایا کہ طاہرہ تم تو دیکھو یہ مجھی کو معلوم ہوتا ہے یا حقیقت مین لوہے کی بو ہے مین نے چکھ کر کہا کہ جی ہان آپ کے فرمانے سے کچھ تو مجھے بھی محسوس ہوتی ہے مگر ہو مین سی رات کو ابا جان بھی باہر کھانا کھاتے تھے اس غرض سے مین کچھ زیادہ اہتمام سے کھانا نہین پکواتی تھی یہی بھونا بھلسا اوبالا اُبالا کھالیا جاتا تھا اس سے ایک تو یہ فائدہ تھا کہ اس کھانے کی بھی عادت نہین جاتی تھی اور دوسرے زحمت اور تکلیف کم پڑتی تھی الغرض یہان کھانا کھایا ہی جاتا تھا کہ باہر سے غلام علی نے آواز دی کہ بوا عجوبہ ادھر آؤ وہ گیئن کہا کہ آج ایک مہرے

ے ہر چیز مین نمک ڈھیرون پڑ گیا سرکار دسترخوان پر بیٹھے ہین سالن ہو تو لاؤ
باہر کی یہ خبر سنتے ہی مین سناٹے مین آئی کہ دیکھیے اسی وقت وہان بھی نمک کو
زیادہ ہونا تھا لیکن چارہ کیا تھا چار پیالے دونون سالنون کے بھجوائے اتفاق
کی بات نانا جان ہی کے پیالے مین چاقو نکلا وہ جو دیکھتے ہین تو چاقو بائین ارے
بھئی غلام علی لو یہ چاقو تو لے جاؤ اور کہو کہ چاقو کا سالن کسی کاریگر نے پکایا تو سہی
مگر گلا نہ سکا وہ لیے ہوئے ڈیوڑھی پر آیا اور اُن کے پیام مع چاقو گھر مین آیا
مین تو کٹ گئی اور محمدی خانم امان جان کا لوہا مان گیئن دوڑ کر بلائین لے لین
اور کہا کہ بیوی اللہ رکھے خدا نے دماغ آپ ہی لوگون کے بنائے ہین دیکھکر
جامہ قطع کرتا ہے ہم سونگھتے سونگھتے مرجاتے تو مصالحے کے آگے لوہے کی بو نہ
پہچان سکتے خدا رکھے کھانے کی تمیز کوئی آپ سے سیکھے دوسرے روز امجدی بیگم
کا رقعہ امیر خانم لیکر آئین آج ایک لڑکی اور بڑھی تھی امیر خانم نے کہا کہ کل
دلدار بیگم اپنی ددھیال مین تھین اس سے بیگم فقط سردار بیگم کو لائی تھین
آج اُن کو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہے یہ لڑکی برس دن اپنی بہن سے
بڑی تھی رقعہ مین لکھا تھا کہ صالحہ بیگم نے اپنی لڑکی کا کچھ نام نہین بتایا آپ کو
اختیار ہے جو چاہے نام رکھ دیجیے مین رقعہ پڑھکر ہنسی امیر خانم نے پوچھا مین نے
کہا کہ ان کے نام کو لکھا ہے (امیر خانم) بیوی اس بیچاری کو تو سب ادنی کہتے
ہین امان جان کو جب پیار آتا ہے تو سردوہان اور نہین تو لگا بانس جھنڈا امداد
کے نام سے پکارتی ہین نہین معلوم ان مین سے شادی کے دن کس نام پر انکا
عقد ہوگا مین نے کہا تم اُن کی امان سے کہہ دینا کہ خبردار اب ان کو سوا دلپسند بیگم

کے اور کچھ نہ کہین اور رقعہ مین بھی لکھ دون گی اُس دن سے وہ وجیہ النسا مشہور
ہوئین مجھے سب لڑکیون سے اُن کی خدمت زیادہ کرنی پڑی اس لیے کہ وہ اپنے
ق.کی وجہ سے ذرا کم عقل تھین خدا خدا کر کے چھ مہینے کے اندر ان کو بھی اُن سب
کے ساتھ غیرت دلا دلا کر ہم سبق کر دیا جس کی خلقت جیسی دیکھی ویسی باتین پہلے
اُسے سکھائین راہ پر لا کر کام لینا شروع کر دئیے کسی کے ساتھ ایک ہفتہ کسی
کے ساتھ دس دن مجھے سر مغزن کرنا پڑا کچی لکڑی اول تو یون ہی جھک جاتی ہے
اور گرم کرنے سے تو زیادہ نرم ہو جاتی ہے مان باپ کا لاڈ پیار ممتا محبت
بچون کے حق مین زہر کا خواص رکھتا ہے افسوس یہ ہے کہ ایک تو طریقہ اُٹھان
اُٹھانے کا معلوم نہین اس پر طرہ یہ کہ ایک مان کا پیارا ہے دوسرا باپ کا چہیتا
وہ اُس کو آنکھ نہین دکھا سکتی یہ اُس کو انگلی نہین لگا سکتا ہماری ہماری گوئیان
کا سا حال نانی دادی کی محبت اور آفت مان کی زیادتی کا دکھڑا باپ کا پیارا
روتا ہے اور باپ سُن سُن کر خوش ہوتا ہے مان کا لاڈلا باپ کی شکایت مان سے
کر کے اپنی داد لیتا ہے وہ نہ کچھ سمجھتی نہ سوچتی بے تکان کہہ بیٹھتی ہے کہ مین مر و نگی
گھر مین تو زہر دیکھو کیسا کھلتی ہون جھک مارا پڑا کیا تم اُن کے پاس ہرگز نہ جایا کرو
وہ اپنے لڑکے کو مارا کرین۔ دد ابا جان اپنے وقت پر دوسرے سے فرماتے ہین
کہ مین ہاتھ جلا دون گا ماروں گا پیار ہین پیار ہان بیٹے ذرا ان کو گالی تو دے لو
ذرا اُن کا منھ تو چڑھا لو ذرا اُنھین ٹھینگا تو دکھا دو تعلیم ہوتی ہے تو ایسی ذرا مین
نفرت ایسی ہو جاتی ہے کہ گو سے گھنا مار کر دیا مارتے مارتے ادھ موا بنا دیا ردیا اور
افیم کا انٹا حلق مین اُس کے تو پیٹ مین اڑ ہے ٹرٹرا ہے یہان بے انگلی سے

بھی کہ معلوم ہوتی ہے یہ جہڑا ہو وہ نہیں چھٹتا موئے آسٹ کی کھچڑی ٹھونسا دی جو بڑے بوڑھے
نہیں ہضم کر سکتے جان پر بنی ہے مگر وہ نہیں سکتا جو جو کا ڈر لگا ہے ہونے کا خوف
مارے ڈالتا ہے ہر وقت کا تعلق اور ساتھ کیا کم ہے اس پر یہ بے عنوانیاں اور
ستم بُری عادت پڑی اور پڑی میں حیران ہون کہ اور بُری صحبتون مین جانے سے
بچون کو کیون روکتے ہین اور اپنی بری باتون پر کیون نہین خیال کرتے یہ کیسے
غفلت کے پردے ہین در حقیقت کانی اپنا ٹینٹ نہ دیکھے اور کی پھلی نہارے
کوئی ان خدا کے بندون سے پوچھے کہ بُری صحبت اور کس کا نام ہے ارے سب
کے پہلے تو صحبت تمھین سے ہے اُس کا یہ رنگ کہ گالی بکنا غیبت کرنا زبان لڑانا
جھوٹ بولنا سکھایا جاتا ہے سوچو اور عقل سے کام لو خراب خستہ کر کے بُری عادتون
کا عادی بنا کے تو خود چھوڑتے ہو پھر ویسے ہی رنگ کی صحبت وہ کیون نہ ڈھونڈھین
تمھین نے اُکسایا تمھین نے شہ دی بچون کا کچھ قصور نہین ساری خطا تمھاری ہے
جب بڑے ہو کر وہ بگڑتے ہین تو قسمت کو پکڑ لیتے ہین تقدیر کو الزام دیتے ہین
نہ معنی سمجھین نہ مطلب دیکھین اتنا بڑا کلمہ منھ سے نکال بیٹھتے ہین کوئی ان صاحبون
سے پوچھے کہ تقدیر قسمت نصیبا سوا خدا کے کوئی اور بھی بناتا ہے تو کیا اُسی نے
یہ لکھ دیا تھا کہ آپ کے بچے جوئے کھیلین نجس پانی پئین ناچ گانا سنین تدبیر کرین
تو یہ کوئی آدمی تو اپنی بات کہہ کے پھرتا نہین وہ تو اتنا بڑا مالک ہے آپ ہی ان چیزون
کو حرام کرے گا آپ ہی ایک ایک تقدیر مین لکھ دے گا اگر ایسا ہی ہے تو پھر
اس کے کرنے والون پر گناہ کیسا سزا کاہے کی اُسی کے لکھے پر تو عمل کیا اُسی کا
تو حکم بجا لائے اُسی کا تو کہنا کیا اور وہی اونا ہے منھ جہنم مین گرائے معاذ اللہ یعنی

وقت ایسی ایسی باتون پر خیال کرنے سے روئین کھڑے ہو جاتے ہین انسان اپنی
سی کر گذرے فائدے اور طریقے سے چلے کوشش اور محنت کرے ان سب
باتون کے بعد پھر اگر اولاد ناکارہ اور نالایق رہ جائے تو نصیب کو روئے جہانتک
خیال کیا جاتا ہے یہ خرابی اور بے عنوانی اُس تعلق کی وجہ سے ہے جو آٹھ پہر
چونسٹھ گھڑی مان باپ کو اولاد سے ہے ناواقفی جہالت گھر والیون کا زور اُسپر
اور قیامت صاحب اولاد ہوکر وہ نہ اترائین تو کون اترائے حق بجانب اُن کا
مامتا سے وہ مجبور تمہ سے وہ ناچار چھاتی پر وہ لٹائین کلیجے سے وہ لپٹائین محنت
اُن کی خون جگر اُن کا پیٹ سے اُنھون نے نکالا دودھ اُن کا پیے باپ کا کیا
اجارہ اور کونسا حق پڑھا لکھا ہے جو اُس کے خلاف گذرتا ہے گذرے چاہے
کانٹون پر لوٹے چاہے انگارون پر وہ اپنی ہی کئے جائین گے ایسی ایسی حالت
اور کیفیت مین صدم صدا ہو گئی بچے خاک مین مل کے رہ گئے خیر گذری کہ یہ
چارون لڑکیان میرے ہان وقت کے اندر آگئین گو کہ اُن کی ہین تھوڑا بہت
پڑھی بھی تھین اور اچھون کی صحبت اُٹھائی تھی باپ ان لڑکیون کے
اکثر باہر رہا کرتے تھے اس پر بھی تھوڑے ہی دن اور اگر پڑھنے کو نہ بٹھادیجاتین
تو بگڑ جائین پھر نہ روکے رکین نہ تھامے تھمین ذرا ظہور جو ان مین نیک باتون پر
نظر کرنے کا مادہ تھا وہ اُن کی ماؤن کے تعلیم پائے ہوئے ہونے کے سبب سے
ورنہ تو یہ ان پڑھ اور جاہل ماؤن کے بچے توتلے پن ہی سے زبان لڑانے لگتے
مین کہان وہ چار دن اور کہان وجیہ النسا بیگم مگر ان چارون پر مجھے وہ محنت
نہین کرنا پڑی جو ان صاحبزادی کے بنانے مین وقت اُٹھائی ناک چنے چبانا پڑے

رو رو دی کوئی دوسرا ہوتا تو دل ہار دیتا مین نے کہا کہ اِدھر کی دنیا اُدھر ہو مگر
ان کو بھی ادھر سے اُدھر کر کے چھوڑون گی جب مہینہ بیس دن خوب سر پھرا
اور ڈرا کے دھمکا کے احمق بیوقوف کہہ کہہ کے تھکی اور اثر نہ ہوا تو مین نے انکا
جانا روکا نظر بند کیا اچھا خاصا سبق یاد ہے اور دوسرے دن جو گھر سے آئین
چوپٹ بھر سرے سے چلیے نتھنون مین دم آگیا تھا اس ترکیب سے آج کا سبق
کل جو سُنا اُسی طرح ازبر فرفر سُنا دیا ہا ہا اتنے ہی تجربے پر مین نے اُنکی امان جان
سے کہلا بھیجا کہ بیوی اگر آپ کو خالی میرا دماغ جلانا منظور ہے تو مجبوری ہے
اور نہین تو آپ میری مرضی پر لڑکی کو چھوڑ دیجیے خبر نہ پوچھیے چاہے مین بھیجون
اور چاہے نہ بھیجون پہلے تو صالحہ بیگم صاحب کچھ سوچ سمجھکر رکین امجاری بیگم
صاحب سے صلاح لی اُنھون نے کہا کہ اک کام کیا ہے تو پورا کر دیجیے ادھر مین
چھوڑ دینے کے کیا معنے اُستانی جی صاحب سچ کہتی ہین تب اُنھون نے کہلا بھیجا
کہ مین تو آپ کو سونپ چکی آپ کو اختیار ہے جیسے وہ گھر نہ سیے وہ گھر کھانا دونون
وقت مین بھیج دیا کرون گی مین نے اُن کی اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اور
دو چار دن وہ بھی چپ رہین پانچویں روز لپٹا ہوا دسترخوان لیکر بختاور دُلھن
کے ہان گئین اور کہا کہ وجیہ النسا کا کھانا بھجوا دو وہ ہنس کر بولین کہ آپ کو کچھ
خیر ہے کہین ایسا غضب بھی نہ کیجیے گا ورنہ وہ پڑھانا لکھانا بند کر دین گی کیا خدا
نہ کرے وہ محتاج ہین جو آپ فاقہ دین گی صالحہ بیگم چپ ہو رہین مین نے چار
روز مین وجیہ النسا کا دل ہاتھ مین لے لیا اور کہا کہ دیکھو بوا اگر تمھارا گھر جانا نہ
بند ہوتا تو تم اسی صفحے مین اٹکی پڑی رہتین یہان رہنے سے یہ بات حاصل ہوئی کہ

چار روز مین ایک ورق یاد ہوگیا تم ماشاء اللہ سب مین بڑی ہو چاہیے تو یہ تھا کہ
اُن کو پڑھاؤ نہ یہ کہ اُن سے پیچھے پڑی رہن رہن کیا کرو چرخا کاتنا چھوڑ دو دل لگاؤ
چار دن مین کہین سے کہین ہو رہو گی لیکن گھر نہ جانا گھر گئین اور بھول چوک مین
گھر گئین تم نے آزما لیا کہ وہان جانے سے یاد سبق کبھی ذہن سے نکل جاتا ہے پھر
نہ تمھاری چلتی ہے نہ میری دال گلتی ہے جھک مار کے اُلٹا ورق اُلٹنا پڑتا ہے
کوئی آگے بڑھتا ہے تم گھر کی یاد مین پیچھے ہٹتی ہو کسی کا کیا جاتا ہے تمھارے ہی سر
دُہری محنت پڑتی ہے ماں باپ سے کوئی چھوٹ تو جاتا نہین جس دن چاہے
کھڑے کھڑے چلی جاتا وہ بھی جب کہ منھ دکھانے کے قابل ہو لے سبق یاد کیے
بے کچھ پڑھے ہوئے کون سی صورت لے کے جاؤ گی بڑی غیرت کی جا ہے کہ تمھین
کچھ خیال ہی نہین اس کان سنا اُس کان اُڑا دیا نانا جان کل تم سب کا امتحان
لینے کو کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو امتحان مین پورا اُترے گا اُس کو اُس کے
درجے کے موافق چیزین دون گا اگر امتحان ہوا اور تم پھسڈی رہین تو کیا ہوگا
تم سے چھوٹی وہ چیزین ہاتھون ہاتھ لے جائین گی اور تم منھ تکتی رہ جاؤ گی
محنت کرنے سے میرا یہ مطلب نہین ہے کہ تم رات دن پڑھنے مین غلطان پیچان
رہو کتاب کا کیڑا بن جاؤ رحل سے سر نہ اُٹھاؤ بلکہ یہ غرض ہے کہ رات کو سبق
دیکھ بھال لو دوسرے دن جتنا پڑھو اُسے خوب یاد کرو اتنا رٹو کہ دل پر نقش
ہو جائے تم بُدر بُدر پڑھ کر لفظون کو کچھ اس طرح منھ مین قید کر لیتی ہو کہ سُننے والا
سمجھ نہین سکتا منھ کھول کر ٹھہر ٹھہر کے ذرا اونچی آواز مین پڑھا کرو اور یہ
این این تو چھوڑ دو کوئی اور بچہ بھی تمھاری طرح سے اپنے سبق کو ہزارون این لگا کر

بڑھانا ہے یا تمھین نے یہ نیا طریقہ ایجاد کیا ہے نہ این کا کام ہے نہ اون کا تم اپنی
بنائی ہوئی لفظین پھر کے لیے رہتے وو دیرے قاعدے مین نہ ملاؤ تین حرف کی لفظ
پر پانچ دفعہ ہلتی ہو کل مین دیکھ رہی تھی کہ بسم اللہ کو تم نے جس طرح پڑھا یاد ہونے
کی وجہ سے این اون تو خیر نہ تھی مگر تمھاری کمر کی مجھے خیر منانا پڑی این اون تو رفتہ
رفتہ چھوٹ گیا مگر ہلنا نہ موقوف ہوا آخر مین نے یہ حکم لگا دیا کہ جو جے دفعہ ہلے وہ اوروں
کو اُتنے سلام کرے اور وہ (خدا تمھارا ہلنا چھڑائے) کی دعا دے دن بھر مین
جس جس نے جتنے سلام کئے ہون ہم سے خبر کرے اس کے تیسرے ہی روز شام
کی وردی مین معلوم ہوا کہ آج وجیہ النسا نے دو سلام کیئے اور دلدار نے ایک
پانچوین روز کچھ نہ تھا خدا نے ان معصومون کی دعا سُن لی اور وہ عادت بھی چھٹ
گئی وجیہن پہلے سب کے پیچھے پیچھے لٹکتی بھٹکتی چلی جاتی تھین کہتے سُنتے خدا خدا کر کے
یہ بل نکلا برابر پہونچ کر اس کا شوق ہوا کہ اب آگے بڑھون اور اس شوق کو ترقی
ہوئی آپسمین لاگ ڈاٹ پڑی پھر تو ایک ایک نے جان توڑ توڑ کے پڑھنے اور کام سیکھنے
مین زور لگائے ماشاء اللہ سال نہ پلٹنے پایا کہ کچھ سے کچھ ہو گئین نانا جان نے
مجھے امتحان کی نسبت کہتے سُن لیا تھا میری خوشی کی وجہ سے چھ ماہی کا امتحان
شروع کیا اور اُس مین روپیہ کتابین قلمدان چاقو قینچی اودی ریشم کپڑے جو بانٹے
سب کے حوصلون مین اور ترقی ہو گئی حالانکہ امتحان مین خود بھی لیا کرتی تھی اور
پندرھوین روز شاباشی مٹھائی دعا تقسیم ہوتی تھی مگر اُس امتحان سے اتنا نفع نہ ہوا
تھا جو اس سے ہوا وجیہ النسا کی دیکھا دیکھی اُن لڑکیون نے بھی گھر کا جانا چھوڑا
اور دو دو مہینے تک ڈولی کی صورت نہین دیکھی اُن کی ماؤن نے بھی کلیجے پر پتھر

رکھ لیا مین نے جب بلوایا ٹال دیا جب کہلوا بھیجا عذر کیا دس دفعہ کے بلانے مین
ایک مرتبہ کوئی چلا آیا وہ بھی کھڑے کھڑے اور اس پر بھی جدا جدا کبھی کھڑی سواری
بنجاور دہین آنکلین کبھی امجدی بیگم صالحہ بیگم نے تو قدم ہی نہین رکھا جب سال
پلٹا اور ان دونون صاحبون سے بار بار سُنا کہ ماشاء اللہ وجیہن اب کوئی چیز ہوگئی
اور اُستانی جی نے اُس کی طبیعت عادت خصلت ایسی بدل دی کہ وہ وجیہ النسا
ہی نہین معلوم ہوتی تب اُن کے آنے کی نوبت آئی اور لڑکی کا امتیاز سلیقہ انداز
طریقہ نشست برخاست ادب قاعدہ پڑھنا لکھنا تہذیب محنت دیکھکر بے تحاشا
کھڑے قدے میرے قدمون پر گر پڑین اور دعائین دے کر اس قدر گڑگڑائین
کہ مجھے شرم آگئی اور کہا کہ بیگم صاحب بس میری محنت کی داد مل گئی اب آپ کیون
مجھے کانٹون پر گھسیٹتی ہین دنیا مین یہی ہوتا ہے ایک کا کام ایک سے نکلتا ہے
خدا نے اُس کی تقدیر مین لکھ دیا تھا مگر ذراسی محنت کے ساتھ محنت اسی نے
کی لیجیے آگیا مین ہزار چاہتی تو کیا ہوتا خدا سے معاذ اللہ کہین زور چل سکتا ہے
جب اس لڑکی کا (جس کی طرف سے ہم سب کو یاس تھی) چار دن مین یہ حال
ہو گیا تو ہونہار ہوشیار لڑکیان ضرور ہی قابل محنت کے ہوتی ہین اور اس سے
یہ بھی بخوبی ظاہر ہوگیا کہ چاہے مان باپ ہی غفلت کرکے یہ زمانہ اُن کا گنوا دین
اور لاڈ پیار کے مارے کام نہ لین محبت سے بوجھ نہ ڈالین آدمی بنانے پر توجہ
نہ کرین ان مین خدا نے سب طرح کی قوت دی ہے جس راہ لے چلو یہ چلینگی
جادھر پھیر دو پھر ین گی جس طرح چاقو قینچی پر کام نہ لینے سے زنگ آجاتا ہے اور
وہ بیکار ہوجاتے ہین اسی طرح سے ان بچون مین تیزی عقل جوہر سب ہی کچھ

خدا نے حصہ رسد دیا ہے کام نہ لینے کی وجہ سے تیزی پر مٹھے پن کا اور عقل پر جہالت کا پردا پڑ جاتا ہے بے ہنری سے جو ہنر نہین کھل سکتے گُن سا ور خراب ہو کر رہ جاتے ہین اور سب اچھی قوتین سلب ہونے سے اُن کے مخالف اور دشمن جو اُن کی کمی اور زوال کی راہ دیکھا کرتے ہین چار طرف سے زغہ کرکے گھیر لیتے ہین اور بچے کو دیوانہ کردیتے ہین جسطرح عالم کا دشمن جاہل اور محنتی کا کام چور اسی طرح عقل کا دشمن جہل سستی کی بیری چالاکی و چستی ہے بچون کا ذکر مین نے اس غرض سے کیا کہ دنیا مین کے سب آنے ز اون کا وہ پہلا حصہ ہے اور اسی حصہ مین اُن کے اوسط و انجام کی درستی کا وقت مقرر ہے اگر اس عہد مین ذرا بھی خامی رہ گئی تو آگے بڑھکر وہی خامی اپنا رنگ ضرور دکھائے گی خواہ جوانی مین ہو خواہ بڑھاپے مین یہ جو آپ اکثر جوان اور بوڑھی عورتون کو دیوانی اور اول جلول دیکھتی ہین اس کا وہی باعث ہے جو مین نے عرض کیا بالکل احمقون اور جاہلون کا تو ذکر ہی نہین وہ سب زمانون مین یکسان رہتے ہین اور جوانی بڑھاپے مین لڑکیون سے زیادہ نادانی کرتے ہین یہ مین نے اُن کا تذکرہ کیا جو نام چار کو پڑھے ہین یا جھوٹ موٹ کی اچھی صحبت اُٹھائی ہے علم ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے کچھ دنیا ہی کے کام نہین بنتے بلکہ آخرت مین بھی کام آتا ہے جب بے لکھا پڑھا کسی کتاب کا ایک حرف (الف) نہین پہچان سکتا تو الله کو کیا پہچانے گا حالانکہ جو حق پہچاننے کا ہے وہ ایسا دشوار ہے کہ ہم کیا اور ہماری ہستی اور بنیاد کیا ہے جب (نہین پہچانا حق پہچاننے کا) ہمارے نبی برحق نے ارشاد لیا ہے لیکن یہان میری مراد اس معرفت حقیقی سے نہین ہے بلکہ میرا مقصود یہ ہے کہ ایک

توسنکر کسی بات کو جاننا اور ایک آنکھوں سے دیکھکر پہچاننا سننے اور دیکھنے مین جو
فرق ہے وہ ظاہر ہے تمھارے اُن کے مُنھ سے خداے پاک کا نام سُنکر ہم کو بھی معلوم
ہوا کہ کوئی خدا ہے اور جب اپنی آنکھون سے اُس کا کلام پاک دیکھا اور پڑھا ترجے
پر غور کیا اُس کے معنی اور مطلب پر نظر ڈالی اپنی بے اختیاری کے آنے اور بے بسی
کے جانے پر لحاظ کیا پھر اذا جاء اجلہم پر خیال کیا تو صاف ظاہر ہو گیا کہ جو ہم کو دنیا پر
لاتا ہے اور جو ہم کو یہان سے بلاتا ہے وہی خدا ہے اور کیسا خدا ہے جو ایک اکیلا ہے
نہ اُس کا سہیم ہے نہ ندیم نہ عدیل ہے نہ نظیر نہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ صلاح
و مشورے کی حاجت قل ہو اللہ احد پڑھا اور یہ بات حاصل ہو گئی بیگم صاحب
اور سب کو جانے دیجیے اگر آدمی عقل و انصاف کے ساتھ کام لے تو ایک آیہ
ان اللہ علی کل شئی قدیر سے کیا کیا مطلب نہین نکل سکتے اسکے معنے یہ ہین کہ بتحقیق
خدا کل چیزون پر قادر ہے اور در حقیقت یہی ہے کہ ہمارا کھانا پینا مرنا جینا
ہماری بیماری صحت ہماری آبرو عزت ہماری روح ہماری جان ہمارا لباس
ہمارا امکان دھن دولت بال بچے چلنا پھرنا اُٹھنا بیٹھنا عہدہ عدہ سب
اُسی کے تو قبضۂ قدرت مین ہے وہی ابر بنائے وہی مینھ برسائے اسی پانی
سے کہین موتی بناتا ہے کہین اناج اُگاتا ہے ابر کا دوڑتے ہوئے جانا آفتاب
کا مُنھ اندھیرے آنا دن کا اُجالا رات کے تارے رعد کا غل بجلی کے اشارے
ہوا کا چلنا رُت کا بدلنا بدلی کا اندھیرا فصل کا پھیرا چاند کا گھٹنا بڑھنا دھوپ کا
اُترنا چڑھنا غنچے سے پھول پھول سے پھل بنانا ایک بیج سے درخت کا نکلنا
ساری خدائی کا سنبھالنا ایک دانے سے خرمن کر دکھانا اور پھر ایک ایک

کے حلق تک پہونچانا سوا اِس کے کسی دوسرے سے بھی ممکن ہے علم سے عقل کو مدد ملتی ہے زور بڑھتا ہے بے علم کے خالی عقل لڑا کے کام نکالنا بہت مشکل کام ہے جزبی کوئی ہوگا جو بے پڑھے لکھے ایسا کر سکتا ہو توفیق نیک رفیق ہونے کی تو اور بات ہے اس کی مثال سامنے کی یہ ہے کہ جو باتین مین نے آپ سے اس وقت کین یہ آپ کے بھی خیال مین تھین نہین تھین اگر ہوتین تو وجیہ النسا کی اُٹھان کا یہ انداز نہ ہوتا آٹھ نو برس کا بچہ ایسا نہین ہے جسے پورا کلمہ نہ یاد ہو یا دہنا بایان ہاتھ نہ بتا سکے اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بوجہ بےعلمی اور نادانی کے آپ اس بچی کی اچھی تعلیم بھی نہ کر سکین جس کے بُرے بُرے نتیجے آپ پر خود اتنی مدت مین ظاہر ہو گئے ہون گے مین نے جو ٹوٹی ماری اس وقت گفتگو کی یا وجیہ النسا کو جو چار باتین آپ سے سوا معلوم ہو گئین یہ کاہے سے اسی علم کے صدقے سے علم کے معنے جاننے کے ہین اس مین سبھی طرح کا تو جاننا خواہ روزہ نماز ہو خواہ سلیقے مسائل دنیاداری کی باتین ہون یا دنیاداری کی علم بے سیکھے آ نہین سکتا پس ضرور ہوا کہ مین آپ سے اور آپ مجھسے سیکھین یہی آج تک ہوتا آیا ہے جو نہ جانتا ہو اُس کے پوچھنے مین اور جو معلوم ہو اُس کے بتانے مین کبھی دریغ نہ کرنا چاہیے جو ایسا کرتے ہین اُن کو مبارک رہے ہم تو اچھی عادت اپنی ماما اصیل کی اختیار کرتے ہین اور بُری بات فرشتہ خان کی نہین سنتے چاہے نفس ہو یا شیطان میری اس ساری پریشان تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ آپ مجھکو بار بار کی منت و خوشامد سے نہ محجوب کیجیے اور جو کچھ ہوا اس کو خدا کی طرف منسوب کیجیے

صالحہ بیگم صاحب میری ساری باتین سناکین اور پھر کہا تو یہ کہا کہ میری بچی مین تجھپر ہزار جان سے قربان تو نے تو مجھے بال بچون سمیت مول لے لیا اور پھر آزاد کر دیا عمر بھر یہ احسان نہ بھولون گی ماشاء اللہ چار دن مین تو نے اس اوٹ پٹانگ چھوکری کو جس کی کوئی کل اونٹ کی طرح سیدھی نہ تھی کیسا ہموار اور درست کر لیا یا مین صورت دیکھنے سے جلتی تھی یا گھر بیٹھے پیار چلا آتا ہے مین نے کہا کہ بیگم صاحب دیکھیے آپ کا یہ فقرہ بھی (کہ کوئی کل اونٹ کی طرح سیدھی نہ تھی) مجھے نہین پسند آیا اگر آپ کو ناگوار نہ گذرے تو مین عرض کرون (صالحہ بیگم) نہین بیوی تمھاری بات اور ناگوار گذرے خدا معلوم مین تمھین سمجھتی کیا ہون مین نے کہا کہ خداوند عالم نے اونٹ کو عجیب الخلقت صرف اپنی قدرت خلاقی دکھانے کو بنایا ہے اور یہی سبب ہے جو قرآن مجید مین حکم دیتا ہے کہ دیکھ تو اونٹ کی طرف کیونکر پیدا کیا گیا مطلب اس سے یہ ہے کہ پیدا کرنے والے کی قدرت کو دیکھ بظاہر بے ہنگم کاواک چار ہاتھ کی گردن پر ہاڑا اور پھر اس سے کیسے کیسے کامون کا نکلنا خدا تو اس کو اس شکل پر ایک مصلحت خاص سے بنائے اور ہم اونٹ کی کسی کل کو سیدھا نہ سمجھکر اپنی جہالت سے ٹیڑھی راہ چلین اور عیب لگائین تو آپ ہی بتائیے یہ اُس کی کاریگری پر نام دھرنا ہے یا نہین صالحہ بیگم نے دونون ہاتھون سے جلدی جلدی منھ پر توبہ توبہ کہہ کے تھپڑ مارے اور کہا کہ ای ہے سچ تو ہے کسی نے کیا بری مثل کہی ہے تو جو کوئی اس نگوڑی مثل کو یاد کرے خداوندا میری خطا معاف کرنا مین نہ جانتی تھی گو مین نے دیکھا نہین مگر تیرے اونٹ بنانے کے صدقے مین اس فقرے پر مسکرا کر رہ گئی اور سارا گھر ہنسنے لگا کوئی پہر بھر ٹھہر کر

صالحہ بیگم رخصت ہونے لگین مین نے کہا جی چاہے تو وجیہ النسا بیگم کو لیتی جایئے
کہا کہ نہین بیوی مین لے جا کر کیا کرون گی مین تو دیکھ چلی رہے اُن کے باپ
اُن سے خیریت کہہ دون گی پھر اور ہی کون جس کے لئے لے جاؤن میر نقش علی
صاحب پیشہ ورون مین سے تھے چکن اور کامدانی کی چیزین بنا بنا کر بیچتے تھے
جتنے بچے ہوتے گئے خرچ بڑھتا گیا خدا نے اُن کے کام مین بھی ترقی دی دو سے
چار کاریگر ہوئے چار سے آٹھ رفتہ رفتہ کارخانہ ہو گیا جیسے وجیہ النسا میرے
ہان آئین اس سال سے دن دونی رات چوگنی اُن کے کاروبار مین رونق
ہو گئی جب بیوی میرے یہان سے گھر پہونچین اور میر صاحب رات کو آئے
تو اُنھون نے یہان کی سب باتین دُہرائین جن کو سنکر میر صاحب کی باچھین
کھل گیئن اور کہا کہ ایک دن تو لڑکی کو بلاؤ ذرا مین بھی تو دیکھون کہ چودہ
پندرہ مہینے مین کیا کیا سیکھا بیوی نے کہا بلانا تو میرے اختیار مین ہے مگر
مین بلاؤن گی نہین اور کیا عجب ہے جو لڑکی خود نہ آئے مین پہر بھر کامل
وہان بیٹھی اُس نے آنکھ اُٹھا کر میری طرف نہ دیکھا کہ یہ مان ہے یا کوئی
غیر عورت قرآن شریف گردان کر کتاب اُٹھائی کتاب پڑھ کر رکھی تختی
لے بیٹھی اُس سے فرصت ہوئی تقچی کھل گئی چار دن پانچون سر جوڑے اپنا
اپنا کام کیا کین مین تو چلی آئی نہین معلوم اس کے بعد پھر کون کون سے کام
کئے فرصت کس وقت ہے جو کوئی بلائے اور بلائے ہزار جب وہ آئے بھی
تمھاری خوشی ہے کل مین کسی کو بھیج دون گی دوسرے دن اُنھون نے یہ سب
باتین بختاور دُکمن سے کہین اُنھون نے کہا کہ آٹھ دس روز مین میرے اصغر کی

دودھ بڑھائی انشاللہ ہوگی اُس دن قصد ہے کہ اُستانی جی کو بھی لاؤن اور
لڑکیون کو بھی بلاؤن وہ چپ ہو رہین بارہ کو بختاور دولہن پہونچین اور ادھر
اُدھر کی باتین کر کے کہا کہ آپ سے کئی روز پیشتر اسی غرض سے مین کہنے کو دوڑی
آئی ہون تاکہ آپ پوچھنے گچھنے کا عذر نہ کیجیے اُس جمعہ کو آپ کی دعوت ہے
اور اپنے ساتھ لڑکیون کو بھی لیتی آیئے گا آپ کے آنے سے میری عزت گھر
کی حرمت محفل کی زینت ہو جائے گی مین نے کہا کہ آپ نے بہت خوب کیا
جو پہلے سے کہہ دیا عین وقت پر شاید مین نہ پہونچ سکتی اب تو بڑا وقت
آپ نے دیا ہے مین اجازت لیکر انشاء اللہ ضرور آؤن گی وہ مجھے راضی پاکر
خوشی خوشی واپس گیئن شب کو نانا جان سے مین نے عرض کیا اُنھون نے فرمایا
کہ جانا مگر تمھاری امان جان سے نہین کہا مین نے کہا جی نہین تو فقط مجھی
سے کہا ہے وہ چپ ہو رہے صبح کو جیسے ہی مین اپنی فرض وواجب ضرورتون
سے فراغت کر کے بیٹھی ہون کہ پھر اُن کا میانہ آیا اور بختاور دولہن اُترین
عقلمند کی دور بلا بختاور دولھن نہایت ذہین اور ہوشیار تھین کل امان جان
سے کہنا بھول گیئن گھر پر جاکر یاد آیا بڑی دیر تک رنج مین مبتلا رہین جب
عقل سے مدد مانگی تو اُس نے ایک عمدہ تدبیر بتادی جون تون رات کاٹی
صبح کو پھر آموجود ہوئین پہلے مجھی سے صاحب سلامت ہوئی جب مین کھڑی
ہوگئی تو کہا کہ آپ بیٹھیے مین بڑی بیگم صاحب پاس جاؤن گی کیونکہ خاص
اُنھین کے لینے کو آئی ہون پھر چپکے سے رات کی بات دھرا کر کہا کہ آپ بھی
اگر میری سعی کیجیے مین بھی اُن کے ساتھ ہوئی کمرے مین پہونچی پہلے امان جان

کو سلام کیا پھر ہاتھ جوڑا اور سر جھکا کر بیٹھ رہین وہ ہائین یہ کیا ہائین یہ کیا کچھ کہو تو سہی
ہزار ہاتھ جدا کرتی ہین یہ نہین سنتین پھر کہا تو یہ کہ میری خطا معاف کیجیے امان جان
ہائین خطا کیسی رنجتا ورد ولھن ایسی ہی ہو آپ معاف کیجیے تو مین ہاتھ سے ہاتھ
جدا کرون اُنھون نے گھبرا کر کہہ دیا کہ اچھا بیوی معاف کی اُسوقت رنجتا ورد ولھن
نے عقل کی بتائی ہوئی بات یون کہنا شروع کی کہ کل مین نے اُستانی جی
سے فقط اس لیے کہا کہ دو دو صاحبون کی اُن کو اجازت درکار ہے پہلے
اُن سے کہہ دون تاکہ یہ رخصت لے رکھین آپ سے نہ کہنے کی یہ وجہ تھی
کہ دونون صاحبون سے کوئی یہ نہین کہہ سکتا تھا کہ خاص ہمارے لینے کو یہ
آئی تھی آپ اللہ رکھے گھر کی مالک ہین میری بھی بڑی اُن کی بھی بڑی اُسکے
علاوہ فقط نواب دولھا صاحب سے پوچھنا تھا وہ روز محل مین آتے ہی
تھے مین سمجھی کہ پہلے اس مشکل معاملہ کو طے کرون وہ سہل ہے کل آپ سے
عرض کر دون گی اور الگ الگ آنا دونون صاحبون کے بلانے کے لئے
ضرور بھی تھا اُستانی جی صاحب کو مقدم صرف اس وجہ سے کیا کہ تھوڑی مدت
کو یہ مانتین نا اور جھٹ سے عذر کر دیتین پہلے آپ سے عرض کرنا چاہیئے تھا اور
مجھسے اُس کا عکس ظاہر ہوا اس لئے مین نے خطا بھی بخشوالی اب جمعہ کو
اُستانی جی صاحبہ اور پانچون لڑکیون کو لے کر سویرے سے آپ تشریف
لائیے گا نہین میری آنکھین دروازے سے نہ ہٹین گی اور دل آپ ہی مین
لگا رہے گا جس سے میرے کاروبار مین بڑی خرابی ہو گی جتنے سویرے آئیے گا
اُتنا ہی مجھ پر زیادہ احسان فرمائیے گا صبح و شام دونون وقت کی دعوت ہے

اماں جان اُن کی باتیں میٹھی ہوئی سنا کیں اور مسکرایا کیں جب وہ کہہ چکیں تو کہا کہ بس آپ کی داستان ختم ہوئی اُنھوں نے کہا جی ہاں کہا میں ضرور چلتی مگر چونکہ پہلے آپ نے طاہرہ بیگم کو کہا ہے اور بعد میں مجھے اسی طرح یہ جمعہ کو آیئنگی اور میں ہفتہ کو (نجتا ورد دلھن) ای ہے بیگم صاحب ہفتہ کو میرے ہاں کیا ہے (اماں جان) چاہے کچھ ہو چاہے نہ ہو مجھے ہونے ہوانے سے کیا کام جسطرح بلانا اُسطرح جانا ہفتہ کے دن میں سویرے سے چلی آؤنگی (نجتاورد دلھن) اپنی آنکھوں کی قسم ہفتے کو کچھ نہیں ہے اُس کے لیے تو خاص جمعہ مقرر ہے (اماں جان) میں نے اپنے جانے کا ہفتہ مقرر کیا ہے جب دو وقت کی دعوت ہے تو کیا کھانا کھا کے لوگ اُسی وقت سوار تھوڑی ہو جائیں گے (نجتاورد دلھن) جی ہاں نو دس بجے کے بعد شاید دو چار مہمان رہ جاں تو رہ جائیں (اماں جان) تو بس اُنھیں دو چار میں پانچویں میں بھی شامل ہو جاؤں گی نجتاورد دلھن نے گھبرا کر پھر ہاتھ جوڑنے کا ارادہ کیا کہ اماں جان نے ہنس کر ہاتھ پکڑ لیے اور کہا کہ ہوی میں تمھاری باتوں سے سنستی تھی پہلے بلانا اور پیچھے بلانا میں کون غیر ہوں اور طاہرہ بیگم کون غیر ہیں آپ خاطر جمع رکھیے میں ضرور آؤں گی اور جہاں تک بن پڑے گا سویرے آؤں گی ماشاءاللہ طاہرہ بیگم کے کام جب یہ چلیں گی تو میں بھی چل سکوں گی (نجتاورد دلھن) کام کیسے نہانے دھونے سے ایک دن پہلے فرصت کر رکھیے صبح کی نماز کے بعد سوار ہو جیے کھانا اُس دن پکوانا نہیں آدمی آپ کے ساتھ ہوں گے جو یہاں رہ جائیں گے وہ نواب صاحب اور نواب دولھا صاحب کی دعوت کا بچا کھچا کھالیں گے (اماں جان) تو یہ کہیے سارے گھر کی دعوت ہے

(بختاور دولھن) جی دعوت کیسی یہی دال دلیا چٹنی روٹی جو کچھ میسر ہے آپ کے ساتھ
کھانے کو جی چاہتا ہے نہ دودھ بڑھائی ہے نہ کھیر چٹائی میری غرض فقط آپکے
بلانے اور اُستانی جی کے لے جانے سے ہے (امان جان) تو اچھا جمعہ کو رہنے دیجیے
پھر کسی دن انشاءاللہ چلین گے ہم دودھ بڑھائی سمجھے تھے جب وہ بات نہین
تو جمعہ پیر کیسا چلیے ابھی چلیے بختاور دولھن ہنس کر چپ ہو رہین اور پھر بہ کمال منت
امان جان سے وعدہ لیکر اپنے گھر گیئن جمعرات کو امان جان نے تیاری کی مین
اور وہ نہایئن لڑکیون کو نہلوایا کپڑے بدلوائے مین تو اجازت لے ہی چکی تھی
شب جمعہ کو امان جان نے بھی پوچھ لیا رحمت اعجوبہ دولت محمدی خانم بھی تیار ہوئین
نانا جان اور ابا جان اپنی دعوت کا حال سُنکر مجھسے کہنے لگے کہ یہ تو انھون نے
نئی بات کی ہے تم لوگ تو خیر اپنے ساتھ مٹھائی لے جاؤ گی لڑکے کے ہاتھ مین
کچھ دو گی ہماری دعوت تو مفت مین ہوتی ہے اس کی کیا تدبیر مین نے کہا
کہ آخر وہ یہان آتی ہین جس دن لڑکے کو لائین گی مین آپ سے کہلوا بھیجونگی
باہر بلا کر جو مناسب ہو ہاتھ مین دیدیجیے گا اور اگر نہ لائین گی تو کہہ سن کے لڑکے کو
اک دن بلا لیا جائے گا سوا اس کے اور کیا تدبیر ہو سکتی ہے نانا جان نے فرمایا
کہ ہان بات تو معقول ہے تم نے مٹھائی منگوا لی ہین نے کہا کہ جی ہان غلام علی ہی
کو تو روپے دیے تھے بختاور دولھن کے مزاج مین تکلف کم ہے اس وجہ سے
مین نے فقط پانچ روپیہ کی مٹھائی منگائی ہے ایک خوان لگا لیا اور قصد ہے
کہ پانچ پانچ روپے بچے کے ہاتھ مین دے دین دیکھیے وہ قبول بھی کرتی ہین یا
نہین کھانا کھانے کے بعد رات کو بڑی دیر ایسی ہی ایسی باتین رہین پھر سو رہے

صبح کو اُٹھکر نماز وغیرہ سے فرصت کرکے جانے کا سامان کر ہی رہے ہین کہ امیر خانم آموجود ہوئین اور کہا کہ لیجیے یہان تو نام خدا سب چلنے ہی کو تیار بیٹھے ہین مین نے کہا کہ ہان وعدہ ہی کر چکے تھے (امیر خانم) جی ہان بیوی نے مجھے نہ ٹکنے دیا کہا تم جلدی جاؤ کہ نا رات بھر خوشی کے مارے مجھے نیند نہین آئی کہ کل آستانی صاحب یہان آئین گی خدا نے یہ دن دکھایا اب ایک دم کی دیر ناگوار ہے مین نے کہا بھی کہ وہ وعدہ کر چکی ہین تو ضرور آئین گی کہا کہ نہین دل نہین مانتا ابھی جاؤ دیر نہ لگاؤ اور میری بیتابی ظاہر کرو تاکہ وہ آنے مین اور جلدی کرین گھر سے نکلنا بھی کو دشوار ہو جاتا ہے اور اُن کو تو ماشاء اللہ ہزارون کام ہین چلتے چلتے ایک نہ ایک کام نکل آئے گا مین نے کہا کہ اب کچھ دیر نہین کہار آئے اور سوار ہوکے رحمت اور دولت کو سرادل کر دیا ہے کوئی دم مین خبر آتی ہے امیر خانم کھڑے کھڑے یہ باتین کرکے اور پہلے مین جاکر خبر کرون کہہ کر تو ڈیوڑھی مین گئین اور دولت کو اُدھر سے پردا کرائے آتے دیکھکر جلدی سے سوار ہوکر پہلے چلی گئین اُن کے بعد تین پینسون مین ہم ساتون آدمی سوار ہوئے اور وہان پہونچے دروازے پر امیر خانم سب کو لیے کھڑی تھین استقبال کرکے آنکھین بچھاتے سب ہم کو لے گئے پانچون لڑکیان میرے ساتھ تھین جہان مین بیٹھی وہان میرے پہلو سے لگ کر وہ بھی بیٹھ گئین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نئے نئے کہان ہین اُن کا گھر ہی نہین مین نے تھوڑی دیر تو اُن کو بیٹھنے دیا پھر کہا تمھارا تو گھر ہے تم یہان ہاتھ پر ہاتھ دھرے کیون بیٹھی ہو وہان جاؤ دیکھو شاید کوئی کام ہو آج ہی تو تمھارے سلیقے اور سگھڑاپے دیکھنے دکھانے کا دن ہے سردار نے جواب دیا کہ جی ہم سے کوئی کہے بھی تو ہم نے

کہا کہ مین کہتی ہون کہا کہ آپ کا فرمانا بجا ہے مگر کام تو ممانی امان کے ہان کا ہے مین نے
مسکرا کر کہا کہ اچھا بوا حشمت تم جاؤ وہ بھی سر جھکا کر خاموش ہو رہی اتنی دیر مین بختاور دولھن
آئین اور اُن کو چپ چاپ مہمانون کی طرح بیٹھے دیکھکر کہا کہ اوئی لڑکیون یہ تم
الگ تھلگ خالی خولی کیون بیٹھی ہو اٹھو گھر کا کام کاج دیکھو مہمان بن کر بیٹھنا
کیسا بیوی سے پوچھ کر جاؤ سب نے کہا کہ بیوی تو خود فرما رہی تھین مگر جا کر کیا کرین
آپ جو جو کام بتائین ہم انھین آنکھون سے بجا لائین (بختاور دولھن) نے کسی کو پانون
پر مقرر کیا کسی کو کشتیون کا انتظام سونپا کسی کو مہمان کے اُتروانے اور لانے کا عہدہ
دیا وجیہ النسا سے کہا کہ تم کھانے پر رہنا اور مٹھائی جو آتی جائے اسے کوٹھری مین
رکھواتی جاؤ ایک آدمی یہان رہنے دو باقی اُن کو بھی کام مین لگا دو وجیہ النسا
نے رحمت اور دولت کو ساتھ لیا دو چار مہمان آچکے تھے مٹھائی اُٹھوائی خوانون پر
نام لکھکر کوٹھری مین رکھوائے بچھونے درست کیے پاندان کھول کر دیکھے ضروری
چیزون کا جائزہ لیا باورچی خانے مین جا کر کھانے کی خبر لی تنور سے روٹیان آئین
وہ گن کر رکھوائین پھر مہمانون کی طرح آکر بیٹھ رہین نو بجے بجتے دسترخوان بچھا
کھانا کھلایا گیا جن جن کو آنا تھا وہ آچکے تھے دس پانچ عزیز نہین آئے تھے
پھر بھی مہمانون سے ماشاء اللہ کھچا کھچ مکان بھر گیا میر نقش علی صاحب کی بیوی
اپنی لڑکی کے پیچھے پیچھے اُن کے کام گرہستی سلیقہ دیکھتی پھرتی تھین اُن کو یہی
ایک کام تھا مین نے جو ان مصارف پر نظر کی اور دودھ بڑھائی کی چھوٹی سی
شادی کو دیکھا دل بھر بھر آیا جی چاہا کہ اس فضول خرچی پر کچھ کہون بڑی دیر سے
اسی اُدھیڑ بن مین تھی اور بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ جو چیز ہے افراط سے جو

بات ہے کرو فرسے سب کھاپی چکے اور مہن بھر کی روٹیان بچ رہین بیگم صاحب روٹیان بچے کا حال سنکر بولین کہ باہر بھجوادو اور اُن سے کہو کہ فقیرون کو بٹوادین دس بجے ہمارے ہان بھی پانچ خوان کھانے کے بھیجے گئے بارہ بجے کشتیان آنے لگین سعیا او رہرے پان کی دو ڈھولیان آدھ سیر چھالیا پاؤ بھر کتھا چھٹانک بھر چوگھڑے کی الائچیان ایک تشتری مین تمباکو کا قوام پاؤ سیر دو رخی چکنی ڈلیان گوٹے کا ہار عطر کی سنہری شیشی دھنیا مین دو پلیٹون مین سادی ورق دار گلوریان غرض ایک طرح کی کشتی چھوٹے سے لگا کر بڑے تک ہی ایک نہین بجا تھا کہ فرصت ہوئی لڑکیان میرے پاس آئین مین نے کہا کہ امجدی بیگم صاحب کہان ہین انھون نے کہا کہ مہمانون مین بیٹھی ہوئی کچھ آپ ہی کی باتین کر رہی ہین کچھ عجب نہین جو سب کو لے کر آئین مجھے بختاور دولھن نے سب سے الگ اپنے رہنے کے کمرے مین بٹھایا تھا وہ کچھ ایسی لمبی چوڑی جگہ نہ تھی مگر راحت کی سب چیزین آنکھون کے سامنے تھین آٹھ چوکیون پر بچھونا تھا جن مین کی دو پلنگ سے رُکی ہوئی تھین مین نماز کا نیہ کر کے جانماز کھول رہی ہون کہ امجدی بیگم اور بختاور دولھن آٹھ دس بیویون کو لیے ہوئے وہان پہونچین شناخت اور صاحب سلامت کے بعد مین نے کہا کہ اگر آپ صاحبون کے خلاف مزاج نہ گذرے تو مین نماز پڑھ لون بلکہ میری تو یہ صلاح ہے کہ آپ بھی فراغت کر لیجیے تاکہ اطمینان سے بیٹھین اور بے اندیشہ دل کھول کر آپسمین بات چیت کرین دو چار تو مستعد ہو گئین ایک دو بیویون نے عذر کیا کہ جی نہین ہمارا وقت نہین ہے آپ شوق سے پڑھین ایک دو نے بچون کا حیلہ لیا ایک دو یہ کہہ کے

چلی گئین کہ بہت اچھا ہم بھی پڑھے آتے ہین مین نے سب کی سُنی اور نماز پر
کھڑی ہوگئی نماز کے بعد جب پھر سب جمع ہوئے تو اب کے پانچ چھ بیبیان اور
زیادہ پائین مین نے کہا کہ اگر آپ میرا کہنا سُنین اور دل لگا کے سنین تو کچھ کہون
اس سے مجھے کام نہین کہ آپ کو اُسپر عمل کرنے کو بھی مجبور کرون میرا کہنا بغرض
اور دوستانہ ہے نہ یہ کہ بڑی بوڑھی بن کر نصیحت کرنے کو بیٹھی ہون ایک بات
دل مین آئی ہے ارادہ ہے کہ وہ آپ صاحبون کے سامنے بیان کر کے
صلاح لون دیکھون تو آپ کے نزدیک میری تجویز کی کچھ قدر ہوتی ہے یا پھیر
دی جاتی ہے بختاور دولھن صاحب آج کی اس مبارک تقریب مین آپ کا
کیا خرچ ہوا ہوگا ماشاء اللہ حوصلہ تو آپ کا ظاہر ہے اگر آپ کو نہ معلوم ہو تو
اندازے سے بتائیے میرے نزدیک تو دو ہزار روپیہ سے زیادہ ہی اُٹھا معلوم ہوتا ہے
بختاور دولھن جی کیا معلوم کل حال کھلے گا (مین) ہان اس مین شک نہین آج تو
اُٹھا ڈالا کل البتہ حال کھلے گا یہی تو میرا مطلب بھی تھا جو آپ نے خود کہہ دیا
مین دو ہی ہزار فرض کیے لیتی ہون اب بتائیے کہ آپ نے کتنا روپیہ دیا
(بختاور دولھن) ایک پیسہ نہین مین کہان سے لاتی اور کیون دیتی۔ (مین) ہان
بجا ہے لڑکے مین فقط آپ کا آدھا ساجھا ہے اُٹھانے سے تو غرض نہین بھلا
یہ پہلی شادی تھی یا اس کے پہلے اور بھی ہوئی (وہ) جی نہین یہی پہلی شادی
تھی (مین) آپ کے میان کی کیا آمدنی ہے (وہ) دو سو روپے مہینے کے نوکر ہین
(مین) اگر اس تقریب مین دو ہزار صرف ہوئے تو کے مہینے کی تنخواہ ہوئی (وہ) دس
مہینے کی (مین) اب انشاء اللہ سال پلٹے پھر کوئی نہ کوئی شادی اُٹھ کھڑی ہوگی ابھی

حوصلے سے اُس میں دل چالاکی کر بیٹھے گا پھر تیسرے سال دل بھر بھر لئے گا حالی ہمتی کیجیے گا ہمیں بظاہر کوئی کام نہیں فقط کھانا کھانے کو آئے ہیں لیکن ہم آپکمیں جدا تو ہیں نہیں آپ کا نقصان ہمارا نقصان ہے اور آپ کا فائدہ ہمارا فائدہ دودھ بڑھائی کی ایسی شادی نہیں ہے کہ آدمی دو ہزار اُٹھا بیٹھے ہمارے آپ کے ہاں جتنے رسوم ہیں سب مذموم ہیں خیال کیجیے کہ ماشاء اللہ دو لڑکیاں آپ کی موجود ہیں چار دن میں یہ بیاہنے کے قابل ہوں گی جہاں تک ہو انکی فکر کیجیے اور جو کچھ مہینے کے خرچ سے بچے اُس کو اُن کے لیے جوڑیے نہ بچتا ہو تو اُس کے بچانے کی فکر کیجیے آپ نے تو اس کے خلاف ارادہ کر لیا ہے دیکھیے تو سہی کہ آٹھ نو برس میں یہ بیاہنے لائق ہوئیں بات ٹھہری اور آپ نے چھوٹی چھوٹی غیر ضروری شادیاں کر کے اپنے حوصلے دلی نکال لیے اور خدا نہ کرے قرضدار بھی ہو چکیں ہمت صرف ہو گئی دل خوش کر لیا قرضے کا بار ہو گیا اب یہ بوجھ کیونکر اُٹھے گا مجھے ہرگز امید نہیں کہ آپ کے ہاں اس فضول خرچی کے بعد مہینے میں کچھ پس انداز ہوتا ہوا اگر آپ نے پہاڑ کا بوجھ مرد کے سر پر رکھدیا تو کون سی محبت کی بات ہے اپنی جان پھنسا کے قرض سے دام سے جہاں سے ہو سکے وہ قرض ادا کریگا اور اس بوجھ کو اُٹھائے گا لیکن ساتھ ہی اُس کے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کے غم و الم کی وجہ سے باقی حصہ زندگی کا آپ پر بھی بہت گراں گذرے گا اور جب آمدنی وہی رہے گی تو اُس قرضے کی ادائی کی کوئی شکل نہ ہو گی سوا اسکے کہ گہنے پاتے سے ہاتھ اُٹھائیے اور پوری نہ پڑے تو دو چار جوڑے دیجیے اور پھر کچھ باقی رہ جائے تو تنخواہ لگائیے تنگی اور مصیبت سے بسر کیجیے اور جب خدا نہ کرے

فاقون کی نوبت آئے تو وہ بیچارہ حرام سے روپیہ کمائے یا دو گھڑی کی واہ واہ کے واسطے اتنا بڑا کام بے سمجھے بوجھے کر گذرنا کونسی دانائی کی بات ہے اب تو آپنے ایسا کیا آیندہ ایسی ناشائستہ حرکت سے کنارہ کیجیے کچھ آپ ہی پر موقوف نہین ہین اس وقت سب بیویون کی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ آپ سب سے میرا یہی اک سوال ہے آپ مین سے کوئی ایسا کیون نہ کرے ضرور غلطی پر ہے اور وہ غلطی ایسی نہین ہے کہ زبانی افسوس سے کام چلے بلکہ مالی اور جانی مضرت پہونچنے کا کھٹکا لگا ہے چھوٹی چھوٹی شادیان جیسے سالگرہ دودھ بڑھائی کھیر کھلائی بل گوندھن بسم اللہ مسلمانی وغیرہ ہے ان مین کی چارون پہلے والی تو ہرگز اس قابل نہین کہ سوا روپے سے زیادہ اُس مین صرف کیجیے اب رہی بسم اللہ بڑی شادی (مسلمانی) یہ البتہ اپنی ضرورتون سمیت سو پچاس روپیہ صرف کرنے کے قابل ہین کسی قسم کی کوئی شادی کیون نہ ہو ڈھون ڈھون ہون یون اور نوبت نقارہ باجا گاجا بالکل بے جا اور سراسر بے جا ہے ڈومنیون کے چونگے ناچنے والون کے غمزے گناہ بے لذت اور پھر نہ خسر خوش نہ خاوند دولھن بیچاری کوٹھری مین آنکھین بند کیے مٹھی ہوگی دولھا اپنے نہانے دھونے یا اور کسی ضرورت مین مصروف ہوگا ناچ دیکھنا گانا سننا نہ اُن کو نصیب نہ اِن کو میسر اب رہی رہے خود مان باپ انھین سر اُٹھانے کی تو مہلت نہین ملتی ناچ گانا کیا مہمانون مین سے آدھے تو سنتے ہی نہین ثقہ صحیح ہین جو سنتے ہین اُن مین کے دو چار کمسن آ بیٹھے مسخراپن دیکھا خوش ہوئے وہین پڑ کے سو رہے ڈومنیان پڑی چلا رہی ہین طبلہ بجا ئین بھائین کر رہا ہے باہر کا بھی کچھ ایسا ہی نقشہ ہوتا ہوگا دو کو پسند ہے چار مذمت کر رہے ہین

چارجا کے لیٹ رہیے کہ جب طائفہ بدلا جائے تو جگا دینا دو کو رنڈی کا ناچ پسند
ہے چار نقالون کی حرکتون پر لوٹ پوٹ ہین اندر باہر دونون جلسون کے سب
لوگ ہرگز ہرگز خوش نہین ہوسکتے مزاج مختلف طبیعتین جدا جدا ہوں اور اگر خوش
بھی ہون تو ہماری کیا شامت ہے کہ خدا کو ناخوش کر کے بندون کی خوشی کرین
اپنی قبر مین انگارے بھرین پھر سب ایک ہون تو کیونکر رہی رونق چہل پہل اُس
کے لیے شادی خود کیا کم ہے مہمانون کا ہجوم اُن کی زینت بناؤ سنگھار سنگار سو طرح
کی ہانک پکار بچون کی چین پین کم سنون کی دوڑ دھوپ سودے والون کا میلا
نئی نئی وضعین طرحین ڈولیون کا آنا سمدھنون کا اُترنا صحنک رتجگا منت مراد
ایک بات ہو تو کوئی کہے کیا اُن سے رونق اور گہما گہمی نہین ہوتی جو ناچ گانے
کی شاخ لگائی جائے اس کی تو بات ہی دوسری ہے کہ بے طبلے سارنگی کے
شادی مقبول ہی نہ ہو گی مین نے سنا ہے کہ آپ نے بھی ڈومنیان بلوالی ہین
نوبت ہی کی آواز پر میرے کان کھڑے ہوئے تھے یہ خبر سنکر تو رونگٹے کھڑے
ہونے کی نوبت پہونچی کوئی عقلمند کہے گا کہ یہ پیسہ فضول نہین اُٹھا جن صاحب کو
میری بات مین شک ہو یا اعتراض کرنا منظور رہا جواب دینا وہ اسی وقت فرمائین
میرے پیچھے کہنے کی سند نہین اکثر جگہ مین نے دیکھا ہے کہ جب کہنے والا گھر چلا گیا
اب ایک ایک سو سو طرح کے اعتراض اور نکتہ چینی کرتا ہے نفرین ہے مذمت
ہے اُس کی بیوقوفی ثابت کی جاتی ہے ردپر رد کر کے ردے رکھے جاتے ہین
یہ غلط تھا اور وہ بالکل غلط ایسا کیونکر ہوسکتا ہے اور اس طرح کیونکر کیا جاسکتا ہے
باپ دادا کے وقت سے ایک بات ہوتی چلی آئی ہے اُن کے کہنے سے

چھوڑ دین کہنے مین ناک کٹ جائے ذلیل وحقیر ہون انگلیان اٹھین تکو نہین
اُن کا کہنا ہو جائے ہذیان بک کر چلی گئین میری بیو یو مر آتو جب تھا کہ اس ہذیان
کے جواب مین آپ نے منھ در منھ کچھ کہا ہوتا پیٹھ پیچھے آپ اپنی عقل پر ناز اور
زبان پر افتخار کیا کیجیے اس لیے مین کہتی ہون کہ جن صاحب کو عذر ہے وہ میرے
آگے ہی کہہ کر قائل معقول ہون کیا عجب جو مین ہی غلطی پر ہون اس فقرے
سے دلیر ہو کر ایک بی بی بول اٹھین کہ اُستانی جی صاحب دنیا مین کوئی بھی ایسی
بات ہے جس کا جواب نہین یہ کہیے کہ لحاظ کے مارے کوئی کچھ نہ کہے مین نے کہا
شرع مین کیا شرم مین نے جو کچھ عرض کیا ہے آپ اُسی کا جواب دیجیے بولین کہ
اس کا ایک جواب بیسیون جواب ہین مین نے کہا کہ ایک دو ہی ارشاد ہون
کہا کہ سو جوابون کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اپنے دل کی خوشی اُس پر طرّہ یہ کہ
قدیمی رسم ارجا پرجا اسی دن کے امیدوار شادی مین ناچ گانا نہ ہو تو کیا مولود
پڑھا جائے مین نے کہا خوشا نصیب اُن دولھن دولھا کے جن کی شادی کے
جہان گانا سننے کے بدلے مولود شریف یا حدیث سنین اپنے دل کو خوش کرنا اسی وقت
تک اچھا ہے جب تک کسی دوسرے کو رنج نہ پہونچے کیا آپ اس فقرے کی
قائل نہین کہ وہان تک گدگدائے جہان تک دوسرا رو نہ دے یہ فقرہ پورا
پورا آپ کی بات کا جواب ہے کسی کو گدگدانا اپنے دل کی خوشی کرنا ہے اور اُسکے
رونے کا خیال رکھنا انسانیت کا مقتضا جب ایک آدمی دوسرے کا اس طرح
خیال و پاس رکھتا ہے اور آدمیت کا منشا بھی یہی ہے تو خداوند عالم کے خلاف
حکم و مرضی کرنا کتنی بڑی نالایق بات ہے اُس نے تو یہ روز خوش دکھایا برسون

کے بعد شادی کا دن آیا دل کی خوشی کے سامان پیدا کیے سب ارادے پورے فرمائے ہم جو اُٹھے تو شکر کے بدلے ناشکری کرنے لگے اور سر تسلیم جھکانے کے عوض مین سرتابی پر کمر باندھی اگر وہی نہ چاہے تو یہ خوشی ہم یا کوئی کرسکتا ہے کیا آپنے یہ جانگداز احادثے نہین دیکھے سُنے کہ ہزارون حسرت بھری مائین اپنے بچّون کے سہرے دیکھنے کے ارمان مین مشکل سے دم توڑ توڑ کر مری ہین کیا غضب کی بات ہے کہ حاکم مالک اپنے محکوم اور بندے کی خوشی کرے اور بندہ اُس کی خوشی اور مرضی کے برخلاف کرے اس کے علاوہ جب آپ کی خوشی فقط ناچ گانے ہی پر موقوف ہے تو سہرے جلوے دیکھنے کی حسرتین اور دعائین دولھا یا دولھن بنانے کی مرادین منتین کیسی ناچ گانا دیکھکر دل ٹھنڈا کر لیا خوشی ہوگئی شادی ہو چاہے نہ ہو اور جب بچّون کی شادی کی تو ضرور دل کی خوشی ہوئی پھر ناچ ہوگا تو کیا اور نہ ہوگا تو کیا یہی خوشی کیا کم ہے جس کے نہ ہونے کا ہزارون بیویان غم لیکر دنیا سے سدھاری ہین بیوی یہ تو مین نہین جانتی اگر کوئی بڑا بوڑھا یا خدا کمانے اور دینے والا ہو اور اس کی خوشی یہ باتین کرنے کی نہ ہو تو پھر دیکھون کیونکر آپ اپنے دل کی خوشی کرتی ہین جب یہ بات آپ کو خواہ مخواہ دنیاداری کے اصول سے ماننا پڑی تو کیا قیامت ہے کہ اُس بڑے بوڑھے کو بھی جس نے دیا ہے اور جو اُس بڑے سے کرورون درجے بڑا ہے اُس کی خوشی کرنے پر آپ کو بالکل توجہ نہ ہو آپ ہی بتائیے کہ دل کی خوشی اچھی یا خدا کی۔ رد ہ یہ نہین خدا کی مین تو بس میرا مطلب حاصل ہے کہ خدا کبھی غنا سے خوش نہین اور اُسی نے حرام کیا ہے منع فرمایا ہے آپ اُس کے فرمانے کے برعکس کرتی ہین اب رہے ارجا پرجا

اُن سے نہ یہان بحث ہے نہ اُن کا دینا حرام قدیمی رسم کو آپ نے فرمایا اُس کے
بہت سے جواب ہین افسوس ہے کہ آپ نے تاریخ نہین دیکھی ورنہ قدامت کا
لفظ کبھی منہ سے نہ نکالیتین بڑی بڑائی آپ نے اپنے مان باپ انتہا نانا دادا
کو دیکھا ہوگا تو ایک دو پشت کی بات کو قدیمی تھوڑی کہتے ہین قدیمی وہ ہے جو
ہمارے بزرگون کے بزرگ کرتے تھے سات پیڑھی اُدھر ہم ہون یا آپ ہندوستان
کے نہین ہین کیونکہ مین نے قرینے سے پہچانا کہ آپ سیدانی ہین جب سیدانی ہین
تو بالضرور کسی نہ کسی امام کی اولاد سے ہون گی مین آپ کے کہنے پر ابھی چلونگی
اگر آپ اُن امام کے احکام مین "جن کی آپ اولاد ہین یا جن کا مین نام
لینے والیون مین سے ہون"۔ جن کو مین حرام کہتی ہون حلال دکھا دیجیے
جب آپ نہین دکھا سکتین تو ہرگز قدیمی نہین ہے بلکہ ہندوستان کی بیہودہ اور نئی
رسمون مین ایک حرام اور ناجائز یہ بھی ہے پھر قدیمی کیونکر ہوئی آپ اس کو
جھوٹون بھی نہین یقین لا سکتی ہین کہ چھپر لاکھو پر کسی امام یا نبی کا ہر بندھا اُن کے
جسم اقدس پر ٹوٹنے لگائے گئے تل شکری کھائی قدم قدم پر بڑے چنے مقیشون
کا سا شملہ سر پر رکھا ڈیڑھ گز کا سہرا باندھا طرہ لٹکایا خلعت پہنا اکیس پان
کا بیڑا نوش فرمایا رسی پر بیٹھ کے آرسی مصحف دیکھا منڈھا کھڑا کیا گیا گھاس
سے نہلائے گئے سب تو سب (ہوی مین تمھارا غلام ہون آنکھین کھولو)
کما گود مین اُٹھا کر لے گئے آپ کو تو خدا نے عقل دی ہے زمانہ دیکھا ہے کوئی
بچا بھی امام کے نام کے ساتھ ان باتون کو نہین منسوب کرے گا اس سے پہلے
بلکہ سب سے پہلے حضرت آدمؑ اور جناب حواؑ ہمارے آپ کے پہلے ماں باپ

کس طرح خدا نے ایک کر دیے نہ نوبت رکھی گئی نہ ڈومنیان آئین آپ فرمائینگی
کہ ڈومنیان تھین کہان مین کہتی ہون کہ اگر ضرورت ہوتی تو جس طرح خدا نے
حضرت حوّا کو پیدا کیا تھا ڈومنیان بھی جہنم کی آگ سے پیدا کر دیتا نہین بنائین تو
معلوم ہوا کہ ضرورت ہی نہ تھی پھر کیونکر یہ پہلی شادی ہوگئی اچھا ان دونون
صاحبون کا ذکر جانے دیجیے بہشت سے نکل کر دنیا مین آئیے اور اس کی آبادی
پر خیال فرمائیے جیسے اور ہمارے نبیؐ برحق کے عہد تک ہزارون پیمبر گذرے
کسی کی شادی اس دھوم دھام سے ہوئی جیسے اب ہوتی ہے (دہی سیدانی)
تو بیوی یہان کون پیمبر اور پیر ہے دین (اماین) پیمبر کسی کو نہین بنا سکتی اور نہ
میرے بنائے کوئی بن سکتا ہے ذکر فقط قدیمی رسم کا ہے ہرگز نہین اور کسی طرح
یہ رسم کیا بلکہ کل رسمین قدیمی نہین بالکل نئی ہین اور گڑھی ہوئی بھی کسی ایسے ویسے
ان پڑھ کندۂ ناتراش کی ہین جو انتہا کا نڈر تھا کہیے کیون اس لیے کہ حدیثون
اور قرآن سے برابر ظاہر ہے کہ خداے پاک نے مرد کا رتبہ عورتون سے زیادہ
بنایا ہے خصوص بیوی سے میان کا دین کی باتون مین بھی عورتین ناقص ہین
عبادت ہو یا جہاد اور ناقص العقل تو ضرور ہین جس کے ثبوت مین یہ رسوم
جو خاص عورتون کے گڑھی ہوئی ہین اُن کی حماقت کے کافی شاہد ہین مرد
جس کو خدا نے عورت پر غالب کیا ہے دولھا بن کر شیر کی طرح کٹہرے مین
بند ہو گیا ہے جو جو جس کے جی مین آتا ہے وہ وہ کہلوا رہا ہے بندھا خوب مار کھاتا
ہے وہ بھری محفل اور اس کا عاجز آ کر مین تمھارا غلام ہون کہنا کیسا قلب کو
ناگوار گذرتا ہوگا اور اُس کی بے بسی مجبوری عزیزون کی زیادتی اصرار خدا

نہ دیکھتا ہوگا ضرور دیکھتا اور سنتا ہوگا کیونکہ وہ سمیع و بصیر ہے لیکن اس کی عین عنایت اور بندہ نوازی ہے جو اُن آنکھوں کو (جو ایک بیگناہ کو خواہ مخواہ غلام ہوا کر کھلتی ہین) پھوٹنے نہین دیتا بیگم صاحب چاہے آپ بُرا مانین لیکن مین ضرور یہ کہون گی کہ جو کوئی خلاف شرع رسمون کی پابندی پر کسی کو مجبور کرے گا وہ گناہ گار ہے اور کیسا گناہ گار کہ خدا کا الگ اور بندے کا جدا جو مین نے کہا ہے اس کو قبول کیجیے یا جواب دیجیے بجناور دولھن صاحب ہماری بیگم صاحب کا اسم مبارک کیا ہے بجناور دولھن جی ان کا نام سلطان بیگم ہے اہین اُبھی شاہانہ مزاج ہے نام کا بھی تھوڑا بہت اثر ضرور پڑتا ہے ہان جناب سلطان بیگم صاحب میری بات کا جواب مرحمت ہو مین نے جھوٹ عرض کیا یا سچ۔

(سلطان بیگم) اُستانی جی میرے تو حواس گم ہین عقل چکر مین ہے کہ آپ نے کہا تو جو کچھ وہ سچ کہا مگر مین جو دیکھتی ہون تو یہ بیل منڈھے نہین چڑھتی معلوم ہوتی

(مین) کیون (سلطان بیگم) اسی وجہ سے کہ جب ایک بات شہر مین برسون سے جاری ہے اور کوئی گھر اس سے نہین بچا تو تُتا تا موقوف اور بند کیونکر ہو جائیگی

(مین) بیگم صاحب تمام شہر کا تو مین نے ٹھیکہ نہین لیا مجھے آپ لوگون سے کام ہے اور تمام شہر بھی سہی تو کیا مضایقہ یہ بد رسم کیونکر جاری ہوئی افسوس کی جگہ ہے کہ لوگ بُری بات پھیلانے ہین پس و پیش نہ کرین اور آپ لوگ نیک کام کرنے مین بغلین جھانکیے (سلطان بیگم) ہمارے ہان کیا اور آپ کے ہان کیا سبھی کا تو ایک حال ہے ہم تو جب جانین کہ ہمارے لڑکے کی کوئی شادی کرا دے اور یہ رسمین وسمین کچھ نہ ہون خالی زبانی جمع خرچ سے تو کام نہین چلتا

کوئی اپنی لڑکی کیون اس طرح دینے لگا کہ چورون کی طرح چپ چاپ ننگے لچے آدئ نقد مال اُٹھا لے جاؤ دین) جس کو غرض ہو گی جو خدا سے ڈرے گا جو اُس کے حکم پر چلے گا وہ دے گا (سلطان بیگم) جی ہان مجھے تو اتنے صاحبون مین سے ایک بھی نہین معلوم ہوتا (مین) کیون کیا خدا نہ کرے یہ سب کے سب خدا اور اُس کے حکم سے منحرف ہین یہ سنتے ہی بخشا در دو لھن بول اُٹھین کہ ہماری ہی دونون لڑکیون کا اُستانی جی کو اختیار ہے وہ اُنھین کی لونڈیان ہین جس طرح چاہین بیاہین اس کے بعد امجدی بیگم نے کہا کہ مین بھی دل سے کہتی ہون بلکہ اگر ایسا ہو جائے تو اُستانی جی ہمارے سارے کنبے اور قبیلہ کی محسن اور آبرو بخش ہین میر نقش علی صاحب کی بیوی نے کہا کہ اپنے ایمان کی قسم اُستانی جی کے کہنے کے اگر خلاف کرون تو سید کی نہین چمار کی زائیدہ ہون اب تو چوطرفہ سے یہی آوازین آنے لگین کہ اگر یہ رسمین بالکل حکم خدا و رسول کے خلاف ہین یا ہمارے بزرگ نہین کرتے تھے اور ترک وطن یا اور کسی سبب سے جاری ہو گئی ہین تو ہمکو اُن کے چھوڑ دینے مین کیا قباحت اور گناہ ہے ہم موجود ہین اُستانی جی ہم نے آپ کے فرمانے پر جان و دل سے عمل کیا۔ مین نے کہا بیویو؟ ابھی آپ سُن چکی ہین کہ زبانی جمع خرچ کوئی مانتا نہین مین کاغذ لکھے دیتی ہون جو صاحب راضی ہون وہ دستخط فرمائین جو ناخوش ہون بحث کرین یہ کہہ کر مین نے کاغذ لکھا جتنی بیبیان بیٹھی تھین سب شریک ہوئین پانچ چار نے دستخط کیے آٹھ دس نے نشانی بنائی اُسکے بعد مین وہ کاغذ لیکر سلطان بیگم صاحب پاس گئی اور کہا کہ آپ کا بھی نام لکھا جائے اُنھون نے

مسکرا کر کہا کہ جی ہان ضرور سمجھا لگا تو مین ہی ہون جب وہ بھی دستخط کے نیچے نشان کر چکین تو مین نے کہا کہ لیجیے اللہ رکھے پانچ لڑکیان تو یہین موجود ہین آپ پہل کیجیے آپ ہی کو یہ بات سب سے زیادہ دشوار بھی معلوم ہوتی تھی وہ بہت خوب بہت اچھا کہہ کر ہنسنے لگین ہین اُس کاغذ کو لئے ہوئے ایک بات سوچ رہی تھی کہ امجدی بیگم نے کہا اُستانی جی آپ کی امان جان نے نہین دستخط کیا کہین دہی تو مثل نہ ہو کہ خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت مین کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ امان جان نے کہا کہ میرے تو گھر کی بات ہے جب چاہون گی دستخط کر دون گی۔ (امجدی بیگم) جی نہین یہین لکھیے اُنھون نے کہا خیر آپ کی خوشی لائیے مین لکھا دون مین نے کہا کہ بس اب اقرار ہو گیا مین امان جان کے بھی دستخط کرا لون گی امجدی بیگم نے نہ مانا مین چاہتی تھی کہ امان جان کی بے علمی نہ ظاہر ہو مگر مجبور ہو کر مین نے وہ کاغذ اُنھین دیا اور کہا کہ دیکھیے گیلا ہے خشک ہو جائے تو لکھا دیجیے گا اُنھون نے کاغذ لے کر رکھ لیا اور بیویان رخصت ہونے لگین سلطان بیگم صاحب نے چلتے وقت کہا کہ اُستانی جی میری خطا معاف کر دیجیے گا مین نے آپ سے زبان لڑائی تھی مین نے کہا اُسی زبان لڑانے کا تو یہ نتیجہ نکلا نہ آپ زبان لڑاتین نہ برسون کی لڑائی طے ہوتی یہ آپ ہی کی زبان کی برکت ہے (سلطان بیگم) اُستانی جی سچ تو یہ ہے کہ ہم کو آپ کی کیا قدر آج کا حال جب مرد سنین گے تو دل سے آپ کو دعا دین گے آپ نے بہت بڑا احسان کیا ہے (مین) جی نہین مین نے مردون پر تو احسان نہین کیا ہے بلکہ عورتون پر کیا ہے کیونکہ اُن کو ناجائز باتون سے روکا نہ وہ ضد کرین گی

نہ مردون کو کرنا پڑے گا سلطان بیگم کچھ کہا چاہتی تھین کہ اُن کی ماما نے (بچا روتا ہے) صدا دی وہ گھبرا کر اُٹھ گئین جب سب جا لیے اور دن کم رہا مین نے پھیکی روشنائی سے ایک العبد کے نیچے امان جان کا نام لکھ دیا اُنھون نے سیاہی بھر دی اب مین نے لڑکیون سے کہا کہ بیوی تم نے بھی میری تقریر سنی (سب) جی ہان مین یہ تقریر تمھین پسند ہے ماننے اور عمل کرنے کے قابل ہے؟ (وہ سب) جی ہان کیون نہین - مین - تو پھر تم بھی دستخط کر دو چھپنے کی بات زیادہ یاد رہتی ہے وہ سب کچھ رُکین اور اپنے دل سے کچھ باتین کرنے لگین مین نے کہا کہ آج تم صاحب اولاد نہین ہو کل انشاللہ ہو گی اُس وقت مین کہان اور تم کہان اس کاغذ پر دستخط کرو اور ایک ایک نقل کر کے کتاب کی دفتی مین اندر وار گوند سے چپکا لو تاکہ مکرر نظر کرنے سے خوب ذہن نشین ہو جائے کتاب سے لوح دل پر اُتر آئے اُنھون نے چپکے چپکے شرما شرما کے اپنے اپنے نام لکھ دیے ان لڑکیون سمیت کوئی ۴ بجے تک ستائیس نام ہوئے تھے جب یہان کی عورتین اپنی اپنی جگہ گئین اور جو نہین آئی تھین اُنھون نے سُنا بعض نے تو چھٹتے ہی ائے ہے خوب ہوا کہا اور بعض سناٹے مین آ کر رہ گئین ایک آدھ اُلجھنے لگین امجدی بیگم اور نجا اور دلھن اُنھین پکڑ کر میرے پاس لے آئین اور کہا کہ اُستانی جی انھین بھی راہ پر لائیے یہ کسی طرح شیطان کا پیچھا نہین چھوڑتین مین نے کہا آپ یہان بیٹھیے وہ خود بھاگ جائے گا دو دفعہ اُن سے لاحول اور درود پڑھوا کر مین نے کہا کہ ہان بتائیے آپ اس بات مین کیا عیب نکالتی ہین ان صاحب کا امراؤ بیگم نام تھا بولین کہ اُستانی جی امجدی بیگم دلگی باز ہین ہنر مین کوئی عیب نکال سکتا ہے

مین نے کہا تو پھر کاغذ پر دستخط کیجیے کہا لائیے مین نے کاغذ دیا ان بیچاری نے
چپکے سے دستخط کر دیا امجدی بیگم انھین لکھتے دیکھکر جاتے جاتے پلٹ پڑین
اور کہا کہ وہان خوب قینچی سی زبان چل رہی تھی یہان نہ کچھ بن پڑی کیسی شرمائی
بلی بنی بیٹھی ہین جب جانئے کہ اُستانی جی سے کچھ تقریر کرین امراؤ بیگم ای بیٹھو
جی وہان کس نے تقریر کی تھی ہین تو ایک بات کہتی تھی وہ بھی ناتمام رہی تم
ادھر کھینچ لائین (ین) کیا بات (وہ) ای اُستانی جی مجھے یاد بھی نہین - امجدی بیگم
اُستانی جی ان کی یہ سزا ہے کہ کاغذ اور قلم دوات انھین دیجیے اور فرمائیے کہ
سب سے دستخط کرالاؤ - (امراؤ بیگم) نہین ہوی مجھ مین لڑنے کی طاقت نہین
(ین) اچھا آپ کمک کو میرے ساتھ رہیئے مین خود چلتی ہون - امجدی بیگم - ہان
اُستانی جی یہ خوب بات ہے اگر کچھ فرمانے کی نوبت آئے تو مجھے ضرور بلوا لیجیے گا
بڑے دالان والون مین سے تو ایک نے جون نہین کی نام بتاتے گئے اور امراؤ بیگم
لکھتی چلی گیئن منہ بھادج ایک صحنچی مین سب سے الگ بیٹھی ہوئی تھین
انھون نے البتہ کہا کیسا کاغذ دستخط کا ہے کی - امراؤ بیگم پڑھ دیجیے - وہ آپ خود
پڑھیے آخر ہے کیا کچھ ٹکٹ باندھا ہے کہین جانے آنے کی قسم لیجیے گا (امراؤ بیگم) ادئی
ہوی بات کرنے دو ماشاءاللہ تمھاری گرمیان مجھے تو جلائے دیتی ہین یہ کہکر وہ
بیٹھ گیئن مین امجدی بیگم سے پھر کر پوچھنے لگی کہ یہ کون صاحب ہین انھون نے
کہا ایک نخاور دولھن کی بہن ہین اور ایک بھائی کی بیوی امراؤ بیگم نے کاغذ
سُنا یا کہا کہ جب لڑکے ہون گے اس وقت لائیے گا سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا
(امراؤ بیگم) بیوی شادی ہوئی ہے تو خدا اولاد بھی دے گا (وہ) تو ہان جب دیگا

جب ہم بھی لکھ دین گے آج آپ لکھوا لیجیے اور اولاد نہ ہو تو آپ تو سب
طرح سے اچھی رہین چہ غم کسی نے کہا کہ مرے تو ہم امراؤ بیگم کچھ سناٹے مین آکر رہ گیئن
مین نے ارادہ کیا کہ مین اُن سے کچھ باتین کرون امجاری بیگم امراؤ بیگم کو اُٹھا لائین
بختاور دولھن کی بہن مبارکی بیگم نے کہا کہ جناب مجھسے تو دستخط کرائی جایئے امراؤ بیگم اب
تم بھی نہ دستخط کرو گھر بھر مین ایک کا لکھ دینا کافی ہے وہ اُٹھکر دوڑین اور کہا کہ
اچھی جان مین نہ مانون گی مین تھم گئی وہ بھی رہ گئین اُنھون نے دستخط کیا اور کہا
کہ اگر وہ نہ دستخط کرین گی تو کیا ہوگا دو تین مقام کمرے شہ نشین سائبان مین اور
گئے اور کاغذ سنایا سبھون نے بخوشی منظور کیا دو کم چالیس عورتون کے دستخط
ہوئے اور وہ کاغذ مین نے بوا رحمت کو لا کر دے دیا حقیقت مین یہ کاغذ بڑے
مول کے کا تھا اور جو بات اس سے حاصل ہونے والی تھی وہ میری زندگی بھر
کی نصیحتون کا نتیجہ تھا کہان مین اور کہان نصیحت کہان وعظ اور کہان میری
حقیقت دراصل یہ سب اُن معظمہ کی دعا کی برکت تھی جو خداوند عالم نے
میری زبان وبیان مین تاثیر بھر دی برسون کا کہنا تو مؤثر نہین ہوتا نہ کہ ایک
دن کا کہنا اور وہ بھی بے ارادے نہ پہلے سے اس کا خیال تھا نہ فکر نہ دس
آدمیون مین کبھی زبان کھولنے کی نوبت آئی تھی نہ عادت تھی لیکن خدا نے
اچھی باتون مین ہمیشہ سے ایک عروج دیا ہے ساری سبھا پر میری بات رہ رہی
گو مین اُن سب سے کم عمر اور کم رتبہ تھی مگر اُس نے اپنی عنایت سے میری
آبرو رکھ لی وجیہ النسا نے آ کر وہ کاغذ بوا رحمت سے لے لیا اور چارون لڑکیون
سمیت الگ بیٹھ کر اُس کی نقلین شروع کر دین جتنے نام تھے اُتنے کاغذ مجھے لکھکر

دکھائے اور کہا کہ ایک ایک پرچہ سب کو بانٹ دیجیے تاکہ ان صاحبون کو
اپنے کہنے کا پاس اور لکھنے کا خیال رہے مجھے اُس بچّی کی یہ بات بہت پسند
آئی اور اسی سے کہا کہ جاؤ تمھین تقسیم کرآؤ پانچون کی پانچون وہ کاغذ لے کر
گیئن ایک نام پکارتی گئی ایک کاغذ دیتی گئی دو نے دعا دی کہ خدا آپ کے
اقرار کو پورا کرے ایک نے آمین کہا اسی طرح سب کاغذ بانٹے ڈومنیان بھی آئین
تھین مگر نجّا ورد دلھن نے اُن کی ڈولیان باہر ہی باہر کرایہ دے کر پھیر دادین
کسی نے کہا بھی کہ بھلا یہ کون سی بات ہے آپ ہی بلانا آپ ہی ہکانا اور
پھر کون کہ ڈوم ڈھاڑی اگر اُن کو نچوانا منظور نہین ہے تو مجرے کا روپیہ دیدو
نجّا ورد دلھن نے کہا کہ جی بجا مجھے غرض دینے سے کچھ حرام کا روپیہ ہے کہ ناچین
نہ گائین روپے لے جائین نچوانا گوانا منظور نہین پھر روپیہ کیون دون مین تو ڈولی
کے کرایے بھی نہ دیتی کمبخت پہلے سے یاد نہ آیا جو منع کروا بھیجون اب وہ آپڑین
شرما شرمی دینا پڑا وہ بھی فقط بھائی پیارے کی مروت سے ورنہ تو یہ ایک
کوڑی تو مین دیتی نا کھچڑی ہی کا روپیہ لگ گیا مجھے اسی کا ملال کیا کم ہے جو اور
رنج مول لون رہ چپ ہو رہین نجّا ورد دلھن میرے پاس آئین اور سب حال
بیان کیا مین نے کہا خدا آپ کو نیک ہدایت دے بہت اچھا کیا ان
بےنکیون کے نہ ہونے سے نقصان ہی کون سا ہوگا کہا جی ہان مہمانون کے لیے
سب سامان کئے جاتے ہین کہ اُن سب کا دل لگے جانے کی دھاڑ نہ مچائین
اب وہ بھی ڈر نہین بھی تو ایک رنگ مین ہین نہ کہہ سکتے ہین نہ جا سکتے ہین مین نے
کہا کہ ہان اور کسی کے جانے اور بر خاستہ خاطر ہونے کا خیال نہین لیکن آپ کی

بھاوج البتہ ڈومنیون کے چلے جانے سے بے چین ہون گی خدا معلوم اُنھون نے
سُنا کہ نہین کہنا سُنین گی تو کیا کرین گی جی چاہے بیٹھین جی چاہے چلی جائین مین
اُن کے لئے سارے کنبے اور آپ کو تھوڑی ناراض کر دون گی یہ ذکر تھا کہ بختاور دولھن
کی بھاوج باجی کہان ہین پوچھتی ہوئی اُدھر آئین اور کہا کہ بوی صاحب یہ کونسی
حرکت تھی کہ ڈومنیون کو باہر ہی باہر ٹہلا دیا ہم اب کیا کرین دم اُلجھتا ہے
سناٹا پڑا ہے موئے پانچ چار روپیہ کی بھی یہ حقیقت تھی جس کا آپ نے خیال
کیا نہ اپنی بات جانے کو دیکھا نہ مہمانون کے گھبرانے کو ہمین اُن کے مجرے
کے روپے دے دیتے اشرفیان لیتین اور کوبلون پر بھر آپ کے بھی مزاج کا
عجب نقشہ ہے اسی سے تو لوگ تھالی کا بیگن کہتے ہین جو جس نے کہا اُس پر
لگ گئین اچھا سلوک آپ نے بلا کر کیا یہ قید ہے کہ شادی ہنسو نہین بولو نہین
جل تو جلال تو کی تسبیح پڑھا کرو بختاور دولھن کو بھی اُن کے بگڑ کر نام دھرنے سے
غصہ آگیا اور کہا کہ بس بیٹھو تمھاری جو بات ہے بے تکی جب ہمین نچوانا گوانا منظور
ہی نہ تھا تو ڈومنیون کو اندر بلا کر کیا کرتے کچھ اُن کی صورت مین لال لگے تھے
تمھارے دم اُلجھنے کی کیا بات کچھ دنیا سے انوکھی نہین ہو جو سب کرین وہ تم
بھی کرو کیا سب بیٹھے ہوئے جل تو کی تسبیح پڑھ رہے ہین تمھارے پاس روپیہ
فالتو ہے اپنے گھر پر طائفے بلا کر ناچ دیکھنا میرے نزدیک تو بیشک پانچ روپے
کی بڑی حقیقت ہے کیونکر نہ خیال کرتی لیتے وقت آدمی ایک ایک پیسے کو
حیران ہو جاتا ہے مزاج سب کے الگ الگ ہین کچھ ضرور نہین کہ مین تمھارے
مزاج کی تقلید کرون میرے مزاج کا اچھا یا بُرا جیسا نقشہ ہے وہ میرے لئے ہے

تھالی کا بیگن ہوں یا بازی کا پھول آپ اپنی خبر رکھیے یہ استقلال آپ کا آپ کو
مبارک رہے نہ میں نے کوئی بدسلوکی تم سے کی نہ دشمنی نہ میرا گھر خدا نہ کرے
قیدخانہ ہے نہ تمھیں کسی نے قید کیا ہے تمھیں اپنی بات کا اختیار ہے مجھے اپنے فعل کا
کاغذ دستخط کرنے پڑ چکی جان سے تم نے جو تکرار کی ہمیں نہ برا معلوم ہوا اپنی اپنی
سمجھ اور توفیق ہم بھی سنکر چپ ہو رہے ٹال دیا کہ وہ جانیں اُن کا کام فقط ہمارا
ہی نفع تو ہے نہیں ہے تو سب کا ہے جسے اپنا نفع خود نہ سوجھے اُس کی سمجھ کا
کیا علاج ہم کو تو بات بات پر تکرار بری نہ لگی تم وہاں سے فرض کرکے بڑی بات پر
ردوبدل کرنے آئی ہو بس جاؤ بیٹھو میرے منھ نہ لگو تم اس قابل کب ہو کہ تم سے
کوئی بات کرے ذرا مزاج میں خلقی چلبلا پن ہے اُس پر اترائی جاتی ہیں
چاہے شوخ طبعی کا موقع ہو چاہے نہ ہو بڑا ہے بڑا سہی چھوٹا ہے چھوٹا سہی تمھیں
دو دو چونچیں لڑ لینے سے کام تم چچی امراؤ بیگم صاحب سے الٹی سیدھی ہانک چکیں
اب آئیں مجھسے میدان داری کرنے کو نچلا بیٹھا ہی نہیں جاتا زبان میں کھجلی ہوتی
ہے تھوڑی دیر چپ رہیں اور منھ میں چل اٹھی (وہ) ہا ہا ہا! یہ کہیے کہ اس کاغذ
کے لیے آپ کو تاؤ پر تاؤ آ رہے ہیں وہ تھا ہی کیا کہیں کاغذ کی بھی ناؤ چلتی ہے
آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں اور یہ کہہ کر مسکرائیں اپنے نزدیک اُنھوں نے گویا
پالا جیت لیا اور نجتا ور دلھن کو بند کر دیا میں نے کہا آپ ذرا بیٹھ جائیے کھڑے
رہنے سے تو سچ مچ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھاگے کو تیار ہیں نجتا ور دلھن نے
ہاتھ پکڑ کر بٹھا دیا اور کہا کہ لو اب زبان لڑاؤ دیکھوں تو کیسی تڑتڑیا ہو۔ وہ کیوں
زبان لڑانے کو کیا ہوا جو جیسا کہے گا ویسا سنے گا (نجتا ور دلھن) دیکھو سطوت آرا

اگر تم نے اُستانی جی سے شوخی کی تو مجھسے بُرا کوئی نہین طریقے سے بیٹھکر ادب سے
بات کا جواب دینا مین۔ اب آپ اپنی نصیحت تہ کر رکھیے اور میری سفارش نہ کیجیے
اگر مین اُن کے نزدیک سرزنش ہی کی سزاوار ہوئی تو وہ کیونکر طرح دے سکتی ہین
اور اُن پر کیا کوئی بھی نہ دے گا اور قابل رحم ٹھہری تو خفا نہ کرے وہ ظالم اور
نالایق نہین ہین ہان سطوت آرا بیگم صاحب آپ کیا روز ڈومنیون کا ناچ دیکھا
کرتی ہین۔ وہ نہین تو۔ اچھا آپ کے ہان سو پچاس آدمی روز آتے جاتے ہین
وہ۔ جی نہین۔ مین نے کہا پھر یہان تو ایک بات زیادہ آپ کے گھر سے ہے
کہ سارا کنبہ جمع ہے دو چار نئے آدمی بھی ہین اگر گھڑے گھڑے سب کے پاس
جائیے تو دل کا دل بہل جائے اور ایک جگہ کی قید بھی نہ ہو شادی مین بڑی
چہل پہل مہمانون کی ہوتی ہے بھلا بدون مہمانون کے فقط ڈومنیان بلاکر
تو نچوائیے دیکھیے کیا بُرا معلوم ہوتا ہے جب آپ روز اپنے گھر مین ناچ نہین
دیکھتین اور نہ عادت ہے تو آج ڈومنیون کی کیون تلاش ہے اگر شادی بیاہ
مین دارومدار ڈومنیون ہی پر ہے اور انھین کی یاد منائی جایا کرتی ہے تو پھر
صاحب خانہ پر احسان جتانا بے سود نہ اُس کے کہنے سے آئے نہ اُس کی خوشی
سے کام نہ شادی سے غرض ڈومنیان ہوئین ٹھہرے نہ ہوئین پلٹ گئے بلکہ میرے
نزدیک یہ نہایت مناسب ہے کہ ڈولی ہی مین بیٹھے بیٹھے پوچھا بھر بھنار صحبت
ہوئی ہر گز نہ اُترے زیادہ احتیاط کی گھر ہی سے پچھوا لیا آنے کے قابل ہوئی آئے
نہ ہوئی نہ آئے میل ملت عزیزداری و قرابت سے تو غرض نہین کام تو فقط ڈومنیون
سے ہے مین جانتی ہون کہ اگر آپ ہمارے کاغذ کی طرح سے ایک پرچہ اس کے

خلاف لکھکر کہنے والیون سے (ایسے مین سب اکٹھا بھی ہین) دستخط کرا لیجیے تو بڑی
ناموری کی بات ہے نیکی ہو یا بدی کسی مین نام پیدا کرنا چاہیے اس کاغذ کی ناؤ
خشکی اور تری دونون جگہ بڑے زور شور سے چلی گی بلکہ طوفان حشر مین بھی کام
آئے گی بیگم صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ نہ اپنے گھرانے پر نظر
کرتی ہین نہ اپنی اصلیت کو دیکھتی ہین جو منھ مین آتا ہے کہہ بیٹھتی ہین برے
کام بد بات پر مصر ہوتے مین نے آپ ہی کو دیکھا کوئی نادم ہوکر گریبان مین
منھ ڈالتا ہے آپ اُلٹا حلق دباتی ہین کون سی بری بات اس کاغذ مین لکھی
تھی جس کی آپ نے دھجیان اُڑائین اگر بد عادت اور بیہودہ خصلت ناجائز
رسمین گناہ کی باتین چھوڑنے پر خدا سے ڈر کے سب نے قسمیہ اقرار نامہ لکھدیا
تو کیا گناہ کیا عقل و تہذیب کا مقتضا یہ تھا کہ اگر وہ کاغذ بیجا بھی ہوتا تو آپ
اُس کی مذمت نہ کرتین آپ نے اچھے کو برا کر دیا ہنر مین عیب نکالا ماشاء اللہ
کیا شوخ طبعی اور ذہانت اسی کا نام ہے کہ چاند پر خاک ڈالیے اور حق کو
ملیا میٹ کیجیے فضول خرچی سے نجات ہو گی تو سب کو اور ترک رسوم بد ہو گا تو
سب کے ہان سے اس بات کا انتشار یا دغدغہ کیا کہ ہم نے اگر ایسا عہد کر لیا
تو اپنی لڑکی کون دے گا یا ہمارا لڑکا کیونکر بیاہا جائے گا یوہی جب چار ملکر
ایک بات کرین گے تو انھین کے ہان کھپت بھی ہو جائے گی نئی بات نیا
قانون نیا حکم پہلے خلاف طبع ہونے کی وجہ سے گران گزرتا ہے لیکن رفتہ رفتہ
جب اس کی خوبیان اور جوہر کھل جاتے ہین فائدے ظاہر ہو جاتے ہین تب
بدون اُس کے کام بھی نہین چلتا اسی طرح سے یہ بد عادتین پیچھے پڑی ہون گی

کیا ایکا ایک سب نے تھوڑی مان لین دو آج پھنسے چار کل دس اس سال بیس اُس برس لیجیے آخر کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکے گئے جب بچون کا افیون دینا شوہرون سے مقابلہ کرنا زچا خانے سے نماز کا ترک قضا کا اعادہ نہ کرنا روزہ کھا کھا کے پیٹ بھرنا نصیحت سے بگڑنا بڑون سے لڑنا ایک گھر یا ایک گھرانے سے نکل کر عالمگیر ہوگیا اور اب ان باتون کو کوئی عیب بھی نہین جانتا اور اُن کا چھوڑنا سہل بات نہین کیونکہ داخل عادات ہوگئین اور عادت کا دوسری طبیعت نام ہے جس طرح سے آج اُن کے ترک مین دقتین معلوم ہوتی ہین اسی طرح دوسرے کے اختیار کرنے مین مشکلین نظر آتی ہین عقل سا جوہر لطیف خداے پاک نے خاص اسی منشا سے دیا ہے کہ حق و باطل کو پہچانو نشیب و فراز کو سمجھو اچھے بُرے کو پرکھو اس لیے نہین دیا ہے کہ دل کے کوٹھے مین بادشاہی چیز کی طرح رکھ چھوڑو اور چھوٹون کام نہ لو کیا آپ انصاف اور عقل سے یہ کہہ سکتی ہین کہ ہمارے ہان جتنی باتین شادی بیاہ مین ہوتی ہین اول سے آخر تک جہل اور بہت سی خلاف شرع بہتیری جان لیوا اکثر آبرو کی دشمن نہین ہین آپ تو آپ مین ہون چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس بات کو سمجھ سکتے ہین کہ مان باپ اُن کو پیسہ دو پیسہ روز اُٹھانے کو دین اور وہ ایک دن چار آنے کا سودا کھا جائین آٹھ روز سوا ایک ایک کا مُنھ تکنے اور قرضہ ادا کرنے کے کوئی چارہ ہے اگر اس فضول خرچی کی خبر سُنکر مان باپ نے ہاتھ کھینچا تو سودے والے کا ہاتھ ہے اور اُن کا دامن اسی طرح جس خدا نے ہمارے اخراجات کا ذمہ لیا ہے ضامن رزق ہے کفیل خرچ ہے ہم کو جو کچھ دیا ہے یا

عنایت کیا ہے ہمین چاہیئے کہ سوچ سمجھ کر اُٹھائین تقدیر کے لکھے کی تو کسی کو
خبر نہین کہ کتنا لکھا ہے کیا ملا اور کیا باقی ہے اگر یکمشت دس بیس ہزار
لکھدیے تھے اور وہ ملے ہم نے بیس راہ لگا دیے لکھا تو مٹ نہین سکتا
اب فرمایئے کہ کیا ہوگا دینے والا تو دے چکا ہم نے چار روز مین وارا نیارا کیا
ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ رہے اب بھیک مانگین یا چوری کرین راحت طلب نفس پرست
ہوئے مال حرام پر ہاتھ لپکا یا چوری کا چسکا پڑا جفاکش خدا رس ہوئے ڈلیا
ڈھونے لگے نتیجے دونون کے بُرے اپنے تئین گنوا کے در در مانگے بھیک
والی مثل ایسے ہی لوگون پر صادق آتی ہے فضول خرچی وہ بدتر چیز ہے
جس کا بار اٹھانا ہی نہین عقل سے کام لے کر دیکھیئے کہ مین نے جو مثال دی
وہ صحیح ہے یا نہین آگے بڑھ کر خلاف شرع ہونے کا ثبوت مجھے دینا چاہیے
اس کے واسطے بہت دور نہ جایئے یہین بیٹھے بیٹھے قیاس کیجیے کہ شرع کو
تکلفات ظاہری سے کیا علاقہ معاذ اللہ شرع مین یہ بات ہو سکتی ہے کہ
اکیس پان کا بیڑا لگاؤ تلشکری چباؤ تو کام چلے وہان مہر کے لیے ایک سو پانچ
پامات کا حکم ہے یہان ہزارون سے لاکھون پر نوبت پہونچ گئی جب آمدنی
تھوڑی کم اور ارادہ کیا بڑا یہ بھی ہو وہ بھی ہو تو رسے بندی کی اور تمام شہر کو رقعہ
بانٹے پندرہ طائفے بلائے پچاس من کی پخت کرائی تو خواہ مخواہ دھوم دھوس کو
لانا پڑا کہین خوشامد اور اپنی ساکھ پر کہین سے لکھ پڑھ کے روپیہ لیا شادی
کے بعد جو خرابی پڑی اُس نے رونے تک نہ دیا گھر مین چھپے بیٹھے ہین باہر قرضخواہ
کی چڑھائی ہے اگر دلھن بیاہ لائے اُس کا جہیز چھینا تو سارے شہر مین بدنام الگ

ہوئے اور صاحبزادے سے الگ بیر پڑا وضعداری کی کھُس کھُس کے جان ہی تتے پڑے آبرو پر پانی پھر گیا عورتون کا کیا وہ فرمائشین کرکے الگ ہوگئین جن بیچارے مردون پر آفتین ہین اُن سے میری اس تقریر کی داد لیجیے پرائی کمائی کا کیا درد محنت مشقت سے کمانا پڑے تو قدر عافیت معلوم ہو آنکھون کے آگے ناک سوجھے کیا خاک جس وقت راہ پر آکر نظر کیجیے گا آپ کو میرے کہنے کا حال کھل جائے گا بہت سے نادان ناک چوٹی گرفتار عورتون نے نام اور شہرت کی طمع مین اپنا گھر خال سے لگا دیا شادی تو بڑے بھلے حال ہوگئی مگر انجام یہ ہوا کہ میان دیس چھوڑکر پردیسی ہوئے چار دن چھپکر بھی گھر مین رہنے نہ پائے اور بہو بیٹا پھٹاک کر الگ وہان ہے کیا جو کوئی ساتھ دے بیوی صاحب خالی بیٹھی کرایے کے مکان مین اپنے کیے کو رو رہی ہین پچھتاتی ہین کوسنے اوڑاتی ہین بے وقت کے افسوس سے ہوتا ہی کیا ہے بہتیرے تو پہلے ہی شادی مین کھک ہوکر رہ گئے اکثر دوسرے درجے پر پہونچ کے گر پڑے یعنے تیسری شادی کرکے سر پر ہاتھ دھر کے روئے بڑے بوڑھے اگلے زمانے والے جنکی طبیعتین نیک اور مزاج اچھے تھے اسی لیے کہہ گئے ہین کہ جو کام کرے خوب سوچ سمجھکر کرے اُسوقت تو خوشی کی ترنگ مین کچھ سُجھائی نہین دیتا آخر کو آنکھین رو رو کر پھوڑنا پڑتی ہین میرا کاغذ اسی قسم کی ہزارون برائیان دفع کرے گا اور انشاءاللہ بیگم صاحب دیکھ لیجیے گا کہ بلا کے کاغذ مین بلا ہی کا اثر ہوگا آج ہم کو نئی بات کہنے سے آپ چاہے بلا فرمایئے اور چاہے ٹالنے کی دعا کیجیے کل خدا نے چاہا تو اسی بلا کے قدم آنکھون سے لگانے کی آپکو بھی حسرت ہوگی اور یہ بلا نہ ملے گی (سطوت آرا بیگم

آستانی جی توبہ توبہ مین نے تو ایک بات کہی تھی مین اور آپکو بلا کہون (مین) بیگم صاحب
مین کچھ برا تھوڑی مانتی ہون اگر مین در اصل بلا ہون تو آپ نے ٹھیک کہا اور
اگر نہین ہون تو آپ کا کہنا غلط غلط بات پر خیال کرنا کسی سمجھدار آدمی کا کام نہین
مین نے بھی آپ ہی کی طرح سے ایک بات کہہ دی اگر آپ نے کہا تھا تو اُسکا جواب
سمجھیے تاکہ آپ کو اپنی جودت اور شوخی پر دوبارہ ناز نہ ہوا اگر آپ نے نہین کہا تو
میری طرف سے اب سمجھیے کہ مین اپنے تئین خود بلا کہتی ہون کیونکہ اتنی دیر سے
آپ کے پیچھے پڑی ہون سطوت آرا بیگم ہ اگر آپ یہی سمجھین تو مین مجبور ہون آپ کی
سمجھ پر میرا زور نہین کیونکر سمجھاؤن سوا سکوت کے کوئی چارہ نہین بہتر ہے یون ہی
سہی آپ جو باتین بھرتی ہین مجھے نہ دیجیے گا چلیے فرصت پائی (مین) بیگم صاحب
یہ تو آپ کا حال بالکل اس وقت ویسا ہے کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے
جب بات عائد ہو چکی ضمیر پھر گئی تو آپ کو حجاب آیا اُس کے ساتھ ہی ساتھ غصہ
کو بھی بلا لیا یہان عتاب و ملال کا محل نہین نہ ذاتی گفتگو ہے نہ مجھے خدا نہ کرے
آپ سے لڑنا منظور ہے سطوت آرا بیگم ہ آپ لڑ بھی سکتی ہین (مین) استغفراللہ
میری کیا مجال خدا نہ کرے جو مین آپ سے لڑنے کا ارادہ کرون کیونکہ میرا تو مقصود
ہی کچھ اور ہے وہ لڑائی مین حاصل کیون ہوگا مجھے اپنا مطلب فوت کرانا تھوڑی ہی
منظور ہے کہ اتنی دیر ٹھک ٹھک ہو اور پھر نہ الا الذی نہ اولا الذی ہان جواب
لینے کی ضرور طالب ہون کہ میری بات کا شافی جواب دیجیے سطوت آرا ہ شافعہ
اور شافی تو کسی دوسرے سے لغت چھانٹیے مین آپکی طرح اُستانی دستانی تو ہون نہین
جواب مین نے فقیر تک کو نہین دیا آپ تو بڑے گھر کی ہین نجناور دولھن صاحب

کا گھر اتنا ماشاراللہ آپ کا خاندان سبحان اللہ دین ، بیگم صاحب یہ مزاح کا وقت نہین ہے مین فقیر نہین ہون آپ شوق سے جواب دیجیے لغت بولنے کے قابل جب آپ کو سمجھون تو کیونکر نہ بولون خواہش اور خوش طبعی سوال اور غصہ چار دن آپسمین ضد رکھتے ہین آپ ایک وقت مین اُن کو جمع کر کے اپنی جوانی کا ماشاراللہ زور دکھاتی ہین مین ہر طرح سے آپ کی طبیعت کا لوہا مان گئی لیکن میرا مطلب خبط ہوتا ہے دو ہی باتین ہین ہان یا نہین جو کہنا ہو کہہ دیجیے کہین فرصت تو ہو رسطوت آرا آپ مزاح کے قابل ہی کب ہین لیجیے ہان اور نہین بس۔ بین۔ داہ واہ سمجھانے کا اثر آپ کی طبیعت پر کس قدر جلد پڑتا ہے اے صاحب دو مین سے ایک کو قبول کیجیے رسطوت آرا) مارے باندھے کا سودا مجھے نہین اچھا معلوم ہوتا کہیئے آپکی خاطر سے کہدون دین۔ نہین بیوی میری خاطر سے کیا کام اپنے اور اپنے کنبے کی خاطر سے کہیئے زبردستی کی کیا بات ہے جی مین آئے تو ورنہ مجبوری کا ہے کی جبر ظلم کون کرتا ہے اپنے حق مین بہتر دیکھیے قبول کیجیے برا معلوم ہو در فرمایئے مین نام بھی نہ لون رسطوت آرا۔ حضرت سنئیے ہزار بات کی تو یہ بات ہے کہ آپ نے اتنا کچھ کہا مجھے قسم لیجیے جو اک لفظ مین نے دل لگا کے سنا ہو نہین معلوم مین کہان تھی اب اس کہانی کو تو اُٹھا رکھیئے کہ دوبارہ سننے کی مجھ مین طاقت نہین اور نہ میرا دماغ اس قابل ہے گو آپ پھر کہنے کو موجود بھی ہون مگر مین سنون ہی گی نہین کیونکہ عمل نہین کرنا ہے اب رہا جواب وہ دو چار روز مین دے دیا جائے گا (دین) بیوی واہ میرا تو وہ اصرار آپ کی یہ گفتار مجھے ہرگز دوبارہ آپ کے نازک دماغ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہین جواب مین اُسی وقت

ہون گی کیونکہ اُس مین آپ کے دماغ کو چندان ایذا اُٹھانا نہین ہے ورنہ مین
آپ سے بھی ہمیشہ کے لئے فرد اپر اُٹھار کھتی ہاتھی گھوڑے نہین لگین گے نہ جھگڑا
آپ کو میری طرح کھینچنا پڑے گا تین حرف کا ایک ہان دو حرف کا دوسرا نا ہے
دونون مین سے ایک کو کہدیجیے بس اللہ اللہ خیر سلا میرے دل کی ہوس نکل
جائے دسطوت آرا، اجی حضرت صاف تو یہ ہے کہ بندی کو منظور نہین چاہے
آپ سر سے زمین کھود دین۔ مین۔ بیگم صاحب دیکھیے غُصّے سے کام نہ بگاڑیے
آپ کے حق مین یہ جواب بہت مضر ہے آپ کے کہنے والے کچھ اور خیال رکھتے
ہین آپ کچھ اور کہہ رہی ہین شادی بیاہ آپ کے ہان آپسمین مین ہوتا ہے
ذرا سوچیے تو یہ ہونا کیا ہے خدا رکھے چار دن مین لڑکے بالے ہون گے پھر شادی
کا زمانہ آئے گا ان دنمین شادی نہ کیجیے گا تو کہان جایئے گا دسطوت آرا، بیٹھیے بھی
غصہ اور ملال کیسا مین سچ کہتی ہون ہرگز ہرگز مین آپ کی بات نہین مانون گی
چاہے یہ لوگ شادی کرین چاہے نہ کرین جس کو ہزار دفعہ غرض ہو گی ذات ات
کا بھوکا ہوگا ناک گھستا ہوا آئے گا اور سہری ٹیک کر کے لے جائے گا نہ غرض ہو گی
وہ اپنے گھر خوش ہن اپنے گھر خوش نہ لڑائی نہ جھگڑا اب تو چار باتین اور مین
اپنی طرف سے بڑھا دون گی امراؤ بیگم جاتے جاتے کھڑی ہو گئین اور یہ آخری
ہی فقرہ سُنکر اُن کو تاب نہ رہی غصہ سے کہا کہ بس اُستانی جی کہنے کی حد
ہو گئی آپ کی بلا سمجھلائے اس لڑکی کو نہین معلوم کا ہے سے اپنی عقل پر غرا ہے
اور عقل چھو تک نہین گئی چار نہین تم پچاس باتین بڑھا دینا کسی کو کیا جو آگ
کھائے گا آپ انگارے ہگے گا اب دیکھتے ہین کہ تم کہنے ہن اپنی بات ادنچی ہی

توکرے جاتی ہو اپنے سر کی قسم اگر شادی کے لالے نہ پڑ جائین اور لڑکا لڑکی
دوبھر نہ ہو جائین تو اپنا ہاتھ کٹوا ڈالون لو صاحب سارے گھرانے سے یہ الگ
چل کرنئی بات کرین گی اور کوئی اُن کے کہنے کو مان لے گا کسی کو ایسی کیا پڑی
ہے ضد ہے تو ضد سہی جاؤ تمھاری یہ راہ ہماری وہ راہ سوناک والون مین
ایک نکٹا کیا اچھا معلوم ہوتا ہے اللہ رے بات کی پچ پہلے جو منھ سے نہین نکلا تو اب
بھی وہی نہین سوار ہے ایک نہین ہزار نہین کوئی سمجھائے سے سمجھتا ہے یہ اور تنتی
بررتی جاتی ہین بیٹا جو اس ہین آ ہم بھی دیکھتے ہین کہ یہ انوکھی چال چلکر کیونکر الگ نکلجاتی
ہو اور سب سے بگڑ کر کیا بناتی ہو ذرا اسوقت کی بات بھول نہ جانا وسطوت آراجی
خوب یاد ہے لایئے لکھدون امراؤ بیگم کچھ ضرورت نہین لکھوا کے کسی کو کیا کرنا ہے
تم چاہے لکھو چاہے نہ لکھو ہم نے تو دل پر لکھ لیا جیتے جی تو یہ نہین مٹتا استانی جی
آپ کو میرے سر کی قسم اس بارے مین اب آپ کچھ نہ فرمایئے گا حجت ختم ہو گئی
نصیحت ہو چکی وسطوت آراجی بہت اچھا آپ کتاب نصیحت بند کرا دیجیے یہان
بھی کسی کا کچھ نقصان نہین ہوتا استانی جی نہ کہین گی تو کیا ہوگا وہ ہزار کہین یہان
سنتا ہی کون ہے قسم لیجیے جو میرے کان پر جون تک رینگی ہو امراؤ بیگم) تمھارے
کان پر جون کیون رینگے گی پرانی لیکھ پر چلنے والیون مین ہو جو کرتی ہو اچھا کرتی
ہو ایک حمام مین سب ننگے سنے تھے ردی کا زمانہ دیکھا تھا ضدی کچھ اچھی تھوڑی
ہے وسطوت آرا بھئی کیا مزے کی بات ہے کہ آپ ہی تو کتاب نصیحت بند کرنے کو کہتی
ہین اور آپ ہی روضہ والی بنکر بیٹھ جاتی ہین ہزار سمجھایئے یہان اثر ہی نہ ہوگا پتھر مین
کہین جونک لگ سکتی ہے یہی نا کہ رگ ہمارے بچون سے شادی نہ کرینگے جوتی کی

نوک سے پاپوش کی خاک سے آپ سبے کمکر بڑی چیز اٹھوا لیجیے دیکھیے بات نہ
ہٹی ہو (امراؤ بیگم) میری جان مین کیون کہنے لگی جنھین اپنی قسم اور بات کا خیال ہوگا
وہ خود ہی نہ کرین گے سبھی تو آتے جاتے سن رہے ہین کچھ کلھیا مین تو گڑ پھوٹا نہین تم
تو ڈنکے کی چوٹ ہانکے پکارے کہہ رہی ہو دبین) بیگم صاحب اس وقت آپ کو
سچ مچ غصہ آگیا اور غصہ کا قاعدہ ہے کہ آدمی کو اونچ نیچ دیکھنے سے روک دیتا ہے
ابھی اس ذکر کو موقوف کیجیے تھوڑی دیر بعد بوجھ کر جواب دیجیے گا کچھ جلدی نہین
ابھی تو ہم آپ کی خدمت مین رات تک حاضر ہین گو ہم سے آپ سے تعارف نہ تھا
آج ہی آپ کو پہچانا لیکن ماشاءاللہ آپ بڑی بات کی دھنی اور قول کی پوری ہین
کوئی آپ کی اس بات کو ضد یا ہٹ سمجھے لیکن مین ہرگز نہین کہہ سکتی بلکہ اس کے
برعکس آپ کی عقل کی تعریف کرتی ہون انسان کو جو کام کرنا ہو پہلے اُسکے عیب
و ہنر پر آپ کی طرح دانائی سے نظر ڈالے یہ نہین کہ ہر کس و ناکس کے کہنے پر لگ جائے
مجھے آپ کے انکار اور تکرار سے ہرگز ہرگز ملال نہین ہوا بلکہ ایک طرح کی خوشی
ہوئی کہ اگر آپ میرے کہنے کو قبول کرین گی تو کسی طرح سے یہ نہین کہ خاطر سے مُنھ
پر ہان ہان بہت اچھا بہت بہتر کہہ دیا پھر کون کرتا ہے سمجھداری کے معنی یہی
ہین کہ جس کام مین دخل دے اُسے پورا کرکے لے ذرا آکر میرے گلے تو لگ جائیے
سارے جلسے مین اک آپ کی عقل کا مجھے امتحان ہوا جتنی جہان بنان سے کام لیا جائیگا
اتنا ہی اُس کو قیام ہوگا یہ کہکر مین نے تو ہاتھ بڑھائے اور وہ خدا کی بندی جھجک کر
کھڑی ہوگئی مسکرا کہا کہ او چھاجی اب آپ نے دوسری طرح سے میرے پھانسنے کی تدبیر
کی مین ایسے دم دھاگون مین آنے والی نہین کسی اور کو یہ پٹی پڑھائیے چہ خوش کیا

ین کچی گولیان کھیلی ہون جو آپ کے دم پر چڑھ جاؤنگی (مین) دوتی ہوی اس مین دم دلاسے کی کون بات ہے مین تو آپ کے اوپر چھوڑتی ہون ابھی پہر بھر کا عرصہ میرے گھر جانے مین ہے اتنی دیر مین خوب سوچ بچار کے جواب دیجیے گا یہ کیا ضرور ہے کہ جواب میرے خاطر خواہ دیجیے اگر آپ نے پھر نہ منظور کیا تو دم دھاگا کیونکر ہوا بیگم صاحب کیا آپنے میری ہراک بات نہ ماننے ہی کا عہد کر لیا ہے جو آپکے کو بھی بُری طرف لے جاتی ہین آپ کی عقل سے بعید ہے کہ آپ اپنے اک نئے مہمان کو بات بات پر ذلیل کیجیے اور اُس کو بیرخی سے جواب دیجیے (سطوت آرا۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان۔ مہمان باجی کی ہونگی مجھسے کیا غرض یہ کیا میرا گھر ہے (مین) آپ وہ کہین جدا ہین مین تو ایک ہی جانتی ہون آپ چاہے مانیے اور چاہے نہ مانیے مہمان تو ضرور ہون اور آپ دونون صاحب مین بھی برابر جیسے آپ کا گھر ویسے اُن کا مکان آپ اگر ایسا نہ سمجھین تو مین مجبور بھی نہین کر سکتی کہ خواہ مخواہ میرا کہنا ہو (سطوت آرا۔ آپ ہزار پیر پھیار اور گیر گھار کیجیے باغ سبز دکھائیے محبت جتائیے بندی ان پھلا سڑون مین آنے والی نہین) (مین) بہت خوب جیسا ارشاد کیجیے لیکن میری خطا کو معاف کر دیجیے گا کیونکہ آپ کے نزدیک مین نے ہراک بات بیجا اور بے محل کہی جس سے ضرور ہی آپ کے دشمنون کو رنج ہوا ہوگا میرا تو بے اختیار دل چاہتا تھا کہ آپ کے گلے سے لگ کر دل صاف کر دون لیکن خلاف مرضی یہ بھی نہین کر سکتی آپ مجھے نہ گلے لگانے کے قابل سمجھتی ہین نہ منھ لگانے کے بس مین ضرور نالائق و ناقابل ہون اور نالائق گناہگار لہذا خطا بخش دیجیے اور قصور معاف کیجیے (سطوت آرا) جی معاف تو ایک کوڑی نہین ہوگی آپ کے دل مین اور جو کچھ آئے کہہ لیجیے مین کچھ کہنے نہ پائی تھی کہ امراؤ دولھن

دامراد بیگم) نے دوڑ کر میرے قدمون پر سر رکھدیا اور کہا کہ اللہ اُستانی جی اب آپ ان بی
صاحبزادی کی بات کا جواب نہ دیجیے اور اُن سے کہا کہ بس بیوی تمھارے جوہر کھل گئے
اب سدھارو اپنی صحنچی مین جاؤ بختاور دولھن باہر کھڑی ہوئی یہ تقریرین سن رہی تھین
سطوت آرا بیگم کے دو کوڑی نہ معاف ہوگی کہنے پر آپے سے گذر گئین اور امراد بیگم
صاحب سے بلا کر کہا کہ بس جو ہونا تھا ہو چکا آپ جاکر اُس بیہودہ کو یہان سے دور دفان
کیجیے جب ان بیچاری نے جانے کو کہا تو سطوت آرا بیگم بولین کہ جی بجا کیون جاؤن
صحنچی اور دالان کیا کچھ قبالہ تو اُس کا میرے نام ہے نہین نہ مین صحنچی مین ٹانگ توڑ کر
بیٹھنے کا عہد کر کے آئی ہون سارے گھر مین جہان جی چاہے گا وہان بیٹھون گی
جس کو میرا بیٹھنا ناگوار ہو وہ خود اُٹھ جائے (امراد بیگم) میری جان ناگوار کیون ہوگا اک
بات کہی کہ یہان بیٹھ چکین اب وہان جاؤ نہ تمھاری اکیلی بیٹھی ہین سطوت آرا) بیٹھی
رہین کچھ مین اُن کی نوکر تو ہون نہین کہ دُم کے ساتھ ساتھ پھرون (امراد بیگم) نوکر کیسا
محبت عجب چیز ہے تم اُن کا خیال رکھوگی وہ تمھارا (سطوت آرا) نہ مین اُن کا دیا کھاتی
ہون نہ مجھے ان کے خیال کی ضرورت پڑی ہے (امراد بیگم) چلو نہی تم یہین بیٹھو
ہم اُستانی جی کو تمھاری صحنچی مین لئے جاتے ہین (سطوت آرا) دیکھا تو نہین وہان
میری ہزار طرح کی چیزین پڑی ہین (امراد بیگم) تو یہ سنتے ہی فق ہو گئین اور بختاور دولھن
تھر تھر کانپتی ہوئی مبارک بیگم کے پاس پہونچین تھم تھم کے اور رک رک کے آدھے کا
تیہا کہہ کے اُن کے ہاتھ جوڑے کہ بیوی اپنی بھاوج کو اُٹھالاؤ نہین مین آدمیون سے کہتی
ہون وہ بیچاری گھبرا کر دوڑین کمرے مین آئین اور کہا کہ ہائین تم یہان بیٹھی ہو مین کب سے
ڈھونڈھتی پھرتی تھی (سطوت آرا) کیون (مبارک بیگم) یونہین اکیلے بیٹھے بیٹھے دم گھبرا گیا

کہا لاؤ بھابھی کو دیکھوں تم یہان چھپی ہوئی تھین لے چلو (سطوت آرا) ہم تو نہین جلتے
تھین غرض ہو تم بھی بیٹھو (مبارکہ بیگم) معقول مجھے یہان بیٹھنا ہوتا تو کسی نے منع کیا تھا
جلدی اُٹھو اک کام ہے ناؤ بگڑتا ہے اک چیز لے رکھی ہے ٹھنڈی ہوتی ہے
(سطوت آرا) یہین لے آؤ کسی کا ڈر ہے یا چوری کیا لونگ چڑے والی آئی ہے
(مبارکہ بیگم) واہ لونگ چڑے کون گرم گرم بیچتا ہے کلیجی کے کباب ہین وہ پھڑپھڑا رہے
ہین کہ بے پھونکے کھائے نہین جاتے لوگ ماشاء اللہ لے رہے ہین ٹوٹے پڑتے ہین
ایسا نہ ہو کہ بک جائین (سطوت آرا) یہ ہر چیز پر آپ ہی کی رال ٹپکتی ہے میری
نیت سیر ہے مین تمھاری طرح ندیدی نہین ہون کہ جہان دیکھون چکنی بوٹی وہان
کٹاؤن ناک اور چوٹی (مبارکہ بیگم) ای ہے اُٹھو بھی نشلین پھر چھانٹ لینا میرا ابھی مزا جاتا
ہے تمھارے سر کی قسم ایسے چٹپٹے ہین کہ بس کھاؤ گی تو کہو گی (سطوت آرا) ایک دفعہ
کہہ دیا کہ یہین لے آؤ (مبارکہ) پھر دہی مرغ کی ایک ٹانگ سنتی جاتی ہو کہ وہ آتے
کے ساتھی نرغے مین گھر گئی سانس تک تو لے نہین سکتی وہ آئے گی نہین کباب
یہان تک آتے آتے ٹھنڈے ہو جائین گے پھر کیا ہو (سطوت آرا) ای ہے وہ بھی بھاڑ
مین جائے اور کباب بھی چولھے مین پڑین مین تو نہین جاؤن گی (مبارکہ بیگم) میری بھابھی
مین صدقے مین قربان تمھارے بغیر حلق سے نہین اُترتے جلدی چلو مجھ نگوڑی کا بھی
مزا جاتا ہے کباب لیکر ایک کھایا تھا کہ حلق مین پھنسا انھین لینے کو چلی آئی وہ وہان
اتنی دیر مین ٹھنڈے ہو گئے ہونگے (سطوت آرا) میری بلا سے مجھ پر احسان کچھ میرے واسطے
لئے تھے آئین تو وہ ناؤ ہان چڑھا کر آمین لیتی آمین تو کیا ہاتھ گھس جاتے (مبارکہ بیگم) لاتی
تو تھی پھر مجھے شرم آئی کہ اُستانی جی صاحب وہان بیٹھی ہین اُنکی امان جان ہین کیا کہا ہو

کا دونا ہے اُن کے سامنے جاؤن کو سطوت آرا تم ایسی ہی شرمیلی بلی ہو اُستانی جی اور
اُن کی امان بولی ہین کچھ کھاتی پیتی تھوڑی ہین ہو ایسا ناک کر جیتی ہین سانڈے کی اولاد
دیبار کہ بیگم بہن بیہودہ نہ بکو تمھارا لحاظ شرم کہان اُڑ گیا (سطوت آرا) جو ہمارا لحاظ پاس
نہ کرے ہم اُس کے باپ کا نہ کرین بختاور دولھن اس کلمے سے آگ ہو گئین اور کمرے مین
لال بھبوکا بنی ایئن مین اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر باہر یہ کہتی ہوئی چلی
کہ مجھے کچھ کہنا ہے ذرا باہر چلیے وہان آکر دیکھا کہ سر پکڑے امجدی بیگم بھی بیٹھی ہین
اُن کو لیتی ہوئی ہین کوٹھے پر چلی گئی وہان جا کر جہان تک زبان مین گویائی تھی
دونون صاحبون کے دل سے بات نکالنے کی کوشش کی لیکن ان کو اسقدر رنج
تھا کہ زانوؤن سے سر نہ اُٹھایا دونون آنکھ نیچی کیے خاموش بیٹھی رہین جب دن
بہت کم رہا تو مین نے کہا کہ بس بیوی میرا غم کم کرو نیچے جاؤ مہمانون کی خبر لو لڑکیون کو
یہان بھیجدو کہ مین نماز کا سامان کرون تمھین تو ایک بات عمر بھر کے یاد رکھنے کو کافی
ہو گئی کچھ گھر کا بھی دھندا دیکھو گی وہ بیچاریان شرمائی لجائی میرے آگے سے ٹل گئین
اور وجیہ النسا سے کہا کہ استانی جی کوٹھے پر مع اپنی ہمبہنون کو لیکر وہان جاؤ پانی
جانماز بھی لیتی جانا یہ کہتی ہوئی وہ پھر کمرے مین گئین دیکھا تو وہ نیکبخت بیوی اُسی طرح
ڈٹی بیٹھی ہین دونون نند بھاوجون نے ایک زبان کہا کہ بیوی تم سے یہ امید نہ تھی
آج تم نے خوب ہی ذلت دلوائی ہین سامنے کھڑکی مین کھڑی تھی سطوت آرا چٹاخ
سے بولین کہ جی بجا اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے آپ نے مجھے ذلیل کروایا یا مین نے
آپ کو خدا لگتی کہیں انصاف تو اُوڑ گیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا۔ ع۔ پیدا ہوئے ہین چاہنے والے
نئے نئے ہ غیرون کی چڑھی بارگاہ عزیزون کا بڑا تباہ واہ کیا اُلٹی سنیا ہے آپ کے

ہان کا باوا آدم ہی نرالا ہے مین ایسا جانتی تو کیون آتی آگر چھتائی جسطرح امان جان نے عذر کرا بھیجا مین بھی کوئی حیلہ بہانہ کر دیتی مگر یہ معلوم کس کو تھا کہ آپ نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین آپ ہی زخم لگایا آپ ہی نمک مرچ چھڑکتی ہین اب سے آئے گھر سے آئے آیندہ کو کان ہو گئے دیکھا جائے گا کیا پھر نہ بلائیے گا ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے اور مین اس گھر مین قدم نہ رکھون اچھی دوستی کے پردے پردے اور عزیزداری کے اوٹ مین آپ نے دشمنی اور بیگانگی دکھائی خیر کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی راتین سو دن سُنار کی ایک دن لوہار کا امان جان نے اور زیادہ بات بڑھتے دیکھکر امجدی بیگم اور بختاور دولھن کو سمجھا بجھا کر باہر بھیجا اور ہرگز اُن کو جواب نہ دینے دیا رحمت سے کہا کہ دیکھو طاہرہ بیگم کہان ہین جاتے جاتے امجدی بیگم نے یہ کلمہ سنکر کہا کہ وہ کوٹھے پر ہین آپ بھی وہین چلی جائیے امان جان کانون پر ہاتھ رکھے کوٹھے پر آئین اور کہا کہ اپنی آنکھون کی قسم مین نے ایسی آلٹی مت اور اوندھی سمجھ کے لوگ نہین دیکھے نہ پانی کے اوپر نہ پانی کے نیچے کچھ عجب طرح کا مزاج اس لڑکی کا ہے مین کچھ اور سمجھا امان جان جی ہان امجدی بیگم اور بختاور دولھن اپنا درد دل کہنے کو گئی تھین اُنھون نے وہ دھر پکڑ کیا کہ ہک دھک ہو کر رہ گئین مین نے دیکھا کہ بات کو طول ہو گا ملال بڑھے گا اُنھین اُٹھا لائی۔ مین۔ جی ہان مجھے بھی ایسے لوگون سے سابقہ نہین پڑا عجیب الخلقت انھین لوگون سے مراد ہے ان کا دماغ ضرور بگڑا ہوا ہے کچا سودا نہین بلکہ پکا جنون ہے آپ نے اس لڑکی کی بد دماغی اور کوڑھ مغزی دیکھی۔ امان جان۔ بیٹا تمھارا ہی ظرف اور حوصلہ تھا کہ جو تم نے ہنس ہنسکر اُس کی ہر بات کا جواب دیا مین ہوتی تو تتے ہی پر روک دیتی

اور یا اُلجھ پڑتی مجھسے تو ضبط نہ ہوتا جو تم نے دکھایا ماشاء اللہ کارنمایان کیا ہے سمجھانے
کی بھی حد کردی اور صبر کی بھی انتہا دکھادی یہ کہہ کے امان جان چوکی پر گیئن مین
ٹہلتی ہوئی کھڑکی مین گئی دیکھتی کیا ہون کہ پندرہ بیس عورتین جو قریب کی
رشتہ دار تھین امجدی بیگم اور نجتاور دولھن سے یہ خبر سنکر افسوس کرتی ہوئی وہان
آئین اور مین دیکھ رہی ہون کہ ایک ایک کمرے مین داخل ہوکر اردگرد اُن
دیوانی کے بیٹھین بہلا پھسلاکر چاہا کہ اُٹھا لے جائین وہ بھلا کب اُٹھنے والی
تھین آخر کو سب تھک کر چلی گیئن اور مبارکہ بیگم کو بھی لیتی گیئن اُن کے جلنے
کو پاؤ گھڑی بھی نہ گذری ہوگی کہ سطوت آرا ادھر تو در مین آکر کھڑی ہوئین
اور اُدھر امان جان پاخانہ سے نکلین مجھے کھڑکی مین کھڑا ہوا دیکھکر چلی آئین
صاحبزادی کمرے کے دروازے مین انگڑائی لیکر تنتی جو مین ہم دونون آدمیون پر
نگاہ پڑی ہاتھ اُٹھاکر نہین معلوم کیا کہا امان جان ہٹ کر کہنے لگین کہ دیکھو
کوستی ہین یہ سن کر لڑکیان دوڑین اور دوسری کھڑکی کھول کر جو دیکھا سطوت آرا بیگم
نے پھر کچھ کہا دلدار نے ایک دفعہ چیخ کر کہا کہ یہ آپ کوستی کیون ہین یہ سنتے ہی
بی صاحبہ مسکراتی ہوئی باہر نکلین اور اپنی صحنچی کی طرف تشریف لے گیئن وجیہ النسا
نے کہا کہ دیکھیے جب سب بلانے آئے تو نہ گیئن اور خود بے بلائے چلی گیئن
مین نے کہا چلو تم کو کیا وہ جانین اُن کا کام جانے بڑون کی بات پر نہ آئین دھرتے
وہ چپ ہو مین مین ضروریات سے فراغت کرکے وضو کرنے کو بیٹھی اتنے مین
نجتاور دولھن آئین اور کہا کہ اُستانی جی صاحب سطوت آرا نے غضب کیا چھوٹے بھیا
باہر آئے ہوئے تھے فرض کرکے پردا کرایا باہر گیئن اور ساری کہانی اپنی بےبسی

اور بیگناہی اور میری آپ کی زیادتی کی بیان کی وہ بیوی کے دانہ کھلانے والون
مین تو ہیئین بگڑ گئے نہ مجھے بلایا نہ امان جان سے کہلوا بھیجا بیوی کے کہنے پر لگ گئے
گھر جاکر ہنیین بھیج دی اب سارا گھر ایک طرف ہے اور وہ نیک بخت ایک
جانب مین نے کہا کہ اگر آپ کو اُن کا جانے دینا منظور نہین ہے باہر مردون
سے کہلوا بھیجیے وہ ڈرا دھمکا یا کچھ دے لے کے کہارون کو ٹال دین گے وہ
خوش خوش گئین اور جاکر یہی تدبیر کی اُن کے میان میر مبارک حسن صاحب نے
ڈیوڑھی مین آکر پردے کے بہانے کہارون کو باہر نکالا اور آواز بلند سے
ڈرا دھمکا کر اُن کی عورتون کو اندر ڈھکیلا کہارون کو باہر نکال کر سمجھا دیا کہ تم
رات کو آنا پنیس یہین چھوڑ جاؤ آٹھ آنے پیسے انعام کے دیے اب کہار ہی نہین
ہین سوار کیونکر ہون اد چھلین کو دین رہ گئین نماز پڑھ کر ہم کوٹھے سے نیچے اترے
آج ہمارے گھر سے نکلنے کا پہلا دن تھا وہ ایسا مبارک و مسعود سارے گھر کو
سطوت آرا کی زبان درازی کا رنج تھا مگر مجھے نہ تھا ہان رہ رہ کر یہ خیال ضرور
آتا تھا کہ کیونکر اُن کے دل مین اپنا دل ڈالون اور کس طرح سمجھاؤن مین اسی
اُدھیڑ بن مین تھی کہ امجدی بیگم کمرے کے باہر آئین اور پکار کر پوچھا کہ آستانی جی
صاحب نواب صاحب کس وقت خاصہ نوش فرماتے ہین مین نے کہا نو بجے
وہ چلی گئین اور فوراً نکلوا کر اندر منگوایا جائزہ لے کر آٹھ نہین بجے تھے کہ کھانا روانہ
کر دیا آٹھ بجے کے بعد گھر مین دسترخوان بچھا جب مہمان کھانا کھا چکے سواریان
لگین کھانے کے پہلے تو سطوت آرا بیگم صاحب نے بہت کچھ ھنامت مچائی تھی
پھر جو بچھ لین تو بہت سے لوگ سوار ہو گئے تو دس کا عمل ہوا اور وہ جانے کا

نام نہین لیتین مین نے امجدی بیگم اور بجنا ور دو طلعن کو بلا کر کہا کہ آپ خوشی سے اگر
اجازت دیجیے تو اب ہم بھی سوار ہون انھون نے کہا کہ جی تو نہین سیر ہوتا اور نہ
آپ کی تکلیف گوارا ہے کیا عرض کرین نہ رخصت کر سکتے ہین نہ روک سکتے
ہین اور آج تو آپ سے جیسی شرمندگی ہوئی ہے عمر بھر یاد رہے گی آنکھ
چار کرتے حجاب آتا ہے اور دل پانی پانی ہوا جاتا ہے وہ ین ہیویون آپ کی
پر تکلف باتون سے غیریت کی بو آتی ہے اور مجھے تکلف سے نفرت ہے آخر
شرمندگی کا ہے کی اور حجاب کس بات کا نہ آپ نے سکھا دیا تھا نہ آپ کی
اشتعالک تھی اگر حجاب آئے تو انھین وہ تو شرماتی نہین آپ کو کیا ضرور ہے
کہ جو اُن کی قائم مقام بنیے اور اُن کا فرض ادا کیجیے بات مین بات اکثر نکل آتی
ہے اسی طرح آنچل مین باندھ لی جائے تو دنیا کے کام بند نہ ہو جائین کیا ہوا اگر ایک
آدھ بات بڑھکر کہہ گئین میرے بدن پر نہ تو اُن کا کہین نشان معلوم ہوتا ہے اور
نہ وہ چمٹی ہوئی ہین امجدی بیگم جی رنج تو اسی بات کا ہے کہ آپ کی وہ تہذیب
و متانت اور اس بے حیا کا وہ شہد پنا اور سفاہت کا ٹھکے آپ جواب دیتین تو پھر
نہ رنج ہوتا ہمارے دلون کی بھی بھڑاس نکل جاتی قلق تو اسی بات کا ہے کہ آپ نے
طرح دی اگر ہم تو کیا مین بھی ویسی ہی ہو جاتی ایک کے ساتھ دوسرا کیون سڑی
ہو جائے اس کے دوا ایک حساب سے اُن کا حق بجانب بھی تھا کیونکہ ایک تو
نصیحت خود ہی بدذائقہ اور بدمزا ہے اس پر طرہ ترک عادت کا آپ ہی خیال کیجیے
کہ یہ مشکل کام ہے یا نہین امجدی بیگم ہاں تو ایک انھین کے لیے مشکل تھا اور سب
کے واسطے سہل ؟ استانی جی اب آپ کی طرف داری مجھے اچھی نہین معلوم ہوتی ہاں ؟

فرمایئے کہ جس کے نصیبے کی کملی کالی بن گئی ہے وہ ساتون بہشت کے پانی سے بھی
سفید نہین ہوسکتی یہ ذکر تھا کہ سطوت آرا بیگم کے جانے کا غل ہوا امجدی بیگم اُدھر
چلی گئین اُن کے جانے کے بعد مین بھی وہان پہونچی اور خواہ مخواہ چارطرف پھر کے
مین نے رخصت کا سلام اُنھین کیا گو اُنھون نے بہت ٹالا مگر مین نے نہ ٹالنے
دیا جب وہ سوار ہوگئین تو ہمارے ہان کی بیبیان آئین مین نے لڑکیون کو بلاکر کہا
کہ تم رہ جاؤ کل چلی آنا اُنھون نے عذر کیا کہ کتابین تو ہماری وہان ہین کل کا سبق
کیونکر دیکھین گے مین نے کہا کہ مین جاکر بھجوا دون گی شادی کی رات ہے رہ
بھی جاؤ کہا کہ جی یہان سے جاتے جاتے دیر ہو جائے گی دن چڑھ جائے گا ایسا
نہ ہو کہ ہمارے کامون مین فرق پڑے ساتھ جانے مین تو یہ ہے کہ سواری سے
اُترتے ہی کتاب پر جھک جائین گے اور جب آپ جاکر بھیجے گا تو آتے آتے
گیارہ بج جائین گے نیند آنے لگے گی نہ سبق دیکھنا ہوگا نہ آمختہ پڑھنا ہوگا نہ
مشق کرسکین گے مین نے بختاور دولھن اور امجدی بیگم سے کہا کہ مین کہتی ہون
لڑکیان نہین ٹھہرتین وہ بولین ٹھہر کے کیا کرینگی وہان سے تو آپ کے ساتھ
آئین اور یہان سے آپ اکیلی سدھارین وہ گھر مین رہ جائین اس کے علاوہ
شادی ہو چکی ٹر کے سورہنا ہی ہے پھر دہن جاکر کیون نہ سوئین یہان اب کیا کام
ہے وہ یہ سنتے ہی تسلیمون کو جھکین اور مجھسے آگے جاکر ڈیوڑھی مین کھڑی ہوئین ہم
دس بجے گھر پہونچے نانا جان اور ابا جان دیر تک شادی کی باتین پوچھا کیے
امان جان نے سب کہہ سُنکر اُس کاغذ کی نقل اُنھین دکھائی اور کہا کہ نام خدا آج پہلے
دن کا وعظ مین طاہرہ بیگم نے اتنے آدمیون کو مسخر کیا نانا جان نے خوش ہوکر

مجھے گلے سے لگایا اور دو ہزار روپیہ اس کام کے صلے مین مرحمت فرمائے گیارہ بجے
جب مین سونے کو گئی تو دیکھا کہ پانچون کی پانچون سر جوڑے اپنی اپنی کتابون
پر جھکی ہوئی ہین بیچ مین شمع روشن ہے مین نے قریب جاکر کہا کہ بس اب رات
زیادہ آئی صبح کو نماز کے لیے آنکھ نہ کھلے گی آؤ سو رہو سبق دیکھ چکین کہا بہت
خوب اپنی اپنی کتابین اُٹھاکر قرینے سے طاق الماری میز پر رکھین اور میرے
اردگرد اپنے اپنے بچھونون پر لیٹ کر آرام کیا صبح کو بخت آور دولھن سوار ہوکر ہمارے
ہان آئین اور کہا کہ باجی امجدی بیگم سے چھوٹے بھیا صبح صبح لڑنے کو آئے جیسے ہی
ان کے اُن کے رد و بدل ہونے لگی مین وہان سے ادھر چلی آئی باجی پھر لحاظ کرینگی
مجھسے تو بگڑ ہی جاتی ہین مین نے کہا آپ نے دانائی کی اور بہتر ہو وہ بھی ٹال دین
وہ بیچارے ناواقف نہین معلوم جاکر اُن سے کیا جھوٹ سچ لگایا کہ وہ برافروختہ
ہو گئے یہ بھی قصور انھین صاحبزادی کا ہے کہ آپ الگ ہو گئین میان کو بھڑادیا
وہ بیوی کو سچا سمجھ کر کیا کیا سخن پروری نہ کرین گے یہ امجدی بیگم صاحب کے خلاف
ہوگا بات بڑھنے کا اندیشہ تو ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ دلون مین ملال آجائے اگر
آپ کی بھی رائے ہو تو مین بوا رحمت کو بھیج کر انھین بھی بلالون کہا ہان بہتر تو ہے
اسی وقت رحمت سے کہا وہ سوار ہو گئین جیسے ہی وہان نازل ہوئین کہ امجدی بیگم
گھبرا گئین پوچھا بوا رحمت خیر تو ہے اُنھون نے کہا جی ہان آپ کی دعا سے
خیریت ہے بیوی نے کہا ہے کہ بخت آور دولھن صاحب آئی ہین اگر آپ بھی گھڑی
دو گھڑی کو آجاتین تو اچھا تھا امجدی بیگم نے کہا بوا کیا جاؤن صبح سے اُن کے
بھائی صاحب تشریف لائے ہوئے ہین نہ منھ دھونے کی ہوئی نہ پان کھانے کی

نماز کے بعد سے آج نیا وظیفہ پڑھ رہی ہون ابھی ابھی وہ اُٹھکر بیوی کے بلوانے کو
پینس کہار بھیجنے گئے ہین تکتے تکتے منہ خشک ہو گیا رات بھر مین نہین معلوم کیا کیا
کہہ دیا کہ وہ ہنتے سے اُکھڑے ہوے ہین عزیزداری چھوڑنے پر کمر کسے ہین وہ تو
چلی گئین صاحبزادے میرے لپٹ گئے لاکھ لاکھ چھڑاتی ہون ٹالتی ہون طرح
دیتی ہون وہ ہین کہ پلے آتے ہین آخر کو حل کر مین نے کہہ دیا کہ بیٹا تمھاری بیوی
بالکل چھوٹی ہین اک اک کی دس دس لگائین ہر زبانی کی آپ ہی اُستانی جی
کو بھلا برا کہا زبان لڑائی اور اُلٹا تمھین اُبھار کر بھیج دیا ہمارے منہ پر کہین
تو جانین کہ بڑی سچی ہین یہ سُنکر وہ چلے تو گئے ہین لیکن مجھے کھٹکا یہ ہے کہ وہ
میرے منہ پر کیا میرے فرشتون کے مُنہ پر کہدین گی اور مجھسے کچھ بنائے نہ بن سکیگا
کل بھی تو یہی ہوا تھا ایک ہی بات کہنے پائی تھی کہ اُنھون نے باغ لگا دیا ہم
دونون نند بھاوجین اپنا سا منہ لے کر رہ گئے جھوٹے کے آگے سچا رو مرے
حقیقت مین سچ ہے دیکھون اب کیا ہوتا ہے۔ رحمت بیوی آپ اتنا پریشان
کیون ہوتی ہین نہ وہ آئین گی نہ سامنا ہو گا جھوٹا تو ہے اور نانو کے دقت مقابلہ
کر گذرتا ہے پھر اس ہین وہ جرأت نہین رہتی کیا منہ لیکر آئین گی اور کونسی آنکھین
چار کرین گی اگر یہ سمجھیے کہ وہ ضرور آئین گی تو آپ کا بھی ٹل جانا مناسب ہے
مین لینے تو آئی ہون اُن سے کہہ دیا جائیگا کہ اک ضروری کام تھا نہ ٹھہر سکین
اُستانی جی کی نانا آکر لے گئی امجدی بیگم نے عذر کیے مگر رحمت نے نہ مانے جیسے ہی
وہ سوار ہونے کو اُٹھین کہ سطوت دولھا موجود ہوئے رحمت جلدی کر کے ڈیوڑھی
مین گئین اور کہا کہ میان آپ ذرا باہر ہو جائیے تو بیگم صاحب سوار ہون سطوت دولھا کون بیگم

(رحمت) اجی امجدی بیگم صاحب (سطوت دولھا) کہاں جائیں گی (رحمت) جی میں لیے جاتی ہوں (سطوت دولھا) واہ واہ کیونکر جانے پر راضی ہو گئیں (رحمت) جی وہ تو کسی طرح راضی نہیں تھیں میں نے زبردستی راضی کیا ہے کہیں دور نہیں اسی گلی میں تو جانا ہے دہنے ہاتھ کو چوہے (سطوت دولھا) دہنے ہاتھ کو کونسی گلی ہے (رحمت) اے میاں یہ کیا اس دروازے سے نکل کر (سطوت دولھا) اجی بایاں ہاتھ کہو تم بھی کچھ یونہیں سی ہو (رحمت) جی ہاں میاں یونہیں سی نہ ہوتی تو آپ کہتے ہی کیوں اچھا لے ہٹ جایئے تو میں پٹ بھیڑ دوں دیر ہوتی ہے ابھی پلٹ بھی آنا ہے یہ سنکر وہ باہر گئے رحمت نے امجدی بیگم کو بلایا وہ یہ کہکر پینس میں سوار ہوئیں کہ بوا رحمت تم ٹھہری رہو سطوت آرا بیگم آئیں تو مجھے فوراً بلوانا یا خود سوار ہو آنا رحمت دروازے پر تھیں کہ تھوڑی دیر بعد کہار غل مچاتے ہوئے آموجود ہوئے صاحبزادے کہیں ٹل گئے تھے رحمت نے ان سے کہا کہ بھیا تم چیختے کیوں ہو دو آدمی یہیں ٹھہرے رہو نواب صاحب آتے ہوں گے اور اک ڈولی لاکر مجھے پہونچا دو وہ ڈولی لائے رحمت سوار ہو کر گھر پہونچیں امجدی بیگم دیکھتے ہی ڈر گئیں کہ شاید وہ آئیں پوچھا خیر تو ہے کہا کہ جی ہاں بیوی تو نیوی میاں بھی پلٹ کر نہ آئے کہار غل مچا رہے ہیں میں دو کو اپنی ڈولی میں جوت لائی دو وہاں دہنے بائیں اُن کی تاک میں ہیں پھر رحمت نے وہ سب ذکر دُہرایا امجدی بیگم نے کہا کہ سطوت دولھا بھی نہایت اکھڑ اور اُجٹ ہیں ایسی ہی خدا نے جورو بھی دی برابر کی جوڑ ہے خدا دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہے اگر مزاجوں میں فرق اور سیرتوں میں جدائی ہوتی تو زندگی حرام ہو جاتی اک دن نباہ نہ ہوتا بیوی دوپٹہ میں چاند سورج چھپاتی ہیں

اور میان یقین لاتے ہین مین نے کہا کہ اگر یہ نہ ہوتا تو دن رات کا فرق نہ ہو جاتا خدا
کی قدرت ہے کہ ایک دوسرے سے دب یا ڈر کر اپنی ترک عادت پر مجبور ہو جاتا
ہے اور کسی نہ کسی طرح سے خواہ مخواہ اپنی خوشی پر دوسرے کی خوشی مقدم رکھتا
ہے طبیعتین بالکل تو ایک ہو ہی نہین سکتین ہان یہ بات ہے کہ مادے نیکی بدی کے
طبیعتون مین برابر ہون اگر دونون مین نیکی کم اور بدی زیادہ ہے تو اور نیکی زیادہ
ہے تو دوسرے کے ہم قدم ہو جائے گا اور ایک مین اچھی چیز زیادہ اور دوسرے مین
کم ہوئی تو دل ملنا دشوار ہو جاتا ہے عقل ہوئی تشتم پشتم برے بھلے حال گذر گئی دل
کی بات ظاہر نہ ہونے دی بے عقل ہوئے قلعی کھل گئی ان دونون صاحبون کے
مزاجون مین کبر و غرور اور دماغون مین فتور معلوم ہوتا ہے عقل سے کام لینا ہی چھوڑ دیا
نفس کو بالکل اختیار دے دیا ہے جو وہ کہتا ہے وہ کرتے ہین (امجدی بیگم) ہان ہان
کرتی جاتی اور دروازے کو پھر پھر کے دیکھتی جاتی ہین مین نے کہا بھی کہ دروازے
مین کیا ہے کہا کہ جی کچھ نہین سطوت دولھا کی نافہمی سے مجھے کھٹکا ہے کہ میرے
چلے آنے سے کچھ اور فتور نہ برپا کرین یہ وہ کہتی تھین کہ امیر خانم کی ڈولی آئی اور ہم
سب اُدھر دیکھنے لگے اور ترتے کے ساتھی اُنھون نے سطوت دولھا کی باتون
کا دفتر کھولا معلوم ہوا کہ امجدی بیگم کے یہان سید مقبول احمد صاحب جیسے ہی مسجد
سے مکان پر آئے اور ان بندہ خدا نے اُن کے آگے شکایت کا باغ لگا دیا وہ
بیچارے گھر کے اندر کا حال کیا جانین سنتے سنتے عاجز ہو گئے اور کہا کہ بھائی مجھے
کچھ خبر نہین حکیم مبارک حسن صاحب کو یا داؤ شاید اُنھین کچھ خبر ہو۔ وہ صبح سے انکے
ڈر کے مارے کوٹھے پر چھپے بیٹھے تھے کیونکہ جب نجتا در دولھن ہمارے یہان آئے تھین

تھین تو اُن سے سارا حال کہہ کر آئی تھین ایک تو بیوی کا چھوٹا بھائی دوسرے بدمزاج اس لیے تھا. اُدہ نہین آئے تھے بہنوئی کے بلانے سے مجبور ہو کر گئے اُنھون نے کہا کہ ذرا آپ کی تو باتین سنئے وہ بولے کہ جی مین کیا سنون آپ جو فرماتے ہین بجا ہے آنکھون کی بینائی سے کام لینا اور عقل کو تکلیف دینا تو انھین آتا نہین فقط کانون سے غرض رکھتے ہین میرے پاس ان کا کوئی جواب نہین (سطوت آرا) یہ کیا کہا سمجھے آپ جواب دیجیے نا مین بھی تو دیکھون سنون (مبارک حسن صاحب) آخر آپکا منشا اصلی اس جواب طلبی سے کیا ہے اور کاہے کا جواب مقصود ہے (سطوت دلہن) سمجھے اسی کا جواب دیجیے کہ ایک غیر عورت نے بیگم کو ذلیل کیا اور گھر بھر کی عورتین سنا کین مجھے سارے کنبے کی شکایت سے کیا فقط مجھے بڑی باجی اور چھوٹی باجی کا گلہ ہے کہ یہ دونون صاحب ایک تو ہنسا کئے اور پھر بولے تو استانی کی طرف سے سمجھے کیا قرابت اسی کو کہتے ہین اور محبت اسی کا نام ہے کہ گھر پر بلا کے ایک عزیز کو خفیف و حقیر کرین (میر مبارک حسن) بھائی خدا معلوم بے سمجھے بوجھے کیا کہہ رہے ہو اول تو خواہ باجی ہون خواہ تمھاری ہین اُن کی یہ عادت نہین کہ کسی پر ہنسین اور اس غرض سے جس مین کسی کی تحقیر و تذلیل ہو دوسرے جب سارا خاندان ایک طرف تھا تو کون سی دانائی کی بات تھی کہ وہ دونون آدمی کنبے سے الگ ہو کر دوسری راہ چلتے اور یہ کیا معلوم تھا کہ تمھاری بیوی اُس بات کو منظور بھی نہ کرین گی جب سب ایک ہو چکے اور کاغذ لکھا گیا تب تمھارے گھر کے لوگون کی نوبت پہونچی اُنھون نے انکار کیا اُستانی جی نے سمجھایا سب نے بوجہ نیک بات ہونے کے ہان مین ہان ملائی اس مین ذلت اور حقارت کاہے کی تھین یہ بھی خبر ہے

کہ اُنھون نے ہماری محسن وہان عزیزون کی فخر کنبے کی جان اُستانی صاحبہ پر کیا کیا
زیادتی کی اور نہ حجاب آیا نہ لحاظ شکایت کا محل تو ہمارا ہے تم اُلٹی پیش بندی
کر رہے ہو اور رعایت مافی الباب ایک بات سمجھانے کے طور یا فہمایش کے طریقے
سے تمھاری یا میری بہن نے کہی بھی ہو تو کیا قباحت ہوئی بڑون کا حق یہی ہے تم
کیون اُن کا حق مٹاتے ہو میر مقبول احمد صاحب نے کہا کہ یہ بات کیا ہے ہمین
بھی تو سمجھاؤ میر مبارک حسن صاحب نے سارا واقعہ میری نصیحت لوگون کی شرکت
کاغذ کی تحریر اُن کی تقریر زبان لڑانا باتین بنانا بچی اور بہن سے لڑنا کنبے بھر سے
بگڑنا تفصیل کے ساتھ بھائی کو سُنایا وہ مسکرا کر بولے کہ بھئی کل تمھارے ہان کی
شادی یادگار شادی ہوئی خدا اُستانی جی کی زبان مین تاثیر اور بیان مین اس سے
زیادہ زور عطا کرے درحقیقت اُنھون نے عجیب احسان کیا دو سطوت دولھا بیچے
دیکھئے نشہ دوشد بس جناب۔ سمجھے مین نے بھر پایا جہان کے مردون کا یہ حال ہے
سمجھے وہان کی عورتون سمجھے کیا ذکر جتنی حماقت کرین وہ تھوڑی ہے میر مقبول احمد
صاحب بس بھائی معلوم ہوا کہ تم کو نیک و بد کی تمیز مشکل سے ہوگی اور اچھی طرح تمھارے
کان بھرے گئے ہین جو اس نیک صلاح پر تمھین رغبت نہ ہوئی عورتون سے بھی
گئے گذرے وہ سمجھکر شریک ہوئین اقرار کیا ترک کا وعدہ کیا تم ہنوز ہوا کے گھوڑے
پر سوار ہو کاغذ سنا اُس کی خوبی دیکھی اور پھر وہی انکار تم اس نیک صلاح کو نہ مانو اور
ہم تمھارا کہنا سُن لین چاہیے وہ سننے کے قابل ہو چاہیے نہ ہو اب ہم سے شکوہ گلا
محض بیجا ہے ایسی لغو بات نہ ہمین سننے کی ضرورت ہے نہ اُس کی معذرت کی احتیاج
بس زبان بند کرو اور خواہ مخواہ کی تکلیف نہ دو سطوت دولھا بہت اچھا آج سے

ہمارے آپ کے میل ملت رشتہ قرابت آنا جانا حصہ بخرا سب ترک (میر مبارک حسن صاحب) اگر یہی تمھاری خوشی ہے تو ہم مجبور نہین کر سکتے تمھین اختیار ہے لیکن بھائی غصے غیظ رنج۔ ملال کی کوئی وجہ بھی ہوتی ہے سُنی سنائی بات پر عمل کیا تم نے جو وجہ نزاع اور لڑائی کی صورت بیان کی تھی ہم نے اس کا جواب اسلئے دیا کہ تم اپنے دل سے رنج نکال ڈالو یا اس غرض سے کہ تم عزیزداری سی شے کو ترک کردو ذرا سوچو تو کہ مہمان کا مرتبہ کتنا بڑا ہے اور مہمان بھی کیسا جس کا ایک بھاری احسان سر پر ہو ہم تم غیر تو ہین نہین غیر تو اُستانی جی تھین اُن کی خاطرداری عزت خدمت جیسی ہم پر ضروری تھی ویسی تم پر جیسے تمھاری بہن ہر ویسے تمھاری بیوی پر پھر کوئی قصور اُن کا نہین خطا نہین جس بات کو تم جرم قرار دیتے ہو وہ جرم اُس حالت مین ہوتا کہ سوا تمھاری بیوی کے اُنھون نے اور کسی سے نہ کہا ہوتا فقط اُنھین کے پیچھے پڑ جاتین اور کسی ناجائز بات کو سمجھاتین حق امر کہنے کے علاوہ اُنھون نے اور کیا کیا سمجھانا اس خوبی کا اس حسن کا کہ سوا تمھاری بیوی کے اور سب نے مان لیا جس مین بڑے بوڑھے بھی دس پانچ تھے تم پہلے میرے کہنے کو جا کر اپنی امان جان سے تو پوچھو اُن کے بھی تو دستخط کاغذ پر ہین وہ بھی تو موجود تھین اگر وہ میرا کہنا غلط بتائین اسی وقت عزیزداری کی جڑ کاٹنا رشتہ قرابت بچون کا کھیل تو ہے نہین کہ جھٹ ہوگئی غرض واسطہ نہ رہا بات صرف اتنی ہوئی ہے کہ سطوت دولھن کے انکار پر اُستانی جی نے دلیلین پیش کی ہین وہ عاجز آگر جواب نہ دے سکین گھر جا کر تمھارے ذریعے سے بدلا لینا چاہا اس کا اثر فقط تمھاری ذات تک محدود نہ رہے گا بلکہ سارے کنبے تک پہونچے گا کیونکہ سبھی تو عہد و قسم

سے اقرار کر چکے ہیں تو ہمارے ساتھ تم سارے کنبے کو چھوڑتے ہو بھلا تمھارے چھوڑے
چھوڑا جائے گا اور یہ بھی سہی کہ تم اپنی ضد اور بیوی کی خاطر سے ایسا کر بھی گذرو کہ ہمیں
چھوڑ دو اور سب سے توڑ لو گے پھر بھی قصور تو اُن کی طرف بھی عائد ہو تم نے چھوڑ دو
تو سب کو چھوڑ و پہلے جا کے سب کی بڑی اپنی اماں جان سے اس کا جواب لو
کہ آپ میٹھی رہیں اور بہو کو سب نے ملکر ذلیل کیا اگر وہ عاجز آکر قابل چھوڑ دینے
کے ٹھہریں تو پہل اُن سے کرو پھر سلسلے سے ہم تک بھی پہونچنا اس وقت تمھارا
کہنا بمجبوری ہم بھی مان لین گے چاہے ہمارا دل چاہے یا نہ چاہے ملنا جلنا ایک
طرف سے تو ہو سکتا نہیں تمھارے ترک سے ہمیں بھی خواہ مخواہ رکنا پڑے گا۔
(سطوت دولھا) آپ کی ساری تقریر سے سمجھئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سراسر خطا میری
بیوی کی ہے سمجھے اور سب بے قصور ہیں (میر مبارک حسن) بھائی یہ تو میں نہیں کہتا
اُن کی کیا خطا اور کسی کی کیا خطا تم خواہ مخواہ اُستانی جی کو خطاوار ٹھہراتے ہو آخر
اُن کا کیا جرم ہے ایک بات کا سمجھانا یہ قصور ہے تو ہم بھی قصوروار ہیں کہ اسوقت ہم نے
تم کو سمجھایا (سطوت دولھا) معقول آپ کے اُن کے سمجھانے میں سمجھے زمین آسمان کا فرق
ہے آپ نے میری ذلت کی کون سی بات کہی سمجھے ایک تو طریقے اور قاعدے سے
کہنا سمجھے ایک مشیخت اور بدزبانی کے ساتھ (میر مبارک حسن) بھلا بھائی تمھاری سمجھ
میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایک آدمی زبان درازی اور بے عنوانی سے چالیس
پچاس آدمیوں کو اپنا بندہ بنالے اور وہ بن جائیں نہ ایک کو غیرت آئے نہ رگِ
حمیت جوش کھائے تم بچے ہو بھلا کسی تجربہ کار اور سن رسیدہ سے تو پوچھو کہ شیرین زبانی
سے دل ہاتھ میں لیے جاتے ہیں یا درشتی اور تلخ گوئی سے ایک کام کرو میرے اس کہنے

کو بھی تم اپنی امان جان ہی سے پوچھ لینا زیادہ بات کو کیون طول دو پہلے میرے کہنے
کو آزما لو پھر جو مزاج مین آئے وہ کرنا سطوت دولھا نے چاہا کہ پھر کچھ کہون میر مقبول احمد
صاحب نے روک دیا اور کہا کہ اب تو ایک بات فیصلے کی کہہ دی گئی جاؤ اسے
آزماؤ اگر وہ قصوروار ٹھہرین تو بے کہے سُنے ہمین بھی چھوڑ دینا یہان آ کر کہنے اور
تکلیف کرنے کی کچھ ضرورت نہین سطوت دولھا چلے گئے اور اُلٹے پاؤن پھر پلٹ
آئے کہا کہ امان جان اور میری بیوی سوار ہو کر آتی ہین آپ بھی اُن صاحبون کو بلا بھیجے
میر صاحب ہاتھ مل کر رہ گئے اور امیر خانم کو اُدھر دونون صاحبون کے لیے کو بھیجا
دونون بیچاریان افسوس کرتی اور سوچتی ڈرتی سوار ہو گئین مین نے چلتے وقت
کہہ دیا تھا کہ ذرا آپ لوگ غصے سے کام نہ بگاڑیے گا اور اگر ہو سکے تو مجھے اطلاع
دیجیے گا کہ میرا دل لگا رہے گا چونکہ امجدی بیگم اور نجبا ورد دولھن کو میری بات کا
خیال تھا جب وہ دونون بیبیان سوار ہو گئین تو امجدی بیگم گو وقت نہ رہا تھا
جھٹپٹا ہو چلا تھا مگر آئین اور نماز سے فرصت کر کے بیان کیا کہ خیریت یہ گذری
کہ ہم سے بات چیت کی نوبت ہی نہین آئی ساس بہو اور مان بیٹے ہی مین خوب
ردو بدل ہوئی نجبا ورد دولھن نے بولنے کا ارادہ کیا لیکن مین نے ہرگز اُن کو بات
نہ کرنے دی جس وقت وہ بیوی کی طرف سے مان کو قائل معقول کرنا چاہتے تھے اور
آواز بلند کرتے تھے یقین کر لال ہو ہو جاتی تھین ادھر اُنھون نے قصد کیا ادھر مین
نے گلا دبایا منھ پر چھوپا دیا ایک سے تو برابر وہ بندہ خدا لڑ رہا تھا یہ بولتین تو اُن کی
بھی اچھی طرح خبر لیتا بارے لڑتے لڑتے جواب دیتے دیتے وہ بیچاری عاجز ہو گئین
اور خفا ہو کر یہ کہا کہ اچھا بھئی جو تمھین بن پڑے وہ کرو جب تم ہمارے شریک نہ ہو گے

تو ہم تمھاری کسی بات مین کیون شریک ہونے لگے سارے کنبے کے سامنے مین اقرار
کر چکی کا غذ تیرہوا بڑھاپے مین کہہ کر مکر جاؤن گھٹنے کی جگہ کلنک کا ٹیکا لگواؤن تمھارا
ساتھ دے کر مجھے اپنی بات کھونا منظور نہین چاہے ملو چاہے نہ ملو بسطوت دولھا بگڑکر
اُٹھے اور بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنی سب چیزین نکلوا کر رکھو مین مزدور بھیجتا ہون مجھے
آپ کے تعلق کا خیال تھا جب وہ گیئن تو بختاور دولھن نے چاہا کہ اپنی امان جان
کو روکین بہن نے کہا کہ مبارک بیگم وہان اکیلی ہین نند بھاوج ایک جگہ کئی برس
سے رہتی ہین اُن کے جاتے پر ایسا نہ ہو کہ وہ کچھ روکین ٹوکین اور بھائی بہن مین
لڑائی ہو بختاور دولھن چپ ہو رہین اُن کی امان جان نماز پڑھکر سوار ہوگیئن جیسے
ہی کہا انھین پہونچا کر آئے ویسے ہی ہین سوار ہو آئی ہین۔ کیا سمجھانے کی نوبت
نہین آئی یا پہلے ہی سے رنگ بگڑ گیا اُن کی امان نے آپ لوگون کی طرف
گواہی ضروری دی ہوگی امجری بیگم جی ہان سبھی کچھ ہوا کوئی جتن اُٹھا نہین رکھا
گیارہ بارہ بجے سے اس وقت تک یہی تو تو مین مین بک بک جھک جھک
رہی وہ لڑکا دیوانہ ہے آپ ہی ایک بات کہتا ہے آپ ہی مکر جاتا ہے گھڑی مین
تولہ گھڑی مین ماشہ ہو ہو بیوی کے مزاج کا چربہ ہے نہین معلوم اُن کے منھ مین
اُس کی زبان ہے یا اس کے منھ مین اُن کی تمام زمانہ ایک طرف وہ بندہ خدا
ایک جانب بیوی کا بھی بالکل یہی نقشہ ہے نہ بردباری نہ بات کا سلیقہ نہ تحمل
دونون کے دونون چھچھورے اور اوچھے ہین وہ اپنی امارت پر اتراتے ہین یہ
بیوی کے بل پر کودتے ہین چار دن اُدھر وہ غضب کا بیر قیامت کی دشمنی دونون
مین تھی کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا تھا مجال نہ تھی جو یہان کا آدمی وہان

اور وہان کا یہان نکل آئے محبت اور اخلاص ہو تو ایسا کہ امان جان کو چھوڑنے پر
کمر باندھ لی نہ اس مین بھار رکہ نہ اس مین چاردن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکہ
خدا اس لائے کہین سسرال مین جا کر گل نہ کھلائین مزاج کی تو تیز ہین دماغ دار
اتنے بڑے کہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتے پندرہ روپے مہینہ باپ بھیجتے ہین معلوم
ہوتا ہے کہ پندرہ ہزار ہین نواب بنے پھرتے ہین ٹھسا ہے ٹھسا کہ خدا کی پناہ وہان
سب کے سب ایک سرے سے اُن کے بھی اُستاد چار روز بھی ساتھ نہ ہوگا اور عجب
نہین جو بیوی سے بھی پھر کھٹ پٹ ہو جائے ہین جو کچھ ہوا برا ہوا مجھے کیا معلوم تھا
کہ ان کا مزاج ذرا سے صلاح دینے سے ایسا بگڑ جائیگا اور اسقدر بات بڑھے گی
ورنہ میری کیا شامت تھی جو اُن سے کچھ کہتی سنتی اگر آپ یا نجا ورد و لہن اشارے
کنائے سے بھی مجھے روک دین تو مین مجھکر ٹال دون بعضے وقت کچھ ایسی ہی وقت
آپڑتی ہے کہ بنائے نہین بنتا خدا انجام بخیر کرے آپ نے یہ کہہ کر میرا دل اور
ڈرا دیا کہ سسرال والے بھی سب کے سب مزاجدار ہین تو مجبوری ہکیم جی نہین
سب نہین نواب صاحب اور اُن کی بیوی چھٹ سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے
ہین سطوت آرا بیگم کی بہنین بھائی بھاوجین خدا رکھے سب کے سب دس بارہ ہین
ایک سے ایک بڑھ کر بد دماغ اور کور طبع غرا اُٹھا و میرا موتا رھا کہ کنبے کا کنبہ بھونڈا
مان باپ کی تو ایک بات کسی مین چھو تک نہین گئی لڑکے فرعون بے سامان لڑکیان
ڈیڑھ جن بھاوجین شیطان اگر دونون صاحبون کی خوبی مزاج کا سولھوان حصہ
ان بچون مین ہوتا تو تر جاتے خدا معلوم ان مین بدخصلتین کہان کی آگئین شوخی۔
شرارت ضد بیہودگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے جو ہے تڑاق پڑاق نہ آنکھ مین سیل

نہ منھ مین لگام نہ زبان مین لوچ نہ ادب جانین نہ تہذیب گنوار کے لٹھ ہین مین تو
تو ایک دفعہ کامنی بیگم کے مانجھے والے دن اپنے تن بھر مین گئی تھی دن بھر رہی تمام
دن کانٹون پر لوٹتے ہی گذرا ایسی بچے ہین کہ آفت زمین سے پورے اُبھرنے نہین
ٹھینگے برابر قد ہاتھ بھر کی زبان سارے گھر مین ہو حیخ دھاڑ مچی ہوئی ہے انّا نے
شکایت کی کہ پیارے میان دودھ لگتے تھے مین نے کہا کہ اب دودھ کیا اُنھون نے
میرے اس زور سے کاٹا کہ دیکھیے لہولہان ہوگئی۔ ماما نے بالون کا بٹا لا کر دکھایا کہ دیکھیے
چھوٹی بیگم نے میرا سر گنجہ کر دیا کٹہرنی ادھر حلوا سوہن والی آتے کے ساتھی آفت مین
مبتلا ہوگئین شکر قند امرود گاجرین بھرا ہوا ٹوکرا ایک دم مین خالی کیسی تول کیا مول
ایک پٹری کی چلتی ساری کی ساری کھٹکنا پھرتا ہے پیچھے پیچھے ماما کا وہ کر رہی ہے
اور کہتی جاتی ہے کہ دیکھیے ننھے نواب نہین مانتے دوسرا جوزی کی لوز کھاتا اور پھینکتا
پھرتا ہے سب مین بڑے تل کے لڈوؤن سے گولیان کھیل رہے ہین ایک لگا
لیکر بے تحاشا جو دوڑا چھجا ٹوٹ کر چھت سے زمین پر آیا ڈیوڑھی کا تو سامنا ادر لڑکون
نے برابر ڈاک کے ہرکارون کی طرح آہر جا ہر لگا رکھی ہے کسی نے منع کیا اُنھون نے
بالکل پروا اگر ادبا بلیحن تو جھکی ہوئی چولھا پھونک رہی ہے ایک لڑکا جو اُس کے
اُوپر گرتا ہے اوندھے منھ چولھے مین جا رہی راکھ بھر گئی بھوین پلکین جل گئین منھ
بھل بھلا گیا آنکھین مل کر جو پلٹتی ہے کوئی نہین کونون مین بیٹھے ہوئے قہقہے لگا
رہے ہین مچان پر سے اٹا پٹارا اُتارنے کو ڑھی تلے اوپر مونڈھے تھے پکڑے رہنے
کے بہانے سے مونڈھے کو اپنی طرف جو اُلٹا کھینچا وہ کھڑے قد سے پٹارے سمیت زمین
پر آ رہی ایک نے دوسرے کے سر چھپا رکھ دیا اور آپ رو بکاری مین نلوہ الگ

مرچون کی لب.ی مصالح پیسنے مین ایک لے بھاگا دوسرے نے ٹنٹا ملا کر سب ماما صیلون کے ہل دیا سارا دن کمبختون کو رونے کتا بہت سے جوتے جو مہانون کے رکھے ہوئے دیکھے ایک ایک کر کے آٹھ دس جوڑے نہ خانے مین جا کر ڈال دئے جو اُٹھتا ہے جوتا ندارد کسی کی نماز جاتی ہے کسی کو پیشاب لگا ہے بولایا او رگھبرایا چار طرف ڈھونڈھتا پھرتا ہے لڑکے ہنسی کے مارے لوٹے جاتے ہین دستر خوان پر ایک ہنگامہ تھا معلوم ہوتا تھا بٹیرون کے آگے دانہ ڈالا پلاؤ کے چار دانے کم زیادہ ہونے پر کئی پلیٹون کا خون ہوا پیالے ٹوٹے اور سکھ برن کو الگ دُکھ پہونچا پلیٹ جا کر اُس کے منھ پر پڑی ایک دوسرے کے آگے کی بوٹی دیکھتا پھرتا ہے دستر خوان لت روندن مین آیا ہے وہ کہتا ہے تمھاری بوٹی بڑی ہے یہ کہتا کہ باجی کی بے ریشے ہے جیسے ہڈیون پر کتے لڑتے ہین سیر تو قابل دید تھی مگر مین تمن ہی پہر مین اُکتا گئی ہونٹون پر دم آگیا دن پہاڑ ہو گیا کسی طرح کاٹے نہین کٹتا خدا خدا کر کے چار بجے مین رخصت کو گئی بیگم صاحب نے کہا کہ بوی ایک رات تو رہ جاؤ کل چلی جانا مین نے کہا کہ مین آپ کے حکم اور خفگی کے خیال سے چلی آئی آپ جانتی ہین جو میرے سر کام دھندے ہین وہ تو یہ کہکے رکین لڑکی نے دوپٹہ اُتارنے کے قصد سے آنچل کھینچ کر کہا کہ ہم تو نہین جانے دینگے دوپٹہ تھام کے مین نے کہا کہ انشاء اللہ پھر آئین گے اور آ کر رہین گے بھی اُسنے دوپٹہ پر کچھ زور نہ چلتا دیکھکر جھپٹ میرے ہاتھ سے ریشمی رومال چھین یہ جا وہ جا بیگم صاحب ہان ہان کیا کین لیکن وہ کب سنتی ہے خدا معلوم کدھر غائب ہو گئی ادھر ڈھونڈو اُدھر دیکھو مین نے کہا کہ جی کیون کاہے کے لیے لے گئین تو لے جانے دیجیے آخر اُس رومال مین کیا دولت کو مین بندھی تھی کہ بچے سے کھل کے گر پڑیگی صدقے کیا تھا

(بیگم صاحب) نہیں یہ کیا بات ہے اس وقت تو نہیں ملے گا مین چھین کر بھجوا دونگی رومال حلال ہو گیا آج تک تو نہ آیا خدا معلوم اُس نے کس کو نے کھترے مین غارت غول کیا چھنگے پوتے چھوٹے بڑے لڑکیان لڑکے سب کے سب آفت کے پرکالے حشر کے فتنے خدا بچائے ایسے بچون سے بیگم صاحب بھی کچھ اُن کی حرکتون کی عادی ہو گئی ہین مجھے تو سودا ہو جاتا ایک دن مین تو دل بے قابو ہو چلا تھا ہر دفعہ جی چاہتا تھا کہ سب کو پائخانہ مین جا کر بند کرا دون اُدھر نہین دیکھتی ہون بھیانک آوازین کان کے پردے اور ٹلے دیتے ہین دیکھتی ہون آنکھون سے خون ٹپکتا ہے گھر بھر مین ایک تلاطم ہے معلوم ہوتا ہے بھگڑر کا دن ہے سانڈ چھٹے ہین دیوانے گھس آئے ہین کچھ وہی انوکھے بچے نہین آخر اور گھر دن مین بھی تو بچے ہین نہین معلوم رب کے رب کس قماش کے ہین اور کس پر پڑے ہین ہین۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماں باپ کثرت کی وجہ سے کچھ توجہ نہین کرتے نیچ قومون مین پل کر بڑے ہوئے اُنھین کی خو بو پائی جتنی باتین آگئے کہین سب سے یہ ظاہر ہے کہ بالکل تعلیم نہین ہوئی لاڈ پیار نے اور رہی سہی مٹی خراب کی امارت اُس پر بھی طرہ کچھ گیہون گیلے کچھ جا نگڑ ڈھیلے جہان تک ممکن ہو شریف قوم کی عورتین ڈھونڈھ کر بچون پر مقرر کرے اناکے واسطے تو شرافت بالضرور ہے دودھ کی تاثیر مشہور ہے کیا معنے جو بچے مین دودھ کا اثر نہ ہو جب ابتدا سے بُری صحبت ہوئی اور نافہمون سے پالا پڑا دودھ پیا کماری اور چماری کا تب آپ ہی بڑھکر وہ لڑکے رنگ لائین گے جو کچھ نہ کرین وہ تھوڑا ہے اگر کچھ پڑھا لکھا دیے جاتے تو مس قلب پر ملمع ہو جاتا جہالت سے رہی سہی اور بھی قلعی کھل گئی سطوت آرا بیگم کو دیکھیے کہ اس قدر غصہ ور بدمزاج جوانی کا عالم شوہر والی ماں کی لاڈلی باپ کی پیاری اُس پر بات جیت

کے وقت جو آتے ہوئے غصے کو جو روک لیتا ہے اُنھین دو حرفون کا زور ہے جو اُنھون
نے پڑھے ہین خواہ وہ اچھی جگہ پڑھے گئے خواہ بری جگہ پردن کی صحبت تھی یا بھلون
کی اُستانی جی کا بھی کیسا ہی مزاج سہی لیکن یہ جو تھوڑی سی نیکی اور تہذیب اُن مین
برائے نام ہے اُسی پڑھنے کے صدقے سے ہے دور نہ جایئے وجیہ النسا بیگم ہی کی حالت
کو جانچیے چار روز اُدھر کیا تھین اور ماشاراللہ آج کیا ہین کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی
وجیہ النسا ہین (امجدی بیگم) جی ہان آپ بجا فرماتی ہین ماشاءاللہ احمدی بیگم مجھسے
زیادہ پڑھ گیئن سبھی باتون مین زیادہ ہین یہان شادی کے مارے پڑھنا لکھنا اب
چھوٹ گیا اُن کی شادی اچھے خاصے سن تمیز مین ہوئی بارھوین یا تیرھوین مین تھین
میری شادی کی وہ جلدی پڑی کہ دسوین ہی برس مین سب کچھ ہو گیا چٹ منگنی
پٹ بیاہ (بین) دیکھیے کمسنی کی شادی بھی اچھی نہین دشمنی اسی دوستی کا نام ہے کہ نہ عقل
کامل ہونے دی نہ سمجھ درست دس برس کے کیڑے کو پہاڑ کے نیچے دبا دیا چاہے
اُس مین اتنے بڑے بوجھ اُٹھانے کی طاقت ہو چاہے نہ ہو اُنھون نے تو اس پر
احسان کا چھپر رکھ دیا ٹھہار کھین گے تو اتنا کہ بال سفید ہو جاوین دولھن خضاب کرے
تو سسرال مین منھ دکھانے کے قابل ہو اور نکالین گے تو اتنی جلدی کہ بی بنو میان سے
چھلی چھلیا کھیلین گڑیون کا گھر جہیز کے ساتھ لے جایئن جو بات ہے انوکھی جو ایجاد ہے
گندہ یہ کیا ضرور ہے کہ ہم پُرانی لکیر کے فقیر بنے رہین اور اپنا اونچ نیچ آپ نہ دیکھین
آخر یہ خدا نے عقل کیون دی ہے پہلے تو شادی بیاہ مین ایسی ایسی رسمین تھین کہ سنکر
قے آتی ہے چھوٹی سی چھالیا ڈلی دولھن کو مایون مین کھلا دیتے تھے اُسی کو پائجامے
سے نکالکر سکھاتے اور کاٹ کر بیڑے مین کھلاتے تھے آخر یہ رسم کیونکر موقوف ہوئی عقل

ہی کے ذریعے سے نا شادہ شدہ بوبھوٹی ایک دو لہا نے سنا چنانچہ پٹیا استفتا ہوا نجس
اور حرام ہونے سے اس کا رواج اُٹھ گیا اسی طرح سے بہت سے موقع اور محل
شادی بیاہ تصرف کے قابل ہین خشکہ اور بروزہ اگرچہ گندہ مگر ایجاد بندہ۔
(امجدی بیگم) ای ہے یہ کس کمبخت کا ایجاد تھا سوا گھنا نہ گھیل اگھوری دولہا بچارے
کا کیا قصور وہ نجس پاک کیا جانے جبر وظلم سے کھا لیتا ہوگا کیون اُستانی جی اس کا
گناہ بھی اُسی کی گردن پر ہوگا ہین اور کیا (امجدی بیگم) ای ہے میرا تو جی متلانے لگا
یہ ان لوگون کی عقل پر کیا پتھر پڑے تھے جھوٹون بھی اس سے کام نہین لیتے تھے
ہائین بھلا اس حماقت کا کہین ٹھکانا ہے ای ان پر یہ کیا مصیبت پڑ گئی کہ ایک
سرے سے دوسرے تک اُلٹے ہی ہیونار لگاتے چلے گئے اور سوجھائی نہ دیا کہ
ہم اپنے حق مین کانٹے بوتے اور اپنی راہ مین کنوئین کھودتے ہین آخر لڑکا اور
لڑکی دونون ہی تو خدا نے سب کو دیے ہونگے پھر یہ نہ سمجھے کہ جو آج اور کے
بچے سے ہم کرینگے کل ہمارے بچے سے بدلا لیا جائیگا ایک ہاتھ کی لینی ایک ہاتھ
کی دینی (ابن ہیوی) یہ سب مردون کی غفلت اور عورتون کی حماقت ہے شادی
بیاہ سی مشکل بات اور اُس مین مردون کی پہلو تہی سہل انکاری سے جواب دے دینا
کہ بھئی اس بارے مین باجی جان اپنے جانین ہمین دخل نہین خدا تو مشورہ کرنے کا
حکم قرآن مجید مین دے اور یہ بیویون کے غلام ایسے سخت اور مشکل کام مین اپنا بولنا تک
نہ جائز رکھین بھلا اس بے پروائی اور غفلت کی کچھ حد بھی ہے اُستانی جی بہت بجا
فرماتی تھین کہ آج کل کے مرد عورتین اور عورتین مرد ہین پہلے ڈھیل دے دیکر عورتون
کو تو مطلق العنان کر دیا پھر اُن کی خود مختاری کے زور سے دب دب کر آپ بے بس

اور معذور ہو بیٹھے مردون مین بیٹھ کر حدیثین چھانٹتے کو مین اپنے نبی برحق کے اس
کہنے پر بالکل دھیان نہین کرا گر کوئی نہ ملتا تھا تو مین عورتون سے مشورہ لیتا تھا جو
وہ کہتی تھین اُس کے خلاف کرتا تھا ذرا آنکھ کھول کر دیکھین کہ اس روایت سے فقط
مشورہ ہی کی تاکید نہین ثابت ہوتی بلکہ عورتون کے کہنے کے خلاف چلنے کا بھی حکم
دیا ہے واہ کیا خوب یہان اس کے برعکس عورتون کی عقل پر دارمدار ہے جو وہ
فرمائین معاذ اللہ حدیث و آیت ہو جاتا ہے ویسی ہی تو خرابیان پڑتی ہین سر پر ہاتھ
دھر دھر کے روتے ہین نام استخارے کا پکڑ لیا کوئی پوچھے کہ تمھین استخارہ دیکھنے کا محل
ومقام بھی معلوم ہے یا بدنام ہی کرنا آتا ہے تل پھوٹتے استخارہ پھول سونگھتے استخارہ
جتنے محل پر عقل سے مشورہ لینے کی ضرورت ہے وہان خدا سے مشورہ لیا جاتا ہے
اور بے سمجھے بوجھے الزام رکھنے کو بھی موجود ہین اُس ڈھٹائی کی قائل ہون اسمین
بھی شک نہین ہے کہ عورتون نے دخل درمعقولات دے دیکر مردون کو عاجز ضرور
کیا اور اُن بیچارون نے اپنی بدنامی خاندان کے پاس حرمت کے لحاظ سے طرح
دے دیکر عورتون کو حریف غالب بنا لیا کیا اندھیر ہے کہ جو مقابل ہونے کی لیاقت
نہ رکھے اُس کو فوقیت دیجائے (امجدی بیگم) حقیقت مین آجکل بڑے بڑے گھرانون
کی عورتون کا یہی حال ہے ہزار ہزار خدا کا شکر کہ ہمین ان عیبون سے پاک رکھا
بخشا ور دولھن بھی اپنے میان کی کسی بات مین دخل نہین دیتین ماشاء اللہ بڑے
آن بان کی ہین دوراز حال اُن کے میان ماندے پڑے اور ایسے ماندے کہ راجہ صاحب
نے کام ہرج ہونے کی وجہ سے دوسرا نوکر رکھ لیا دو مہینے تک تو تنخواہ بھیجی اسکے بعد
سے وہ صورت ہوئی آمدنی رکگئی تھی کہ خرچ کی بلون بلون پڑگئی پھر اُسی نے ماشاء اللہ

سارے گھر کا بر سنبھالا کُل گہنا بیچ ڈالا اور مان باپ کے عتاب خطاب کے خیال سے
یہ دانائی کی کہ جو چیز بیچی ویسی ہی چاندی کی ملمع دار بنوائی چھ مہینے تک اب سے
دور چھوٹے بھیا بیمار رہے اور سارا کنبہ دیکھنے کو آیا اُنھین گنے پاتے ہین لدا پھندا
دیکھا جب خدا نے فضل کیا وہ اچھے ہوئے تو اُنھون نے ایک دن مجھسے پوچھا کہ
باجی کیا تم نے روپے خرچ کے دیے مین نے کہا کہ بھیا مین نے نہین دیے کہا اور بہت
کہا مگر تمھاری بیوی کیمیا بناتی ہین اُنھیں ضرورت ہی کیا تھی وہ ہنسنے لگے اور کہا مجھے
تعجب ہے کہ پھر خرچ کیونکر چلا کہین اپنے گھر سے تو نہین منگوایا مین نے کہا کہ مجھے یہ بھی
معلوم نہین آخر میرے سامنے اُنھون نے بلا کر پوچھا پہلے تو ہنسا کین پھر گہنا بیچنے کو
کہا اُنھون نے پوچھا کہ کیا کیا بیچا کہا کہ طوق جوشن چھڑے کڑے ڈھولنا پاونکے چھلے
نونگے چوہے دتیان کنگن بھائی نے کہا کہ ہائین کڑے کون سے بیچ ڈالے وہ سمجھے کہ
شاید چڑھاوے کے کڑے کہا کہ جہیز والے اُنھون نے کہا اور تم پہنے جو ہو کہا کہ ویسے
ہی مین نے چاندی کے بنوا کر ملمع کرا لیا بھیا بولے کہ آخر اس سے کیا مطلب تھا کہا کہ
اس سے بڑا مطلب یہ تھا کہ گہنا بکنے کا حال کسی پر ظاہر نہو اور کوئی میرے عزیزون
سے خبر پا کر طعنہ معنہ نہ دے بھیا دیر تک تعریف کیا کیے اور کہا کہ درحقیقت خدا نے
تمھین بہت اچھی طبیعت دی ہے اور عقل سے کام کرتی ہو مین تمھارا احسان مند ہون
انشاء اللہ جیتا ہون اور اچھا ہو گیا تو سب سے پہلے جتنی چیزین تم نے بیچی مین خواہ
چاندی کی ہون خواہ سونے کی ہین سب سونے کی بنوا دون گا وہی اُنھون نے کیا
کہ گوالیار کی نوکری کو سال نہ پلٹا تھا ایک ضرورت سرکار سے وہ آئے ہزار روپے
گہنے کے لیے دے گئے اب ماشاء اللہ اُن کے پاس ایک تار چاندی کا نہین سونے

مین پہلی موتیون مین سفید بین (مین) امجدی بیگم صاحب اسوقت آپ سے بختاور دولھن
کی یہ دانائی سنکر مجھے جو گنی محبت ہوگئی کہان ہے پاؤن جو گلے سے لگالون واہ
واہ واہ کیا دل خوش کیا ہے خدا اُن کو ہمیشہ خوش رکھے نیک بیبیان اور اُن کی
اچھی باتون کا کیا کہنا کسی کی اچھی بات کیون نہ ہو دوست دشمن کے مُنھ سے
تعریف نکل جاتی ہے (امجدی بیگم) جی ہان (سیاہ بیگم) بختاور دولھن کی میرا مُنھ
نہین جو تعریف کرسکون خدا اُس کو مانگ کوکھ سے ٹھنڈا رکھے اُسکے بچے اُسکے سایے
مین پروان چڑھین رچے بچے ایسے بلیسے عجب نیک اور ملنسار بیوی ہے اُستانی جی
یہی اک بات نہین اُس نے ایسی ایسی ہزار دانائیون سے ہم سب کو اپنا لونڈی غلام
بنالیا ہے لڑکے بالے جوان بوڑھے سب اس کے لیے دست بدعا ہین محلے کی
عورتین بھلا فرض کرکے دیکھیے کو نہ آئین اور دو تین دن گھر مین نہ دلی سے مٹھ تو ہین
استغفر اللہ بہت سی رات کو بہت سی دن کو اُس کی زیارت اور باتون کی
مشتاق ہوکر آیا جایا کرتی ہین قریب اور دور کے عزیز آس پاس کے غیر اُس کی
سیرت کے عاشق ہین (مین) جو کہیے بجا ہے اچھی خصلت نیک سیرت ہی ایسی
شے خدا جملہ جہان کی بہو بیٹیون کو ایسی نیک توفیق دے کہ وہ غیرون مین جاکر
عزیزون سے زیادہ ہر دل عزیز ہون راہ چلتے پیرون کے نیچے آنکھین بچھائین
غیر آنکھون پر عزیز سر پر بٹھائین حاتم مین ایک سخاوت کی صفت تھی دنیا والون
نے اُس کی کہانی جوڑ ڈالی مثل مین نام ملالیا پھر کیا ان لوگون سے اور حاتم سے
عزیزداری تھی جو کچھ ہوا اُس کی سخاوت کی وجہ سے نوشیروان عادل تھا ہمارے
نبی نے فخر کیا کہ الحمد للہ مین بادشاہ عادل کے عہد مین پیدا ہوا وہ کافر مطلق

یہ بنی بر حق کمان نور کمان نار کمان گل کمان خار مگر چونکہ وہ عادل تھا حضرت نے
حق کلمہ کہہ دیا اچھے کو سبھی تو اچھا کہین گے جب ہم مین کوئی صفت ہی نہو گی تو تعریف
کاہے کی کی جائے گی خوشامد درآمد کی سند نہین یہ تو تھوڑی بات کو بہت سا دکھاتی
ہے اور مزاج مین ذرا ظہور جو نیکی ہوتی ہے اُسے بھی خاک مین ملا دیتی ہے پھر خواہمخواہ
کے آپ ایسے اور آپ ویسے رہ جاتے ہین سونا جانے کسے آدمی جانے بسے ساتھ پر
حال کھلتا ہے کہ ہی ہی یہ تو ایسے ویسے مشہور تھے ڈھاک کے تین پات ہاتھین ان
مین تو کچھ بھی نہین خاک نہ دھول بکائن کے پھول ایسا مشہور کرانا دو کوڑی کا
انجاری بیگم صاحب آج کل کسی کی اچھی بات اگر سننے مین آتی ہے تو یہ سمجھ لیجیے کہ
پیر نہیین اوڑتے مرید اوڑاتے ہین خوشامد کے مارے بیوقت کا راگ گاتے ہین
مجھے بختاور دولھن کی نیکبختی اور سادگی خوش مزاجی اور بے تکلفی کا حال بخوبی اتنے
دنون مین کھل گیا تھا لیکن اس درجے کا مین اُن کو نہین سمجھتی تھی اسوقت تو آپنے
اُن کا یہ ذکر کر کے مجھے بے چین کر دیا دل ڈھونڈھ رہا ہے کہ اس گوشے سے نکل آئین
اُس کونے سے آجائین تاکہ مین اُنھین جی بھر کے کلیجے سے لگا لون واہ بیوی بختاور دولھن
واہ خدا تمھاری لڑکیون مین بھی ایسی ہی صفتین دے جن کی میری طرح چار غیر تعریف کرین
اور تمھاری طرح اُن کا ساتھ نیکبختون اور قدر دانون کا ہو کہ اُن کی زندگی عیش
و راحت سے گذرے اندھون کے آگے روئے اپنے دیدے کھوئے کی زحمت و
مصیبت سے یہ بچیان دو چار نہ ہون اور خدا نہ کرے ہون تو صبر کے جوہر دکھلائین
بیتاب و بیقرار نہ ہون خداوندا تو بڑا قادر و توانا ہے میری سفارش میری دعا سب
بے بیاہیون کے حق مین قبول فرمانا اور اُنکو سسرال کے جہنم مین جلنے سے بچانا

امجدی بیگم میرے ہر فقرے پر آمین اور انشاءاللہ کہتی تھین کھانے کا وقت آجانے
سے یہ ذکر ختم ہوا اور دستر خوان بچھا امجدی بیگم میرے ہان کے دستر خوان کے ادب
قاعدے دیکھ چکی تھین دل مین بہت سی باتین آئین مگر سر ہلا ہلا کر اور مسکرا مسکرا کر رہ
گئین کھانا کھانے کے بعد جب سب ہاتھ منھ دھو چکے تو ہنستی ہوئی میرے پاس آئین
اور کہا کہ ذرا ہاتھ دیجیے مین آنکھون سے لگاؤن یہ لڑکے کھانا کھاتے تھے اور
میرے دل مین گدگدی ہو رہی تھی اُسدن ہول جول مین مین نے دیکھا نہین آج
جو اُن کے ساتھ بیٹھکر کھایا تو جی چاہتا تھا کہ ہر نوالے پر آپ کے گرد پھر دن
ایک مین حرکت نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ تصویرین ہین دو زانو ادب سے سر جھکائے
نیچی نظرین کیے چھوٹے چھوٹے نوالے اُٹھانا اور نرمی و ملائمت سے چبانا کھاتی
وہ تھین مزا مین لے رہی تھی ہائین یہ وہی بچے ہین جن کے کھانے کی چپڑ چپڑ
آواز دوسرے دالان تک جاتی تھی آج ایک دستر خوان پر بیٹھنے والے کان
لگائے ہین آنکھ ملائے ہین نہ آواز آتی ہے نہ منھ چلتا دکھائی دیتا ہے خدا کی قسم
خدا رکھے آپ کے دم کو ہم جب آتے ہین دو چار سبق تہذیب اور علم مجلس کے
آپ سے پڑھ جاتے ہین سبحان اللہ ماشاءاللہ جی چاہتا ہے کہ روز دوپہر آپ کی
خدمت مین رہ کر آدمیت سیکھین مگر مجبور ہین کچھ زور نہین چلتا بڑے بوڑھے
دستر خوان پر بیٹھ کے وہ وہ دنیا بھر کی باتین بناتے ہین جن کا سننے سے تعلق ہے
یہ تو بچے ہین مگر آپ کی صحبت کے اثر نے ان کو کیا ماشاءاللہ نستعلیق کر دیا اور
پھر مزا یہ کہ مین نے کسی وقت آپ کو اُن کے ساتھ سر پھراتے نہین دیکھا دو دو تین
تین پہر بیٹھی ہین معلوم آپ کن اشارے کنایون مین سبق دیتی ہین اور یہ بچے

کیونکر سمجھ لیتے ہیں ہم نے ایسا انداز تعلیم و تربیت کا دنیا میں نہ دیکھا نہ سنا ہم کو
اور احمدی بیگم کو بھی آتو نے پڑھایا مخدرہ بیگم اور مبارکہ بیگم بھی اُستانی سے پڑھیں
لیکن یہ بات کہاں میں نے کہا کہ آپ سچ کہتی ہیں خدا بخشے اُستانی جی کو یہ سب
اُنھیں کا صدقہ ہے پہر رات گئے امجدی بیگم سوار ہوئیں اُن کے جانے کے بعد
اماں جان نے کہا کہ امجدی بیگم نہایت ہوشیار اور ملنسار ہیں اُن کی ہر ایک بات
سے احسانمندی اور وفا شعاری کی بو آتی ہے ناقدری اور احسان فراموش نہیں
تم سے بہت بڑی ہیں مگر کس قدر لحاظ و پاس کرتی ہیں ادب دانی بھی عجب جوہر
ہے سچ کہا ہے کہ با ادب بانصیب جبھی تو ماشاء اللہ نصیبے کی تیز اور سب طرح
سے خوش ہیں میں بھی ہاں میں ہاں ملا کر وہاں سے اُٹھی اور لڑکیوں کے کمرے
میں جا کر کاموں کا جائزہ لیا کئی دن سے روزمرہ کا خرچ اور کیفیت نہیں
لکھی تھی وہ لکھی ایک کتاب پر اچھی اچھی باتیں لکھا کرتی تھی اور اچھی کتاب
اُس کا نام بھی تھا ان سب باتوں سے فرصت کر کے دفتر برخاست ہوا جا کر
سو رہی صبح کو سویرے نانا جان تشریف لائے اور فرمایا کہ ایک کتاب لکھی
جس میں طرح طرح کی باتیں لکھی ہیں اور عجیب و غریب نسخے غیر مشہور دعائیں شعبدے
نکتے گر منقلیں شعر لطیفے حکایتیں لکھی ہوئی ہیں بکنے کو آئی ہے اگر تم بھی پسند کرو تو
لے لیں میں نے اس کتاب کو نانا باوا سے لیکر دیر تک اُلٹ پلٹ کر دیکھا
بکار آمد معلوم ہوئی جا کر عرض کیا کہ بظاہر بہت اچھی چیز معلوم ہوتی ہے فرمایا کہ
رہنے دو میں نے تسلیم کی اور کتاب کو ایک جزدان میں رکھا شام کو ابا جان نے
کہا کہ طاہرہ بیگم آج ابا جان نے ایک کتاب لی ہے حکیم بڑے صاحب کہتے تھے

کر اُس کی قیمت پچاس روپے دیے تم نے بھی دیکھی مین جی ہان کہہ کر وہ کتاب اُٹھا لائی ابا جان نے رات کی وجہ سے پڑھا تو نہین مگر دونون خطون کی پختگی اور عمدگی کی دیر تک تعریف کیا کئے حقیقت مین کسی بہت نستعلیق خوش نویس نے لکھا تھا اور دونون خط نہایت روشن نفیس سیاہی اور سرخی سفید افشانی کاغذ پر آنکھون مین کھبی جاتی تھی امان جان کا سر بہت تھا انھون نے نماز کے بعد آرام کیا ابا جان باہر چلے گئے مین مکتب خانے مین آکر اُس کتاب کو لیے بیٹھی دیکھتے دیکھتے ایک مقام پر امن یجیب المضطر کے عمل پڑھنے کی یہ ترکیب لکھی تھی کہ نوچندی جمعرات کو قبل از غروب غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کے فضیلت کے وقت نماز مغرب مین پڑھے ختم نماز پر قبلہ رخ ایک تسبیح صلوات پڑھ کر یہ آیہ شریفہ پڑھنا شروع کرے نماز صبح تک جس قدر ہو تسبیح درود پر تمام کر کے روزے کی نیت کرے اور نماز صبح بجا لائے جس مطلب اور مراد کی خدا سے دعا کرے گا ضرور قبول ہوگی دوسرے دن پنجشنبہ تھا رات کو تو کچھ ذکر نہ کیا صبح سویرے دن کو نہا دھو کر مین سکھ کا کرتہ اور تہمد بنا کر اس پر چادر اوڑھ لی اور عمل کو ختم کیا دعا مانگ کے سو رہی بارہ بجے کے بعد آنکھ کھلی نماز پڑھی اور رو رو کر خدا سے پھر اپنے مطلب کی دعا مانگی الحمدللہ کہ میرے خدائے برحق نے میری دعا اُس عمل کی برکت اور اپنے کلام پاک کے صدقے مین سُن لی دو تین مہینے نہ گذرے تھے کہ آثار قبولیت امان جان کے حمل سے معلوم ہوے مجھے اس ترکیب اور عمل پر انتہا کا اعتماد و اعتقاد تھا جب روزہ کھول کر کھانے بیٹھی تو ابا جان نے نہایت اصرار سے فرمایا کہ طاہرہ بیگم کس کام

کے لئے تم نے عمل پڑھا تھا مین نے کہہ دیا فرمایا کہ ہان خدا تمھاری ہی سعی مین
برکت اور زبان مین اثر دے مین نے کہا کہ انشاء اللہ تعالےٰ تھوڑے ہی دن بعد
آپ پر کھل جائے گا وہ چپ ہو رہے جب میری بات کی تصدیق ہوئی تو تب
کو مین نے پھر کہا کہ ابا جان دیکھیے خداوند عالم نے فضل کیا میرے اعتقاد کا اثر
ظاہر ہوا وہ ہنسکر چپ ہو رہے ان مہینون مین دو چار مرتبہ اندر امیر خانم باہر آدمی
امجدی بیگم کے یہان سے خبر کو آئے گئے لیکن اُن کو آنے کی فرصت نہ ہوئی کچھ
گود کا بچہ دانتون پر تھا اُس کی اُلٹ پلٹ مین رہین پندرہ بیس دن سسرال
مین گذرے گھر پر آئین تو زکام اور بخار مین آٹھ دس روز مبتلا رہین پھر نہائین نہ
تھین کپڑے میلے تھے خدا خدا کر کے پورے تین مہینے بعد ایک ضرورت سے
بی امجدی بیگم صاحب آئین اور کہا کہ بچی سلطان بیگم صاحب تشریف لائی
ہین مجھے بھیجا ہے کہ اجازت لیکر مجھے بلواؤ اگر مصلحت ہو تو میرا پیام بھی دینا
مین نے کہا شوق سے تشریف لائین آپ کو کچھ خیال ہے تو امان جان سے اجازت
لیے لیتی ہون یہ کہہ کر مین وہان گئی اور امان جان سے کہا اُنھون نے کہا کیا مضائقہ
بلوا لو مین تمھارے ابا جان سے کہہ دون گی کہ میری اجازت سے بلایا ہے مین اُنکا
حکم لے کر پلٹی اور کہا کہ بلوا لیجیے باہر آدمی موجود تھا۔کہلوا بھیجا سلطان بیگم صاحب
آئین پہلے تو اِدھر اُدھر کی باتین رہین پھر کہا کہ استانی جی میرا پیام آپ کو پہونچا
مین نے کہا کہ نہین تو کس سے کہلوا بھیجا تھا کہا امجدی بیگم سے مین نے کہا کہ اگر
آپ کو بلوانا منظور نہ ہوتا تو مین اُن سے پوچھتی اُنھون نے تو کہہ دیا تھا لیکن مجھے
آپ کی زبان سے سُننا منظور تھا کیونکہ اپنا مطلب اپنے ہی سے خوب ادا ہو سکتا

اب فرمایئے کہا کہ دودھ بڑھائی مین جو آپ نے نسبت کا وعدہ کیا تھا اُسے وفا کیجیے
مین نے کہا کہ آپ اپنے عندیے سے مجھے آگاہ کیجیے کس طرح منظور ہے کس کے ساتھ
ارادہ ہے کب کا قصد ہے جلدی ہے یا دوسرے کی مرضی سے بھی غرض ہے
کہا کہ وجیہ النسا بیگم کے ساتھ مین نے کہا خدا نے چاہا تو ہو جائے گی آپ ایک
اسم نویسی بھجوا دیجیے گا لیکن یہ خوب سمجھ لیجیے لڑکے اور لڑکی مین بڑا فرق ہوتا ہے
صالحہ بیگم بچاری وعدہ کر چکی ہین مگر اُن کے میان کو اِنھین بچون کی تقدیر سے
خدا نے کارخانہ دار کیا ہے کچھ نہ کچھ ضرور ہی وہ اپنا نام چاہین گے اُسکی درستی
اور سامان مین اگر دیر ہو یا مہلت مانگین تو آپ کو قبول کرنا پڑے گی اور باتون
کی نسبت تو کہنے کی ضرورت نہین کیونکہ مجھے اپنا زبانی وعدہ یاد ہے آپ نے
تو لکھ بھی دیا ہے اُنھون نے کہا کہ مجھے بہت اچھی طرح سے حفظ ہے آپ خاطر جمع
رکھیے مین نے کہا تو آپ بھی مطمئن رہیے میرا وعدہ خداوند عالم وفا کر دیگا دو پہر
تک ٹھہر کر جب دونون صاحب چلنے لگے تو مین نے اچھے دن بتا کر رقعہ کی تاکید کی
اور امجدی بیگم صاحب سے کہا کہ جب رقعہ آئے تو آپ اس کے ساتھ ہی صالحہ بیگم کو
بھی میرے پاس بھیج دیجیے گا لے خدا حافظ۔ وہ قبول کیا کہہ کر سوار ہوئین جمعہ کو
صالحہ بیگم آئین اور یہ کہہ کر رقعہ دیا کہ امجدی بیگم نے تسلیم کہی ہے اور یہ کاغذ آپ کو
دیا ہے مین نے اُن کا مزاج اور خیریت پوچھکر کہا کہ آپ نے تو آنا ہی چھوڑا ہم تو
ہم اپنی لڑکی کا بھی کچھ خیال نہین ہم نے تو یہ سمجھ گئے اُس کا گھر جانا ردکا کہ آپ
اُس کی للک سے خود آئین گی اس بہانے آپ سے ملنا ہوگا آپ نے ہماری سمجھ
کے بالکل برعکس بہادری دکھائی یہ غفلت آپ کی اچھی نہین ماشاء اللہ اب

وہ سن تمیز کو پہونچیں کہیں شادی بھی ٹھہرائی یا بٹھار کھنے کا ارادہ ہے (صالحہ بیگم) استانی جی بھلا میں کہاں اور نسبت ناتا کہاں یا آپ جانیں یا اُنکے باپ میں نے کہا کہ ہماری نہ کہیے ہمارے اوپر منحصر ہے تو اے لیجیے یہ ٹھہر گئی اور یہ کہکر میں نے وہ رقعہ اُنکے آگے رکھدیا اور کہا کہ میر صاحب کو دیجیے کہ وہ لڑکے کا چال چلن وضع طرح پوچھ گچھ کے اقرار انکار سے مجھے مطلع کریں اور اپنے ارادے اور مستعدی کی بھی خبر دیں کاغذ دیکھکر اُنکی باچھیں کھل گئیں اور کہا کہ وہ بھی آپکو ہر نماز کے بعد دعا دیا کرتے ہیں کئی روز ادھر کا ذکر ہے کہ مجھسے اسکی نسبت کے بارے میں کہتے بھی تھے اس رقعہ کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور آپکی معرفت کا حال سُنکر میں جانتی ہوں کہ وہ دریافت بھی نہ کریں میں نے کہا خوب ہوا کہ آپ نے یہ کلمہ کہہ دیا کہیں ایسا غضب بھی نہ کریں میں نے لڑکے کی ماں خالہ بہنوں کو دیکھا ہے نہ اُس کو وہ مرد ہیں باہر کے آنے جانے والے چار محلے والوں یا اپنے شناساؤں سے اوپری اوپر دریافت کرلیں دمڑی کی ہانڈی تو ٹھونک بجا کر لی جاتی ہے نہ دریافت کرنا کیا معنی ذات رات کا پوچھنا نہیں چال چلن تو خواہ مخواہ معلوم کرلینا چاہیے اور ایک دو جگہ نہیں پانچ چار جگہ اور بڑی چھان بنان سے پوچھیں ہندی کی چندی کر کے تاکہ کوئی بات رہ نہ جائے کہ پیچھے کو خدا نہ کرے افسوس ہو۔ صالحہ بیگم یہ سُنکر خاموش ہوئیں وہ رقعہ لیکر اپنے گھر گئیں اور کانوں میں تیل ڈال کر بیٹھ رہیں جب میں نے امجدی بیگم صاحب سے کہلوا بھیجا اور اُنھوں نے تقاضا کیا جب اُنھیں یاد آیا میر صاحب کو وہ کاغذ دیا اُنھوں نے ایک ہی دو روز میں لاکر بیوی کو پھیر دیا اور کہا کہ لڑکے کی سب تعریف کرتے ہیں تم اُستانی جی کے ہاں جاؤ میری تسلیم کہو اور منظوری ظاہر کر دو وہ آئیں

اور پیام دیا اُن کے نزدیک نسبت ٹھہر گئی مین نے ابا جان سے غیب کو کہا کہ مین
امجدی بیگم سے کہلوائے بھیجتی ہون جب لڑکا بر دکھوے کو آئے تو اس کے مزاج
کی کیفیت سعادت مندی اور غیرت پتھاوے بشرے اور قیافے سے دریافت
کر کے مجھے مطلع کیجیے تا کہ وجیہ النسا کی شادی ٹھہرائی جائے دوسرے دن صاحبزادے
اپنے دو چار عزیزون اور باپ کے ساتھ آئے نانا باوا کے باغ مین بڑی دیر تک
نشست رہی ابا جان نے اچھی طرح سے اپنا اطمینان کر لیا جب مجھے کہلوا بھیجا
تو میر نقش علی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا کاغذ مین نے بھیج دیا جس مین لڑکی
کے ننھیال اور ددھیال کی سات پیڑھی تک کے نام لکھے تھے وہ کاغذ
سید وجاہت حسین صاحب کے باپ میر بشارت حسین صاحب کو دیا تا کہ وہ بھی
ذات رات کو دیکھ بھال لین اس کے تھوڑے ہی روز بعد اُنھون نے بھی
کہلوا بھیجا کہ میر نقش علی صاحب اور انکی بیوی سادات بارہہ سے ہین ہم کو بدل منظور
ہے کوئی فی اُن کی ذات مین نہین جب طرفین قبول کر چکے تو میر بشارت حسین
صاحب نے آکر ابا جان سے ایک دن کہا کہ اب کوئی ایسی رسم ہو جائے کہ دونون جانب
عذر باقی نہ رہے اور بات پکی ہو جائے ابا جان نے کہا کہ ایک عہد نامہ آپ
انھین لکھ دین ایک مین اُن سے لکھوا کر آپ کو بھیج دون گا چلیے فراغت ہوئی
ہزار رسم کی ایک رسم یہ ہے جو کچھ ہے انسان کی زبان ہے کیا رسم سے پابندی
بہ نسبت زبان کے زیادہ ہوتی ہے مجھے امید نہین کہ رسم کا ڈھکو سلا میر نقش علی
صاحب کی بیوی منظور کرین اور آپ نے شاید اپنے گھر مین بھی ذکر نہین کیا ورنہ
وہ بھی آپ کو رائے نہ دیتین کیونکہ یہ سب لوگ میر مبارک حسن صاحب کے

ہان دودھ پڑھائی مین عہد کر چکے ہین انھون نے اپنی لاعلمی ظاہر کر کے کہا کہ یہ تو
بہت اچھی بات ہوئی سبحان اللہ اس سے کیا بہتر مین آپ سے اقرار کرتا ہون
کہ جس طرح وہ فرمائین گے اور جس وقت کہین گے مجھے بلا عذر قبول ہوگا ابا جان باہر
ہی سے باہر اُن کو رخصت کر کے ٹہلتے ہوئے میر نقش علی صاحب پاس چلے گئے
اور اُن سے بھی اقرار مدار کر کے مجھے ان باتون کی اطلاع دی اطمینان ہوگیا شادی
ٹھہر چکی ہے اتوار کا دن ہے ہم سب کھانا کھا کر بیٹھے ہین سبق شروع ہوا ہے کہ
راحت نے ایک میانہ آنے کی خبر دی مین نے کہا کون ہے کہا کھاروے کے
پردے کا ایک چو پھلا پھاٹک پر رکھا ہے کوئی بیوی وجیہن کی عزیزدار آئی ہین
اجازت دی وہ جاکر اُنھین لائی سب لڑکیون نے میرے ساتھ تو سلام کیا لیکن
وجیہ النسا نے اُنھین دیکھکر سلام کے بدلے کچھ مُنھ پھلا لیا جب وہ مل جلکر بیٹھین
تو مین نے وجیہن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ ہماری وجیہن کی رشتے مین کون ہین؟
اُنھون نے ہنسکر کہا کہ صاحب میران یہ تو پھر پوچھیے گا یہ فرمایئے کہ تم کون ہو اور
کدھر آئین مین نے کہا اچھا یہی سہی بولین کہ صاحب میران مین لڑکیان پڑھانے پر
اسکول مین نوکر ہون وجیہن نسا کا امتحان لینے آئی ہون مین نے کہا جو انھون نے
پڑھا ہے وہ سب یاد ہے اُنکے بھٹکین گی نہین شوق سے پوچھیے ہان اسکول کے
قاعدے اور طریقے البتہ نہین جانتین کہا نہین بیوی موے اسکول صاحب میران
سے کیا مطلب مین عقل کا امتحان لون گی وہی پوچھون گی صاحب میران جو اُنھین
معلوم ہوگا یہ کہہ کر وجیہن کی طرف مڑین اور کہا بیوی جان صاحب میران ذری
میرے قریب آؤ وجیہ النسا تو پہلے ہی سے اُکھڑی اُکھڑی تھین ان باتون سے

تو اور زیادہ گون متھون ہو گئیں مجھے اُن کے نہ ٹھسکنے اور چپ ہو جانے سے اُنکا
آنا اور بلانا ناگوار معلوم ہوا بات بنانے کے لیے کہا کہ آپ نے اُن کی تعریف
کس سے سُنی کہا اُن کے باپ سے صاحب میران کیا ان کی امی جنیانے میرا
نام آپ سے کبھی نہیں لیا میں نے کہا نہیں کہا میں اُن کی نند انگیا کی بند بھی
ہون اور صاحب میران ایک طرح سے بھینا بہن بھی لگتی ہون میرا نام مبارک
آؤ تو جاؤ کہان جگ کی امان جہان کی خالہ بیچ کی دلالہ اچھی خاصی ایسی ویسی بڑ
کی جان صاحب میران ادیب النسا بیگم ہے لڑکیون کو صاحب میران ہی کی
شادت پر مسکراہٹ ستا رہی تھی اس فقرے نے تو دل میں وہ گدگدی کی کہ ضبط
نہ ہو سکا کھل کھلا کر ہنس پڑین لیکن ادھر تو ہنسی کے چھپانے کو بچون نے منھ پھیرا
ادھر اُنھون نے ٹالنے کی غرض سے گردن جھکالی جب سب سے پھر آنکھ چار ہوئی
تو وجیہن کے چہرے پر میں نے کچھ جلال کچھ ہنسی دیکھی اُن سے کہا پھر تو آپ کا بڑا
حق ہے جس طرح چاہے امتحان لیجیے۔ وجیہ النسا بیگم پاس جاؤ وہ بے عذر اُن کے
سامنے جاکر بیٹھ گئی کہا سلائیون کے نام بتاؤ اس نے کہا لپکی پیچی پسوج بخیہ
شلنگا اور رمائی سی ڈوری زنجیر اتر بنا لڑھیا ٹانکیا تا دُہرا تا کہا بیوی یہ تیری
میری کون سی سلائی ہے کیسی ہوتی ہے اُس نے قلم دوات اُٹھا کر کہا کہ اُلٹے سیدھے
ڈھیر دن الف لام میم ہوتے ہیں پھر تختی پر یہ صورت ککککککک بنا کر
دکھائی کہا پہیٹ والی کو کس کس چیز سے براؤ کرنا چاہیے میں نے کہا کہ ابھی یہ وہان
تک نہیں پڑھی ہیں مجھے اجازت ہو تو کچھ عرض کردن کہا نہیں بیوی میں تم سے
نہیں پوچھتی تم بتاؤ کہ راز کب تک کہا جا سکتا ہے وجیہن نے کہا کہ جب تک اپنے

دل میں ہے کہا ایماندار کی کیا شناخت ہے جواب دیا کہ وہ صاحب غیرت اور باحیا ہوگا پوچھا عورت کا مرتبہ زیادہ ہے یا مرد کا انھون نے کہا مرد کا کہا کوئی دلیل وجہین نے کہا بڑی دلیل یہ ہے کہ مرد کامل العبادت ہے دوسرے عقل مین زیادہ ہے جو عقل مین سوا ہوگا رتبے مین بھی بڑا ہوگا کہا عورت کے نام مین چار حرف ہین مرد کے نام مین تین ہین کیا حروف بڑھنے سے بھی اُس کا مرتبہ نہین بڑھا وجہین نے کہا کہ اگر نامون کے حرف ہی بڑھنے پر مرتبے کا بڑھنا موقوف ہے تو باز سے کبوترا اور ہما سے ابابیل بیوی سے لونڈی مالک سے خدمتگار مین سوا ہین اگر وہان عورت کو فضیلت دیجیے گا تو یہان بھی دینا پڑے گی کہا مرد مین جو تین حرف ہین ہر اک سے کیا مراد ہے جواب دیا کہ مردانگی اور مروت کی میم راستی اور ریاست کی رے دینداری اور دولت کا دال کہا عورت مین جو چار حرف ہین ان سے کیا مقصود ہے بولین کہ عین سے ایک نہ ایک علت داؤ سے وہم رے سے راحت پسندی تے سے تکبر پوچھا عورت کسی حال مین مرد کو نصیحت کر سکتی ہے کہا ہان اگر مرد اس کے سامنے گناہ کرنے پر بالکل آمادہ ہوا ہو تو ورنہ کوئی حق نہین ہے کہا عورت پر کس کس کی اطاعت فرض ہے اور مرد پر کس کس کی کہا عورت پر والدین اور شوہر کی مرد پر فقط والدین کی کہا اگر ایک بات پر ماں باپ بجا ہون اور شوہر منع کرے تو عورت کو کس کا کہا کرنا چاہیے کہا کہ شوہر کا بولین کہ شوہر کی اطاعت کا تو قرآن مجید مین کہین حکم نہین ہان ماں باپ کے بارے مین لاتقل لھما اُف البتہ آیا ہے جواب مین کہا کہ نہ تو مجھے سارا قرآن شریف یاد ہے نہ مین حافظ ہون لیکن ایک جگہ

عورتون پر مردون کے غالب ہونے کا ذکر ضرور ہے اور شاید وہ آیت یہ ہے
الرجال قوامون علی النساء پس جب مردون کا غلبہ حکم خدا سے ثابت ہو گیا تو انھین مین
شوہر بھی ہین اُن کا بھی غلبہ نکلا اب جو مغلوب ہے وہ مطیع ہے اور جو غالب ہے وہ حاکم
ہے کہا شوہر کی اطاعت کب تک عورت پر فرض ہے کہا کہ جب تک دمِ واپسی پر
دم ہو کہا کہ خدا کی اطاعت اور شوہر کی اطاعت مین پھر فرق کیا رہا نماز کے بدلے
مین بھی مرتے مرتے پڑھے جانے کا حکم ہے ایسی قید تم شوہر کی اطاعت مین لگاتی ہو
کہا طاعت و اطاعت کا خود ہی فرق کیا کم ہے اس کے علاوہ وہان سجدہ ہے
سب پر طرہ حضور قلب اطاعت کے واسطے اگر ظاہر باطن یکسان ہو تو فبہا ورنہ
ظاہر داری ہی سہی جو عبد و معبود مین فرق ہے وہی طاعت اطاعت مین بھی ہے
کہا یہان سے بیوی کہان تک لے سکتی ہے اور کس قدر حق ہے کہا جہان تک وہ
اپنی خوشی سے بے مانگے دے جو ملجائے وہ اپنا حق سمجھے کہا عورت کا سلیقہ مکان
صاف ستھرا رکھنے سے ظاہر ہو گا یا اپنے بنے سنورے رہنے سے کہا دل پاک صاف
رکھنے سے کہا دل کی بات شوہر پر کیونکر ظاہر ہو گی کہا دل کے کارندون کے ذریعے
سے کہا کون کارندے کہا ہاتھ پاؤن آنکھ زبان رات دن ہاتھ پاؤن پیلے دم
نہ لے زبان پر بہت اچھا ہو آنکھون کے اشارے پر چلے کہا یہ تو اطاعت و خدمت
ہے نہ سلیقہ کہا سلیقہ وہی سلیقہ ہے جس سے شوہر خوش ہو اگر کسی سگھڑ عورت سے اُسکا
شوہر ناراض رہتا ہو تو اس کا سگھڑاپا بیکار ہے اور صفائی بے سود اگر گھر لیا پتا بیوی
صاف شفاف ہین دل مین خاک اُڑ رہی ہے خاطر پر میل ہے تو زندگی حرام پھوہڑ
غیرت دار اور خدمت گزار سلیقہ شعار ناک چوٹی گرفتار بیوی سے ہزار درجے بہتر ہے

آ چلے شفاف بچھونے کی پلنگڑی پر بیٹھ کر بد مزاجی کے حملے سہنے سے کھری کھاٹ اچھی
جس پر آ و بھگت ہو کہا اگر مرد چار نکاح کرے تو کیا کرنا چاہیے کہا مرنا اور جھرنا چاہیے
خدا کا شکر کرے جس نے یہ دن دکھایا جو آس کا بیان حکم رسول بجالایا کہا اگر میان بد مزاج
ہے کہا میٹھی زبان کا شربت اس کا علاج ہے کہا اگر شوہر روٹی کپڑا دینے مین کمی کرے
کہا بھوکے اور ننگے کی اُسے تصویر دکھائے تاکہ وہ رحم کھائے کہا اگر اس کے دل مین
محبت نہ ہو کہا اپنی محبت آس کے دل مین ڈالے کہا اگر وہ بے غیرت ہو کہا اپنی غیرت
سے دوہرا کام نکالے کہا بد زبانی کا علاج کہا سکوت و خاموشی کہا نا قدرے پن کا
تدارک کہا اپنی بھلائیوں کی فراموشی کہا اگر سو برون سے بُرا ہو کہا ہزار اچھون سے
اچھا سمجھے کہا اگر بنائے سے بھی نہ بنے کہا تقدیر کا لکھا سمجھے کہا اگر کھوٹا ہے کہا اپنی
اطاعت کی تیز آگ مین تپا لے کہا اگر حد سے زیادہ بد راہ ہے کہا نیک توفیق کی
دعا دے کہا اگر چھلا ہے کہا ڈرنا چاہیے کہا اگر بڑا ہے کہا ادب حاصل کرنا چاہیے کہا
اگر ظاہر بظاہر دشمنی کرے کہا حاضر و غائب دوستی کا دم بھرے کہا اگر آنکھ نہ ملائے
کہا کہ یہ آنکھین بچھائے کہا کہ اگر بہت چھٹ ہو ہاتھ چلا بیٹھے کہا پاس سے دور جا بیٹھے
کہا اگر رعب ٹھانے کے لیے بے خطا بھی کچھ کہے کہا گنہگار کی طرح دم بخود ہو رہے
کہا اگر مر مٹنے پر بھی نہ دھیان کرے کہا اور زیادہ اپنی جان ہلکان کرے کہا یہ
روز کی اجابت کب تک کرے کہا جو وقت تنگ مرے ادیب النسا نے یہ
سنکر سکوت کیا اور کہا کہ بس میری جان صاحب میران مین تم پر قربان امتحان ہو چکا
تمھین السنا ملسنا پھولنا پھلنا راج رچنا نصیب جیسا مجھے خوش کیا تم بھی سدا خوش رہو
مین نے کہا اتنی دیر سے آپ کے صاحب میران کہان تھے کہا یوں ہی کام کے وقت مین

اُن کو رخصت کردیتی ہون اس بات سے عادم ہوا کہ اُنھون نے صاحب میران کو
جان بوجھکر تکلیف دی تھی مطلب یہ تھا کہ بو کھل اور سٹر بلی سمجھکر لڑکی جواب
دے نکلے رعب مین نہ آجائے پہلے پہل کی ملاقات پھر امتحان کا نام اُنھون نے
اس مشکل کو اپنی دانائی سے اس طرح سہل کیا تھوڑی دیر اور بیٹھکر جب وہ رخصت
ہوئین مین نے وجیہن کو گلے سے لگاکر کہا کہ یہ تمھاری خالہ پھوپھی نہین اُنھون نے کہا
دو چھوڑ ایک رشتہ بھی نہین مین جانتی بھی نہین کہ یہ کون ہین مین نے کہا ٹھیھو تمھارے
سامنے اُنھون نے کہا اُس وقت مُنھ سے نہ بولین کہا جی مین اب مُنھ در مُنھ کیا اُنکی
بات کو دُکھتی ہین مین نے پوچھا تمھین ملال کس بات کا تھا کہا جی ملال تو نہین شرم تھی
مین نے کہا کیون ؟ کہا خود بخود مین نے ایک رقعہ مین یہ سب کیفیت لکھکر
امجاری بیگم کے ذریعے سے ادیب النسا بیگم کا حال دریافت کیا جواب سے بھی
وہی بات ظاہر ہوئی جو وجیہ النسا بیگم نے کہی تھی دوسرے دن صالحہ بیگم آئین
اور کہا کہ آپ نے رقعہ لکھا تھا جب جواب لکھوا چکی تب مجھے یاد آیا یہ بیوی بیاہ
مانگنے والون کے ساتھ آئی تھین لڑکیان پڑھاتی ہین اور کسی اسکول مین نوکر ہین بڑی
تڑاق پڑاق گرما گرم ہین یہ سُنکر مجھے خیال گذرا کہ وجیہن کے شرمانے کا یہی سبب تھا
شاید اُس نے آواز پہچانی ہماری وجیہن کی واجبی صورت تھی اس کی بھی غیرت
آئی ہوگی کہ سسرال کی عورت آکر مجھے دیکھہ گئی الغرض جب صالحہ بیگم جالین تو
مین نے بجد ہوکر سب حال پوچھہ لیا جب وہ قبولین کہ مین نے آواز ہی سے نہین
پہچانا بلکہ صورت سے بھی اس لیئے کہ مین پاکخانے سے چلی آتی تھی جب یہ بیوی صاحب
ڈولی سے اتر رہی تھین حاطر خواہ مین نے اُن کی زیارت کی اور اُنھون نے مجھے دیکھا

مین نے کہا کہ الحمد للہ تم نے اُن کی بات کے پورے پورے جواب دئے اگر ہچکچا جاتین یا شرما جاتین تو کیا ہوتا میری تمھاری دونون کی آبرو پاک پروردگار نے رکھ لی دو رکعت نماز شکر کی پڑھو اور اپنی سونلی رنگت لمبے قد کھڑے نقشے سیتلا کے داغون سے بددل اور آزردہ خاطر نہ ہو صورت کیسی ہی ہو سیرت اچھی ہونا چاہیئے ہر وقت اسی کی فکر رہے کہ دنیا و دین دونون جگہ ناموری اور سرخروئی حاصل ہو اس وقت جو تم نے کہا ہے اسے بھول نہ جانا وقت پر کر دکھانا خدا تمھین اس دن کے امتحان مین بھی پورا کرے جس کا آج سے دھڑکا لگا ہے اور بہت بڑا ہے ہماری اُستانی خدا بخشے یہ شعر بہت پڑھا کرتی تھین ؎

اپنے عصیان سے نہ ذلت ہو مجھے ای داور حشر کے روز ترے ہاتھ ہے پردا میرا

الحاصل جب ہمارے ہان خدا نے شادی دکھائی اور میری چھوٹی بہن عابدہ بیگم کی چھٹی مین ان سب بیویون کی دعوت ہوئی تو شب کو مین نے پھر نسبت کا ذکر چھیڑا اور ہر اک طرف کی مستعدی اور رضامندی دریافت کر کے ماہ رجب مقرر کیا پھر یہ بھی کہہ دیا کہ اگر اُس زمانے تک خدا کی رحمت سے کوئی امر نو حادث نہ ہوا تو اب رجب نہ ٹلے گا گو آٹھ مہینے کا وقفہ تھا لیکن خدا کے صدقے سے سب طرح اچھی جمی رہی اور جمادی الثانی کا مہینہ آیا اب ہماری وجیہ النسا ماشاء اللہ بارہوین مین تھین کوئی تین برس تک میرا اُن کا ساتھ رہا جب عقد اور رخصت کی تاریخ بالاتفاق مقرر ہو چکی تو مین نے اس کے پہلے چاہا کہ وجیہ النسا کو رخصت کر دون اس لیے عقد سے آٹھ روز پیشتر جمعہ کا دن ٹھہرا کر سب صاحبون سے پیام بھیجا کہ اگر فرصت ہو اور ہرج بھی نہ ہوتا ہو تو آپ پہر دو پہر کے واسطے آجائین جتنے سویرے

آئیے گا اتنی ہی جلدی فرصت ہو گی سب اپنی محبت کی وجہ سے میرے بلانے
سے شاد ہوتے تھے اور گویا کہ یہی راہ دیکھا کرتے تھے علی الخصوص بختاور دولھن
اور امجدی بیگم اس پیام کے سنتے ہی مستعد ہو گیئن اور سارے کنبے مین خود سوار
ہو ہو کر گیئن ادھر میر نقش علی صاحب کی بیوی اپنے میکے مین قریب کے عزیزون
کو نیوت آئین جمعہ کو کوئی پہر بھر دن بھی نہ آیا ہو گا کہ ان صاحبون کی ڈولیان
میانے پینسین آنے لگین آج کے دن مین نے تکانہ توڑا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی
حکومت کیا کی اور اپنے حواس خمسہ سے کام لیا کی لڑکیون پر مین نے اپنا ارادہ
بالکل نہ ظاہر ہونے دیا مہمان اور گھر کے آدمی ملاکر کوئی سو سے اوپر تھے ماما
اصیلون لونڈی باندیون کا ذکر نہین لڑکیون نے آج نہایت خوبی سے
دونون بڑے دالانون مین پر تکلف بچھونا کیا مسندین اور گاؤ تکئین طرف قاعدے
سے لگائے ہر مسند کے آگے ایک اُگالدان خاصدان صراحی گلاس دو دو
گلدستے رکھے جو آتا گیا اس کے عطر ملا ہار دیا اور مسند پر لے جا کر بٹھا دیا خاصدان
کا ڈھکنا تمباکو کی ڈبیا کھول دی آٹھ آدمی پنکھے پر مقرر کئے اون پر پھول
ڈال دئے ہوا کے رُخ پر اگر سوز دان اور انگیٹھیون مین خوشبو سلگا دی بچے والیون
کو باہر کے دالان مین اور چھوٹے چھوٹے تک بیویون کو اندر بٹھایا شہ نشین مین بھی بچھونا
تھا لیکن بیچ کا در میرے لئے مخصوص تھا جب آنے والے آچکے تو مین نے
ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آج آپ صاحبون کو مین نے خاص اس غرض سے تکلیف دی
ہے کہ کچھ اپنے دل کے بھید آپ کے سامنے اُن بچون سے کہون جو ایک زمانے
سے میرے ساتھ ہین اگر یہ بچے قدر کی نگاہ سے اُنھین دیکھین گے تو جواہرات سے

کہیں زیادہ پائیں گے خدا کے صدقے سے یہ بھی ممکن تھا کہ میں آج کے روز
وجیہ النسا بیگم کو کچھ زیور یا نقد روپیہ دیکر رخصت کروں کیونکہ اب مجھسے اُنکی
جدائی کا زمانہ بہت قریب ہے لیکن روپیہ پیسا ہاتھ کا میل ہے اور یہ بھی خیال
تھا کہ یہ غیرت دار بچی شاید میری اس ادا سے دل میں ناخوش ہو یا اُنکی اماں جان
کو گراں گذرے اس لیے میں نے اُس ارادے کو موقوف کرکے اُن کے واسطے
یہ امر تجویز کیا جو نہ اُن کے مزاج اور کنبے کے خلاف ہو نہ روپیہ پیسے کی طرح
چار روز میں کہیں کا کہیں ہو رہے جس وقت میں تقریر کو شروع کروں "جس میں
خاص کرکے خطاب وجیہ النسا بیگم سے ہوگا اور ضمناً دلدار و حشمت وغیرہ بھی شریک ہیں"
اگر آپ کے بچے روئیں تو اپنی ماماؤں یا میرے گھر کے آدمیوں کو (جو اسی کے لیے
باہر کے دالان میں معین کیے گئے ہیں) دیدیجیے گا تا کہ وہ بہلائیں اور میری بات
سننے میں آپ صاحبوں کو تکلف و تکلیف نہ ہو اگر ایک فقرہ بھی اس کا سننے سے
رہ گیا تو میری محنت کی پوری داد نہ ملے گی اور مطلب خبط ہو جائے گا جب آپ کا
دل دوسری طرف ہوا طبیعت ہٹی بچارو یا چار نے اس صدا پر کان لگائے
بس اُس کا بھیانک چہرہ دیکھنے کو مڑے وہ پھر کر پوچھنے لگے چار نے اشارہ کیا لیجیے
جس سے خاص خطاب تھا اس کا بھی دھیان بٹا چوکنا ہو کر رہ گیا اشارہ دیکھے
لوگوں کے پھرنے پر نظر کرے یا میری سُنے محبت اور محنت کی ایک املا ہے میری
محنت کو اپنی محبت سے رائگاں نہ کیجیے گا اب میں آپ کی اجازت کی منتظر ہوں"
تا کہ اپنا راز دل ظاہر کروں ان سب باتوں کو میں نے لکھ بھی لیا ہے اگر آپ
سب صاحب دل لگا کے سنیں اور اس لکھے ہوئے کاغذ میں رجو جو اس وقت

اپنے جوش محبت سے مین زیادہ کہون) ملاتے جائین تو دونا لطف ہو جاے گا
بیگما صاحب نے اُٹھکر کاغذ میرے ہاتھ سے لے لیا اور قلمدان لیکر بیچ دالان
مین جا بیٹھین سب نے بڑے تپاک اور دلولے سے مجھے اجازت دی اور مین
شہ نشین کے بیچ والے در مین جا بیٹھی جن جن بیویون کا سا بنا نہ تھا وہ اندر چلی
آئین اور بچون کو باہر چھوڑا اب ماشاء اللہ دالان کی رونق ہی اور ہوگئی بسم اللہ
بسم اللہ کی چوطرفہ سے آوازین بلند ہوئین اور مین نے دو زانو ہو کر آنکھین
بند کر کے تاثیر کو رجوع قلب کے ذریعہ سے تکلیف دی اور بعد بسم اللہ و صلوات
کے یون شروع کیا کہ "ہزار ہزار شکر اُس خدا کا جو ہمین دنیا پر لایا اور نبی برحق
کی امت گردان کر اشرفیت کا جامہ عطا فرمایا زبان کو دل کا عرض بیگی کیا
اور دل کو بادشاہ کا مرتبہ دیا چشم و گوش کو دیکھنے سننے کی خدمت دی ہاتھ پاؤن
کو چلنے پھرنے کی طاقت عقل و خرد کو مشیر کار کیا اور قلب و زبان کو خزانہ دار دماغ
کو گنجینۂ خیالات بنایا اور تصور و قیاس سے کام لینے کو فرمایا دنیا کی خوبیان اس
آدمی مین بھر دین جہان بھر کی صفتین اس کو عطا کین اس پر بھی اکتفا نہ کی پیرون
کے ذریعے سے اس کی خبر لی ہدایت کے لیے ہادیون کو روانہ کیا رحمت کے
بہانے سے کام کیا ہدایت کی وہ راہ نکالی کہ اس کی مٹی آگ مین جلنے سے بچالی
گو کہ وہ سبھی کچھ دے چکا تھا کوئی کسر نہ تھی لیکن بے علمی سے آدمی کو کچھ خبر نہ تھی جب
علم ہوا تو نیک و بد جانا چھوٹے بڑے کا مرتبہ پہچانا بچون مین سوا نیکی کے بدی کا
مادہ ہوتا ہی نہین اور بڑھکر پیدا ہو جاتا ہے تو دنیا کی ہوا یا صحبت کے اثر یا علم
کا وقت ٹل جانے یا شیطان کے بہکانے سے جتنے نبی پیمبر مرسل ہدایت کو آئے

ہین سبھون نے رنج پر رنج اٹھائے ہین بوڑھے توتے پڑھانا خدا ہی کے پڑھائے ہوون
کا کام تھا ورنہ سب کا کام تمام تھا خدا کے دوست حضرت خلیلؑ آگ مین ڈالے گئے
کلیمؑ خدا وطن سے نکالے گئے حضرت عیسیٰؑ کو دار پر چڑھایا نوحؑ نے طوفان کا صدمہ
اٹھایا حضرت یونسؑ کا مچھلی کے تنگ و تاریک پیٹ (چلتے پھرتے قید خانے)
مین بدن گھل کر بہا حضرت ایوب نے کیا کیا ظلم اٹھائے صبر کیا کچھ منھ سے نہ کہا
حضرت زکریا کا ذکر دل پر آرے چلاتا ہے جناب یحییٰ کا افسانہ پتھر پگھلاتا ہے
ہمارے نبی برحق خدا کے حبیب کا دندان مبارک شہید ہوا اُن کے بچون پر ظلم
شدید ہوا حضرت آدم کے زمانے سے آج تک اور آج سے قیامت تک نصیحت
و فہمائش کا سلسلہ چلا آیا اور چلا جائے گا اگر یہ فعل معاذ اللہ بُرا ہوتا یا نہ سننے اور نہ
ماننے کا خیال کیا جاتا تو کاہے کو ہزارون نبی خدا کی طرف سے آتے اور اپنی اپنی
امتون کو سمجھاتے حجت خدا ختم ہوئی شرط بلاغ تمام ماننا اچھے رہے انجام بخیر ہوا
جنت پائی نہین اپنے پانون مین کلھاڑی ماری دوزخ کی جاگیر ہاتھ آئی کہنے
والے کو حق کا چھپانا حرام ہے اور جاننے والے کو راہ بتانا واجب سبھی قسم کا خشک
و تر قرآن مجید مین موجود ہے عمل کرو گے پھل پاؤ گے ترک کرو گے پچھتاؤ گے سیدھی
راہ منزل مقصد پر پہونچاتی ہے غولون کی ہمراہی اونچ نیچ مین ٹھوکرین کھلواتی ہے
کوئی عاقبت مین کسی کے کام نہین آتا یہ اک مشہور بات ہے لیکن جب غور سے اسپر
نظر کی جائے تو بالکل واہیات ہے فرض کیجیے کہ ایک شخص مین طرح طرح کی برائیان
اتفاقات سے جمع ہو گیئن نہ گناہ سے پاک تھا نہ روز جزا کا اندیشہ وغل فصل سے
کماتا تھا حرام کا لقمہ کھاتا تھا دوسرے نے سمجھاتے سمجھاتے اُس کی سب بُری عادتین

چھڑائیں نیک راہیں دکھائیں ڈرایا دھمکایا نشیب و فراز سمجھایا خود تکلیف اُٹھائی
اُس سے توبہ کرائی نیک بندوں میں داخل ہوا جنت کے قابل ہو گیا اب بھی
کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ناصح عاقبت میں اُس کے کام نہیں آیا اور اس کا بگڑا ہوا
انجام نہیں بنایا دنیا میں کسی کا کسی کو سمجھانا نہ اپنے فائدے اور ناموری کے لیے
ہے بلکہ دوسرے کے نفع اور بہتری کے لیے دنیا ہی مقام امتحان ہے سونے
کی کسوٹی پتھری ہے اور آدمی کی کسوٹی دنیا جو کھرا اور پورا اُترا بازار حشر میں
پہلے اسی کا سودا ہوا جو کھوٹا تھا جہنم کی آگ میں تپایا گیا جب ہم کو اتنا بڑا بیش بہا
وقت اس کی سرکار سے عطا ہوا ہے جس کا ایک پل ہفت اقلیم کا خراج دیکر
نہیں مل سکتا کتنے بڑے افسوس کی جگہ ہے کہ ہم اُس کو بُرے کاموں یا فضول
باتوں میں گنوا دیں جو کرنا ہے اسی دنیا میں جو ہونا ہے اسی میں نصیحت ہے
تو یہیں تک اور اس پر عمل ہے تو اسی دنیا تک نہ مرے پر کوئی کسی کو سمجھا سکتا
ہے نہ کوئی سمجھ سکتا ہے پس اس وقت کی قدر آپ پر فرض ہے اور ہم پر
واجب اتفاق سے آج کی صحبت ہے نہیں معلوم زمانہ کیا رنگ دکھلائے اور
انقلاب کیا گل کھلائے اس کو غنیمت جانیے اور مجھے اپنا اک دن بچھڑنے والا
دوست سمجھکر میری باتوں کو گرہ میں باندھیے شاید پھر ایسا دلسوز ہمدرد نہ ملے
قدر نعمت بعد زوال تو سبھی کرتے ہیں آپ اپنی عقل و تمیز دانائی اور قدردانی
سے جیتے جی میری باتوں کی قدر کیجیے نعمت تو میں آپ کو نہیں کہہ سکتی کیونکہ اپنے
منھ میاں مٹھو بننا ہے ہاں وہ کلمات حق ضرور اک قسم کی نعمت ہیں جو اسوقت
میری زبان سے نکل رہے ہیں۔ وجیہ النسا تم نے سُنا کہ میں نے کیا کہا میری پیاری

دجہین تمھین اور میری چارون بہنون کو خداوند عالم نیک توفیق دے اور تمھارا تھوڑا سا علم بڑے بڑے کام دکھائے اور کام آئے دیکھو وہ وقت بہت قریب ہے کہ خدا کے حکم سے ایک نیا بادشاہ تم پر فوج کشی کرے اور تم اُس کے پنجے مین گرفتار ہو کر سسرال کے مضبوط قلعے کی چاردیواری مین جاؤ گو وہ جگہ نئی ہونے کی وجہ سے پہلے تمھین بہت کچھ تنگ و دل بستہ کرے گی وہی حال ہوگا جو نئے پکڑے جانور کا پنجرے مین ہوتا ہے روح پھڑکے گی اور دم گھبرائے گا چار طرف سے لوگ گھیرے ہون گے لیکن صورت آشنا اُن مین ایک نہ ہوگا دعویٰ عزیزداری کا کرینگے لیکن ہون گے سب غیر بظاہر محبت سے چمکار چمکار کے باتین کرینگے لیکن نگاہین سب کی عیب جو ہون گی کوئی تمھارے قد کی مذمت کرے گا کوئی صورت پر نام دھرے گا کوئی ایک ایک خال پر نکتہ چینی کرے گا کوئی چوٹی دیکھکر پھبتی کہے گا کوئی کہے گا ہے ہے ماتھا بہت چھوٹا اور تنگ ہے کوئی کہے گا ناک سوتوان نہین کوئی دانتون کی بتیسی دیکھکر ہونٹ لٹکائے گا کوئی پیٹھ کے کُب پر الزام دے گا ایک گھونگھٹ کو گھوڑے کی اندھیاری کہے گا ایک بات نہ کرنے پر گونگی کا خطاب دے گا تم ہرگز ہرگز بُرا نہ ماننا ان چیزون مین سے کوئی چیز تمھاری بنائی ہوئی ہے نہ تمھارے ہاتھ کا کوئی کام ہے گھونگھٹ ہو یا پیٹھ کا کُب دو روز کے لیے عاریتی ہے رہی اور چیزین وہ خدا کی بنائی ہین وہ خود سمجھین گے اور اصل مطلب پر پہونچین گے اپنے منھ پر آپ تھپڑ مارین گے توبہ کرین گے اگر بندے ہو کر خدا پر نام دھرین گے خود ہی چار غیرون کے ذریعے سے بدنام ہون گے ہان اس کی ضرور فکر کرنا کہ تمھاری

سیرت خصلت طبیعت عادت پر نہ کوئی عیب لگائے نہ بُرا بتائے جو بات
ہو اعتدال سے جو کام ہو سمجھداری سے تمھین اُن لوگون سے دل ملانے اور ایک
ہو جانے کی سخت ضرورت ہوگی اور ایکا ایکی میل میل اجنبیت کے باعث یا
دلھناپے کے سبب سے بہت دشوار ہوگا کیونکہ نہ تم اُن کے مزاجون سے
واقف نہ عادتون سے نہ طبیعتون سے نہ خصلتون سے تمھاری اور راہ آنکی
اور راہ تمھین چاہیے کہ مایون بیٹھنے کے دن سے یہ قصد کر لو کہ ہم جو تھے وہ
نہین رہے اچھے ہین تو غیرون کی اطاعت کے لیے اور بُرے ہین تو انہون
کی شماتت کے لیے وہ کام کیون کرین جو انجان نام دھرین بد خصلت
کے لیے الزام ہے اور سعادت مند کے واسطے دعا نہ تم نفس کو اپنا نفس سمجھنا
اور نہ مزاج کو مزاج جب تم ساری پیلی کسی کی کنیزی یا اختیار مین دے ڈالی
گئین تو نفس و مزاج کہان رہے دل ہزار کہے اس کا کہا نہ کرنا شیخی۔ غرور۔
مزاج داری آن بان غصہ شوخی ان مین سے ایک کو مُنھ نہ لگانا بلکہ عاجزی
خاکساری بردباری تحمل خلق قناعت کے جوہر دکھانا جھک کے چلنا جھک
کے ملنا بڑا بول قاضی کا پیادہ بڑی بات آبرو کی دشمن بُرا نوالہ حلق کا دربان
ہے جب تم اپنے نفس کو دوسرے کا پابند کر دوگی وہ خود تم سے کام لینا چھوڑ دیگا
جب تم اپنا دل اور کے ہاتھ مین دے دوگی وہ آپ تم پر حکومت نہ کرے گا
میان اور ساس نندون کا اپنا کر لینا کیا دشوار ہے ذرا سی توجہ درکار ہے عقل سے
کوئی مشکل بڑی نہین خردمند کی خالی کوئی گھڑی نہین سب سے بڑھکر بڑی
بات یا مشکل اور کٹھن یہ ہے کہ رفتہ رفتہ بڑے بڑے زور لگانے اور تکلیف اٹھانے

کے بی بی تمھین اپنے میان کے ساتھ ایک محبت ہوگی خبردار زنہار اس محبت کو
حد سے نہ بڑھنے دینا یہی محبت جب مقام معین سے بڑھ جاتی ہے تو بہت
بُرے بُرے رنگ دکھاتی ہے محبت دریا کی طرح بڑھتی اور دل آندھی کی طرح
آتا ہے جس سے انسان گھبرا جاتا ہے دیکھو اس وقت بہت سنبھلنا بس اتنی
محبت کافی ہے کہ اپنی ذات سے اُن کو تکلیف یا رنج نہ پہونچے کوئی کام یا
بات خلاف مزاج نہ گذرے یہی محبت بڑھکر تمھاری دشمن ہو جائے گی
رات رات بھر جی جلائے گی نیند اُڑائے گی تم چاہو گی کہ وہ سامنے سے دم بھر
اوجھل نہ ہون اور وہ مرد ذات کماؤ پوت کبھی گھر مین کبھی سفر مین کبھی پر شہر مین
ہین کبھی یار دوستون کی لٹ بھر مین اُن کی آزادی لہری مندا بنائے لئے
پھرتی ہے تمھاری پردہ نشینی تمھین قید و بند کئے بیٹھی ہے طرح طرح کے وہم جو
بی محبت کے چیلے چاپڑ ہین چو طرفہ سے گھیر لیتے ہین دیوانی باؤلی بنا دیتے
ہین کوئی بات اچھی کوئی خیال نیک دل مین گذرنے ہی نہین دیتے جتنے خیال
آتے ہین بُرے جس قدر منصوبے بندھتے ہین غلط جہان تک گمان ہوتے ہین فاسد
رفتہ رفتہ یہی وہم مرض لاعلاج ہو جاتا ہے خفقان اور اختلاج ہو جاتا ہے آگے بڑھ
کے جنون ہے مالیخولیا ہے پھر دیوانگی ہے سودا ہے وہ بات کیون کرو جو وہم کو راہ ملے
اور بیٹی سلطان ہونے کی نوبت پہونچے اُن کا خیال رکھنا مگر اعتدال کے ساتھ
محبت کرنا مگر دیکھ بھال کے ساتھ جو کہین وہ کر دینا جو دین وہ لے لینا انھین
خوش کر کے خوش رہنا انھین رنج نہ دینا خود غم سہنا تھوڑی شے پر قناعت اچھی
جو بے مانگے ہاتھ آئے بہت سی چیز دو کوڑی کی جس کے لیے ہاتھ پھیلایا جائے روپے

پیسے کو بے اجازت ہاتھ نہ لگانا گہنے پاتے پر رصائی بنکر جی نہ دوڑانا نہ اُن کے جلد
آنے سے کام نہ دیر کرنے پر الزام کسی بات کا دل مین گھونوانہ ڈالنا. زبان سے
خلاف شان کوئی کلمہ نہ نکالنا بات کی گتھی دل کو اُلجھا دیتی ہے زبان بڑھکر رتبہ
گھٹا دیتی ہے شکوے شکایت سے دل بھر جاتا ہے زبان لڑانے سے آدمی نگاہون
سے گرجاتا ہے غصہ آتے ہاتھی گھوڑے تو لگتے نہین ذرا مین آتا ہے اور برسون کی
بنی بنائی بات بگاڑ جاتا ہے اس کو تھامنے والا کوئی نہین مگر رحم جو عقل بھیکر
اسی وقت بلوا لیا جاسکتا ہے اس سے غصہ یون بھاگتا ہے جیسے آگ سے
شیر یا شیر سے آدمی تم غصہ کو آنے ہی نہ دینا اُس کی یہ تدبیر ہے کہ نہ رحم کی جگہ
خالی کروگے نہ غصہ آئے گا جس طرح اکیلے مکان مین ہوا کا گذر ہو جاتا ہے
یہی حال غصے کا بھی ہے دل ہر شخص کا رقیق ہے اور مرد کے بہ نسبت عورت
کا زیادہ پھر کیا ستم ہے کہ دل تو رقیق ہو اور رقت قلب کے لیے رحم لازم ہیان اسکے
برعکس معاملہ ہو غصے کی حالت بدلتے ہی اور غیظ و غضب کم ہوتے ہی عرق شرم
کی طغیانی ہوجاتی ہے خطا کی ندامت لہو کے آنسو رلاتی ہے اور مہینوں آنکھ
چار نہین کی جاتی وجیہ النسا تمھین جتنا رونا ہو خوف خدا مین رونا اور جتنا ہنسنا ہو
اپنے میان کی باتون پر ہنسنا طاعت سے خدا خوش ہوتا ہے اطاعت سے شوہر اطاعت
کے یہی معنی نہین کہ کبھی کبھار پان بنا دیا کھانا پکا کر کھلا دیا بیٹھا اُدھر اسی دیا مزاج
کا حال پوچھ لیا بلکہ یہ معنی ہین کہ ہر حالت مین اس کی خوشی کی پابندی کی اپنے
لیے آپ بنا پابندی کی ایک پانون اشارے پر اُٹھایا دوسرا قدم مرضی پر رکھا
چاہے اپنے اوپر شاق گذرے چاہے گران مشکل امر ہو کہ آسان وجیہ النسا بیگم یہ

وہی جگہ ہے کہ بے اجازت جہان سے نکلنا نہ ملے گا نام قید کا نہ ہوگا مگر قید ہوگی
جس کا دل زخمی ہوتا ہے وہ صید ہوگی سارے گھر پر اختیار اور پھر مجبوری پوری
مالک اور پھر ادھوری خدمت کروگی اختیار پاؤگی حکومت کروگی نگاہ سے
گرجاؤگی بنا بنایا حکومت ہوگی اور اصالتاً خدمت دم مارنے کا وقت نہ ملیگا
سانس لی اور بے صبری کا خطاب رکھا ہوا ہے ذرا علیین اور جہنم کا جیتے جی
عذاب موجود اُلٹی سیدھی سنکر سیدھی رہنا کبھی بات بڑھکر نہ کہنا اپنے کام سے
کام اچھا نہ دو کھ اچھا نہ الزام اچھا ہر شخص کے کان مین شیطان پھونک گیا ہے
کہ ہم ایسے اور ہم ویسے بوجھ بھار مین مدو شاہی پیسے اگر اُسی گروہ مین کی تم
بھی ایک ہومین تو بہت بڑی نیک ہومین تو بہ توبہ شیطان کی پیرو اس کے کہنے پر
چلنے والی احمق سے بھری عقل سے خالی میری بہن تم نہ عقل پر ناز کرنا نہ ہنر
پر افتخار خدائے پاک نے ایک پر دوسرے کو فضیلت دی ہے ایک سے ایک
کی اچھی خلقت کی ہے حسن ہے تو زوال ہے کمال ہے تو زوال پھول ہون یا
خار خاک مین ملنے کو آئے ہین چندروزہ زندگی لائے ہین جب ہستی خود بے مدار
ہے تو ہمارا تمھارا کیا اعتبار جب سراہی کی بے بنیاد عمارت ہے تو مسافرون
کے قیام کی کونسی صورت عالم کو بات بات پر تغیر ہے انقلاب اپنا رنگ دکھاتا
ہے وقت جا کر پھر ہاتھ نہین آتا اگر تم قارون کا خزانہ اُٹھاؤ سر سے زمین کھودو
زمین آسمان کے قلابے ملاؤ تو کبھی بچپنے کا زمانہ بے فکری کا وقت ربادشاہی کا عالم
اب نہین ملسکتا صبح دوپہر کو نہین آسکتی اور دوپہر شام کو اپنی صورت نہین
دکھاسکتی آج کا سا دن پھر نہ ملیگا اور نہ پھر یہ نیک وقت ہاتھ آئے گا خدا کے

کرم سے ہم تم بہم ہین آپس کی چار صورتین جمع ہین جس مین بعض پر گذری ہوئی یہ باتین ہین اور بعض پر آنے والی جن پر گذر چکین وہ اب احتیاط فرما ئین جن پر آنے والی ہین وہ اپنے دلون پر لکھتی جائین دنیا مین آنا عبادت کے لیے ہے عبادت ایک قسم کی اطاعت کا نام ہے جس مین رکوع سجود وقعود اور قیام ہے یہ عبادت خداے بے نیاز نے محض اپنی ذات پاک کے لیے مقرر فرمائی ہے جو خلق خدا کرتی آئی ہے اب خیال کرو کہ دنیا مین آنے کا کونسا زمانہ ہے؟ وہی بچپنا" جس مین بادشاہی کے خطاب اور بیفکری کے نام سے موسوم کر چکی ہون) اگر اس بیفکری کے زمانے اور بادشاہی کے وقت مین آنکھ کھولنے اور زبان چلنے کے ساتھ ہی کوئی امر واجب ہے تو وہ اطاعت ہے اور کس کی اطاعت ہے؟ اپنے مان باپ کی پھر کب تک؟ جب اُن کے سایہ سے دوسرے گھر کی دھوپ مین جاؤ وہان شوہر کی اطاعت کا زمانہ ہے اور اس کے قدمون تلے آنکھین بچھانا یہ سرے ہی سے بندگی وفرمانبرداری کا لگا اس لیے لگا دیا ہے کہ انسان خوگر اطاعت وبندگی ہوکر اطاعت مجازی سے اطاعت حقیقی بجا لائے اور جس لیے پیدا ہوا ہے وہ کام انجام کو پہونچائے یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کی عادت ڈالو وہ پڑتی ہے اس لیے یہ طریقہ اطاعت مقرر ہوا کہ طاعت خدا کی کمسنی ہی سے عادت پڑے اور تسلیم وخاکساری کی خصلت ہو المختصر جو بات تم نے اپنے مان باپ کے گھر سے میرے مکان (مکتب) تک جاری رکھی ہے اس پر لحاظ رکھنا دوسرے گھر مین جاکر بھول نہ جانا عقل وفراست کا منشا تو یہ ہے کہ وہان اس جوہر دار

چیز کو زیادہ کام مین لاؤ نہ یہ کہ اس کے برعکس شیخی اور برابری کی دھن مین بیوقت
کا راگ گاؤ وجیہ النسا بیگم واجب الاطاعت شوہر کے نہال قدکی دوست جانی
بنکر پھولون کی سیج پر آرام کرنا سرکشی د نخوت سے گل رخ کی دشمنی مین کانٹون پر
لوٹ لوٹ کر اپنی نیند نہ حرام کرنا دہم کا لہلہاتا ہوا باغ سبز تم سے طرح طرح
کے پھول چننے کو کہے گا تم اُنھین ہاتھ نہ لگانا نگاہ بھر کر نہ دیکھنا درنہ کانٹون مین
اُلجھ جاؤ گی اور تمام عمر پچھتاؤ گی مرد مین ایک قوت زیادہ ہے جو اس کی مردی
کے لیے ضروری تھی جس سے شجاعت مراد ہے اگر وہی قوت کبھی تیوری کے
لباس مین جلوہ گر ہو جائے اور اُسے تمھارے مقابلے پر لائے خبردار اسوقت آنکھ
نہ ملانا سامنے سے ٹل جانا اگر تم ناز برداری کی خوگر اور اپنا کہا کرنے کی عادی ہو
تو جس دن تمھین زرد کپڑے پہنائے جائین تم اس جوڑے کو بھی اتار ڈالنا اور اُس
کے بدلے اطاعتؔ خدمتؔ محنتؔ قناعتؔ غیرتؔ مروتؔ محبتؔ سات پارچہ
کا خلعت اپنے لیے عقل کے ہاتھون نکلانا جس مقام پر مایون بیٹھو گی اگر وہان
کوئی نہ ہوگا اُس تنہائی مین اپنی بھلائی کی دعا کرنا خدا سے التجا کرنا دنیا ہی کے
نیک کامون سے عاقبت بھی بخیر ہوتی ہے زنہار اس خلوت کدہ مین وسوسون کو
نہ آنے دینا ورنہ اُنھین کے ساتھ ساتھ شیطان بھی چلا آئے گا اور کام بگاڑ جائیگا
تمھین اکیلا پاکر وہم و وسواس بہت کچھ محبت جتائین گے گھوم گھوم کر آئین گے
تم سمجھو گی محبت سے آتے ہین میرا دل بہلاتے ہین وہ عداوت ہے محبت نہین
خبردار اُن کے کہے پر نہ آنا میرا کہنا نہ بھلانا وجیہ النسا مین تم سے خوش ہون مگر
میری خوشی سے کچھ مطلب نہ نکلے گا دین و دنیا کا کام میان کی خوشی سے چلے گا

میری بھی خوشی اُسی وقت کمال کو پہونچے گی جب تمھاری سسرال والے تم سے
خوش ہونگے وجیہ النسا خیال کرو کہ ایک زمانہ تمھارے بچپنے کا تھا ایک وہ
وقت تھا جس مین تمھارے مان باپ نے تمھین نام رکھا ایک یہ وقت
ہے کہ جو ہے تمھین محبت کی نظر سے دیکھتا ہے جس طرح وہ دونون وقت
گذر گئے اس کی بھی عمر تمام ہے اب تم اپنے ان سب خوش ہونے والون مین
سے نئی جگہ جاؤگی پھر اُس جگہ نئے سرے تمھارے لیے وہ رکھا ہوا ہے جو کمسنی
مین ملتا تھا فرق اتنا ہے کہ وہ مان باپ کا عطیہ تھا یہ غیرون کا تحفہ سمجھ
اور عقل سے کام لینا تم بخوبی جانتی ہو کچھ اوپر تین برس ہمارا تمھارا ساتھ رہا
بظاہر تم مین کسر نہین اچھی اور بہت اچھی ہو اگر پیٹ مین کچھ اوگن نہ بھرے
ہون ان سب کی آزمایش دوسرے گھر جانے پر موقوف ہے جس کا سامان
بہت جلد ہونے والا ہے ہمین الزام سے بچانا بُرا نہ کہوانا تمھین ہم سے
جتنی محبت ہے اس سے زیادہ ہمین تم سے الفت ہے ہم نے تو اپنی دوستداری
آج ختم کردی کل کے دن تمھاری محبت دیکھنا ہے دیکھیے تم ہمارے ساتھ کیا
سلوک کرتی ہو یا تو تحسین آفرین کا دوہرا خلعت آیا یا طوق لعنت دونون مین
جو چیز آئی گی ہم پر تمھارے برتاؤ کی حالت کھل جائے گی یا اپنے ساتھ تم تے
ہماری بھی قلعی کھلوائی آبرو سی شئے گنوائی یا لڑی جھیل کر دکھائی چھولی جوہر
کھلے عزت بچائی بچون کے پالنے اور اُٹھان اُٹھانے کا طریقہ بھی تمھین معلوم
ہے ابتدائی تعلیم کی چار طرف دھوم ہے کسی کا دل ہاتھ مین لینا مشکل ہے
مگر عقل کے ذریعے آسان ہے اُنس سے مشتق انسان ہے جب خود رائی

اور سرکشی ہماہمی اور زبان درازی سے بجگر جاؤگی اپنی خواہش پر اوروں کی خوشی مقدم کروگی دوسرے کا دل ہاتھ میں آجائے گا تمھاری گرہ سے کیا جائے گا نفس کشی سے آدمی صاحب تاثیر ہوجاتا ہے جس طرح پارہ کشتہ ہوکر اکسیر ہوجاتا ہے جو بات خلاف شرع ہے وہ بیجا ہے جس ناموری میں گناہ ہو وہ نازیبا ہے ہرگز ہرگز تم ایسا حوصلہ نہ کرنا جس کا قول وقرار ہوچکا ہے ڈیل بھر میں زبان حلال ہے اس کا خیال رہے نشیب وفراز کی جانچ پرتال رہے بچون کی محبت کی بھی ایک مقام تک حد ہے اُس سے زیادہ کی نہین سند ہے دیکھو اس محبت کو عقل کے زور سے روکنا بڑھے تو ٹوکنا خواہ میان کے ساتھ ہو یا بچون کے ساتھ اپنی بات اپنے ہاتھ اسی محبت مین جی کا زیان ہے اور خون جگر کا نقصان زبان شیرین بادشاہت کا مزا دکھاتی ہے چھوٹون بڑون کو بندہ بناتی ہے اپنے فائدے کا وہین تک خیال اچھا ہے کہ دوسرے کا نقصان نہ ہو دنیا عالم اسباب ہے کبھی رنج کے سبب پیدا ہوجاتے ہین کبھی خوشی کے سامان نظر آتے ہین نہ اُن پر خدا کا بھولنا نہ اُن پر پھولنا ادب وتہذیب رحم وخلق کو اربعہ عناصر بنانا اپنے مرتبہ کی جو حدی کے باہر نہ جانا خانۂ دل کی صفائی مین آنکھون سے کام لینا پلکون سے جھاڑو دینا رفو رکھاؤ سے کام رکھنا نہ کسی کو برا کہنا نہ نام رکھنا گہنا پاتا گو زینت کا سبب ہے مگر اترا جانا برا ہے تقوائے طہارت زہد وتقدس کا زیور ہی دوسرا ہے دل خانۂ خدا مشہور ہے اُس کا ادب ضرور ہے جب کسی کے دل مین گھر بنانا پھر اُسے نہ ستانا پاک صاف دل کو یون خدا عزت سے دیکھتا ہے جس طرح کوئی اپنا گھر محبت سے دیکھتا ہے دشمن اچھی بات بتلائے

اس پر عمل کرنا تا غم فردا سے رستگار ہو دوست بری بات کو کہے اُس پر نہ چلنا
کہ خدا کی گنہگار ہو کمال مین چودھوین رات کا چاند ہونا مگر بہت اونچی ہو کر اپنی
بات نہ کھونا پہلی رات کے چاند کی طرح ایسی شہرت نہ چاہنا کہ لوگ اُنگلیان
اٹھائین کسی کے ذریعے سے اُلٹی چال نہ چلنا کہ بڑھتے ہوئے رتبے گھٹ جائین
اپنا عیب اور کے عیب کی طرح ٹٹولنا کسی کے ہنر پر اپنے ہنرون کے جوہر نہ کھولنا
نہ گپ چپ کے لڈو کھانا نہ بڑھ بڑھ کر زبان لڑانا ہنر پر ناز نہ کرنا پرہیز سے احتراز
نہ کرنا دوڑ چلنے سے آدمی گرتا ہے بہت باتون سے سر پھرتا ہے بناؤ سنگار شوہر
کو دکھانا پچھتاوا اور رویہ اچھا رکھنا آپے سے نہ گذر جانا غیرت وحیا کو سہیلیان
بنانا بے غیرتی کی ایک بات نہ ماننا دل بغلی گھونسا ہے آنکھ ایک طرح کی دشمن
ہے روپیہ پیسہ سانپ کا من خدا کے خوف کو دل سے نکلنے نہ دینا کہ اکیلا پاکر
کوئی بُری حسرت آجائے آنکھ کو جھکائے رہنا کہ اونچی ہو کر کوئی فتنہ نہ اُٹھائے
طبیعت کو بدلنے سے بچانا اور جوانی کی دیگ کو اُبلنے سے خیر سے عافیت بخیر
ہے یہان کی قید یہ وہان کی سیر ہے نیکی ہی سے انجام بخیر ہوتا ہے اپنا اور
دوست دشمن غیر ہوتا ہے نیکی ساتھ جاتی ہے نیکی بیڑا پار لگاتی ہے دنیا مزرعۂ
آخرت ہے اچھے اچھے بیج بو جانا عمدہ عمدہ پیڑ لگانا آج ریاضت کر جاؤ گی
کل اس کا پھل پاؤ گی بھوت پریت سے نہ ڈرنا غصے کے بھوت سے
گریز کرنا اکیلے گھر مین رہنے کا ارادہ نہ کرنا طبیعت کی بُرائی کھل جائے گی
اور طرح طرح کی دقت پیش آئے گی اکیلا نہ روتا بھلا نہ ہنستا بھلا مشہور ہے
گھر کو پہلے سے تیر بنانا کیا ضرور ہے میان کو اُبھار کر ساس سے جدا نہ کرانا آتمہ

کی آنچ کو نہ بھڑکانا لڑکون کو اپنے ساتھ خود سونے نہ دینا لڑکیون کو باپ سے مانوس نہ ہونے دینا نماز مین میان کے سامنے نہ جانا آواز نہ سنانا صورت نہ دکھانا وجیہ النسا میری باتین گرہ مین باندھو اور ان پر عمل کرنے کا خدا سے پاک سے عہد کرو وہی تمھارے ارادے کو پورا کریگا وہی تم کو توفیق نیک دیگا اب مین وہ مناجات پڑھتی ہون (جو زمانے بھر کی لڑکیون بالیون بچھڑنے والیون کی طرف سے نیا بتا مین نے کہی ہے) جس کا تمھین بھی وظیفہ کرنا واجب ہے اور ہر شعر پہ آمین کہنا نہایت مناسب۔

مناجات

ہمین نیک توفیق دے اے کریم　　کہ ہے تو سمیع و بصیر و رحیم

بنا ہم غریبون کا انجام کار　　کہ ہے سب طرح کا تجھے اختیار

تری دی ہوئی عقل سے کام لین　　نہ سر پر حماقت سے الزام لین

کرین یون مصیبت مین خوش خوش بسر　　کہ اپنون کو شادی ہو دیکھین اگر

تری دی ہوئی آبرو کھو نہ دین　　گنوا کر یہ موتی سی شئے رو نہ دین

شجر غم کے ہنس ہنس کے کاٹا کرین　　عسل تلخ کامی کا چاٹا کرین

بُرے سمجھین حرص و ہوا و ہوس　　جو مل جائے اس پر قناعت ہو بس

نہ دل مین بدی ہو نہ کینہ نہ بیر　　یہ گھر صاف ہو ہو کے دکھلائے سیر

تصور بُرے دل مین آنے نہ پائین　　خیال اپنی وسعت دکھانے نہ پائین

نہ ہو وہم وسواس سے ہم کو کام　　پھرے سر نہ لین مول سودا سے خام

طبیعت کا نقشہ بدلنے نہ دین
نہ شیطان کو ہم دل پہ دین دسترس
صفایون رکھین شیشۂ دل کو ہم
کدورت سے آئے نہ اس پر غبار
کرین کبر و نخوت نہ ہم بھول کر
نہ چوری چھپے لینے کی ہوئے خو
کوئی حرف شکوہ زبان پر نہ آئے
عدا بد کہین بدزبانی کو ہم
زبان کے لڑانے کی عادت نہو
جہان کی بلاؤن پہ صابر رہین
بلا سمجھین اہل ولا کے لیے
بُری بات کرنے سے نفرت رہے
نہ غصے مین ہو تلخ گوئی شعار
تری یاد سے ہم نہ غافل رہین
کبھی روئین ہم تو ترے ڈر سے روئین
جلائے اگر آتش رنج و غم
کسی طرح کا ہو جلاپا اگر
جو ہو مرگ اولاد سے دل مین داغ
نہ بھولین تجھے بال بچون مین ہم

ذرا نفس کا زور چلنے نہ دین
نہ الجھن سے دل کو بنائین قفس
کہ ساغر یہ ہو غیرتِ جامِ جم
کہ بھر جائے یہ جام اعجوبہ کار
نہ بیٹھین کسی رنج مین بھول کر
نہ چھوٹے بڑون سے ہون ہم دوبدو
کوئی لفظ بیجا زبان پر نہ آئے
سمجھ لین بُرا لن ترانی کو ہم
کبھی حد سے بڑھنے کی جرآت نہو
فلک کی جفاؤن پہ شاکر رہین
جفا جانین اہل وفا کے لیے
زبان مین ہمیشہ حلاوت رہے
رہے نرمی و آشتی پر مدار
عبادت پہ ہر وقت مائل رہین
نہیں گر تو آپے سے باہر نہ ہوئین
کرین یاد نارِ جہنم کو ہم
تو ہونے نہ دے عقل دل پر اثر
تو سمجھین جلا تیرے گھر مین چراغ
ہون مشہور کنبے کے سچّون مین ہم

نہ چھوڑین کبھی تیرا روزہ نماز — رکھین گرمی حشر سے دل گداز
نہ دین فکر اولاد مین غم کو طول — نہ جائین تجھے اُن کے ماتم مین بھول
نہ پیسے کے ہونے کی پہ پیٹ مچائین — نہ بیکار کی فکر مین تن گلائین
سوال و طلب اپنا شیوہ نہ ہو — غذا استنجا ہوئے میوہ نہ ہو
سمجھ لین تجھے ضامن رزق جب — تو کیون ہم کسی سے کرین کچھ طلب
نہ تر لقمے تو ہم کو ذلت کے دے — چنے دے مگر ساتھ عزت کے دے
کرین ترک باطل رہے حق سے کام — عطا کر تمیز حلال و حرام
حیا آنکھ مین سرمے کی جا رہے — نظر مین گنہ کا نتیجا رہے
وہ روز جزا کا ہو کھٹکا لگا — کرین آئے دن جس سے ہم رتجگا
کسی سے برائی کی عادت نہ ہو — ہر اک نیک خو ہو بری لت نہو
گنہ کوئی چھوٹا بھی سرزد نہو — بلا ہم نہ ہون گو بلا رد نہو
نہ طوفان جوڑین نہ غیبت کرین — نہ ہم مفتری ہون نہ تہمت کرین
ہم اک طرح کے پیچھے آگے رہین — بدی رونے سے دور بھاگے رہین
ملین جس سے کہنے مین دل سے ملین — چنین غیر باتون مین وہ گل کھلین
بہو بیٹیون مین وہ روشن ہو نام — کہ شرمائے گردون پہ ماہ تمام
کچھ اس طرح حق بات کہہ جائین ہم — کہ مر کر بھی دنیا مین رہ جائین ہم
ہمارے کہے کے اثر کم نہ ہون — یہ باتین جہان مین رہین ہم نہون
نہ ہون ہم ہمارے طریقے رہین — سب اس طرز کا ہم کو موجد کہین
اطاعت کے انداز سکھلا کے جائین — ہم اس طرح گھر گھر کے دکھلا کے جائین

کہین اُف نہ مان باپ کے جبر پر — صلہ نیک لین تجھ سے اس صبر پر
دل و جان سے حق اُن کا جانا کرین — ترے بعد بس اُن کو مانا کرین
نہ شک لائین احکام قرآن مین — نہ فرق آئے ہم سب کے ایمان مین
بڑا ہو کے جب دوسرے گھر مین جائین — سلیقے سے سو گھر دلون مین بنائین
کرین شوہرون کا نہ ہم حق تلف — اطاعت سے ہو اُن کی اپنا شرف
نہ بے پوچھے اُن کے قدم آگے اُٹھائین — نہ بے حکم مان باپ کے گھر مین جائین
بچائے رہین اُن کی عزت کو ہم — لٹائین نہ اُن سب کی دولت کو ہم
نہ دین ہاتھ سے اپنی عزت کبھی — ڈھٹائی سے بولین نہ ہم مت کبھی
نہ نامحرمون پر کرین اک نگاہ — نہ ہم دین و دنیا مین ہون روسیاہ
سدا نقدِ عصمت بچائے رہین — کلیجے سے یہ شے لگائے رہین
چلین اُن کی مرضی پہ لیل و نہار — نہ نکلے زبان سے "نہین" زینہار
کرین اُن کو یون اپنا مختار ہم — کہ مالک وہ ہون اور غمخوار ہم
ہون دل سے ہماری وہ باتین پسند — کہ منھ دیکھتی ہی رہین ساس نند
بگڑ کر زبان کو بگڑتے نہ دین — اُلجھ کر گرہ دل مین پڑنے نہ دین
نہ تردامنی سے ہو چشم اپنی نم — نہ سوکھے لہو خوف سے دمبدم
جو اولاد ہو صالح و نیک ہو — نہ دو چار دس پانچ ہون ایک ہو
نہون چھپ کے بھی جرم پر ہم دلیر — رہین فقر و فاقے مین نیت کے سیر
بجا لائین آنکھون سے ہم اُن کے کام — نظر اُن کے رخ پر رہے صبح و شام
مروت نگہ کی نگہبان ہو — حجاب اپنی آنکھون کا دربان ہو

کرین ان سے جب بات ہنسکر کرین
وفاداریون کے دکھائین چلن
نہ بگڑین نہ روٹھین نہ غصہ دکھائین
رکھین سو کھے ٹکڑون پہ بھی تو زبان
ادب سے جھکائے رہین اپنے سر
خوشی سے کرین گھر کے سب کام کاج
اگر دل کچھ اپنی نزاکت دکھائین
ہر اک دان کی ایذا ہو راحت ہمین
چنے انکی محنت کے خوش ہو کے کھائین
ہر اک راز شوہر پہ دین اپنی جان
عزیز اُن سے کپڑا نہ گہنا کرین
مصیبت رہے یا فراغت رہے
ہزار آفتین جھیل کر جائین ہم
سدا نفس کو اپنے مارا کرین
جواب اُسکو دین سنکے حسب الطلب
نہ فرمایشون کی ہو عادت ہمین
نہ صورت نہ سیرت پہ ہو ہم کو ناز
وہ ہو اپنا رکھ رکھاؤ پہ دھیان
کسی رنج مین سامنا ہو اگر
اگر ڈانٹنے سے خوش ہون نگہ سے ڈرین
کرین شکریہ اُن کا سر دو چلن
کبھی آنکھ پھیرین نہ تیوری چڑھائین
گزی گاڑھے کا وصف ہو بر زبان
بڑی اُن کی حرمت ہو پیش نظر
نہ جھٹکین نہ پٹکین نہ ہون بدمزاج
تو ہم صبر کی سل کا پتھر لگائین
نظر آئے عسرت بھی عشرت ہمین
غذا کی طرح ہاتھ منھ دھو کے کھائین
نہ نام اُن کا رکھین نہ ہون بدگمان
جو لیں دین وہی کھایا پہنا کرین
ہماری مگر ایک حالت رہے
نہ میکے مین اک بات دھرائین ہم
نہ شوہر کا صدمہ گوارا کرین
رہے آنکھ نیچی کرین بات جب
رہے صبر سے اور ہٹ سے نفرت ہمین
بہت دیکھے بھالین نشیب و فراز
نہ بگڑے کبھی خواب مین بھی زبان
تو شوہر کے آگے نہون ہم نڈر

طبیعت کو اپنی سنبھالے رہین — بہت اپنی حد دیکھے بھالے رہین

ترے اور تیرے نبی کے طفیل — نہ ابرو پہ بل ہو نہ تیور پہ میل

مرض ہو نہ جھک کا نہ بکواس کا — نہ آزار ہو وہم و وسواس کا

نہ ہم اپنے شوہر کی دین بددعا — حیا دین و ایمان سمجھین سارا

تو ہی سہل کر یہ کڑا امتحان — کہ جا پہونچین منزل پہ ہم خستہ جان

نہ ہے عقل کامل نہ صائب ہے رائے — تو ہی نت نئی آفتون سے بچائے

مساوات کا ہو نہ سودا ہمین — نہ دے خار حسرت کا پودا ہمین

محبت سے اُن کی نڈر ہون نہ ہم — کبھی مطمئن عمر بھر ہون نہ ہم

گرا دین جو نظرون سے ہم کو کبھی — تو سمجھین کہ معراج حاصل ہوئی

عتاب اُن کا سمجھین عنایت مدام — لرز جائین جب لین وہ غصے سے کام

رہین سبز و تر اُنکے سائے سے ہم — نہ دکھ دین اشارے کنائے سے ہم

کبھی طعنہ مہنہ نہ اُن سے کرین — ہنسی سے مرین اور خوشی سے جئین

یہ سمجھین دشمنی ہین نصیبے کے ہم — وہ پہونچا دین ہمکو جو سوئے عدم

بڑی بد نصیبی کی ہے یہ بھی بات — کرے بعد شوہر جو بی بی وفات

وہ ہے زندگی بے حلاوت کمال — صدا جس مین خون جگر ہو حلال

نہ ہم رانڈ ہو کر جہان مین رہین — نہ ہم چھوت ہونے کی ایذا سہین

نہ چوڑی نہ مہندی نہ مسی سے کام — نہ صحنک نکلنے مین نے کوئی نام

جیے کیا نہ پوچھی گئی جبکہ بات — ہو بیوہ کو کیا خاک لطف حیات

ہے بعد اپنے شوہر کے جینا ستم — نہ ہو ہم کو بے وارثی کا الم

مشیت سے تیری نو چارا نہین
تو ہے جانتا خوب بیوہ کا حال
خدایا سہاگن اُٹھانا ہمین
کفن مین ہون سہندی لگے اپنے ہاتھ
میان پر جو آئی ہو بیوی پر آئے
جہان زندگی مین جہنم نہ ہو
رہے مرتے مرتے سہاگ اور راج
بدل ہے قبول اپنا مرنا ہمین
کرین ہم جو دار محن سے سفر
یہ بن بیاہیون کی مناجات ہے
بپئے روح پاکِ جناب بتول

مگر ایسا جینا گوارا نہین
کہ رہتی نہین دل مین جاے ملال
نہ شوہر کا مرنا دکھانا ہمین
نہ چھوڑے مگر دیکھنے والا ساتھ
تو ہی اس کو سب آفتون سے بچائے
مکان عیش کا خانۂ غم نہ ہو
نہ سر پر سے اُٹھ جائے سر پر کا تاج
مگر رانڈ بیوہ نہ کرنا ہمین
تو ہو اپنے شوہر کے پیرون پر سر
جو بات آگی رکھ لے تو کیا بات ہے
دعائین یہ کر طاہرہ کی قبول

میرے پڑھنے مین تو سناٹا پڑا تھا وہ عورتین جن سے کسی وقت چپ بیٹھا ہی نہین جاتا اور بکنے کے عیب کو عیب نہین جانتین چپ تھین مناجات کا تمام ہونا تھا کہ اُن کے بھرے ہوئے دل اور ڈبڈبائی آنکھین اُبل پڑین تھرائی کانپتی آوازون سے آمین آمین کہہ کر جو رونے لگین تو بہتون کی ہچکیان بندھ گئین اور اکثر بیہوش ہو گئین بیاہیون اور بن بیاہیون کا ایک عالم تھا مجھے بھی جوش رقت اس قدر ہوا کہ آنسوؤن کا سہرا بندھ گیا جس کا دیر تک تار نہ ٹوٹا اور رہ رہ کر اپنے انجام کا خیال یا خطاؤن کا ملال دل و جگر کو اس طرح دکھا جاتا تھا کہ پھر وہی محفل کا حال ہو جاتا تھا بڑی وقت سے رقت

کم ہوئی اور بار بار آہِ گرم سرد مین نے اُٹھکر چنگیر سے پھولون کا ہار اُٹھا کر
وجیہ النسا بیگم کو پنھایا اور خدا حافظ و ناصر کہکر گلے سے لگایا پان خاصدان
سے دیا پھر تو سب نے باری باری رخصت کیا وجیہ النسا کا تڑپنا اور بلبلانا ایک
افسانہ ہے جس سے دل ملول ہوگا اور بات کو طول خلاصہ یہ ہے کہ سارے
براتی اس دولھن بننے والی کو بیچ مین لیے چار طرف سے گھیرے ہوئے دروازے
پر آئے اور دوبارہ گلے لگا لگا کر سوار کرایا حشمت و شوکت دلدار و سردار کے
قلق و اضطراب کی کہانی دل دکھانی اور جگر برمانی ہے کئی وقت کھانا نہ کھایا
اور رو رو کر آنکھین سجائین درحقیقت ساتھ ایسی ہی چیز ہے جس کے چھٹنے سے
دل کو تاب نہین رہتی آدمی برداشت نہین کرسکتا تین روز مین نے اُنکے
دل کی بھڑاس نکلنے دی چوتھے روز پڑھانے مین لگے ہاتھ مین نے یہ بھی سبق
دے دیا کہ تین دن ہم نے تمھاری خاطر سے کچھ نہ کہا اب تم ہماری خاطر کرو آج
سے رونا دھونا موقوف کرو کیا تم ہمیشہ دنیا کو ایک چال پر چلتا ہوا جانتی ہو اور
انقلاب کی قائل نہین اپنی فکر کرو دوسرے کے چھٹنے کا ملال اسیوقت چاہیے
کہ جب ہم خود نہ چھٹنے والون مین ہون کوئی پا بر کاب ہے اور کوئی مسافر
تمھارے بھی پا برکاب کا زمانہ بہت قریب ہے یہان سے گھر اور گھر سے پر گھر
جاؤگی نہ ہمین نہ اپنے مان باپ کو پاؤگی اُس آنے والی جدائی کا پہلے سے ماتم
کرلینا جب اُس کی گھڑی سر پر آجائے تو نہ رونا خبردار اب آنکھون مین آنسو
نہ دیکھون ہائے وائے کی آواز نہ سنون اپنے کام مین لگو سبق یاد کرو رو رو کر
کب تک جل تھل بھروگی کیا ساری محنت برباد کروگی زندگی ہے تو ہزار دفعہ

وجیہ النسا کا سامنا ہو گا دنیا کے پردے کی جدائی ایسا اوٹ نہین کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے جب کہو گی تمھین بھجوا دین گے یا اُنھین بلا دین گے مگر ہم وعدہ نہین کرتے کیونکہ اب وہ دوسرے کی تابعدار ہین اور خود بے اختیار یہی مجبوری اور بے بسی تمھارے لیے بھی آنے والی اور اپنی کمزوری دکھانے والی ہے صبر سے کام لو خدا سے دعا کرو سب کے بچھڑے وہی ملاتا ہے قیدیون کو قید سے چھڑاتا ہے لڑکیان غور سے میری باتین سُنا کین ٹھنڈی سانسین بھرا کین جب مین نے اپنے ملال کا ذکر کیا اور عدم توجہی پر اُن کو اُلہنہ دیا اس وقت گھبرائین تھرا کر زبان پر لائین کہ اُستانی جی ہم سے قصور ہوا معاف کیجیے اب روئین تو قسم لیجیے یہ کہکر آنسو پونچھ ڈالے کئی روز وجیہ النسا کی خالی جگہ دیکھکر میرا دل بھر بھر آیا مگر ضبط کر کے رہ گئی رجب مین وجیہن کے پھول کھلے نئے نئے دوست ملے آپس مین میل جول اور میان بیوی کی موافقت کی خبر سنکر مین نے خدا کا شکر کیا اور اپنی محنت کی داد ملنے سے دل بڑھا حوصلے کے ساتھ بچون کو پڑھانا شروع کیا کیونکہ جو کچھ ہے وہ علم ہے علم خدا سے ملائے علم شیطان سے بچائے علم شمشیر عقل کا صیقل ہے علم انسان کے لیے جوہر اول علم ہی کے ذریعے سے وجیہن النسا نے سسرال مین کام کیا مجھے شاباشی دلوائی اپنا نام کیا بے علم رہتین ماں باپ کو بدنام کرتین بیڈھنگے پن سے کس کا گھر بھرتین میری پیاری بہنو علم سیکھو علم سکھاؤ وقت جاتا ہے جلد ہوش مین آؤ

لو ہو چکی بیو یو کہانی میری قربان گئی تم سے محبت ہے مجھے	رباعی
لونڈی ہون گر اک بات بھی مانی میری دل مین رکھو تم بھی یہ نشانی میری	

تمت بالخیر

اُس خدا کے صدقے جس نے میرے ارادے پورے کئے اور تصنیف و تالیف کے حوصلے دیے ایک حصہ تمام ہوا دوسرے کی ہمّت دی اپنی قدرت سے مجھ مین یہ قدرت دی جس طرح اس کے لکھنے مین امداد کی ہے اُسی طرح سے کلام کو تاثیر بھی دے تو میری محنت ٹھکانے لگے میرے مالک اپنے پیارے نبی کا صدقہ اس نثر کو مقبول و مطبوع عالم بنانا اور عالمگیر نفع پہونچانا جو سُن لے دیوانہ ہو جائے جو دیکھ لے پروانہ ہو جائے بُری عادتون کے پاس نہ جائے اچھی خصلتون کو اپنا رفیق بنائے عورت یا مرد بوڑھا ہو یا جوان اس نعمت خانے کا مہمان ہو کر اُس کا دل دنیا سے ایسا سیر ہو کہ پھر نیت نہ بدلے اُسی کا ذایقہ لیا کرے اور چٹخارے بھرا کرے بھول کر کبھی یہ راہ نہ بھولے اس خضر کا ساتھ نہ چھوڑے

اُسی باغ کا گلچین ہوا اُسی کے درختون کے پھل کھائے اُسی کی سیر سے جی بہلائے جو بہشت کا طالب ہوگا اس باغ پر ضرور راغب ہوگا اُس کی دوستی اپنی جان و ایمان کی چاہ ہے اُس کی دشمنی اس سے پرہیز و کنارہ بہت بڑا گناہ حق بات کے سُننے والو ذرا سا ادھر متوجہ ہو جاؤ تھوڑی دیر کے لیۓ دنیا کے کامون سے ہاتھ اُٹھاؤ یہ ایک فقیرنی کی گدڑی ہے جس مین ہزارون پیوند ہین اور طرح طرح کے جوڑ بند مگر جو ہے اپنے ٹھکانے پر نہ بے محل نہ بے موقع ہر ایک ٹکڑا اپنے اپنے مقام پر جواہر کا ٹکڑا ہے پرکھو اور دیکھو کسی مالدار کا دوشالہ نہین کہ ظاہر مین لمبا چوڑا اور بھڑک دار باطن مین بیکار نہ جاڑا جائے نہ پالے مین کام آئے بچھاؤ تو بیوقوف کہلاؤ رکھو تو کیڑون کی غذا پہونچاؤ جب دھرو سینتو بڑی احتیاط کرو لیکن اوڑھنے کے سوا کسی کام نہ آئے اپنے دور مین کبھی راحت نہ پہونچائے اُس کے پھول بوٹون پر نظر نہ ڈالو اس گدڑی سے کام نکالو یہ طالب علم کی لنگی سے ہزار درجے رتبے مین بڑی ہے وہ دنیا ہی مین کام آتی ہے یہ دین کے کام بھی سکھاتی ہے ہزارون عیب چھپائے گی جا بجا نہ اصلی کے دھبے مٹائے گی۔

رباعی

احمق تو سدا دل مین بُرا ٹھانتے ہین	عاقل جو ہین وہ بُرا بھلا جانتے ہین
اے طاہرہ اُسکے نیک بندے ہین وہی	جو دل سے ہر ایک کا کہا مانتے ہین

اے نیک بخت بیبیو خداے پاک کا نام لے کر اب مین دوسرا حصہ اپنے وعدے کے بموجب شروع کرتی ہون یہان تک تو تم سن ہی چکی ہو کہ جہ

کی شادی ہوئی اور اُسے ہمن نے جوڑے باگے گہنے پاتے کے بدلے
اپنی گانٹھی ہوئی ایسی ہی اک گدڑی دے کر رخصت کیا خدا کے فضل و کرم
سے اُس گدڑی سے اُس نے وہ وہ کام لیے کہ کنبے بھر مین نام کیے جب
مین اپنی خدمت کا صلہ پا چکی اور بہت سے گھر دن مین نیکنامی اُٹھا چکی
تو نانا باوا نے ہر مہینے کا آخری جمعہ میری وعظ بیان کرنے کا مقرر فرمایا اور
صدہا روپیہ ڈولی کے کرایہ مین اُٹھا کے اپنے دوستون اور عزیزون کے
ذریعے سے تمام شہر کے اچھے اچھے گھرانون کی بہو بیٹیان جمع کین اور اُنکو
میری ٹوٹی پھوٹی تقریر سنوائی جابجا اس کا چرچا ہوا اور یہ بات پھیلی پھر
تو سارا گھر بھرنے لگا دو آدمی باہر کہاری ڈولیون کی دیتے دیتے اور
لکھتے لکھتے تھک جاتے تھے اس قدر لوگ آتے تھے دو تین برس کامل یہی
طریقہ اور سلسلہ جاری رہا اس مین نانا باوا نے میری بہن عابدہ بیگم کی
بھی بہتیری شادیان کین مگر سب ایک قاعدے اور طریقے سے
ہر مہینے آخری جمعہ کو وہ ایک نہ ایک تقریب کا بہانہ کر کے اپنا حوصلہ
بھی نکالتے تھے اور سب مہمانون کی دعوت بھی ہو جاتی تھی جب مجھے
پندرھوان برس شروع ہوا تو جابجا سے نسبت کے پیام آنے لگے اور بابا ہر
ہی باہر دس پانچ پیامون مین ایک آدھ پسند کر کے اسم نویسی رکھ لی اور
دریافت و اطمینان کے بعد وعدہ کر لیا جب بات ٹھہر گئی تو ابا جان
نے ایک دن ہماری امان جان سے سب حال کہہ کے مبارکباد دی
اُنھون نے ہنس کر جواب دیا کہ خدا انھین بھی مبارک کرے لیکن میری

طاہرہ کی نیک نفسی اور سعادت مندی سے تم بخوبی واقف ہو کچھ کہنے کی ضرورت نہین ذرا اچھی طرح سے دیکھ بھال لینا تاکہ بعد کو اُسے کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اباجان نے کہا کہ بھلا تمھارے کہنے کی بات ہے اباجان کے مزاج کو تم جانتی ہو ذرا ذراسی بات کو وہ کرید تے ہین اور ہنسی کی چہندی کرتے ہین یہ تو شادی بیاہ کا معاملہ ہے اُنھون نے خوب ہی بحث دہنر کرلی ہے اور اچھی طرح سے اطمینان کرلیا ہے جب مجھسے کہا ہے اماں جان بس یہی میرا اضطراب ہے کہ بعد کو خدا نہ کرے کچھ خرابی پڑے مجھے طاہرہ کے سے مزاج و طبیعت کا دولھا ملنا ذرا دشوار معلوم ہوتا ہے ہزارون لاکھون مین شاید ایک آدھ نکلے چودہ برس کس عیش و عشرت سے اس کی بسر ہوئی بڑون نے اطاعت کی چھوٹون نے خدمت اپنے بیگانے جان و دل سے اس کو عزیز جانا کیے کہا مانا کیے ہزار ہا عورتین ماشاءاللہ ہر مہینے آئین گیئن اگر اُنھین مین سے کسی کے ہان نسبت ٹھہرتی تو اچھا تھا کیونکہ ہر خاندان کی عورتین ماشاءاللہ میری طاہرہ کا لوہا مان گئی ہین اور اس کے بھاری بھر کم ہونے کو بخوبی جان گئی ہین جن کو نہین معلوم وہ کیا جانین خدا معلوم اباجان نے اُنھین مین سے کہین بات ٹھہرائی ہے یا اور لوگ ہین ذرا کسی وقت اس بات کو پوچھنا اباجان نے کہا کہ میرے پوچھنے کا موقع نہین ہے تمھین اختیار ہے یہ سب باتین سنکر مجھے اپنی خیر منانا پڑی اور دل سے کہا کہ موت کی طرح اب انتقال کا زمانہ آگیا اس کے دوسرے ہی دن اماں جان کو وقت ملا نانا بادا

سے پوچھ بیٹھین اُنھون نے سب حال مفصل بیان کرکے کہا کہ جان پہچان
لوگون ہر مہینے کے آنے والون مین سے تو کوئی پاک صاف نہ نکلا پانچ
چار پیام تھے ہر ایک مین ایک نہ ایک فی موجود کوئی بے پڑھا کوئی
بدمزاج کوئی ناکارا کوئی بادراہ نک سک سے درست یہی لڑکا ہے
بہت اچھا جوڑ ہے خدا اس لائے اِک ذرا چپ تو ہے اب چاہیے اُسے
شرم پر لے جاوٗ چاہو گھونا کھو اور بظاہر کوئی بات نہین دل کا حال خدا جانے
ذات رات چال چلن بہت اچھے بہا دا شریفون کا پڑھا لکھا لایق صورت دار
دال روٹی سے آسودہ امان جان تعریف سنکر خاموش ہو رہین اور اُن کے
اطمینان کو کہا کہ جی ہان یہی باتین دریافت کرنے کی تھین خیر الحمد للہ کہ جیسا
دل چاہتا تھا ویسا لڑکا ملا اس کے دو ہی چار مہینے بعد دو مہینہ آیا دن تاریخ
ٹھہرا کر ہم کو رخصت کیا شادی بیاہ کے حال مین طول ہوگا خلاصہ یہ ہے
کہ دولھا اور براتی چپ چپاتے کوئی پہر رات گئے آئے اور بارہ بجتے بجتے
بیاہ لے گئے اسی طرح سے ہم نے وجیہ النسا کو بھی رخصت کیا تھا اپنا
سارا کنبہ اور امجدی بیگم کا گھرانا وجیہ النسا کے میکے اور سسرال کے
لوگ بختاور دولھن کے عزیز سب ہی اس شادی مین جمع تھے کوئی دلھن
ہماری طرح سے بچہ ساتھ لیکر نہ بیاہی گئی ہوگی عابدہ بیگم میرے ہی ساتھ
رہتی تھی اور بوجہ ناسمجھی کے کوئی اُسے سمجھا بھی نہین سکتا تھا مجبور ہو کر ساتھ
لے جانا پڑا اُس کا ساتھ لے جانا میرے لیے لڑکیان پیدا ہونے کا شگون
تھا امان جان نے نانا باوا سے کئی دفعہ کہا کہ آپ طاہرہ بیگم کے میان

اور شعر سے اُن کی خوبیاں نیکیاں سیرت غیرت کا حال ضرور کہہ دیجیئے گا
تاکہ ایک عزت و وقار اُن کا اُن کی نگاہوں مین زیادہ ہو مگر نانا باوا نے
متعلق ذکر نہین کیا یا بھول گئے یا مصلحت نہ سمجھے غرض ہم اُن سیدزادے
کے ساتھ بیاہ گئے جن کا نام مصلحت سے نہین لے سکتے اور کیونکر بیاہ گئے
جیسے معمولی دولھنین بیاہ جاتی ہین نہ ہمارے ہنر ظاہر کیے گئے نہ فن نہ
ہمارے جوہر کھولے گئے نہ اوصاف ہماری سسرال والون میں بھی باجا
گاجا ریت رسمین ٹونے ٹوٹکے نہین ہوتے تھے اور نہ مہر لمبا چوڑا ہزارون
لاکھون کا بندھتا تھا اس سے شادی کے اندر اور اس سے پہلے
کسی طرح کی بے لطفی اور شکر رنجی نہین ہوئی سب کچھ ہنسی خوشی طے ہو گیا
چوتھی چالون تک بھی خیریت رہی سب سے پہلے ہماری ساس نے
ہمارے بیگم کا نام ٹمکنا رکھا اور کہا کہ اوئی بوی یہ انوکھی دلھن ہے کہ گھر
سے ٹھوسا ٹھسے کر آئی ہے نہ بڑون کو اس بات کا عیب سوجھا نہ چھوٹون
کو نئی ناون اور رہانس کی نہرنی مہینہ ڈیڑھ مہینہ شادی کو ہو گیا اب
صحنچی سے نکلین گھونگھٹ اُٹھائین گھر کا کام کاج دیکھین یہ نہین کہ
تو تا پالے بیٹھی ہوئی ہین انھین اُسی سے کیون فرصت ملنے لگی جو
اور کسی کے مرنے جینے کی خبر لین گی رحمت اور اعجوبہ میرے ساتھ آئی
تھین اُنھون نے تکرار اُن سے یہ باتین سُنین اور ٹال ٹال دین جب
اُنھون نے دیکھا کہ کسی طرح ان کو خبر ہی نہین ہوتی تو فرض کر کے بطور
پیغام صحنچی کے پاس آکر مجھے سُنایا اور غیرت کی بہت کچھ تعریف کی مین نے

رحمت اور اعجوبہ سے کہا انھون نے اقبال کیا کہ جی ہان ہمین بھی سناکر
کہا تھا لیکن ہم نے غیبت کی راہ سے نہین دہرایا انہین نے کہا کہ تم نے
کسی کا نام نشان نہ لیا ہوتا اطلاع دیدیتین تا کہ میرے کان کھل جاتے
بات نہ بڑھتی آج انھون نے عاجز ہو کر چبوترے پر کھڑے ہو کر کہا خبردار
کل سویرے اُٹھکر امان جان پاس جانا اور اُن سے کام پوچھ کر مجھسے کہنا
دو چار روز تو یہ ہوا کہ رحمت اعجوبہ کوئی چلا گیا انھون نے ٹھنڈے پیٹون
بتادیا انھون نے ہنسی خوشی کام کر دیا پانچوین یا چھٹے روز جو اعجوبہ پوچھنے
جاتی ہین بگڑ گئین اور غصے سے کہا کہ واہ جب دیکھو ایک بلا سر پر نازل
میری بلا یہ سزا دلی اُٹھائے گی نماز پڑھ کر تہ دل سے نہ بیٹھنے پائی نہ
پان کھایا نہ ہوش درست ہوئے نہ حواس کہ ایک نہ ایک چرخہ آموجود
صندوقچہ کھولو سبق پڑھاؤ کھانے کا روز کا جھگڑا نکالا ہے چولھے مین جائے گھر
اور بھاڑ مین جاؤ تم اعجوبہ اُس وقت ٹل آئین تھوڑ دیر بعد پھر پہونچین بارے
پان وان کھا چکنے سے ذرا طبیعت بحال تھی کہا بی مجھکو منھ اندھیرے
آکر تقاضا نہ کیا کرو اس وقت طبیعت بے قابو ہوتی ہے انھون نے
کہا بہت اچھا دوسرے دن وہ بیٹھی دیکھا کین جب انھین سب کامون
سے فرصت ہوئی انھون نے جا کر کنجیان دکھلا کر ہاتھ پھیلائے کہ
گوشت ترکاری کے پیسے دیجیے اُن کی کنجیان ازار بند سے کہین کھل پڑی
تھین غصہ تو اُس کا تھا ہی اُن کا مانگنا بہت برا لگا تنک تو ہو ہی رہی
تھین نہ آنکھ چار کی نہ اُن کی طرف دیکھا ازار بند پھر ٹٹول کے صندوقچی لی

اور انگنائی مین پھینک دی کہ لو بس اب تو کلیجے مین ٹھنڈک پڑی
وہان شیشیان چورا ہو گئین عطر خاک مین ملا صندوقچی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی
پڑا الگ ہو گیا یہان یہ بیچاری ہاتھ کھینچ کر سناٹے مین دکہ یہ ہوا کیا مین تو
کنجیان دیتی تھی انھین غصہ کس بات پر آیا بڑی دیر تک کھڑی رہین پھر
کہا کہ بیگم صاحب دیکھیے یہ کسی کی کنجیان پیخانے مین گر پڑی تھین مین دھو کر
اٹھا لائی ہون انھون نے ہاتھ بڑھا کر کنجیان لین اور دیکھکر ماتھا کوٹا کہ
اے ہے تم غارت ہو جاؤ کنجیان لیے کھڑی رہین اور میری صندوقچی چکناچور
کروا ڈالی موئی چھچھوندر دن اعجوبہ بیوی مین تو ملنے کے ساتھی دینے کو
لائی فقط دھونے مین جو کچھ کہیے وہ دیر ہوئی ہاتھ پھیلائے دے رہی ہون
آپ نے نہ دیکھا بھالا گوشت ترکاری کا نام سنکر صندوقچی پھینک دی
میری کیا خطا آپ ہی کہتین کہ کنجیان نہین ہین کوئی تدبیر کی جاتی صندوقچی
پھینکنے سے کیا حاصل ہوا یہ سنتے ہی کھڑی ہو گئین اور میرا نام لے لیکر
پیٹنا شروع کیا اور یہ مین کہے کہ آپ تو الگ رہی بلاؤن کو میرے
پیچھے لگا دیا ارے میری چیز مٹے میرا نقصان ہو مجھی پر الزام دیا جاتا ہے
یہ کیسا غضب ہے اعجوبہ گردن جھکا سے وہان سے نکل آئین اور
اپنے دالان مین آکر بیٹھ رہین نہ انھون نے مجھسے کہا نہ اُن حضرت کا غصہ
اُترا کھانے مین دیر ہو گئی سارے گھر مین دھوپ پھیل گئی ابا جان کے باہر
سے آنے کا وقت آگیا یہان چولھے مین آگ تک نہین پڑی کتاب
دیکھتے دیکھتے ایک دفعہ مین نے جو سر اٹھایا تو باورچی خانے مین سناٹا پڑا ہوا ہے

رحمت کو بلایا پوچھا انھون نے کانون پر ہاتھ رکھا بوا ابجو بہ کو بلا کر جو دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ بیگم صاحب کو غصہ ہے سردست اُسوقت اور کیا ممکن تھا
مین نے جلدی سے آلو منگوا کر کچھ تل ڈالے آدھون کا بھرتہ بنوا لیا اور
پوریان تلنے کے لیے رحمت کو بٹھا دیا دو ہی چار پوریان اُتری تھین کہ باپ
بیٹے باہر سے کھانا مانگتے آئے دروازہ بڑے دالان کے قریب تھا ڈیوڑھی
سے آتے ہی امان جان کا سامنا ہوا اُنھین سے کھانے کو بھی کہا وہ ایکبار
یہ سنتے ہی چلا اُٹھین کہ کیسا کھانا تھین گھر کی بھی خبر ہے دیکھو صندوقچی کا
کیا حال ہے صاحبزادی صاحب نے مجھ اپنے آدمیون کو کرڈالا کیا ہے
اب کل سے جو ہاتھ لگائے تو اُس پر تبرا تم جا تو تمھاری بہو جانے دو بولو
اور ندھوا و جو چاہو کرو میرا پیچھا چھوڑو ابا جان بیٹھ گئے اور کہا کہ آخر ہوا کیا
کچھ معلوم تو ہو اُنھون نے اُلٹا پلٹا حال کہہ کر سراسر مجھے خطاوار ثابت کیا
دریافت کون کرے اور دریافت تو جب کرے جبکہ جھوٹ کا شبہہ ہو معاذ اللہ
بڑے بوڑھے کہین غلط بولتے ہین آتنا سنکر سارے گھر نے منھ پھلا لیا مین
نے کچھ سُنا کچھ نہین سُنا دس پندرہ پوریان اُترنا تھین کہ دسترخوان بچھانے کو
بوا رحمت سے کہا وہ سینی لیکر جیسے ہی دالان مین گئین کہ مولوی صاحب
خوش ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے لڑکے کو آواز دی وہ بھی ہاتھ دھوکر
آموجود ہوئے دسترخوان بچھا بیگم صاحب کو جو بُلاتے ہین تو جواب نہین دیتین
جب بہت کہا تو جلا بُھنا یہ جواب دیا کہ تم زہر مار کرو میرا کیا جاتا ہے نگلون
چاہے فاقے سے رہون بہو کو پکوا نا تھین کھانا نصیب اللہ اس گھوتی

بس کی گانٹھ کے غیل تو دیکھو کہ ہم نے روز کہا کہتے کہتے تھک گئے اور آپ نے
ہاتھ نہ لگایا اور آج جو ہمیں رنج ہوا الگ رہے تو آپ پل پڑی - تو کیا
سا جھانہیں جاہتی - اُف ری فیلھائی اس کی منتظر ہی بیٹھی تھی کہ ساس
مردی اپنا ہاتھ کھینچے تو مین گھرداری کرون یہ کہہ کر چیخین مار مار کر رونا
شروع کیا مین گھبرا کر دوڑی گئی اور ہاتھ جوڑکر قسمین کھاکر عذر معذرت کی
کہ دن چڑھنے کے خیال اور آپ کے ملال سے مین نے یہ ترکیب کی
میری مجال ہے کہ آپ سے بیر بغض کرون اور جب آپ نے فرمایا گو
مجھسے نہین اپنی جگہ پر فرمایا لیکن) مین نے یہ سُنکر فوراً رحمت اور انجو یہ
سے کہہ دیا کہ سویرے امان جان سے جاکر پوچھ لیا کرو آپ رنج نہ کرین
مجھے آپ کی خوشی سے کام ہے جو آپ کو فرمانا ہوا کرے مجھے یاد کرلیا کیجیے
زبان سے یہ کہتی جاتی ہون اور آنکھون سے آنسو ٹپک رہے ہین ہاتھ
جوڑے گردن جھکائے کھڑی ہون دیر تک یہی صورت میری رہی
جب اُنھون نے بالکل میری معذرت نہ سُنی اور خیال نہ فرمایا تو شرم
نے میرے بدن کو عرق آلودہ کیا اور غیرت سے سارے جسم مین تھرتھری
پڑگئی ان دونون نے چاہا کہ مجھے روکین اور باز رکھین مگر طبیعت اور
عقل نے اُن سے مقابلہ کرکے میری مدد کی جس سے دیر تک مین وہی
صورت بنائے کھڑی رہی یہان تک کہ ابا جان کھانا کھاچکے اور ہاتھ
دھونے کو جب دہان پہونچے تو مجھسے کہا کہ بس بیٹا بس عذر ہوچکا اُن پر
اس وقت شیطان چڑھا ہے وہ ایک نہ سنین گی کیون ہاتھ جوڑے کھڑی ہو

جاؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کی کہ جی نہیں بے اماں جان گئے تو میں کھانا
نہ کھاؤں گی اُنھوں نے میری اُن کی بات چیت سُنی جھلا کر بولیں کہ شیطان
کی گھوڑی اور آدمی میں کیا نسبت مجھ پر شیطان سوار ہے جب وہ اُتریگا
جب خالی ہوں گی یہ کہکر اُنھوں نے چند باتیں مولوی صاحب کو کہیں جن
میں سے بویاک جھڑوس کھوسٹ نکھٹو جھٹو مجھے یاد رہ گیا اُن کے بعد
پھر میری گردن پکڑی اور جو مُنھ میں آیا فرمایا بازار کی مٹھائی تک بنایا
نہ اُن بیچارے نے جواب دیا نہ مجھ میں مجال جواب تھی ابا جان نے
میرے صبر و سکوت پر خیال فرما کے وہاں سے ہاتھ پکڑ کر میری صحنچی میں
مجھے پہونچا دیا اب میں وہان جا کر سوچ میں بیٹھی کہ کس تدبیر سے اُن کا غصہ کم
کروں سارا دن اسی فکر میں کٹا شام آئی پھر کھانے کی وقت پکواتی ہوں
تو وہ نہ کھائیں گی اور نہ پکواؤں تو کہو نگر نہ پکواؤں سارے گھر پر کڑاکا
گذر جائے گا دو چار تو صبح سے بھوکے ہیں آخر کو میں نے ابا جان سے
رحمت کی معرفت پچھوا بھیجا اُنھوں نے کہا کہ تم شوق سے پکواؤ بُری چیز
کا نام لیکر کہا کہ اُنھیں وہ کھانے دو میں نے خوشی خوشی کھانا پکوایا جب
دسترخوان بچھنے کا وقت آیا تو پھر لو ہانی ایک ہوا دہی بیٹھک پھیلا دہی
غصہ وہی ہے بے کھے وہی ملال رہی غم رہی خیال آخر کو ابا جان
نے کہا کہ تمھیں منظور کیا ہے اس بک بک جھک جھک سے کیا معلوم
ہو گیا کہ بہو کی محبت ہو چکی روپے اور حکومت کی لالچ ہے صاف صاف
کیوں نہیں کہتیں اُس نے تو مُنھ در مُنھ کہہ دیا کہ جو کہنا ہو مجھے کیے پیٹھ پیچھے

کہنے سے کیا فائدہ تم جو کونے مین منہ ڈال کے کہتی ہو تو اسی غرض سے
کہ سب اُس کو الزام دین میرا حق بہ طرف لین اب جو اُس نے ہاتھ لگایا
تو زہر ہو گیا اگر تمھاری خوشی یہی تھی تو کیا برا کیا خواہ مخواہ کی باتین بناتی ہو
چار دن مین تمھاری طینت اور طبیعت کا حال کھل گیا وہ تو بس کی گانٹھ
نہین ہے تمھین فساد کی جڑ ہو یہ سننا تھا کہ جھوٹتے چھوٹتے امان جان کھڑی
ہو کر پیٹنے لگین اور ہے ہے کرتی ننگے سر ننگے پاؤن گھر سے چلین سب
کے پہلے تیور پہچان کر مین دوڑی اور میرے ساتھ اُن کی لڑکی ساجدہ بیگم
دروازے کی راہ روک کر کھڑی ہوئی وہ ادھر سے مڑ کر کنوئین کی طرف
چلین رحمت اور اجو بہ نے تھاما وہان سے منہ اُٹھائے سیدھی روشن علی
صاحب کے ہان دہائی تہائی دیتی چلی گئین کھڑکی مین اُلجھکر دوپٹہ پھٹا۔
چوٹ لگی۔ اُدھر جا کر اُنھون نے دوپٹہ کی لیرین کر ڈالین سارا گھر سناٹے
مین ایک ایک دم بخود سب کو جُدا جُدا حیرت پھر وہان جا کر بھی چین نہ لیا
میان کا اور میرا نام لے لیکر چیخنا شروع کیا میر صاحب بچارے اُٹھکر باہر
بھاگ گئے بڑا لڑکا کھانا کھا رہا تھا وہ آنکھ بچی کر کے گھر سے نکل گیا اُنھون
نے زمین آسمان کے قلابے ملانا شروع کر دیے ساجدہ بیگم تڑپ کر دو دفعہ
کھڑکی مین گئین اور جب زنانہ ہوا تو وہ بھی اُدھر پہونچین مین بیچ انگنائی مین
تصویر بن کر کھڑی کی کھڑی رہ گئی ایک کو ایک کی خبر نہ تھی جب نماز کا اول
وقت ٹلنے لگا تو رحمت نے میرے پاس آکر چپکے سے کہا کہ بیوی نماز پڑھو
بس کب تک کھڑی رہو گی ہو گا بھی یہان تو روز کا یہی جھگڑا ٹھہرا رحمت کے

اس کہنے سے بین چونک پڑی اور وضو کرکے نماز پر کھڑی ہوئی ابھی فرصت
نہین پائی ہے کہ ساجدہ بیگم آئین اور کہا کہ جبابھی جان اگر تم ایک بات مانو
تو امان جان چلی آئین مین نے اشارہ کیا کہ ذرا ٹھہر جاؤ وہ بیٹھی رہین فراغت
پاکے مین نے پوچھا کہا کہ تم کسی بات مین دخل نہ دینا نہ اچھے سے غرض نہ
بُرے سے کام وہ چاہے گھر بھر کو فاقہ دین اور چاہے لنگر لُٹائین دوسرے
اپنے آدمیون کو بھی منع کردینا کہ وہ اُن کے پاس نہ جائین نہ کام کو ہاتھ لگائین
جس طرح پہلے گھر بھر کی مالک بنی بیٹھی رہتی تھین جو چاہتی تھین کرتی تھین
وہی اب بھی وہ چاہتی ہین گو اس بات کے جواب مناسب اور بھی تھے
مگر مین نے سکوت وصبر سے کام لیا سجدہ کرکے لنگی باندھی اور اُن کو ساتھ
لیکر اباجان کے پاس گئی کیونکہ مجھے بھی تو ایک گواہ کی ضرورت تھی اگر
بدون اُن کی اطلاع کے ایسا کرتی اور الگ تھلگ رہتی تو چار روز بعد
پھر جھگڑا موجود تھا کتنے بڑے الزام کی بات ہے کہ خود ہاتھ نہ لگاؤن
اور آدمیون کو بھی ممانعت کردون حالانکہ اُن کے گھر مین بختاور کے سوا
دوسرا کام کرنے والا نہ تھا ایک چھوچھو تھین وہ بیچاری اندھی ہوگئی تھین
اباجان کو ساجدہ بیگم کی تقریر سُنواکر مین نے کہا کہ مین آپ کے سامنے اقرار
کرتی ہون کبھی اُن کی مرضی اور حکم کے خلاف نہ کرون گی نہ مین ہاتھ لگاؤنگی
نہ میرے آدمی وہ شوق سے تشریف لائین یہ کہکر مین چلی آئی اور ساجدہ بیگم
جاکر اُن کو لے آئین دسترخوان پر سب نے ملکر کھانا کھایا میرا حصہ سینی مین لگاکر
بھیج دیا صبح کو دوسرے دن بعد نماز مین سلام کو گئی گو غصہ کے خیال سے

مجھے نہ جانا چاہیے تھا لیکن نہ جانا بھی خلاف آدمیت تھا دونون صاحبون
کو سلام کیا تھوڑی دیر بیٹھی پھر چلی آئی یہی معمول رہا رفتہ رفتہ بات کرنے
لگین مگر مین نے اپنی عادت نہین بگاڑی کچھ کہا جواب دیا نہ بولین ملال
نہ کیا کام کو کہا آنکھون سے بجالائی نہ کہا اُنگلی نہ لگائی شاید کوئی مہینہ یا
کچھ زیادہ اِس حال سے گذرا ایک دن مین جیسے ہی سلام کر کے بیٹھی
ہون کہ اُنھون نے پھر چھیڑ نکالی اور کہا کہ ادئی لڑکی تو نے تنکا توڑنا ہاتھ لگانا
تک چھوڑ دیا ساری گھرداری مجھی نگوڑی کے ذمے ذرا بھول چوک ہو
اور چار آئے گئے الزام دینے کو موجود ہم نے بہو بیٹیون کے یہ دیتر ے
نہین دیکھے کہ ہماری بیگ کے لونڈے بنے پھرین اور حکومت سے
کام کاج لین بڑے بوڑھے خدمت لینے کو ہوتے ہین نہ خدمت کرنے
کو تجھے کسی نے اچھّی اُلٹی پٹّی پڑھائی ہے کہ صحنچی مین بیٹھی راج رچنا اور چلی
چاپڑون سے کام لینا بات کیا ہے کہ ایک تو اپنا گھر نہین سمجھتی دوسرے
کسی کی شرکت منظور نہین جہان دوسرے نے ہاتھ لگایا اور تو نے اپنا پانون
نکالا پھٹک سے کے الگ ساجھے کی ہنڈیا چوراہے پر پورا اپنا قبضہ ہو کوئی
دخل نہ دے اللہ ری تری چند فندیہ بڑھاپا اور ہر روز تیکیے سے سر اٹھاتے
ہی چولھے مین ہمارا منھ دینا تجھے نہین سوجھائی دیتا ہمارے یہ دن ہین کہ ہم
بیٹھکر روز دو وقتہ دُنیا بھر کے کام کرین بوڑھے مُردے تو اُٹھا بیٹھی کیا کرین
اور زندہ ہے جوان میر فرش نبے بیٹھے ہین یہ تقریر ایسی نہ تھی کہ جو پتّہ رکھتا
ہوتا اُسے سُنکر جواب نہ دیتا سوا میرے کہ چپ بیٹھی ہوئی سب سُنا کی نہ روٹھی

نہ بگڑی نہ تیور پر میل آنے دیا جب وہ فرما چکین تو مین نے کہا کہ اماں جان
گو آپ نے ساجدہ بیگم کے ذریعے سے مجھے ہر بات مین دخل دینے سے
روک دیا تھا لیکن مین آپ کی محبت اور اپنی عادت کے چھوڑ دینے کو
بہت بڑی مشکل خیال کر کے ہر روز اسی لیے آ بیٹھتی تھی کہ جب مین سامنے
ہون گی کوئی نہ کوئی کام لے ہی لین گی خدا آپ کو سلامت رکھے آپنے
بھی جب چاہا کام لیے اب جو فرمایئے بجا لاؤن حقیقت مین آپ بجا
فرماتی ہین محنت کے قابل آپ کے دشمن نہین ہین اور پھر خدا رکھے ساجدہ بیگم
کے ہوتے ہوئے اُن کے علاوہ یہ نئی لونڈی بھی تو بے عذر خدمت کو
موجود ہے یہ سنتے ہی اُنھون نے بگڑ کر جواب دیا کہ بس لڑکی بیٹھ مجھسے
دنیاسازی نہ کرنا مجھے لاجالوجی آئے نہ مین دنیاداری کرنا جانون صاف
دوٹوک بات کی عاشق ہون ساجدہ دو دن مین اللہ رکھے اپنے میان کے
یہان چلی جائے گی جب تک ہے بیشک اُس سے سب ہی طرح کی اُمید
ہے جس طرح چاہون کام لون کان پکڑ کر اُٹھاؤن کان پکڑ کر بٹھاؤن تم
اپنی کہو کہ ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتی مین نے کہا کیون مین کچھ اُن سے
زیادہ تھوڑی ہون آپ ہر طرح میری بھی مختار و مالک ہین فرمایا کہ نوج
چھائین پھوئین مجھے اپنا سر منڈوانا تھوڑی منظور ہے تمھارے طرف خواہ سگے
سوجھڑے گرو گھنٹال مولوی بڈا صاحب جو آٹھ پہر گھٹ بڑھئی کی طرح
کلیجہ کُریدنے کو موجود ہین اُن کے ہوتے ہون سے چون کر سکتی ہون
مجال پڑی ہے طاقت ہے مین نے عرض کیا کہ میرے نزدیک وہ اور آپ

برابر ہین جیسا آپ کو سمجھتی ہون ویسا ہی اُن کو سمجھتی ہون فرمایا کہ میری اُن کی کیا نسبت نہ دوست ہین دشمن اُن کی محبت کی نظر میرے عداوت کے تیور اپنے بچے کا آدمی خوب سر کچل سکتا ہے تم رنگا کے آئی ہو چار چاند لگے ہین نئی نویلی دُلھن نوجوان کمسن چلنی چھپری کھچی کھچائی بنی ٹھنی بھلا کہان مین کہان تم جو تمھارا خیال و پاس ہوگا وہ مجھ سڑی سانپ کا ہو سکتا ہے؟ مجھے اس کلمہ سننے کے بعد تاب قیام نہ رہی وہان سے اُٹھ آئی سہ پہر کو فرض کر کے پھر مجھے بلا کر کہا اے بی دہیری بھنڈ اس کان سن اُس کان اڑا دی لی سنتی ہو کل سے تم جانو اور تمھارے سسرے یہان جو ہاتھ اُٹھا کر دیدو گی کھالین گے نہ دو گی بُرون کی جانون کو صبر مین نے اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا شام کو جب گھر والے میان صحنچی مین رونق افروز ہوئے تو رحمت نے اپنی محبت سے اُنھین ٹٹولا کہ دیکھون یہ بھی کچھ کہتے ہین سارا قصہ سُنا اور اُن بندۂ خدا نے جواب نہ دیا رحمت نے پھر پوچھا پھر کہا اُسوقت بولے تو یہ بولے کہ اجی مین اس جھگڑے بکھیڑے کو نہین جانتا ہو گا بھی رحمت نے کہا ادئی میان کوئی آپ سے یہ تھوڑی کہتا ہے کہ آپ جھگڑے مین شریک ہو جیے تدبیر پوچھتے ہین کہ وہ روز کمہ کر بدل جاتی ہین ہاتھ نہ لگائین نہ لگائین کام کرین نہ کرین ایسی بات بتائیے کہ بات نہ بڑھے خانہ کرے لڑائی جھگڑا تو ہے نہین مزاجون کا اختلاف ہے بولے کہ مین طبیب نہین ہون جو کسی کا مزاج بدل دون اور علاج کردن جو جس کو بن پڑے وہ کرے" ایسے قصّون سے مجھکو کام نہین" رحمت چپ ہو رہین

مین نے کہا کہ تم اُن سے کیا پوچھتی ہو بیشک اُن کے اختیار سے باہر بات
ہے وہ کیا کرین وہ بیٹھے ہی ہوے تھے کہ کھانا آیا اُنھون نے چاہا کہ مین
بھی یہین کھالون مین نے کہا کہ تم دستر خوان پر جاکر کھاؤ ایسا نہ ہو امان جان
کے خلاف گذرے کہا ہوگا بھی اس وقت تو مین تھکا ہوا ہون ہلنے کو جی
نہین چاہتا مین چپ ہو رہی وہ ہاتھ دھو کر کھانے کو بیٹھے ہی ہین کہ پکا ہوئی
رحمت نے کہہ دیا کہ وہ یہان نوش کرتے ہین یہ سننا تھا کہ اُنھون نے
میان سے شکایت کا دفتر کھولا اور ایک پہلو ہاتھ آتے ہی میری
طرف سے لگانا بجھانا شروع کیا وہ سُن رہے ہین یہ کہہ رہی ہین کہ
سالن کم ہوا ایک آدمی سے دو ہوگئے رحمت پیالہ لے کر گئین کھڑی
رہین کہ یہ بات کر لین تو کہون جب نہ مڑین تو رحمت کو دیکھکر ایک چیخ
ماری کہ درسوئی چھچھوندر نیخنی تھکیل اری کیا مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے یا چوری
ہے جو جاسوسون سے ڈر جاؤن جڑی سن گن لینے والی غارت ہوئی
پچھل پائیون پیزار پیٹیون نے میرا گھر گھیرا ہے کہان تقدیر کی نبدوڑین
لکھی تھین ارے ہم بھی وہان جاتے ہین اے پیٹھے سے منہ اے تھوک
اے زوف بے غیرت نکٹی رحمت تو ایسی سناٹے مین آئین کہ دال سالن
سب بھول لین پیالہ لیے کی لیے رہ گئین کہین تو کس سے کہین اور ٹھہرین
تو کیونکر وہان غصہ تیز یون پر ہے ہم دونون آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے
بیٹھے ہین آخر کو رحمت نے کوئی چارہ نہ دیکھا وہ اپنی کہا کین اور انھون
نے بخنا در سے سالن نگوا کر اپنی راہ لی میان نے کہا ارے صاحب

تم کو کچھ خبط ہے سودا ہے وہ سالن لینے آئی تھی یا یہیں گئی مخبری اور
جاسوسی کیسی باتیں کرتے دیکھ کے ٹھٹک رہی یہ بھی بُرا کیا کہ اجازت
لینے کو ٹھہری رہی خود لے لیتی تو اُس کا پیٹنا ہوتا انتظار کیا کہ تم پھرو تو
حکم لے کر سالن لے اس پر تم نے کیا کیا اس کو کہا سمدھیانے کی
عورت دوسرے سمجھدار ہو ہشیار بہو کا پاس نہ سہی اپنی عزت کا تو خیال
چاہیے دوسری ہوتی تو اُلٹ کر جواب دے بیٹھتی اُس وقت قدر عافیت
کھلتی چار دن کا ذکر ہے کہ اسی زبان پر چھیدہ سے کیا کچھ رد و بدل ہو چکی
ہے دشمنی پڑگئی آخر اُسے نکالتے ہی بنا تم آسے وہ تمھیں زہر دینے کو
تیار تھی یہ سننا تھا کہ اُنھوں نے ایک دوہتڑ مارا کہ ہے ہے یہ سمجھاتا
ہے کہ آدمیوں کو اُبھارنا ارے جوتیاں ہاتھ میں دے دے اور
کہہ کہ اس سے خبر لو ارے تم مٹو ارے تم غارت ہو میرا حق مٹانے
والے میری بات بگاڑنے والے ارے یہ سبز قدم بہو میرا ہرا بھرا باغ
سکھائے گی ارے یہ جھن پیری میرا بھرا پرا گھر اُجاڑے گی رحمت
مردار کا تو یہ پاس کہ سمدھیانے کی ہے یہ بھیجے کی نکلی ہے اُس کو سبق
پڑھایا جاتا ہے کہ دوسری دفعہ تڑسے منہ پر جواب دے بیٹھے اور ہماری
یہ مٹی خراب مرتے ہیں مرتے پر نہ راہ چلتے پر بھاڑ میں جائے یہ گھر چولھے
میں پڑے یہ ساتھ ارے تم سب سے خدا سمجھے جیسا مجھے بُرا کر رکھا ہے
ابا جان تو یہ سنتے ہی وہاں سے ٹل گئے اور اُنھوں نے ان کے طرح
دے جانے سے اور زیادہ زبان کو دراز کیا کھانا کھا کر میں ہاتھ دھونے

باہر آئی سُنتی جو ہون تو میرے ہی اوپر لے دے ہو رہی ہے اور اُسکی
نہ حد ہے نہ انتہا دوسری بہو ہوتی اپنی بے گناہی اور اُنکی زیادتی پر
خیال کر کے بھڑ جاتی لڑ پڑتی کلیجہ تو میرا بھی پک گیا کان جل گئے مگر جلدی
سے ہاتھ دھو کر بھاگی اور اپنی صحنچی مین جا کر بیٹھ رہی رحمت سے پوچھا
کہ اس وقت امان جان کس پر خفا ہو رہی ہین اُنھون نے کہا بیوی
مین سالن لینے گئی تھی وہ بات کر رہی تھین مین ٹھیری رہی کہ یہ چپ ہون
تو سالن مانگون وہ جو بات کرتے کرتے مڑین مجھے وہان دیکھکر سمجھین
کہ یہ ٹوہ لینے کو آئی تھی پھر کیا تھا آؤ تو جاؤ کہان ہاتھ دھو کر میرے پیچھے
پڑ گئین وہ بات ناتمام رہی دوسرا قصہ چھڑ گیا مجھے ادھر کا خیال تھا
آخر کو بختاور سے سالن نکلوا کر سر پر پانون رکھ کے بھاگی جب سے
اس وقت تک اُسی کا تار بندھا ہے بیچ مین مولوی صاحب نے
سمجھایا وہ اور ستم ہو گیا مین نگوڑی ماری اگر پہلے سے جانتی کہ وہ آپ
کا ذکر کر رہی ہین تو کیون جاتی اور گئی تھی تو جلدی سے سالن لے کر
یہ چلی آتی ٹھہرتی کیون اور پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی لیکن خیر اب
سے آئے گھر سے آئے آیندہ کو کان ہو گئے اب ایسی خطا نہ ہو گی
مین نے کہا کہ تم کچھ بولی تو نہین رحمت نے قسم کھا کر کہا کہ کیا مین
نادان یا سڑن ہون مین نے کہا ہان اس کا خیال رکھنا کہ اُنکو الٹ کر
جواب کبھی نہ دینا گھر کا واسطہ پڑے جانے کا تو تمھارا ہو نہین سکتا کوئی
کام نکلے گا تو کیونکر نہ جاؤ گی یہ سمجھو کہ ایک بڑی بوڑھی گھر کی مالک ہین

خدا اُن کے دم کو رکھے زیادہ کاموں میں آدمی کو نرا جاتا ہے دوسرے
خدا رکھے سن زیادہ گیا ہے بڑھاپے میں عقل جاتی رہتی ہے دل کمزور
ہوجاتا ہے غصّہ بات بات پر آتا ہے اُن کے کہے کا بُرا نہ ماننا تم خود
سمجھدار ہو مگر میں نے احتیاطاً کہہ دیا کہ بندہ بشر شاید اُن کے ہر وقت
کے غصے سے کبھی تم بھی بے قابو ہوجاؤ اور بگڑ بیٹھو تو ایسا نہ ہو اُن کے
بدلے تم مجھے کہہ لینا مگر خبردار کبھی اُن سے ردوبدل نہ کرنا رحمت بھلا
بیوی آپ کے کہنے کی یہ بات ہے میں بھی جانتی ہون جو اُن کا مرتبہ ہے
وہ وہی ہیں میں میں ہی ہون میری اُن کی برابری کیا موئی ٹکے کی ماما
جیسے آپ کی نوکر ویسے اُن کی ایسا کیا غضب ہے کہ میں اُن کو جواب
دون گی ردوبدل برابر والون میں ہوتی ہے یا نوکر اور آقا میں ہاں ذرا
بوا انجو یہ کو سمجھا دیجیے آج بہت اُداس ہیں صبح سے کئی دفعہ جز بز ہو کر
چلی تھیں میں نے روکا کہ نا بہن کہیں ایسا کام بھی نہ کرنا کیا میری بیوی
کی محنت خاک میں ملاؤ گی اُن کے صبر کو دیکھو اُنھوں نے کہا کہ ہاں
بہن سچ ہے تم سے سنا جائے تم بیٹھو ہم تو یہاں نہیں ٹھہر سکتے ہیں پی
ہزار نعمت کھائی پیرون کے نیچے کی زمین نکلی جاتی ہے بھلا میرے سامنے
میری بچّی کی دھجیان اُڑیں فضیحت ہو اور میں سنوں غضب اندھیر یہ بدزبانی
اور کوسنا جو پاجیوں میں نہیں ہوتا خدا معلوم کیسے مولوی ہیں اور کیسا اُنکے
گھرانے کا انداز ہے میری بچّی بھلا ان باتوں کی عادی کہاں نہیں معلوم
کیونکر صبر کرتی ہے اور اُس کے دل کا اندر سے کیا حال ہے مجھے اس کی

جان کے لالے پڑے ہین کانٹون مین لے کر پھول کو اُلجھا دیا خدا اس پر رحم کرے مین نے یہ سُنکر کہا کہ ذرا بوا اچھیہ کو بلا لاو جب امین تو مین نے دیکھا کہ زبان سوجی اور ہونٹے بھرے ہوئے ہین پاس بٹھا کے پان بنا کر دیا کھانے کو پوچھا کہا کہ بھوک نہین ہے مین نے کہا کہ بائین صبح کو ایسا کیا کھا لیا تھا جو بھوک جاتی رہی رحمت نے کہا کہ ایک نوالہ کھا کر فقط پانی پیا ہے صبح کو کیا کھایا مین نے بہت کہا اُنھون نے ایک نہ سُنا اُس وقت مین نے اُن کے گلے سے لگ کر کہا کہ بوا غیر آدمیون مین جا کر ان کہ اپنا بنانا تمھارے نزدیک کیا بچون کا کھیل ہے میری بات ہے مجھکو ایسا ناگوار نہین اور اگر میرے دل جلنے پر خیال کر کے تم اپنا دل جلاتی ہو تو یہ بالکل بے سود ہے ممکن ہے کہ کسی کے دل پر صدمہ ہو اور وہ ظاہر نہ ہو جائے اگر میرے دل مین ملال ہوتا تو کبھی نہ کبھی زبان سے طریقہ سے بات چیت سے ضرور ہی کھلتا جب تم پر نہین کھلا تو معلوم ہوا کہ نہین ہے پھر کیا وجہ جو تم بے واسطے کا رنج مول لیتی ہو گالیان ہون یا کوسنے جو کچھ مجھے دیے جاتے ہین اگر مین اُن کی مستحق ہون تو جا ہے دیے جاتے ہین جیسی کرنی ویسی بھرنی اور اگر بیگناہ ہون اُن باتون کے قابل نہین تو دوسرا شخص اپنی زبان خراب کرتا ہے کہتے کی زبان نہین پکڑی جاتی بھلا ہو سکتا ہے کہ جس وقت وہ کچھ کہین تم اُن کی زبان پکڑ لو اور نہ کہنے دو یہ ہرگز ممکن نہین بلکہ محال ہے پھر محال شے کی تمنا کرنا سراسر نادانی ہے اس کے علاوہ تم کو ملال کرنے کا کیا حق ملال تو مجھے ہونا چاہیے مین قسم کھا کے کہہ دون

کب مجھے اُن کی کسی بات کا رتی ریزے برابر ملال نہین تم بھی اپنے دل
سے رنج نکال ڈالو تم مجھسے واسطہ رکھتی ہو میرے رنج سے تمھارا رنج میری
خوشی سے تمھاری خوشی ہے پھر بے میرے ملال کے ملال کیسا میرے
سر کی قسم کھانا کھاؤ اور جس طرح رہتی تھین اسی طرح ہنسی خوشی سے رہو
مین نے سُنا کہ تم آنکا کر ایسی بددل ہو رہی ہو کہ گھر جانا دل پر ٹھان لیا
مین تم سے پوچھتی ہون کہ مجھے چھوڑکر جب تم چلی گئین تو ہر ایک اس کا
سبب پوچھے گا کیا بتاؤ گی جھوٹ بولو گی نہین پھر سچ کہہ کر کیا میرا یہان کا
رہنا چھڑاؤ گی اور وہان سارے گھر کو کانٹون پر لٹاؤ گی میری ایذا اور تکلیف
کا حال سُنکر امان جان کو قرار آئے گا اور پھر وہ بے بلائے چین لین گی
نانا باوا کے دشمنون کا کیا حال ہوگا اور ابا جان کو کیسا ملال آدمی بات
سوچ سمجھ کر کرے تھوڑے دن مین بلاوا آئے گا ہم جائین گے تم کو
نہ آنا ہو کوئی بہانہ کر کے رہ جانا ابھی تمھارا جانا بالکل مصلحت کے خلاف
ہے بوا عجوبہ میری بلائین لے کر رونے لگین اور کہا کہ ہا افسوس ایسی
غیرت دار لالون کی لال بچی کی اس گھر مین کیا قدر ہوئی ہے کیا ناقدرون
سے پالا پڑا ہے جنھون نے خواہ مخواہ ہوا کی طرح چراغ سے دشمنی باندھ
رکھی ہے مین نے کہا کہ بوا تمھارے سر کی قسم یہ دشمنی نہین ہے جسطرح
بچے کھلونون مین سے کبھی بیوے اور کبھی گجری کو پکڑ لیتے ہین اور پہرون
اُس کا پیچھا نہین چھوڑتے چاہے ٹوٹے چاہے پھوٹے اسی طرح بوڑھے
دو بوڑھا بالا برابر" گھر بھر مین ایک آدھ کو اپنا کھلونا بنا لیتے ہین یہ بچّون

کو کھاؤ نون کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے نہ بڑون کو یہ بغض بات صرف
اتنی ہے کہ زوال عقل ہو جاتا ہے نیک و بد کی تمیز نہین رہتی سب اعضا
کی طرح دل بھی ضعیف ہو جاتا ہے عقل نہ ہونے سے سیدھی بات کو
اُلٹا سمجھتے ہین اور تمیز نہ ہونے سے نیک و بد نہین سوچتے سمجھتے ضعف
سے دل نہین برداشت کر سکتا زبان چلا بیٹھتے ہین چاہے کوئی برا
مانے چاہے بگڑے اُنھین اپنے کہہ بیٹھنے سے کام بوا اعجوبہ نے کہا
ہان بیوی جو کہو بجا ہے ہم نے تو بال دھوپ مین سفید کیے نہ بوڑھون
کو دیکھا نہ بڑون کو راجہ دیکھے رانی دیکھی حلق مین لکڑی کہین نہین
دیکھی مین ہنسکر چپ ہو رہی اور ٹال کر کہا کہ خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اب
غصے کو تھوک دو زمانے کی ہمیشہ ایک چال نہین رہتی دیکھو تو ہوتا کیا
ہے تمھارا ہی کہنا سہی کہ وہ دشمن ہین تو کیا دشمن سے مل کے چلنا گناہ
ہے یا عقل کے خلاف تم تو عقلمند ہو کوئی بیوقوف بھی اس بات کو برا
نہ بتائیگا کسی کل اونٹ بیٹھے ہی گا دیر آئے درست آئے جلدی
ہر کام مین اچھی نہین ہوتی وہ بیچاری چپ ہو رہین اور جب اُٹھنے لگین
تو مین نے اُن سے نہ جانے کا اقرار لے لیا جو مقام ہمین سسرال سے
عنایت ہوا تھا وہ گو ایک گھر مین تھا لیکن انگنائی بہت بڑی ہونے
سے بالکل جدا تھا صدر مین بیگم صاحب رہتی تھین اُس کے سامنے یہ
دُہری صحنچی تھی جس کے پہلو مین ایک دالان اور کمرہ تھا کمرے کے
دروازے سے باہر تھے مردانہ بیٹھکا تھا نادر کے دالان مین اعجوبہ رحمت

عابدہ بیگم رہتی تھین صحنچی مین ہمارے رہنے کا ٹھکانا تھا جب مولوی صاحب
نے اپنے لڑکے کی شادی ٹھہرائی تو اُس آدھی صحنچی مین شمال رو تین
دروازے لگا کر کمرہ کر دیا تھا باہر والے کمرے کے پہلو پر یہ کمرہ بنایا گیا
تھا اس وجہ سے رحمت والے دالان اور اس کمرے مین کچھ فاصلہ
ہو گیا تھا اعجوبہ کے جانے کے بعد مین نے چراغ کے آگے کچھ کام کیا
بعد ازان لیٹ رہی کروٹین لیکر نیند کو بلا رہی ہون کہ صحنچی مین کچھ آہٹ
ہوئی رحمت نے آواز دی مین نے دلائی منھ پر سے ہٹائی دیکھا تو کسی
نے چراغ پھونک دیا رحمت کے جاگنے سے مجھے اطمینان ہوا آنکھین
پھاڑ پھاڑ کے دیکھا کچھ معلوم نہ ہوا صحنچی مین جو دروازہ تھا اُس کے قریب
اُن کا پلنگ بچھا تھا اُس وقت وہ باہر تھے اس پلنگ پر ٹٹول کے
بیگم صاحب تختون پر چڑھین کچھ تخت چرچرائے کچھ چاپ معلوم ہوئی
مگر مجھے اُن کا خیال تھا نہ گمان سون کھینچے پڑی رہی وہ میری پلنگڑی
پر آئین اور دونون پہلوؤن مین خوب ٹٹولا بھلا یہ کوئی عقل کی بات تھی
آدمی کو دیکھتی تھین یا سوئی ڈھونڈھتی تھین سرہانے پائینتی دیکھا تکیہ
اُٹھا کر دیکھا تلینی ہٹا کر دیکھا جب کسی کو نہ پایا اور سمجھا سوتا سمجھین تو صحنچی
سے باہر نکل کر پوچھا کہ بختاور ارے کیا لڑکا باہر ہے اُس نے کہا کہ
جی مجھے معلوم نہین کہا جا دیکھ اگر ہو تو بلا لا وہ گئی آواز دی سبق
پڑھ رہے وہ کمرہ بند ہی کر رہے تھے بختاور ٹھہری رہی جب باپ بیٹے
اندر آئے تو اُس نے پیام دیا تھوڑی دور بڑھے تھے کہ امان جان ملین

کہا کہ سنتا ہے لڑکے خبردار رہو تو آج سے یہان سویا مین نے بڑے
دالان مین پلنگ بچھا کر بچھونا کر دیا ہے وہان جاکر آرام کرو وہ کتاب لیے
وہان چلے گئے اور سو رہے اب اُنھون نے یہ تدبیر کی کہ لاؤ اس
طرح سے اُسے ستاؤن دیکھون کہ سر اُٹھاتی ہے یا سہہ جاتی ہے مجھے
کیا تھا وہ مان وہ بیٹے مین منع کرنے والی یا بگڑنے والی کون جہان
چاہتے رہتے چار پانچ روز مین ایک ایک کر کے اُن کی کتابین قلمدان
صندوقچہ الماری سب وہان منگا لیا اب یہ نوبت پہونچی کہ آٹھ آٹھ
دس دس روز مین اُن کی صورت دیکھنے کو ترس گئی اور وہ بھی لاکھ
چاہتے مین امان جان ہمنے نہین دیتین روز رات کو جب وہ سو رہتے
ہین تو آپ سوتی ہین گھر بھر مین سوا ابا جان کے تھا کون جو اُن کی ان
باتون پر خیال کرتا جب کئی مہینے اسی طرح سے گذرے اور اس درمیان
مین پندرہ پندرہ دن میکے مین بھی جاکر مین رہ آئی امان جان نے داماد
کو کس کس للک سے بلا بھیجا مگر اُن کو بیگم صاحب نے ہرگز نہ جانے دیا
اور ہر دفعہ ایک نہ ایک حیلہ بہانہ کر دیا جب روز آدمی آنے لگا تو
مجھے بُلوا بھیجا کہ نہ یہ بہت وہان رہے گی نہ کوئی بلانے آئے گا پھر بُلایا
تو اس طرح سے کہ پنیس کہار آدمی جاکر صبح سے باہر سنرا ول ہوئے اور
نجا وراند رسانس لینا دشوار ایک دفعہ تو کھانا کھا کر سوار ہوئی اور دو دفعہ
بھوکی چلی آئی ایک دن ابا جان نے اُن کو الگ بلا کر پوچھا کہ بیگم یہ
تم نے لڑکے کو بہو سے کیون جدا کر لیا اس طرح سے انھون نے ایک

بات کہی کہ وہ اپنا سا مُنھ لے کر رہ گئے اور دوبارہ کہنے کا حوصلہ نہ ہوا
آٹھ سات روز بعد اُنھون نے ایک دن پھر چھیڑا کہ دیکھو یہ جبر ظلم اچھا
نہین تم شکر کرو کہ خدا نے تمھین بڑی نیک بہو دی ہے آجکل کی بہوؤن
کی زبان دیکھتی ہو کہ ساسون کو جوتی مین پہن لیا ہے نہ ادب کرتی ہین
نہ لحاظ نہ شرم ہے نہ حجاب جب حد سے زیادہ ایک بات ہوگی تو
رفتہ رفتہ پھر وہ بھی شرم و لحاظ اُٹھا دے گی اُس وقت بڑی خرابی پڑیگی
پیچھو پیٹو نہین ایک قاعدے سے میری بات کا جواب دو کہ مین سچ کہتا
ہون یا جھوٹ اگر خدا نہ کرے وہ تنگ ہو کر اُس نے بھی کوئی بات ایسی کہدی
جو تمھاری آبرو یا عزت کے خلاف ہوئی جب بے کہے سُنے تم ہر وقت
پیچھے پڑی رہتی ہو اور طرح طرح سے قرق بٹھاتی ہو تو اُس حالت مین ناگوار
طبع ہونے سے نہین معلوم تم اُس کا کیا جواب دے بیٹھو اور پھر وہ کیا
کہے بات بے طرح بڑھے گی اور نتیجہ نہایت بُرا نکلے گا آیندہ تمھین اختیار
ہے اُس وقت نیکی کے دم مین تھین چپ بیٹھی سُنا کین اور مولوی صاحب
سے کچھ نہ کہا دل مین لے رہین دوسرے دن اس کا بدلا مجھسے اس طرح
لیا کہ جیسے ہی وہ باہر گئے اور اُنھون نے بُرے بُرے خطاب مجھے دینا
شروع کئے پھر آواز بڑھا کر کہا پھر وہان سے اُٹھ کر حوض پر آئین تا کہ اچھی طرح
مین سُنون اور بیسوا۔ شتاہ۔ مردار۔ ناشاد کہہ کر یہ الزام لگایا کہ خود الگ تھلگ
رہتی ہے اور اُس موئے چودھری پگڑ باز کو اُبھار دیتی ہے پھر یہ نام ہے
کہ اہل ہے اور بے زبان ہے ظاہر مین ایسی ننھی بنتی ہے گویا کچھ جانتی ہی

نہین اور باطن مین وہ وہ عیب بھرے ہوئے ہین کہ خدا کی پناہ۔ مین نے
یہ سن کر اپنے دل مین کہا کہ اس وقت ابا جان آجائین تو ستم ہو جائے یہ
اماں جان کو کیا ہو گیا ہے مجھے کہہ لین اُن بیچارے نے کیا قصور کیا ہے
یہ بھی نہین سمجھتین کہ جو جو مین اپنے میان سے بُرائیان اور بدزبانیان کرونگی
میرے بچّے کے لیے مضر ہین ویسی ہی خصلت بہو کی پڑے گی اور
اپنے میان کو بے حقیقت سمجھے گی لیکن نہین معلوم اُنھین کیسی محبت
تھی محبت کے تو یہ معنی نہین کہ اپنے کسی چاہیتے کے وابستہ کو بُرے
سبق پڑھائے جائین مین اپنے دل سے یہ کہہ رہی ہون اور وہ بنکار رہی
ہین کہ مولوی صاحب گھر مین آئے مرد تھے کہان تک صبر کرتے اپنے
کمرے تک جاتے جاتے آپے سے گذر گئے اور پھر آکر بولے کہ بس کرو
بس خدا اُنھین شرمائے اب کہان تک بیچا لوگی بکنے کی کچھ حد بھی ہے
گھوڑے کا دماغ کتے کا بھیجا جھینگر کی زبان ہے کسی طرح سے تار ہی
نہین ٹوٹتا چاہے جواب دو چاہے صبر کرو زبان ہے کہ خدا کی پناہ
کہین رُکتی ہی نہین اُنھون نے کچھ اور بگڑ کر جواب دیا مولوی صاحب
کو تاب نہ رہی اور کہا کہ خدا کے لیے صبر کرو ایک رات کا اور جھگڑا ہے
کل سے اور کچھ انتظام کیا جائے گا مین ابا جان کے پاس اس غرض سے
چلی گئی کہ اُنھین روکون بلکہ ایک آدھ بات بھی کہی کہ آپ جانے دین
غصہ نہ فرمائین وہ دوڑتی ہوئی اپنے بیٹے کے پاس گئین اور ہاتھ پکڑ کے
کھینچتی ہوئی اُنھین باہر لائین دکھا کر کہا کہ دیکھ لگا تا جورو کیا کیا اُس

گھوسٹ کو سکھا پڑھا رہی ہے اور یہ کہہ کر انھیں جتا کر جو بیگم صاحب نے
کہا وہ میری زبان سے ادا نہیں ہو سکتا مولوی صاحب لاحول ولا استغفراللہ
کرتے اُسی وقت باہر چلے گئے اور وہین رہنا اختیار کیا چار روز بعد جمعہ کو
اُن کے بڑے بھائی آکر اپنے ہان لے گئے جھوٹ سچ کا ظاہری ایک
سہارا تھا اُن کے چلے جانے سے جو کچھ مجھے قلق و اندوہ ہوا ہے اُسے
بیان نہین کر سکتی لیکن تیسرا ہی روز اس غم و غصہ کھانے کو تھا کہ اُن کے
بڑے بھائی اُن کو پھر لے کر گھر مین آئے اور بھاوج کو دیر تک سمجھا کر دھیرا
کیا نیک بات مین خدا نے ہمیشہ سے ایک تاثیر دی ہے اُن کے کہنے نے
یہ کیا کہ پانچ چھ مہینے تک وہ بالکل سیدھی رہین اس درمیان مین میرے
ہان صابرہ پیدا ہوئی اور ساجدہ بیگم کی شادی رچی کچھ ان دونون شادیون
مین اُلجھی رہین اور کچھ جیٹھ کے کہنے کا خیال تھا صابرہ کی چھٹی مین مرگ مارنے
پر اپنے لڑکے کے خوب خوب کان بھر دیے امان جان بڑے حوصلے
سے چھٹی لے کر آئی تھین اور چیزون کا کیا مذکور فقط مرغیون سے باہر والا
سارا احاطہ بھر گیا تھا پانچ اشرفیان اُنھون نے داماد کو بھی دین وہ ہنسی خوشی
لے کر چلے گئے جب انھین معلوم ہوا تو بھری محفل مین کولے پر ہاتھ رکھ کے
امان جان سے کہنے لگین کہ خوان بڑا خوان پوش بڑا اندر کھول کے دیکھو تو
آدھا بڑا نواسی کے لیے تو تین چار ہزار کا فقط گہنا اور داماد کو پانچ اشرفیان
اُنھون نے کہا کہ سمدھن ہمارا منھ دینے کے قابل کب تھا فقط تمھاری خوشی
کے لیے مین نے اس کو بھی گوارا کیا اور نہین تو مرگ کیا اور اُس کے

مارنے کی مزدوری کیسی تم نے دو تین دفعہ کہا مین نے عذر کیا زیادہ اس لیے
نہین کہا کہ شاید تم کو پیسا عزیز ہونے کا خیال ہو اس لیے امجدی بیگم بیچ مین
بول اُٹھین کہ آپ کو اس سے کیا غرض کہ مرگ بھی مارا جائے داماد کو جو دینا
ہے وہ دے دیا جائے گا ہمارے یہان تو ترک رسوم کا عہد ہو چکا ہے
اُس کی مزدوری بھی نہ چاہیے تھی مین نے آپ کی خاطر سے بے رسم ادا
ہوئے اُس کے حاضر کرنے مین کبھی تامل نہین کیا کم وزیادہ اپنی ہمت
پر موقوف ہے امجدی بیگم اکھڑی ہوئین اور کہا کہ بیگم صاحب مرگ ملنے
مین کیا چھپن ٹکے اُٹھتے ہین اور جب مارا ہی نہین گیا تو جو ملا وہ پڑا ملا آپ تو
شیر کے شکار کا سامان چاہتی ہین ہم اس مین بھی باہر نہین آپ ہی تجویز
کر دیجیے حاضر کیا جائے ہمین آپ کو ناراض کرنا تھوڑی منظور ہے مین بیٹھی
ہوئی سُن رہی ہون اور حسرت ہے کہ ان مین سے کوئی میرے قریب آئے
تو اشارے کنایے سے اُسے روک دون کہ اُن سے ہنسی دل لگی نہ کرو
ایسا نہ ہو کہ بگڑ جائین وہی ہوا مین نہ منع کرنے پائی نہ امجدی بیگم نے
میری طرف دیکھا ہنس ہنس کر جو اُن سے ایسی باتین کین وہ بگڑ گئین
مگر ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر بولنے والا موجود تھا کہتین تو کیا کہتین
پی کے بیٹھ رہین جب سب مہمان رخصت ہوئے فقط امان جان اور
لڑکیان رہ گئین تو ایک رات بیٹھے بیٹھے وہی ذکر پھر نکالا اور امان جان کا
خوب مزہ لیا وہ بیٹھی ہنسا کین بجا درست کہا کین جب جی بھر کر دل کھول کر
کہہ چکین تو اُنھون نے کہا کہ بیگم صاحب روپیہ کیا ہے اور اشرفی کیا ہے

ہم نے اپنی عمر بھر کی دولت آپ کے تواضع کر دی آپ اس دولت کو
اگر کچھ نہ سمجھیں تو ہماری قسمت آپ کا یہ خیال کہ امجدی بیگم نے بنایا میں
اُن کی طرف سے قسم کھاتی ہوں کہ وہ ایسی نہیں آپ اس بات کو دل سے
نکال ڈالیے جب ہم آپ ایک ہوئے تو جیسے آپ کو بنایا ویسے ہمیں بنایا
کوئی بھی اپنی ذلت آپ چاہے گا یا دنیا میں کوئی ایسا بھی آدمی نکلے گا
کہ جس کے ساتھ جائے جس کا طرفدار ہو اُسی کو رسوا کرے امجدی بیگم سے
عزیزوں سے زیادہ ہم سے ربط ہے بہت نیک اور خوبیوں کی بیوی
ہیں ہاں ذرا ہنس مکھ ہیں۔ بیگم صاحب، ہنس مکھ تو نہیں ہنستا چنل اور
ہری چگ ہیں سمدھن تم ہزار اُن کا عیب چھپاؤ میں بھلا کب مانتی ہوں
وہ اُس دن ضرور مجھے لالچ خوری بنا گئیں۔ (امان جان)۔ اے نہیں سمدھن
اپنے سر کی قسم اُنھوں نے لالچی نہیں بنایا آپ کی خوشی کے لیے کہا کہ جو
فرمائیے وہ اب حاضر کیا جائے۔ بیگم صاحب تو کیا مجھے عنایت فرماتی
تھیں۔ (امان جان)۔ جی نہیں آپ سے کیا کام تاجدار دولھا کا ذکر تھا
میں نے چپکے سے ہاتھ بڑھا کر امان جان کے زانو کو دبایا وہ سمجھ کر چپ ہو رہیں
پھر بیگم صاحب نے بہت کچھ کہا لیکن اُنھوں نے ایک بات کا جواب نہ دیا
جب وہ چلی گئیں تو امان جان نے اُن کے مزاج کی کیفیت پر کم ملنے
اور کم آنے کی حالت سے خیال فرما کر مجھسے کہا کہ طاہرہ بیگم تمھاری ساس
مجھے کچھ کم عقل اور زود رنج معلوم ہوتی ہیں دوسرے اچھے بُرے کی تمیز
نہیں یہ تم سے اتنے دن کیونکر نبھی کس طرح کچھ اوپر سال بھر نیز کیا بیٹا میرے

تو دماغ کے کیڑے جھڑ گئے آج ساتوان دن مجھے آئے کو ہوا ہے اتنے زمانے مین اُنھون نے بیسیون رنگ بدل ڈالے تمھارے میان کی بھی کیا ایسی ہی خلقت ہے؟ مین نے کہا جی نہین نہ وہ ایسی مین نہ آپکے داماد تلون مزاج ہین آپ کو فقط نئے سابقے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے آپ کی سی عادت اور خصلت دوسرے مین کیونکر ہو اپنے مزاج کے موافق نہ ڈھونڈھیے اپنی طبیعت سے جدا کر کے دیکھیے دنیا مین سب ہی طرح کے تو لوگ ہوتے ہین انھین مین سے ہین میرے ساتھ تو آج تک اُنھون نے کوئی بُرائی نہین کی ذرا مزاج کی تیز ہین تو مجھے کیا کچھ برابری کا تو اُن سے دعوےٰ ہے نہین کہ مقابلہ کرون اور اُن کی بدمزاجی سے مجھے کوئی صدمہ پہونچے بڑھاپے مین سارے مزے اور بدن بھر کی طاقت زبان مین آجاتی ہے پیٹھ پیچھے بادشاہ کو کہتے ہین اگر اپنی جگہ کچھ کہتی بھی ہون تو نہ مین سنتی ہون نہ مُنکر براماتی ہون بڑی بوڑھی ہین جیسے آپ ویسے وہ بڑھ کر کہہ جائین زیادتی کر جائین بُرا کہین بھلا کہین تو کچھ میری عزت نہین جاتی رہیگی ایک وقت خفا ہونگی دوسرے وقت کلیجے سے لگائینگی آپ کے دم کو خدا رکھے اپنے پہلو سے اُٹھا کر جسکے پہلو سے لگا دیا ہے لگے بیٹھے ہین ہماری نالایقی ہے جو بڑون کی بات پکڑین یا اُسکا شکوا کرین مجھے آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہے کہ آپ کسی سے بُرائی کرنے یا بدلا لینے پر قادر نہین اگر کوئی بُری بات اُن کی مجھے بُری لگتی تو آپ سے کہہ دینے مین کوئی قباحت نہ تھی مین ہر طرح نہایت خوش و خرم

ہون اور کسی قسم کی تکلیف بے چینی ایذا نہ تھی نہ ہے ہان آپ کے پہلو اور ابا جان کے سایہ نانا جان کی زیارت سے محروم ہون سوا اس کے اور مجھے کسی طرح کا رنج نہین اگر آپ نے کسی سے سنا ہو یا اب کوئی کہے اول تو آپ اسے سماعت نہ فرمایئے گا اور سن کے یقین نہ مانیے گا بس اتنا ہی ہے جیسی جی چاہے مجھسے قسم لے لیجیے کہ اگر مجھے کچھ بھی صدمہ ہوا ہوتا تو مین آپ سے ضرور کہدیتی کبھی نہ چھپاتی مجھے یقین ہے کہ آپ بے قسم کھائے بھی مجھے سچا سمجھتی ہین۔(اماں جان)۔خیر الحمد للہ نہین تمھاری خوشی اور راحت سے غرض ہے آم کھانے سے کام ہے نہ پیڑ گننے سے وہ کیسی ہی مزاج کی تیز ہون بھلی ہون اس کے کریدنے سے کیا مطلب فقط اس سے ہے کہ تم سے سیدھی رہین کھٹر پیچ کی نہین مگر طاہرہ بیگم جو جس کی خصلت اور عادت ہوتی ہے وہ کہین جاتی بھی رہتی ہے تمھین پورا سال گذرا ایک بدمزاجی نہین کی ہم سے سات دن مین سر تک کی نوبت پہونچ گئی بھلا یہ عقل مین آنے کی بات ہے تمھاری خاطر سے کہو ہان ہان کردین زبردستی مان لین ہمارے تجربے کے تو بالکل خلاف ہے نام لڑا اور روشن تھوڑے اسی گھر کے حسب حال ہے مجھکو تو ساتھ ہی دن مین تین تلوک نظر آنے لگے تم لاکھ چھپاؤ چھپ نہین سکتا مین کیا کرون میرے دل ہی سے نہین نکلتا مجھسے بے واسطے خواہ مخواہ چھیڑ چھیڑ کر تو وہ لڑنے کو آئین اور تمھین بہو ہو کر چین سے بیٹھنے دین مین نے کہا کہ اماں جان آپ نے شاید خیال نہین فرمایا اُن کی بات چیت کرنے کا

ڈھنگ یہی ہے کچھ عداوت اور دشمنی سے ایسی باتین تھوڑی کرتی ہین خلقت سے سب ہی ناچار ہین اُن کا کیا زور اب وہ بدل سکتی ہین نہ چھوڑ سکتی ہین آپ زیادہ رہین گی کیون ورنہ میرے کہنے کا حال کھل جاتا امان جان خدا نہ کرے بیوی ہین رہ کر کیا خلل دماغ مول لون گی اچھا خاصا آدمی اس گھر مین آکر تمھاری ساس کی معرفت تیسرے ہی دن تو تنکے چننے لگے کل انشاء اللہ شب بخیر صبح کی نماز پڑھکر تو مین جاؤن گی مین نے یہ بات کہی اسی غرض سے تھی کہ اگر وہ دس پانچ دن اور رہین تو مین کسی نہ کسی طریقے سے سہی سفارش اٹھوا کر بیگم صاحب کو اتنے دن کے لیے روک دون اور یہ کہہ دون کہ اپنے گھر کی لڑائی دوسرے گھر کی ہنسائی ہے مجھے منظور نہین کہ آپ کی میری بدمزگی کا حال میرے میکے والون پر کھلے جب تک امان جان ہین آپ تامل فرمائین ذرا خیال رکھیے اُن کے جانے کے بعد پھر آپ کو اختیار ہے یہان امان جان کو خود نہین رہنا منظور تھا اب پیام سلام کی کیا ضرورت تھی ایک رات کی تو بات تھی صبح کو وہ اپنے گھر سدھارین اور میرا راز ڈھکے کا ڈھکا رہ گیا امجدی بیگم نے بھی ایسی ہی کچھ باتین کہی تھین مین نے اُن سے کہا کہ آپ مجھے بے غیرت سمجھتی ہین یا غیرت دار اُنھون نے جیسے ہی غیرت دار کہا مین نے کہا بس غیرت دار ہو کر کوئی کبھی اپنی فضیحتی اڑوانے لگے اور پھر تماشا بنا رہے گا اور کچھ میرا زور نہین چلتا تھا کسی کا کچھ نہین کرسکتی تھی اپنی جان پر توقابو تھا رنج تو کرتی دل ہین تو کڑھتی پھر کھُن نہ لگ جاتا

آج تک گھل کر بہہ نہ گئی ہوتی غم و رنج سے مار دیا کوفت اور تکلیف سے
دشمن انسان کو اُس کے اصلی حال پر بھی کہین رہنے دیتے ہین ذرا ہین تو
اُترا ہوا چہرہ خود بول اُٹھتا ہے کہ ادھر دیکھو ہماری خبر لو ہمارا حال پوچھو
نہ مجھے رنج ہے نہ پریشان ہون آپ خاطر جمع رکھیے اور میرے اسی حال
پر رہنے کی خدائے پاک کی جناب مین دعا کیجیے اس طرح سے مین نے
اُنھین بھی ٹالا تھا امان جان اور لڑکیون کا سوار ہونا تھا کہ وہ مجھین کے
پاس آکر بیٹھین اور باہر دالان مین بیٹھ کر اُس کی تعریف مین قصیدہ
شروع کیا اپنے نزدیک میری ہجو کر رہی تھین لیکن اصل مین وہ میری
تعریف تھی وجیہ النسا نے کہا کہ بیگم صاحب مجھ مین جو کچھ ذرا شعور ادب
ہے سب آپ کی بہو صاحبہ کے تصدق سے نہیے لہ دو تین برس مین نے
اُن کی خدمت کی جو تیان سیدھی کین کچھ پڑھا کچھ لکھا کچھ صحبت اُٹھائی
معاذ اللہ اُن کے قدم با قدم تو نہین کہہ سکتی ہان تقلید کرنے والیون مین
ہون کہا ای بیٹھ لڑکی تیری جوتی کی تو برابری کرین ا تیری گھونی گھسکی
بس کی گانٹھ زہر کی پڑیا میٹھی چھری صورت حرام گوری چٹی ہین اپنے
لیے چاند کا ٹکڑا ہین اپنے واسطے ہمین صورت شکل سے کیا کام سیرت
اچھی ہونی چاہیے اس کا یہ حال ہے کہ بس دل ہی مرا جاتا ہے اُٹھتا ہے
کلیجے مین چھید ڈال دئیے دل مین سوراخ ہو گئے دور سے میٹھی وہ نشانہ باز بھی
کرتی ہے کہ توبہ ہی بھلی بھس مین چنگی ڈال جمالو دور کھڑی ہوئی لگائی بھجائی
مین اُستاد جوڑ توڑ مین ایک نہین معلوم ہم معن کے کیا کان بھر دیے کہ وہ

چلتے وقت مجھسے دل کھول کر اچھی طرح نہ ملین انجاری بیگم نے رخ دے کر
بات کرنا چھوڑ دی تم کو وہ پٹی پڑھائی کہ چھوٹون بڑے پاس نہ پھٹکین
(وجیہ النسا بیگم) ادئی بیگم صاحب توبہ توبہ مجھسے قسم لیجیے جو انھون نے
مجھے منع کیا ہو یا کچھ کہا ہو بات دہرانے کی انھین عادت ہی نہین وہ ایسی
واہیات باتین کیا جانین (بیگم صاحب) اے واہ ری چھوکری تو خدا کا
کلمہ کیون پڑھتی ہے بس انھین کا پڑھا کر (وجیہ النسا) مین تیرا اسارا کنبہ
اُن کے محلے والے بڑے بڑے گھرانے کے لوگ اُن کا کلمہ پڑھتے ہین
نہین معلوم آپ کیا فرماتی ہین ایک مجھے نکال ڈالیے مین دو ہزار عورتون
سے اُن کے فرشتہ خصلت ہونے پر گواہی دلوا سکتی ہون معاذ اللہ وہ
اور ایتری یا گھوتی گھسکی ہون اُن کو تو خدا نے بڑا مرتبہ دیا ہے ایسے غیب
اُن کے ہان کی ماما اصیلون تک مین نہین بیگم صاحب۔ یہی ماما اصیلین؟
رحمت۔ اجوبہ ان چتر خندیون کا کیا کہنا بے عیب معصوم پاک صاف
چھیتا چھتی (سیتا ستی) ایک نیک زن دوسری نیک چلن دونون کی دونون
فرشتون کی تصویرین حورون کی مثالین (وجیہ النسا) یہ تو آپ فرمائین مگر
ہان اس زمانے کے لوگون سے اچھی مین جو اُن مین خوبیان ہین اچھے
اچھے گھرون کی بیویون مین نہین بیگم صاحب۔ بیٹھ لڑکی عقل نے ناخون
(ناخن) سے اپنا منھ منوا تو نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے ایک ہفتے کا سن دودھ
کی منھ سے بھقر بھقر بو آتی ہے اور یہ باتین بناتی ہے تو کیا جانے کہ اچھے
لوگ کیسے ہوتے ہین ارے ہمین دیکھ کہ ایسی بہو کا ساتھ دے رہے ہین

ایک دن دنیا میں جس کے ساتھ کوئی بسر نہ کر سکتا جس کے کاٹے کا منتر نہیں
وجیہ النسا جو فرمایئے بجا ہے میں آپ کی بات ٹال نہیں سکتی لیکن دنیا جہان
کا دستور ہے کہ ایک کے بُرا کہے سے نہ کوئی بُرا ہو سکتا ہے نہ اچھا کہے
سے اچھا جس کو ہزار اچھا کہیں وہ اچھا ہے اور ہزار بھی کہیے جو خود اچھے
ہوں مجھ ایسے نکمے نہیں مجھے یہاں بھی آئے کئی دن گذرے جس کی جو عادت
ہوتی ہے چھوٹ نہیں جاتی میرا کچھ ڈر نہیں پڑا تھا اُن کی کچھ بڑی نہیں تھی
جو ادب و لحاظ کر گئیں میں نے تو ایک بات بھی نہیں سُنی اگر یہاں آکر اُنکا
مزاج بدل جاتا یا طبیعت اور ہو جاتی تو مجھپر پہلے ہی روز کھل جاتا کیونکہ میں
ایک مدت تک اُن کے ساتھ رہ چکی ہوں اور کس طرح سے کہ ہر وقت
کا ساتھ کئی برس تک ایک دم کو بھی جدا نہیں ہوئی قدموں سے لگی رہی
ایسا اندھیر ہے یا میری عقل پر پتھر پڑ گئے جو میں اُن کو بھول جاؤں گی اور
احسان فراموش ہوں گی آپ جیسی ہیں اگر کوئی اس کے خلاف کہے تو کیا
ہو گا جس طرح سے چاند کا داغ نہیں مٹ سکتا اسی طرح سے اُس پر خاک
بھی نہیں پڑ سکتی بیگم صاحب کچھ کہنے کو تھیں کہ وہ اپنے بچے کو گود میں لیکر
میرے پاس چلی آئیں اور وہ منہ کھول کر رہ گئیں پندرہ دن رہ کر وجیہ النسا
اپنے گھر گئیں اس مدت میں کئی دفعہ امان جان نے اس کو گھیرا اور اُسنے
نہایت خوبی اور لیاقت سے اُن کی باتوں کے جواب دیئے وجیہ النسا
کے جانے کے بعد امان جان نے اُس کی نسبت خوب خوب زبان صاف
کی کنجڑن بھٹیارن حلال خوری بختاور چھوچھو ان میں سے جس کو پا گئیں پکڑ لیا

اور دجہین کا قصہ بنا کر کہنے لگین کوئی نہ ملا دیوار پا کھون کے سامنے دُہرایا سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے کوئی دو تین مہینے ساجدہ بیگم کی شادی کو گذرے تھے کہ بیگم صاحب نے لڑکی کو اب کی دفعہ جو بلایا تو سمدھن سے کھلوا بھیجا کہ بہوی ماشاء اللہ تمھارا لڑکا ہے دن مین دس دفعہ تمھارے پاس جا سکتا ہے مین اپنی لڑکی کو دیکھنے کیلیے ترس جاتی ہون تم آزردہ نہ ہونا اور نہ اپنے دل مین کچھ اور خیال کرنا لڑکی کے ساتھ ہی لڑکے کو بھیج دینا کہ دونون ملکر یہین رہین ہمارا تمھارا کوئی جدا نہین ہے اور درحقیقت بھی ایسا ہی تھا کیونکہ بہت قریب کے عزیزون مین ساجدہ بیاہ گئی تھین ان بیچاری کے اِن کی طرح پتال مین تو جڑ تھی نہین یہ سُنکر بے عذر حیلہ اُنھون نے اپنے لڑکے کو ہمارے یہان رہنے کے ارادے سے بھیج دیا مکان ٹھہرا ایک دو چار مرتبہ تو فوراً پردہ ہو گیا گرمیون کے دن تھے مین تخت پر بیٹھی ہوئی مغرب کی نماز کے لیے وضو کا ارادہ کر رہی ہون پانون دھوئے ہین کہ اُنھون نے پکارا مین نے اشارے سے رحمت کو بلایا کہ کچھ جلدی اُٹھا کر آڑ کر لو کہ شہریار دولھا نکل جائین میرے پانون گیلے ہین جب تک رحمت جائین اور ڈلائی چادر لا لائین کہ اماں جان نے جان کھالی پردہ نہ ہوا بلائے جان ہوا جان بوجھ کر آپ ہی اُس کے آنے کے وقت توپ کے مہرے پر بیٹھین اور آپ ہی پردے کی شق نکالی بڑے پدرے (پردے) والی جب لڑکے کے آنے کا وقت ہوتا ہے اُدبدا کر باہر نکلتی ہے میری کیا شامت تھی کہ یہ باتین سنکر وہان بیٹھی رہتی رحمت آنے نہ پائی

تھین کہ جوتیان ہاتھ مین لے کر بھاگی وہ گھر مین آئے انھین سلام کرکے کوٹھے پر چلے گئے مین اپنی صحنچی مین نماز پڑھنے لگی پھر رات گئے جو پیشاب کو اس طرف جاتی ہون اُسی پردے کا ذکر اب کی اتنا اور بھی سُنا کہ صاحبزادے صاحب ذرا گھر مین آئین تو مین اُن سے کہہ کر آج ہی تو اس موئے پردے کو خاک مین ملاتی ہون پردہ نہ ہوا عذاب جان ہوا اپنا گھر نہ ہوا غیر کا مکان ٹھہرا ڈیوڑھی ہی سے روک ٹوک شروع آنے کی آواز دی اور ممانعت کی صدا پہونچی ماشاء اللہ کیا اچھا طریقہ اس گھر کا ہے کسی بات پر اختیار ہی نہین ٹکر ٹکر دیدم دم نہ کشیدم اپنایت مین یہ غیریت اور اس غیریت پر بے غیرتی بڑی پردے والی ہوا اپنے کونے مین بیٹھی رہا کرو نکلین گی تو عین وقت پر اور پھر پردے کی بھی یون لگائین گی آج تک مین نے اپنے میر صاحب کو کسی دن اشتیاق یا حکومت یا ضرورت سے نہین بلوایا تھا مگر یہ باتین سکر مجھے بجز اس کے کوئی چارہ نہ ہوا کہ انھین گھر مین آنے کے وقت سے پہلے بلوا بھیجون اور چوری سے بلوا بھیجون یہ خیال کرکے مین رحمت کے پاس گئی اور اُن کو الگ لے جاکر کہا کہ جس طرح سے ہو تم میری خاطر سے ذرا باہر چلی جاؤ اور اُن کو بلا لاؤ مجھے ایک ضروری بات کہنا ہے یہ ڈر لگا تھا نہ وہان ایک بات کی دھن لگی ہے آتے کے ساتھ ہی تو سامنے کہنے کو پیام دے دیا جائے گا وہ ایک صاف آدمی ہین مان کی خاطر سے قبول کر لین گے مین اُن کے پیام سے پہلے اُن کی بات کے جواب سکھا دون تا میرا حجاب بدستور باقی رہے اور دربان کا پردہ نہ اٹھے

رحمت بیچاری چادر اوڑھ سر منھ لپیٹ باہر گئین اور اُن کو اپنے ساتھ
لیکر آئین جب سے لڑکی پیدا ہوئی تھی امان جان نے اپنے صاحبزادے
پر سے وہ نقیبہ اُٹھا دی تھی آزاد کر دیا تھا جیسے ہی وہ گھر مین آئے
بیگم صاحب تو تاک لگائے بیٹھی ہی تھین جھٹ پکارا ادھر آؤ آج سویرے
سے کیون چلے آئے انھون نے کہا کہ کتاب لینے کو آیا ہون رحمت نے
کہہ دیا تھا کہ ایک ضروری کام ہے پہلے بیوی کے پاس جائیے گا اور آنکے
بلانے کا نام نہ لیجیے گا اُس کے علاوہ وہ خود جانتے تھے کہ ہر روز یہ تھکا
فضیحتی کیا کرتی ہین کوئی دن ناغہ نہین جاتا اگر بیوی کے بلانے کو کہونگا
تو وہ ضرور سمجھ جائینگی کہ کوئی نہ کوئی میری ہی بات کہنے کو بلایا ہے الغرض
کتاب لینے کا بہانہ کر کے وہ قدم اُٹھائے بیٹھکی مین آئے پوچھا کیا ہے
مین نے کہا ذرا بیٹھ جاؤ وہ پانون لٹکائے جوتا پہنے سامنے پلنگ پر
بیٹھ گئے مین نے مختصر واقعہ کہہ کر کہا کہ اگر امان جان تم سے میرے
سامنے کر دینے کے بارے مین کچھ کہین تو تم صاف انکار کر دینا زیادہ
بجہ ہون کہنا کہ آپ اس کے عوض مین اپنی لڑکی کو مجھسے چھپایئے گو
وہ میری حقیقی بہن ہے مگر مین خوش ہون لیکن اپنی بیوی کو مین سامنے
نہین کرون گا خبردار نہ ماننا وہ آج اس بات پر اڑی بیٹھی ہین کہ شہریار دولہا
سے پردہ اُٹھ جائے اتنی دیر مین انھون نے کئی دفعہ جھک جھک کر
انگنائی کی طرف دیکھا کہ کہین امان جان نہ ٹوہ لینے کو آئی ہون کہ بات
کا بتنگڑ بن جائے ذکر تمام ہوتے ہی جلدی سے کتاب لیکر باہر چلے گئے

تھوڑی دیر مین آنے کا وقت آیا گھر مین آئے کتابین رکھکر جیسے ہی تختون
پر جا کر بیٹھے اُنھون نے دسترخوان کھولنے سے پہلے پردے کا دفتر کھولا
وہ سب سنا کیے ساری پٹی پڑھکر بھلا دی کہا تو یہ کہا کہ اماں سامنے کر دینا
تو اچھا نہین بیگم صاحب ہوئی بیٹیا سامنا اچھا نہین اور رکانا پردا اچھا
ایک گھر کا واسطہ ایک نہ ایک دن غیب سے سامنا ہو جائے گا وہ
بہتر تم کو کبھی عقل نہ آئے گی پڑھکر گدھے پر کتابین لادی ہین۔ کیا۔ نہ
بات کا اونچ نیچ دیکھتے نہ سوچتے سمجھتے ہو آدمی وہ بات کرے جس مین
اپنی بات رہے وہ یہ تقریر سنکر منطق کے زور سے ہر بات کا نتیجہ
نکالنے مین مصروف ہوئے اور اُنھون نے بولو جواب دو کہہ کر
اُن کا دماغ کھا لیا میرے منع کرنے کا بھی خیال تھا کہا کہ اس وقت
میرا دماغ صحیح نہین سوچ کر جواب دون گا کہا دو چار برس کے بعد
اُنھون کہا کہ جی نہین کل پرسون تک اس کہنے سے تھوڑا سا اطمینان
ہوا دسترخوان بچھا نوالہ حلق سے اُترتے ہی دور کی سوجھی مسکرا کر کہا
کہ شہزادی بنی سے تو کہین نہین پوچھنے پر رکھا ہے میری خوشی وہ کیون
ہونے دین گی اُنھون نے کہا کہ جی نہین اُنھین ان باتون سے کیا
کہا کہ ہان کہین ایسا غضب بھی نہ کرنا وہ میری ضد سے کبھی راضی نہ ہونگی
یہ سب باتین مین نے اپنے کانون سے سنین جب وہ کھانا کھا کر سونے کو
آئے تو مجھے پکارا کہ کیا سوتی ہو مین نے کہا کہ نہین تو کہا تم نے اپنے
نزدیک سامنے ہونے مین کیا قباحت تجویز کی ہے کیا عزیزون کے

کوئی سامنے نہین ہوتا مین نے کہا پہلے پردے کی قباحتین تم کہو اُسکے بعد مین سامنے ہونے کی برائیان کہون گی کہا پردے مین ایک یہی قباحت کیا کم ہے کہ کسی روز تمھارے اُن کے مُڈبھیڑ ہو جائے مین نے کہا کیون ہو گی مجھے قسم لو جو صحنچی سے قدم باہر نکالون ایک پاٸخانہ تم اس طرف اور بنوا دو امان جان روپیہ نہ دینگی مین دونگی ممکن نہین جو زندگی بھر میرا اُن کا سامنا ہو کہا ہان تمام زمانے کی مشکلین اُٹھاؤ اور سہل بات نہ کرو شاید تم نے سُن لیا ہے کہ امان جان کی مرضی ہے اسی سے تم اس کے خلاف کرنے پر مجھے مجبور کرکے حجتین پیش کر رہی ہو مین نے کہا توبہ اُن سے ضد کر کے مین کہان رہون گی صرف انجام کے خیال سے کہتی ہون کہ جب سامنا ہوا تو پانون پھیلے گا وہ آئے جائین گے امان جان بات مین بات پیدا کرتی ہین ایسا نہ ہو کہین خدا نہ کرے کوئی تہمت دھر دین اول تو سامنا ہی نہ ہو اور اگر ہو تو میری حد مین نہ آئین دور کی صاحب سلامت رکھین غیر مرد سے نہ میری آنکھ چار ہو گی نہ اُس کو پاس بٹھلنے کا کوئی موقع ہے میری اس جواہر مین تولنے کی تقریر کا اُنھون نے جواب دیا کہ تمھین وہم خبط ہے اس کی دوا لقمان کے پاس بھی نہین خواہ مخواہ تصور و خیال کے گھوڑے دوڑاتی ہو کچھ بھی نہین ہو گا تم بکا کرو مین اُن سے کل کہدونگا مین نے کہا تمھین اختیار ہے تم ایک چار کے سامنے کر دو مین عذر نہین کر سکتی مالک ہو لیکن یہ بات اچھی نہین انجام اس کا بہت بُرا ہے یاد رکھو کہ ایک نہ ایک دن ملال دھرا ہوا ہے شیطان ایسے ہی ایسے موقعون پر

آکو دتلا ہے اور رسوا کردیتا ہے یہ تم اپنے ہاتھ سے اُس کے آنے کا رستہ
کر رہے ہو دیکھو باز آؤ اور جو مین کہہ چکی ہون یہی اُن سے کل لکھکر جواب
صاف دیدو قطعی انکار کرو کہ یہ امر شدنی نہین جس مین اُنھین پھر کہنے
اور سمجھانے بجھانے کا موقع نہ ملے دو روز تک طرح طرح سے سمجھایا
صاف صاف کہہ دیا کہ میری تمھاری دونون کی رسوائی ہوگی اُنھون
نے نہ مانا اور تیسرے دن مان کی خوشی کے لیے کہہ دیا کہ اگر آپ
کی یہی مرضی ہے تو کیا مضایقہ سامنے کر دیجیے یہ سنتے ہی اُنھون
نے بلائین لین اور کہا کہ میرا بچا کیسا کہا مانتا ہے پھر خوشی کے مارے
خود ہی زینے کے پاس دوڑی گئین اور داماد کو لیکر لڑکے کو بلایا پھر
سب ملکر میری صحنچی مین آئے مین اُس وقت صابرہ کو دودھ پلا رہی
تھی کہ اچانک یہ سب پہونچے یقین ماننا کہ اُسی دن سے دودھ خشک
ہوگیا اور اس قدر مجھے شرم و غیرت آئی کہ سارا بدن کانپنے لگا جیسے
لرزے کا بخار چڑھا اُنھون نے خوشی خوشی داماد سے سلام کرایا
اتنی عمر مین مجھسے ہنس کے اُنھون نے بات نہین کی تھی سو اُس
دن کے اور مجھے بھی کوئی بات اُن کی ایسی بُری نہین لگی تھی جیسا
بے کہے چلے آنا اُس دن بُرا معلوم ہوا مگر چار اہی کیا تھا سب آئے
بیٹھے مین اُٹھ گئی اور لڑکی کو دے کر پھر آبیٹھی پان بنا کر سب کو دیے
آج امان جان نے بھی مسکرا کر پان لیا اور ہنس ہنس کر چبا چبا کر
باتین کین بڑی دیر تک داماد کو لیے بیٹھی رہین اس مین بیٹی کو بلوایا وہ

وہ باغ باغ آئین ماں کے گلے لگین میرے گلے ملین بختاور اور چھو چھو سے کہلوا بھیجا وہ آئین پھر لونڈی سے میاں کو بلوا بھیجا مولوی صاحب تشریف لائے بیوی کی نظر عنایت مجھپر دیکھکر وہ بھی متبسم ہوئے اور فرمایا کہ چلو اچھا کیا سامنے ہونے سے رشتۂ قرابت مضبوط ہوتا ہے محبت بڑھتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عزیزدار ہین دوسرے کے دل مین گھر ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہمین اپنا سمجھتے ہین پردے کا جھگڑا بکھیڑا نہین رہتا بیوی نے ہان مین ہان ملائی اپنی تعریف ہونے سے خوش ہوئین پھر سب اُٹھ کر چلے اُس دن خوشی مین آکر بیگم صاحب نے فرمایا کہ شہزادی بنی اب سب ملکر کھانا ایک ہی جگہ کھایا کرین تو اچھا ہے۔ یہ پھوٹ پھٹک کیسی تین تیرہ ہوکر کھانا کیا معنی مین نے اس کا بھی جواب نہ دیا وہ فرماتی ہوئی چلی گئین اُن کے جانے کے بعد مین نے شہریار دولھا کی وضع طرح پر جو غور کیا تو جو جو خیال یاد آیا ہے مجھے ہوئے تھے درجۂ یقین پر جا پہنچے گُتھے دار دو انگل کی دو پلڑی ٹوپی جو پوری مانگ کو بھی نہین چھپا سکتی تھی سلائی سے بنے ہوئے گھونگروالے بال جن مین ڈھیرون تیل چڑا ہوا جامدانی کا چست انگرکھا کوڑی پر چولی بابر لوٹ کا رنگا ہوا کرتا آنکھون مین گہرا گہرا سرمہ پانون کی ہوٹون پر لالی ریخون مین مسی ہاتھون مین مہندی دونون چھنگلیون مین دس بارہ انگوٹھیان ریشمی رومال اودے گرنٹ کا چوڑی دار گھٹنا کا مدار بوٹ پیرون مین چھلے بازوؤن پر جوشن اور انڈویان دونون کانون مین عطر کی ڈوبی روئی گلے مین کالے ریشم کی سیلی گلنار رہا جن مین

خلال بڑی بڑی مونچھین چھوٹی چھوٹی داڑھی اُن کے جانے کے بعد
مجھے سخت اُلجھن رہی اور دیر تک سر جھکائے انجام کو سوچا کی کہ دیکھیے
کیا ہوتا ہے ایسے وضعدار کا سامنا اچھا نہین جن کی طبیعت اور پسند
سے طرح طرح کے فسادات پیدا ہین بُری باتون پر اُن کی نگاہ بہت
مائل ہوتی ہے اس انتشار مین جو میرے آڑے آئی وہ عقل تھی جسنے
مجھے اس خیالات فاسد اور غم آیندہ سے بچایا اطمینان کی تسکین
دکھا کر اُس نحس صورت کو میرے دل سے نکالا اور اُس سے مفر اور
پرہیز کی راہین اور تدبیرین بتا سکھا کر مجھے سنبھالا کچھ چہرے کی
بیرونقی دل کی گتھی کم ہوئی ہے کہ کھانے کا وقت آیا حکم تو پہلے ہی
صادر ہو چکا تھا اُس پر اپنے لڑکے کو کڑا پیادہ سمجھکر بھیجا وہ مجھے آکر
لے گئے مجبوری اور معذوری سے گئی کھانا کھایا تو ہاتھ دھونے کے لیے
سب اُٹھ جایا کرتے تھے اُس دن سے تسلا آنے لگا اور وہین
بیٹھے بیٹھے سب نے ہاتھ دھوئے مین نے اُٹھنے کا ارادہ کیا اماں جان
نے روکا ٹھہرنا پڑا اب روز دو وقت کی یکجائی اور گھڑیون کی نشست
ہونے لگی مجھے اس محبت سے اُن کی وہ دشمنی ہزار درجے اچھی
معلوم ہوتی تھی اس لیے کہ نہ کسی نامحرم کا سامنا تھا نہ دونون وقت
غم کا کھانا دو چار مہینے اسی طرح سے گذرے ہزار ہزار چاہا اور اُن کے
بگڑنے کی تدبیرین کین جو باتین کبھی نہ کی تھین وہ کین مگر بیگم صاحب کو
کوئی بات بُری نہ لگی نباہتی چلی گئین نئی بات کا بُرا نہ معلوم ہونا اور کسی

کی عادت بدلنے کا اثر نہ پڑنا یہ بھی اُنھین کے اختیار کی بات تھی دوسرے
ین مین نے یہ صفت نہین دیکھی نہ جواب سُن کر بگڑین نہ سرتابی وعدول حکمی
پر غصہ آیا نہ کہا نہ ماننے پر ملال فرمایا روز بروز محبت کو ترقی ہوتی چلی گئی اور
مزاج کی باگ بالکل اور طرف پھیر دی معلوم ہوتا تھا کہ یہ وہ ہئین نہین
مجھے ان بیجا باتون کے کرنے مین گو ایک دقت پڑی مگر ضرورت سے ناچار
تھی جب کچھ اثر نہ ہوا تو عادت بگڑنے کے ڈر سے جھک مار کر مین نے
اُنھین خود ہی چھوڑ دیا اور تھک کر بیٹھ رہی میان کے مزاج کا ہمیشہ سے
جو انداز تھا تھا ایک دن بیٹھے بیٹھے کمبخت خیال جو اُدھر دوڑ گیا اس مین
بھی کچھ نامعلوم سا فرق دکھائی دیا دن گذرنے اور مدت بڑھنے کے ساتھ
وہ بھی بڑھتا گیا بچہ پھرنے پر پیٹ کا جیسے شک وشبہ جاتا رہتا ہے
وہی یہان بھی ہوا امان جان تے تو ایک خاص ضرورت اور اپنی غرض
سے دل پر جبر کر کے اپنی خصلت کو بدلا تھا بے کسی ضرورت ومصلحت وسبب
کے میان کے تیور بدلے اور نگاہ پھری دیکھ کر مین پہر دن اسی مین غلطان
پیچان رہنے لگی ایک دن میرے خیال مین یہ بات گذری کہ اہا مین نے
جو اُن کی امان کی نسبت دو چار مرتبہ کہا سُنا اور ایک آدھ شکایت
کی ہے بگڑی ہون شاید اس کا اُنھین ملال ہوا ہے اور اُسے دل
مین لیکر پالا ہے اب وہ پروان چڑھا یہ فقط میری نازک خیالی تھی
آخر کو معلوم ہوا کہ وہ بات ہی اور ہے مین نے اپنے اس بیان کے
عنوان اور تقریر کے اُن پہلوؤن کو دل مین سوچنا شروع کیا کہ جن کے

ذریعے سے بات نہ بڑھتی اور دفعیہ معقول ہو جاتا ہین اسی ادھیڑبن مین
تھی اور وقت ڈھونڈہ رہی تھی تاہو اس سے نہ ملا کہ آپ کے خود بادولت
بے کسی کے ور غلانتے اور اشتعالک کے خود ہی رک کر الگ الگ
رہتے تھے ایک دن عابدہ کو بیٹھی کھانا کھلا رہی ہون رحمت سے
پانی مانگا وہ جو آئین تو تین بھرے جام لے کر دونون آنکھون مین اسقدر
آنسو بھرے تھے کہ بے ہلے ڈلے گرے پڑتے تھے کٹوری لے کر
مین نے کہا کہ خیر تو ہے انھون نے کچھ جواب نہ دیا اور ٹل گیئن آنسو
پونچھ کر پلیٹ آئین اور کٹوری لے کر پھر چلین مین نے کہا بوا رحمت
تمھین میرے سر کی قسم کیا بات ہے کچھ کہو تو سہی کہا کہ ہان بیوی
آپ ہی خدا کے ڈر کا منھ مین قفل لگا دو اور آپ ہی اپنی محبت کی
کنجی سے اُس کے کھولنے کو کہو ہم تو آپ کے یہان آکر کہین کے
بھی نہ رہے چار باتین آپ کے صدقے مین اپنی طرف سے زیادہ
جان کر وہ مخمصے مین پڑے کہ توبہ زبان کھولین خدا کے گنہگار بنین
نہ کھولین گھٹ گھٹ کر جان دین آپ کی صحبت سے ذرا ظہور عقل
مل گئی ہے اُس نے وہ اگر مگر مین اُلجھا رکھا ہے کہ نکل ہی نہین سکتے بات
کو دیکھتے ہین اُس کے انجام کو دیکھتے ہین بال کی کھال کھینچتے ہین
پہرون سوچ مین گذر جاتے ہین۔ یہان آکر تو اور بھی ہماری جان پر آفت
ٹوٹی شہتیری مار پڑ رہی ہے اور ہونٹ نہین ہلا سکتے خدا معلوم کیسے
اعمال ہین جن کا بھگتان ابھی سے بھگتنا پڑا نوج کوئی ایسا کمبخت ہو

سب طرح سے اُس کا شکر ہے ایک پخ ایسی موئی دنیا نے لگادی
ہے کہ جس سے زندگی دوبھر ہو گئی کہین موت بکتی ہوتی تو زہر کی طرح
منگوا رکھی ہوتی سنکھیا کھا کر حرام موت مرنا ہو گا نہین تو یہ بہت سہل
تدبیر تھی مین نے کہا کہ تم نے تو باتون کا ایک باغ لگادیا مطلب کی
کہو ان مین سے کچھ تو مین سمجھی کچھ بالکل نہین سمجھی کہا کہ بیوی خدا کے لیے
ورا رات دن کمرے ہی مین نہ بیٹھی رہا کرو باہر نکل کر جاتی دنیا کو بھی دیکھ
لیا کرو تم نے تو اللہ رکھے ایک کوتے کو جو پکڑا تو باہر ہی نکلنا چھوڑ دیا
نہ ہوا کے بدلنے کی خبر ہے نہ فصل کے آنے جانے کی جاڑا گرمی
برسات سب دنون مین وہی کونا وہی کمرہ وہی تم مین نے کہا کہ آخر
باہر نکل کر کیا کرون اور جب ضرورت ہوتی ہے تو آتی بھی ہون ہر وقت
تو مین انگنائی مین کھڑی رہنے سے رہی کہ سب کام چھوڑ کے یہی ایک
کام اپنے اوپر واجب کر لون کہا کہ یہ کون کہتا ہے کھڑے کھڑے دو چار
پھیرے کیے اِدھر اُدھر دیکھا پھر اپنے کمرے مین چلے آئے ہر وقت
کیون کھڑی رہیے یہان زبان کے آگے خندق ہے جو چاہا منھ سے
کہہ دیا دوسرے کا دل دکھاتے عیب لگاتے کچھ خرچ تھوڑی ہوتا ہے
مین نے کہا کہ اگر تم اسی کے لیے روتی تھین تو خیر مین تمھاری خاطر سے
دن مین دو چار مرتبہ ایسا بھی کر لیا کرون گی کہا کہ رونا تو اپنے اعمال
کا تھا کہ دیکھیے مر کر کیا گذرتی ہے دنیا مین جیتے جی جب یہ حال ہے
تو قبر مین کیا ہونا ہے یہ کہہ کر وہ چلی گئین اور مجھے رحمت کے اس کہنے

سے خیال ہوا کہ شاید اُدھر کچھ میری باتین رہتی ہین انھین کو انھون
نے کہا ہے وہان بات ہی اور تھی بیگم صاحب کا تو مزاج ایسا بدل گیا تھا
کہ گرمی سے جاڑا ہو گئی تھین نہ وہ تیزی تھی نہ حرارت نہ گرم اکھڑون
کے لو کے تھپے نہ دل جلانے کی ہوائین میان کی طرف سے ایک
خارشہ تھا پھر وہ بھی کچھ ایسا نہ تھا کیونکہ اُن کی طبیعت کا انداز ہمیشہ سے
ایسا ہی تھا اُس زمانے مین جیسا ذرا ظہور بگڑ گیا تھا ویسا پہلے بھی کئی دفعہ
بگڑ چکا تھا جب ان دونون صاحبون کی طرف سے کوئی بات ہاتھ نہ لگی
تو اور طرف ڈھونڈھنے کو چلی ہین اسی فکر مین بیٹھی ہوئی ہون کہ شہر بانو دلہا
بھابھی جان بندگی عرض کہتے مسکراتے نازل ہوئے چہرے کو فق
رنگت کو بیقرار دیکھکر پوچھا کیون آپ کا مزاج کیسا ہے مین نے کہا
کہ اچھی ہون پانچ چھ مہینے کے زمانے مین اب اُنھون نے بیٹھ بیٹھکر
اور آ آکر مجھسے بات بھی کرائی اور ہوا و ہوس بڑھا یا زیادہ لحاظ و حجاب
اس مصلحت سے نہ کیا کہ اماں جان کہین کوئی لم نہ لگا دین اور شرم کی
بھی دو تین مہینے تو سلام کا جواب تک نہین دیا بات کیسی رفتہ رفتہ
سب ہی کچھ کرنا پڑا اب نوبت خاطر مدارات تک کی پہونچ گئی پان دینا
سلام لینا جواب دینا خیر خبر پوچھنا فرض ہو گیا اُنھون نے کھانے کے
وقتون کے علاوہ بھی دن مین دو ایک دفعہ آنا مستحب سمجھ لیا کبھی
گرنٹ نئی نئی وضع کی لیے چلے آتے ہین کبھی گاچ لاہی شربتی ململ
دکھانے کو مستعد کھڑے ہین ڈھونڈھ ڈھونڈھکر ایسی اچھی اچھی چیزین

لاتے ہین کہ آدمی دیکھا کرے نہ لینا ہو تو بھی لے لے گو پہلے ہی روز
مین نے اُن سے کہہ دیا تھا کہ بھائی اللہ رکھے امان جان کو میرا کھانا کپڑا
اُن کے سر ہے مجھے لینے دینے سے کیا جیسا اُن کا جی چاہے ویسا
بنوا دین ایک دن اُن کے اصرار سے پوچھنے پر مین نے ایک پھولدار اطلس
کی تعریف کی اس کے پہلے ایک دن وہ یہ بھی کہہ چکے تھے کہ آپ
پسند کر لیجیے مین تو لا دون گا مجھے اس اپنے کہنے کا خیال نہ آیا وہ اطلس
لیے امان جان کے پاس گئے کہا کہ آپ کی بہو نے یہ پسند کی ہے
ایک پائجامے کی لے دیجیے انھون نے کہا کہ ابھی روپیہ نہین ہے
کہا کہ مین قرض لا دون گا وہ چپ ہو رہین یہ بیوی کو پسند کرا کے بنوا لکھوا کر
ایک پائجامے کی اطلس لے آئے اور میرے آگے لا کر پھینک دی مین
نے قیمت پوچھی کہا آپ کو کیا مین امان جان سے لے لونگا یہ بات
اُن کو نہایت ناگوار گذری اور داماد سے ایک ملال ہوا اور کیونکر ناگوار
نہ ہوتا کہ داماد کا واسطہ تیس روپیہ کا پائجامہ دیتی ہین تو نقصان عظیم
ہوتا ہے نہین دیتی ہین تو غیرت نہین قبول کرتی طبیعت کا یہ حال کہ
دوسرا برس میری شادی کو ہونے آیا اور انھون نے جوتے تک کی خبر
نہین لی جوڑے اور پوشاک کیسی مین نے چار گے دکھانے اور اُن
لوگون کا نام کرنے کو سو روپیہ میان کو دے کے ابا جان کی معرفت
سے دلائیان رضائیان پانچ سات جوڑے بچھون سمیت بنوائے وہ روپیہ
ابا جان نے بدفعات مجھے واپس دے لیکن بیگم صاحب کو مطلق خیال

نہ آیا ایک دفعہ مولوی صاحب نے کہا بھی تو جواب دیا کہ کیا کچھ محتاج گھر کی لڑکی ہے ننگی بچی آئی اوڑھنے پہننے کو نہین نصیب کیا دھاڑ کیا پڑی ہے بنوا دیا جائے گا یونہین ٹالا یہان تک کہ سال پلٹا وہ سرانجام ہونے کے قریب آیا اب چوتھی کے جوتے بین بھی دم نہین رہا لفافیہ تو وہ بنا ہی تھا دو سال پہننے سے جھوڑے نکل آئے سلمہ ستارہ خاک مین ملگیا اندر سے سوت نکل کر کھوسٹرا ہو گیا ایک تو سجا ہرا دوسرے دن زیادہ کٹے مری گھونس کو کھنیچتی پھرتی تھی آخر اس کی یہ بے جنتی دیکھکر میرے دل مین آیا کہ شہر یار دولھا چیز اچھی لاتے ہین لاؤ اُنھین سے منگوالون ساجدہ بیگم کو بلا کر قرض کر کے مین نے دو روپے دے کر کہا کہ اپنے میان سے ایک گینی اسی خوبصورت گرگابی منگوا دو اُنھون نے روپے پھیر دیے اور کہا کہ روپیہ کی کیا جلدی پڑی ہے جب آئے اور پسند ہو جائے اُس وقت دے دیجیے گا بہت کہا نہ مانا مین چپ ہو رہی اُسی دن اس اطلس کا ٹکڑا لیے ہوئے امان جان کے پاس گئی وہ اور اُن کی بڑی بہو بڑے دالان مین بیٹھی ہوئی تھین مین نے رومال سے وہ ٹکڑا نکال کر اُن کے آگے رکھ دیا اور ساری حقیقت بیان کی پھر اُسی رومال سے روپیہ کھول کر دیے کہ آپ اپنے ہاتھ سے بھائی شہر یار دولھا کو دیجیے مین نے اُن کی خاطر اور بار بار کے تقاضے سے تعریف کی وہ مجھے پسند ہے اگر آپ کو ناگوار نہ گذرے تو یہ روپیہ حاضر ہین ورنہ جیسا آپ مناسب جانین اُنھین سے مین نے قیمت و قرض کا حال سنا خدا کی قسم مین نے

نہ فرمایش کر کے منگائی نہ کسی اور غرض سے تعریف کی اُنھون نے مُسکرا کر
میری طرف دیکھا بڑی بہو نے وہ ٹکڑا اُٹھا کر بے دھڑک کہا کہ اماں جان یہ تو
مین لون گی وہ بولین کہ اچھا تمھین لے لو اِن کے تو پسند بھی نہین ہے
مین نے بھی کہا کہ آپ کے پسند آئے تو حاضر ہے کہا ووئی تم تو اس طرح
سے کہتی ہو گویا تمھارا مال ہے کہا کہین سے لائی ہو مین جیکی وہان سے
روپیہ اور رومال لے کر اُٹھ آئی بات کا جواب بات ہے مگر مین نے طرح
دی آج پہلی بسم اللہ اُنھون نے یہ کی اگر ٹوک دون تو اچھی رہون
لیکن میری آنکھ مین تو مروت اس قدر خدا نے دے دی تھی کہ جسے
مین ہی جانتی ہون یہ صاحب اُن کے بڑے لڑکے مولوی سید سجاد حسین
کی بیوی تھین جب سے شوہر اُن کے مر گئے تھے چڑھی بارگاہ ہو گئی تھی
خود مختاری کے علاوہ ذرا آزاد مزاج اور بیباک بھی تھین مین نے
اُن کے تیور اُس وقت کی چلی کٹی سے پہچانا کہ بے بہے شاید انھین
کی نسبت رحمت نے اُس دن کہا تھا اب مجھے بھی اس کے کھوج
کی حاجت ہوئی اور جو کچھ دیکھا وہ بظاہر ناگفتہ بہ ہے مگر مین قسم کھا کر
کہتی ہون کہ سوا ایک بیباکی کے اُن کے مزاج مین اور کوئی بات نہ
تھی ساس کی خاطر اور اُس کی پاسداری دیور کی محبت سے اُنھون نے
اپنے سر بہت بھاری الزام لیا جو انھین کے سسرال والون کی
بدنیتی پر محمول ہے مجھسے جس نے کہا مین نے ٹکڑا توڑ کے اُس کے ہاتھ مین
رکھدیا اور صاف کہا کہ کوئی قرآن کا جامہ بھی پہن کر آئے گا تو مین یقین نہ

ماؤن گی آدمیون کو بھی نہایت تاکید سے مین نے روکا اور حلق دبایا کہ کسی
نے سانس تک نہ لی کہنے والون نے آپ ہی مجھسے کہا آپ ہی اُن کو
اُبھارا کہ اُنھین ایسا ایسا گمان ہے اُنھون نے ضد کے مارے اپنی
اس محبت وحالت کو اور بڑھایا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ اباجان
نے ایک دن بے ترکیب بات دیکھکر اپنے لڑکے کو الگ لے جاکر
بڑی لعنت ملامت کی اور سمجھاکر قسمین دین اُنھون نے ساری کیفیت
باپ سے بیان کی کہ امان جان نے اپنی چھوٹی بہو کے جلانے کو یہ باتین
کی تھین اُنھین کے طفیل سے اس حد تک اب پہونچین کہ وہ مجھسے
ہنسنے لگین اور آپ کو شبہہ ہوا اشہد باللہ کہ مین اُنھین اپنی مان جانتا ہون
اور وہ بھی مجھے اپنا چھوٹا بھائی یا فرزند سمجھتی ہین پہلے مجھسے کہا کہ تم اُنکے
ساتھ عقد کرلو خدا و رسول بھی خوش ہون گے میری بھی خوشی ہے مین نے
کہا کہ جناب مجھسے یہ بے ادبی نہ ہوگی تب اُنھون نے کچھ اُن کے
کان بھرے کچھ مجھے اُبھارا دونون کو بے غیرت بنوایا اور ذلیل کرایا
آپ کی چھوٹی بہو بڑی نیک ہین ورنہ غضب ہی ہوجاتا سارا محلہ روشن
ہوتا اور کوئی دوسرا ہوتا جھنڈے پر چڑھاتا جس قدر مشہور ہوا ہماری تادیب
اور تنبیہ کو کافی ہے بس اب آپ اُنھین اُن کے گھر بھجوا دیجیے تاکہ روز
کی آفت اور ذلت جائے اباجان نے اُنھین سمجھاکر آگاہ کیا وہ چلنے کو
تیار رہوئین سارا قصہ ساجدہ بیگم کی زبانی مین نے سُنا کہ یہ بات یون سے
یون تھی اگر خدا نہ کرے میری زبان سے کچھ نکل جاتا تو آج مین مفت

چنی بیگم دلھن صاحب کی گنہگار ہوتی چلتے وقت جب مین ملنے گوگئی انھون
نے گلے سے لگایا اور کہا کہ تمھارا پاجامہ امان جان پاس رکھا ہے ضرور
لے لینا اور بہن خدا کے لیے میری اُس دن کی نالایقی کو معاف کرنا مین
نے تمھین بہت بڑھکر ایک بات کہی تھی کل امان جان پائخانے
مین تھین ابا جان نے تمھاری ساری بیگناہی کی داستان اور اُنکی زیادتی
کی کہانی بیان کر کے مجھسے کہا کہ تم پر کیا پتھر پڑے تھے کہ تم نے بے سمجھے
بوجھے اپنے تئین مطعون کرایا اگر شہزادی بنی سے بدلا لینا ہی منظور تھا
اور تمھارے نزدیک وہ ساس کے فرمانے کے بموجب قابل جلانے ہی
کے تھی تو کیا دنیا مین سوا اس تدبیر کے دوسری تدبیر نہ تھی خدا کی قسم
بہن یہ سنتے ہی میری آنکھین کھل گئین اور پردے آنکھ پر سے اُٹھ گئے
خدا کے لیے میری خطا بخش دینا شاید دوبارا ملاقات نہ ہو زندگی کا کچھ
اعتبار نہین مین نے ہنس کر کہا کہ انشاءاللہ ہزار دفعہ ملاقات ہوگی کہا
خدا نہ کرے اب تم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑتے ہین لے جلدی خطا معاف
کرو مین نے کہا کہ خطا کیسی آپ نے میری خطا کیا کی اور اگر کی تو مین نے
معاف کی میرے خدا نے معاف کی وہ پھر میرے گلے لگ کر سوار ہوگئین
مجھے اُن کی ایک بات پر کھٹکا ضرور ہوا مگر ساتھ ہی یہ بات بھی دل مین
آئی کہ اب یہان نہ آئینگی اُنھون نے وہان جا کر افیون کھالی اور وہ
بھی بہت سی پہر بھر کسی کو معلوم نہ ہوا جب حال کھلا تو اُن کا غیر حال
تھا یہان خبر آتے ہی مین اجازت لے کر پہونچی ہینگ کا غذ جو گیا انڈا کی

کوپل پانی مین پیس کر کوٹ کر پلائی مگر وہ کمبخت اپنا کام کر چکی تھی خاک فائدہ نہ ہوا تھوڑا دن باقی تھا کہ اُن بیگناہ بیوی نے نادانی اور کم علمی کی وجہ سے اپنی لال سی جان اس کالی بلا کے ہاتھوں دے دی جس مشکل اور سختی سے اُن کا دم نکلا ہے اور جو کرب و تعب اُنھون نے اپنے ہاتھ سے مرتے وقت اُٹھایا ہے وہ دیکھا نہ جاتا تھا مین ایسے مقام پر بھی نہایت مضبوط اور دل کی سخت تھی مگر اُن ناشاد کی بوقت مرگ پر بے اختیار ہو کر روئی افسوس ہے کہ غیرت داری کی تو اس قدر کی اور پہلے سمجھ کر کام نہ کیا پھر اتنی دلیری کی اور انجام کو نہ سوچا اگر تھوڑا سا بھی علم ہوتا تو ضرور ہی خوف خدا اتنی بڑی جرات نہ کرنے دیتا یہ حماقت اور جسارت جو اُن سے سرزد ہوئی فقط اُن کی بے علمی کی وجہ سے مگر افسوس اور ہزار افسوس جس وقت مجھے اُنکی جان دینے کا اِس وقت بھی خیال آجاتا ہے دل تھرا جاتا ہے خدا اُن کی اس بیجا حرکت سے درگذرے اور وہ قصور معاف کرے اُن کے تیجے تک رہ کر مین گھر آئی ابا جان نے بڑی بہو کے مرنے کا نہایت غم کیا اور اُسی غم و غصہ مین بیوی کو اُن کا قاتل ٹھہرایا اس پر وہ بہت آزردہ ہوئین اور کئی روز تک میان سے لڑائی رہی بات نہ کی جب شہریار دولھا کو سسرال مین کئی مہینے گذرے تو اُس محلے کے لوگوں سے میل جول ہوا مکان کے قریب کوئی شخص رمّال رہتے تھے اُن کے لڑکون سے بھی راہ و رسم ہوا دو چار ہمسن نماز مغرب کے بعد وہان جمع ہوتے تھے یہ بھی وہان

بیٹھنے لگے اور اُس کو رفتہ رفتہ ترقی ہوئی یہان تک کہ کھانے کا وقت
ٹلنے لگا اکیلے کی وجہ سے ساجدہ بیگم کو ٹھے پر نہ جاتی تھین اور دوسرے
وہ کھانا بھی کھا کے نہین جاتے تھے پانچ چار روز تو امان جان چپ رہین
ایک دن اتفاق سے وہ ٹھیک کھانے کے وقت آ گئے دیکھتے کے
ساتھی اُنھون نے آڑے ہاتھون لیا اور اُلٹی سیدھی سنانا شروع کی
اول تو وہ اس دن سویرے آئے تھے کہنا ہی بے موقع تھا اور اگر
کہنا تھا تو ایک طریقے سے کہا ہوتا جس طرح بڑے بوڑھے کہتے ہین اُنھون
نے تو طعنون کے وار لگانا شروع کیے کہا کہ بس وہین جاؤ خلاف وضع
کرنا کیسا آج کیا ہے جو کھانے کے وقت پسلی پھڑکی خوب پیٹ سے
پانون نکالے مجھے نہین معلوم تھا کہ تم بھی میری جان کھانے والون مین
ہو گے ایک ہی آفت توڑنے کو میری جان پر کیا کم تھی کہ تم دوسرے
قہر ڈھانے کو اور نازل ہوئے کیا معلوم تھا کہ پاس رہ کر پہلو مین بیٹھکر
کلیجہ چاٹو گے تم ہرگز اس قابل نہ تھے کہ سر چڑھائے جاؤ ہماری محبت اور
احسان دیکھو اور اپنی نالائقی اور چھچھورے پن پر نظر کرو یہ آدھی آدھی
رات گئے تک باہر رہنے کے کیا معنی ہم نے تمھین گھر کے لیے بلایا ہے
کہ دربار کے لیے چار گھڑی دن رہا اور بن سنور کر تم اینڈتے بررتے
نکل گئے گئے بارہ بجے آئے کچھ میرا گھر بھٹیارخانہ بنایا ہے کہ جب
جی چاہا آئے تن تن کے ہتے مارے اور مُنڈیا مروڑ کے پڑ رہے جب
بارہ بجے تھکے تھکائے آؤ گے اپنے سر پیر کی تو خبر نہ رہتی ہو گی جورو کیسی

اور جانا کیسا وہ بدنصیب تمھارے انتظار مین اپنی نیند بھوک کھوے آدھی رات
تک بیٹھی جاگا کرے اور تم بات نہ پوچھو بڑے غیرت دار ناک والے معلوم
ہوتے ہو سبحان اللہ کیا کہنا خوب خوب گن پیٹ مین بھرے ہین وہ باتو ہاتھ
دھو کر آتے تھے یہ باتین سنتے ہی اُلٹے پاؤن پلٹ کر کوٹھے پر جا کر سو رہے
بیوی نے بھی کھانا نہین کھایا جب سب کھا چکے تو وہ اُن کا کھانا
لے کر گئین مگر انھون نے نہ کھایا دونون کے دونون بھوکے پڑ رہے مجھے
ساجدہ بیگم کے فاقے سے رہنے کا حال تو صبح کو معلوم ہوا لیکن شہریار دولھا
کے جلدی سے ہاتھ دھو کر آنے اور مایوس خاموش پلٹ جانے پر
دیر تک اندر سے دل کڑھا کیا صبح کو ساجدہ امان جان کے پاس ہو کر
میرے پاس آئین اور کہا کہ رات کو اُنھون نے کھانا نہین کھایا بڑی
دیر تک جاگا کیے اور اس وقت جانے کی تیاری کر رہے ہین میری
بھابھی مین قربان جاؤن کسی ترکیب سے اُنھین روک لیجیے پھر چاہے
کل یا پرسون غصہ کم ہونے پر چلے جائین مگر آج نہ جائین امان جان تو بیدھڑک
جو منھ مین آتا ہے نکال ڈالتی ہین داماد اور نیا داماد کیون نہ ہنسنے لگا مین نے
کہا کہ جو تم کہو وہ مین کردن کہا ذرا کوٹھے پر میرے ساتھ چلیے مین اُن کی
خاطر سے کوٹھے پر گئی دیکھا تو وہ اپنی گٹھری بقچی باندھ رہے ہین میں نے کہا
کیون خیر تو ہے بھائی شہریار دولھا اس وقت کاہے کی تیاری کر رہے
ہو کہا بھابھی جان بس اب یہان رہنا بالکل نامناسب ہے رات کی
بات کیا آپ بھول گئین مین نے کہا واللہ تو اُس بات کی کچھ آفت توڑنیوالی

ہی کے نام سے ہوئی تھی تم مرد ہو کر ایک ہی دن مین ہمت ہار گئے جی چھوڑ دیا
نہ بیوی کا خیال رہا نہ اپنی بات کا لوگ سُن کر کیا کہین گے بڑے بوڑھے
یوہین دل جلا کے کہتے ہین اگر دل نہ جلائین تو ناگوار کیون ہو اور بے ناگوار
ہوئے کوئی اپنی عادت چھوڑے کیون جب تک تم نہین آئے تھے کچھ کام
نہ تھا اب یہان آکر رہے جانا نہین اچھا معلوم ہوتا اگر جانا ہی منظور رہے تو
دو چار روز بعد جانا ابھی نہ جاؤ کہا بھابھی جان دو چار روز مین تو دو چار ہزار
فضیحتون کی نوبت پہونچے گی مین نے کہا نہین میرا ذمہ کہ وہ اب کچھ نہ
کہین گی مگر تم بھی بہت رات گئے نہ آیا کرو وہ یہ سُنکر چپ ہوئے مین نے
ساجدہ بیگم سے کہا کہ تم بقچی لے کر اپنے صندوق مین رکھوا اور اُن سے کہا کہ
مین تمھارے لیے کھانا پکواتی ہون خبردار چلے نہ جانا ورنہ مجھے رنج ہوگا
یہ کہہ کے مین چلی اور اشارے سے ساجدہ بیگم کو بلا کر زینے پر یہ سمجھا دیا کہ
تم ہاتھ جوڑ کر منت خوشامد کر کے عذر کرو بالکل صاف ہو جائین گے اور
غصہ دھیرا ہو جائے گا اُدھر اُن بیچاری نے میرا کہا کیا اِدھر مین نے آکر
جلدی جلدی ان کے واسطے پراٹھے پکوائے انڈے تلے بالائی منگائی
دسترخوان بچھا کر دونون صاحبون کو کھانا کھلایا کھانا کھاتے مین انھون
نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ بھابھی جان مین نے آپ کے حکم کو مانا کہ آپ نے
کبھی کبھار کوئی بات فرمائی عدول و انکار کیا کرون آپ کو ناگوار ہوگا لیکن
آپ بھی مجھ پر اتنا احسان کیجیے کہ جب تک مین یہان ہون مجھے وہان کھانے
کو نہ بلائیے گا یا کوٹھے پر بھیج دیجیے گا یا اپنی صحنچی مین بلا کر کھلا دیجیے گا نہ

میری غیرت قبول کرتی ہے نہ آنکھ چار ہوتی ہے مین نے آپ کا بڑا لحاظ کیا جو رک رہا ورنہ اب یہان مین کھڑے پانی نہ پیتا اور ایک آن نہ ٹھہرتا افسوس ہے امان جان نے مجھکو ایسا ذلیل و حقیر بے گھرا بے دما سمجھ لیا کہ جو باتین نہ کہنا چاہیئے تھین وہ کہین نہ عزیزداری کا پاس نہ قرابت کا خیال نہ رشتے کی غیرت افوہ کلیجہ جل جاتا ہے جب یاد آتا ہے کہ اللہ ہم بلا کر اس جھوکم جھوکا کے قابل ہو گئے کس منھ سے بلایا تھا اور کس دل سے اوّل قول سنایا تمام دن گھر مین رہتا ہون کچھ دن رہے البتہ باہر چلا جاتا ہون تو وہ بھی کہین دور نہین دروازے پر ایک میر صاحب رہتے ہین پہلے مجھسے پوچھتین منع کرتین اگر مین عمل نہ کرتا تو جو چاہتین فرماتین انھون نے بے پوچھے گچھے میرے لتّے لے ڈالے دھریان اڑا دین نہ میرے کان ان باتون کے آشنا ہین نہ مین عادی سارے کنبے مین بانکا مشہور ہون سب سے بڑھکر مجھے غم اس کا ہوا کہ آپ کے سامنے ذلیل کیا اور پھر چھٹا اگر بجتا ورڈیوڑھی ہی مین سے آواز دیدے تو مجھے خبر ہو جائے اتنی نزدیک بیٹھتا ہون مگر کہون کس سے پوچھے کس کی بلا دن بھر بند بیٹھے بیٹھے جی گھبرا جاتا ہے کبوتر وہان بٹیر وہان مولوی صاحب کی بدنامی کے خیال سے کنکوا نہین اڑاتا خالی رہنے سے دم خفا ہوتا ہے اٹھکر دہان دو گھڑی جا بیٹھتا ہون میری کیا شامت تھی اگر اس روز سیہ کا حال معلوم ہوتا تو مین کیون جاتا نہ ربط بڑھتا نہ ملاقات کرتا انھون نے چھیڑ چھیڑ کر صاحب سلامت کی آتے جاتے ٹوکا دماغ کی تو مجھے لینا نہین آتی آنے جانے لگا پیچھے نشست

ہوئی پانچ چار دن سے اُن کے ہان ایک مہمان کاکوری سے آکر اترے تھے اُن کو شاعری کا خبط ہے تنکے سے ناپ ناپ تقطیع کرتے ہین اُن کی مسخری باتین اور شعر سننے مین دیر ہو جاتی تھی کل وہ چلے گئے مین آٹھ بجے کے بعد اُٹھ آیا یہان آکر مین اپنی سزا کو پہونچا مین نے کہا بھائی تم دل گھبرانے کا تو اس قدر گلا کرتے ہو اور کتاب نہین دیکھتے جس کے دیکھنے سے دل بھی بہلے گا اور چار باتین اچھی ذہن پر چڑھین گی کہا حضرت میرے ساتھ کوئی کتاب نہین گھر پر کبھی کبھی یہ شغل بھی رہتا تھا مین نے کہا تمھین بٹیر کنکوے کبوتر سے کہان مہلت ملتی ہوگی جو تم کتاب دیکھتے ہوگے ہاتم نے اپنے پیچھے کیا کیا بلائین لگائی ہین غیرت تو ماشاء اللہ مزاج مین اسقدر اور شوق ایسے بُرے جنھین غیرت سے کچھ لگاؤ ہی نہین کیا معلوم تم نے یہ کس دل سے کہا کہ کنکوا مین یہان نہین اُڑا سکتا مولوی صاحب کی بدنامی کا اُس مین خیال ہے اور جب بٹیر ہاتھ مین لیکر نکلو گے اُس وقت کیا ہوگا تم تو لکھنے پڑھنے کا شوق کر بھی نہین سکتے دو ہی تو ہاتھ ہین بٹیر کس مین لوگے اور کتاب کس مین لیکر دیکھو گے مین جانتی ہون کہ شاید یہ فقرہ تم نے اوپری دل سے کہہ دیا تمھین مولوی صاحب کا بالکل خیال نہین اگر ہوتا تو شادی کے قبل کی وضع آج تم نہ اختیار کرتے کنکوے ہی کی طرح سے تو آپ کی ٹوپی اور گھٹنا اور اونچی چولی کا انگرکھا بھی ہے کیا اس مین مولوی صاحب نہ بدنام ہون گے اور مولوی صاحب کیسے آدمی کو اپنی ناموری کا خیال چاہیے وہ وضع کبھی نہ اختیار کرے جو اپنے

خاندان یا اپنی شان کے خلاف ہو گیا غضب ہے کہ مولوی صاحب کی
بدنامی یا آزردگی کا خیال کرو اور خدا کا نام ہی نہ لو لہو لعب کی خدا نے
بھی تو ممانعت کی ہے بیز بانون کا ستانا کھیل کود مین وقت گنوانا بڑی
خراب بات ہے کہا اچھا بھابھی جان پھر کون سی وضع اختیار کرون
مین نے کہا چو گوشیہ ٹوپی نیچی چولی کا انگرکھا بر کے پائنچے کا پائجامہ سفید یا سرخ
بوٹ سفید کرتا سفید رومال کہا بہت اچھا آپ کا فرمانا بسر وچشم قبول
کیا انشاء اللہ اب آپ اس وضع سے مجھے نہ دیکھیے گا اور نہ بے وضع
بارے مین یہان سے جاؤن گا کھانا کھا کر کہا کہ اور سب باتون پر تو میرا
دل اُٹھتا ہے نیچی چولی کے انگرکھے پر رُچ نہین ہوتی کچھ اور بتائیے مین
نے کہا میٹھو بھی تم تو اس طرح پوچھ رہے ہو گویا ابھی نیاری کرنے جاتے
ہو کہا تو کیا اس مین آپ کو کچھ شک بھی ہے آپ نے سمجھایا ہی اس طرح
سے ہے کہ میرے دل مین چپھ گیا ایک اماں جان نے سمجھایا تھا معلوم
ہوتا تھا پتھر کھینچ مارا مین نے کہا اب بات بات پر اُن بیچاری کا کیون
ذکر کرتے ہو وہ سیدھی آدمی ہین نہ سات پانچ جانین نہ اونچ نیچ دیکھین
اس کے علاوہ اپنی اپنی بات چیت کا طرز ہے وہ تمھاری میری دونون
کی بڑی ہین گذری بات کا بار بار ذکر سوا اپنا دل دکھانے اور جی جلانے
کے اور کسی کام کا نہین مطلب کی بات کہو تو ہان تمھین نیچی چولی کا انگرکھا
نہین پسند کہا کہ جی پسند کیون نہین ہے مگر ایک دل اُس پر نہین اُٹھتا
مین نے کہا تو اچھا اچکن پہنا کرو چاہے پردے دار چاہے سادی مگر چولی

پنچی ہو کہا بہت اچھا بہت خوب مین نے پان بنا کر میان بیوی کو دیے
وہ کوٹھے پر گیئے مین امان جان کے پاس گئی بیٹھی رہی کھانا کھایا سو رہی
صبح کو کھانا کھا کر شہریار دولھا گھر پر گیئے ڈور کنکوا چھوٹے بھائی کو دیا بٹیر
ایک گھرے دوست کے یہان بھجوا دیے کبوتر محلے والون پر تقسیم کیے
تین چار درزی بٹھا کر جوڑا سلوایا اور اُسے پہن کر چار گھڑی دن رہے گھر
مین آئے بے تکان جو صحنچی مین چلے آئے بدلی ہوئی وضع سے پہلے تو مین جھجکی
پھر پہچان کر مسکرائی جو سہی تو آپ نے جھک کے تسلیم کی مجھے اُن کے اس
کہا ماننے اور اچھا بُرا جاننے پر اُن سے نہایت محبت ہو گئی اور جو کچھ دل
مین تھا اُسی وقت نکل گیا بالکل بے کھٹکے ہو کر اپنے حقیقی بھائی کی طرح
سے ملنے لگی شرم و لحاظ تو جو تھا وہ باقی رکھا مگر دل نہین صاف تھا آسے
صاف کر لیا جب اُنھون نے اپنے شوق دور کرنے کی خبر سنائی اُسوقت
تو مجھے اور زیادہ اُن کی غیرت داری پر بھروسہ ہو گیا دعا دے کر مین نے
اُن کو مبارک باد دی اور کہا کہ اب کپڑے بدلے ہین تو چہرے کو بھی رعب دار
بناؤ داڑھی منڈوانا بڑا گناہ ہے کہا بھابھی مین کیا کرون داڑھی کسی طرح سے
نکل ہی نہین چکتی فقط ٹھڈی پر تھوڑے سے بال ہین اُنھین رکھتے شرم
آتی ہے لوگ پھبتیان کہتے ہین اس کے حصے کے سب بال مونچھون کو
کو مل گیئے ہین نے کہا لوگون کی پھبتیان اچھی مگر فرشتون کی لعنت بُری
داڑھی خدا کا نور ہے اس کا رکھنا ضرور ہے جب حکم خدا کے خلاف کوئی کرتا
ہے تو فرشتے اس پر ملامت کرتے ہین یہ تو تم خود بھی جانتے ہو میرے

کننے کی کیا ضرورت صرف اس خیال سے کہ جبتک کچلپا کے ڈاڑھی نہ نکلے سنارو انا
اور گناہ بے لذت کرنا کیسی بری بات ہے مونچھون پر تمھاری مجھے غصہ آتا
ہے اور جی چاہتا ہے کہ اُس با اختیار ایرانی کی مونچھ کی طرح سے (جس کو
ایک عالم نے قینچی سے بالکل کاٹ ڈالا تھا) مین بھی تمھاری مونچھین
کاٹ ڈالون کہا آپ خود کیون تکلیف فرمایئے آئینہ اور قینچی مجھے دیجیے
مین اُنھین خاک سیاہ کر دون مین نے کہا کہ تم سے حد نہ درست رہے گی
ضرور ہاتھ بہکے گا کل جمعہ ہے نائی سے کتروا لینا یہ سُنکر بہت اچھا کہتے
وہ اپنے کوٹھے پر چلے گئے اور مین اپنے خیال و تصور پر بار بار لعن طعن
کرنے لگی ساجدہ بیگم نے تجّم کے خوش نصیب ہونے پر خدا کا شکر کیا کہ بار آلہا تو نے
اپنے فضل وکرم سے عجب نیک باطن اور خوش خو دولھا اس کو دیا ہے
اپنے صدقے سے ہمیشہ اس کی طبیعت مین بھی نیکی رکھنا اور ہر بلا سے
بچانا ظاہر مین وہ بُری وضع تھی کہ اپنے بیگانے دیکھکر حذر کرتے تھے
اور دل ایسا پاک صاف خدا نے بنایا تھا رنگے ہوئے سیارون اور بدنفس
ریاکارون یا بے عمل عالمون اور برائے نام کاملون سے تو ایسے جاہل
ان پڑھ ظاہر کے بُرے اور باطن کے نیک ہزار درجے اچھے نہ ان مین
فریب و دغا کی جرأت نہ دغل فصل کی عادت نہ علم پر ناز نہ اچھی بات
مان لینے سے احتراز جہ دل خدا کا گھر اُس مین اُسی کا ڈر نہ علم کے ساتھ فخر
نہ عبادت کے ساتھ ریا نہ روزے کے لیے بہار بنین نہ عیاری کے واسطے
یار نہ طبیعت مین فساد نہ طینت مین عناد نہ گھٹی مین مکرو زور اور نہ خمیر مین

کبر و غرور نہ سینہ مین کینہ نہ دل کا پر غبار آئینہ نہ تسبیح کا جال نہ مکر کی چال نہ ماتھے پر گھٹا بنانا جانین نہ کسی کو تسبیح کے دام مین پھنسانا جانین نہ سر پر منم سوار نہ ہمچو من دیگرے نیست کا دعوے نہ دماغ مین اور کے لیے خلل نہ اپنے مطلب کا سودا جس کا سر نخوت کا مکان ہے اُس پر عمامہ نہین شیطان ہے خدا اس کنٹھے اور زبر پائی سے بچائے جس سے کوئی بندہ خدا دھوکا کھائے جس کا خمیر اچھا ہوتا ہے سب کچھ زور چلتا ہے بُرا لنگوڑا کسی کے سنبھالے نہین سنبھلتا شہریار دولھا نے اپنے پاک صاف سینے کو شہدون کے لباس مین ایسا چھپا رکھا تھا جس کا کچھ حال ہی نہین کھل سکتا تھا دوسرے روز اُنھون نے مونچھین بھی قاعدے سے بنوالین مگر آئینہ دیکھکر اپنی صورت جو آپ بری معلوم ہوئی شکایت کرنے کو مجھسے دوڑے آئے کہ دیکھیے بھابھی مونچھین کٹنے سے میری صورت بگڑ گئی مین نے کہا سبحان اللہ نیک کام کرکے جز بز ہونے مین نے تمھین کو دیکھا نئی بات ہے اس سے بڑی معلوم ہوتی ہے اگر فقط مونچھین بگڑنے کو کہتے تو مین مان بھی لیتی کہ کم ہونے سے شاید بگڑی معلوم ہون صورت مین کیا ہو گیا وہ خدا نہ کرے کیون بگڑنے لگی اب دس روز مین داڑھی کے بال نکلین گے انھین دیکھکر نکتہ چینی اور عیب جوئی کرنا مرد قول کے پورے بات کے دھنی ہوتے ہین کام کرکے پچھتانا کیا معنی اگر نہین منظور ہے جانے دو تھوڑے دن مین پھر نکل آئے گی گھر کی تو کھیتی ہے کہا کہ جی نہین خدا نہ کرے اب بھلا مین کب بڑھنے دیتا ہون جو کہا وہ کہا صورت بگڑے گی تو کیا ہو گا مین نے کہا کہ بگڑے ہی گی نہین

ہان دس پندرہ روز تم آئینہ نہ دیکھنا انھون نے میرے ہر اک کہنے پر عمل
کرکے اس قدر اپنی طرف مخاطب کیا کہ ہر قسم کی فہمایش پر مجھے جرأت ہوئی
پانون کے چھلے بازو کی انٹو یان اتروائین باریک کپڑے پہننے کو منع کیا
گرمی مین لنگی باندھے ننگے بدن پھرنے کو روکا موٹے کپڑے پہنوائے سر کے
بال کانون تک رکھوائے پھر تیل چپڑنا کم کرایا گھونگر بنانے مین الجھے رہتے
تھے اسے چھڑوایا رفتہ رفتہ اچھے خاصے معقول وضع بن گئے جب کسی بات
کو کہنا ہوا پہلے مین نے ان کی غیرت سمجھ نیک نفسی کہا ماننے کی تعریف کی
پھر اس کا ذکر کیا دو چار دفعہ کے بعد پھر تو یہ ہو گیا کہ ادھر مین نے منھ
سے بات کہی اور وہ سمجھکر مسکرائے کہا کہ جی تمہید کی کچھ ضرورت نہین جو
آپ کو فرمانا ہو فرمایئے مین فرض کرکے اسی لیے زیادہ آتا ہون کہ آدمی
کو اپنا عیب نہین سجھائی دیتا جس جس بات کو میرے حق مین آپ مضر
دیکھین شوق سے روک دین میری قسمت مین بننا لکھا تھا کہ بیچ کا پردہ
اُٹھا آپ کے سامنے آنا ہوا اور آپ نے اپنی محبت اور عنایت سے
مجھے بہتیرے عیبون سے پاک کیا اپنی مان سے بھی مجھے یہ فیض نہین پہنچا
جو آپ سے ہاتھ آیا خداوند عالم آپ کو خوش رکھے مین نے کہا بھائی یہ
سب تمھارے مزاج کی خوبی ہے خود اچھے ہو جو اچھی بات کے طالب
ہو اس وقت مین کون کسی کا کہنا سنتا ہے ہان یہ خبط سوار ہے کہ ہم جو
کرتے مین وہی خوب ہے مان باپ کا کہا تو کوئی مانتا نہین اور کسی کا ذکر
کیا دیسے ہی تو دیکھو سیکڑون گھرانے کیسے بدنام ہو رہے ہین خود رائی

بلت بڑا مرض ہے بقول تمھارے اپنا عیب کوئی آپ نہین نکال سکتا
کیونکہ وہ عیب دکھائی نہین دیتا اور اگر دیکھتا بھی ہے تو عیب نہین
سمجھتا دوسرے کا کہنا بُرا معلوم ہوتا ہے پھر اُسے عیب جو کا خطاب ملتا
ہے چاہے وہ اس خطاب کے قابل نہ ہو پھر بھائی تمھین بتاؤ کہ وہ
عیب کیونکر نکلے اور بے عیب ذات خدا کی ہے کلی دہشنی کے علاوہ
کوئی نفس اور کوئی آدمی برائی اور عیب سے خالی نہین مگر خدا نہ کرے
تم مین وہ عیب تھوڑی تھے چند نقص عارضی طور پر مسافرون کی طرح
آپڑے تھے جو اوپری اوپر معلوم ہوتے تھے مین نے اُن عیبون کو
کہا کہ جس کو تمام زمانہ عیب سمجھے اور درحقیقت وہ عیب ہون اگر
کسی کے سمجھانے اور کہنے پر خیال کر کے کوئی بُری عادت چھوڑ دیگا
تو خود اچھا ہو جائے گا نہ چھوڑے گا تو آپ بُرا کہائے گا شہریار دولھا
جی ہان اور کیا خدا سب کو نیک ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق کرامت
فرمائے میری طبیعت اور مزاج کی کیفیت تو آپ لوگون پر بخوبی
ظاہر ہو چکی ہے شہریار دولھا کے نیک چلن ہونے کا حال میری ان
باتون سے اچھی طرح کھل گیا ہوگا کیونکہ دیگ مین ایک ہی دانہ
ٹٹولتے ہین اُنھون نے مجھکو اپنی ہدایت کے لیے پسند کر کے صحبت
بڑھائی اور مین نے اُنھین قابل نصیحت سمجھ کر اُن کی نشست گوارا
کی تھوڑے دن تک تو ہماری خوش دامن صاحبہ نے صبر کیا آخر کو
ضبط نہ ہو سکا ایک دن اُبل پڑین مین نے پہلے ہی سے یہ کہا تھا کہ

رحمت کو امان جان کی طرف کر دیا تھا اور نجنا ور کو اپنی جانب دوسرے
ساجدہ بیگم کو بھی اسی ایک خاص مصلحت سے اس قدر مانوس کر لیا
تھا کہ انھون نے سب جگہ کا بیٹھنا چھوڑ دیا تھا جب بیگم صاحب نے
جو تا آنے سے مجبور پر بہت بھاری تہمت لگائی تو سب سے پہلے ساجدہ بیگم
نے سنکر سمجھایا اور ہاتھ جوڑکر منع کیا کہ خدا کے واسطے ایسا کلمہ منھ سے
نہ نکالیے وہ اپنا بھائی سمجھتی اور بھائی کہتی ہین انھین کے صدقے سے
انھون نے وضع بدلی نیک طرح اختیار کی بیہودہ شوق چھوڑے
آدمی بنے کہا کہ بس اب میرا منھ نہ کھلوا تو تو اُلّو ہے اس بات کی تہہ
کو کیا سمجھے گی احمق بے وقوف نادان گدھی ظاہر مین یہی دوستی کا
بہانہ کیا ہے اور باطن مین اپنی پسند کے موافق اُس کو بنا لیا ہے احسان
تیرے چونڈے پر کیا مطلب اپنا ساجدہ بیگم نے ماتھا کوٹ کر کہا کہ اے ہے
امان خدا سے ڈرو وہ ایسی پاک نفس بیوی ہین کہ میرا دل ہی
جانتا ہے یہ تم کیا غضب کرتی ہو لِلّٰہ ایسی بات نہ کہو کہ خدا کو بُری لگے
دوسرا ہوتا تو مین منھ نوچ لیتی تم کو کیا کہون (بیگم صاحب) دُرمردار تجھے
تو اُس نے اپنا پیالہ پلا کر چیلا کر لیا ہے ایسا نہ کرتی تو کام کیونکر چلتا اور دادا
ہوتی؟ جلاپے کے مارے اندھی نہ ہو جاتی تجھے کیا خبر یہ جوڑ توڑ مین ہی
خوب جانتی ہون دیکھ سر پر ہاتھ دھر کے روئے گی غفلت سے چونک
آنکھیں ملکر دیکھ تیرے دیدون مین چربی چھائی ہے ماںتا کے مارے
نہین سوجھتا دو ہی چار دن مین بھوین مٹکانے اور دیدے چمکانے کا حال

کھل جائے گا ذرا اُس کا وار چلنے اور نگاہ بدلنے دے (ساجدہ) ارے
توبہ توبہ خداوندا تو اُن کو عقل دے یہ کیا کہتی ہین کیونکر سمجھاؤن کیا تدبیر
کرون اماں تمھین کیا ہو گیا ہے۔ دیکھو بہت کسی کے پیچھے پڑنا اچھا نہین
ہوتا۔ "دسا اس نہ کر بُرائی تیرے آگے بھی جائی" میرے اوپر رحم کر دیہ کیا
مصیبت ہے کہ تم نے اُن کی دشمنی مین بالکل آنکھون پر ٹھیکری رکھ لی
کوئی بُرے کو بھی اُس کے سامنے بُرا نہین کہتا تم بے عیب پر عیب
تھوپ رہی ہو (بیگم صاحب) پھر وہی اُلٹے پلٹے جواب دئے جاتی ہے
ارے تو نے تو اپنی آنکھون پر پہلے ہی پٹی بندھوالی ہے تجھے کیا خبر
کہ چھاتی پر کودون دلی جاتی ہے یا مونگ۔ ہوئی اندھی بصیرہ وہ تیرا
خصم ڈائکے جن کا پڑھایا ہوا ہے ارے وہ تجھسے بھی ملا رہے گا اور سر
سہلا کر بھیجا کھائے گا زینت پہلو نہین آپ تو آسے لبلی گھونسا سمجھ آنکھ
کھول کے دیکھ کہ دن دن بھر دہین گھسا رہتا ہے فرفرمائش آرہی ہے
ابھی پرسون ہی سارے شہر سے ڈھونڈھ کر جوتا لایا ہے تجھے نہین سوجھا
کبھی تیرے لیے بھی ایسی آرام پائی لانا نصیب ہوئی تھی (ساجدہ) اے ہے
اُس کے روپیہ تو بھابھی نے مجھے خود دیے تھے مین نے ہی پھیر دئے
اور جب جوتا ملا اور وہ لائے تو انھون نے پھر اس کی جمع میرے ہی
ہاتھ مین دی میری معرفت بھیجی میرا پاؤن جوتے کے معاملے سے کب نکلا
دن دن بھر تو مین بھی وہان بیٹھی ہون نخی چھنوا نہین کہ کسی کی بُری نگاہ
مجھے نہ سوجھے گی اور نیک بد نہ دکھائی دے گا خدا معلوم تم کو کیا بیر پڑ گیا

ہے یہ خواہ مخواہ کی تہمت بے واسطے کا عیب مجھے نہین اچھا معلوم ہوتا
آخر خدا کو ایک دن منھ دکھانا ہے دنیا سے جانا ہے کیون کسی کا جبر سہتی
ہو تم تو کیا تو بہ توبہ مین حضرت جبرئیل کے بھی کہنے کو نہ مانون گی اُن کی
طرف سے بڑی روٹی اُٹھانے کو موجود ہون بیگم صاحب چل دور دفان
تو اپنی بڑی چھوٹی روٹی اُٹھا رکھ کوئی نہین اُٹھواتا کسی کی بلا کو کیا پڑی
ہے تو جانے تیرا کام اپنے ہاتھ سے اپنا گھر ڈھاتی ہے کوئی کہان تک
اڑانے لگائے گا جہنم مین جا کالا منھ نیلے ہاتھ پانون دور ہو میرے
سامنے سے خبردار جو نجس صورت لے کر پھر میرے آگے آئی ۔ وہ بیچاری
آبدیدہ ہو کر کوٹھے کی طرف چلین کھڑک کر کہا کہ وہان کہان جاتی ہے
اُسی اپنی سَوت کے کلیجے مین گھس اُسی کی جوتیون پر ناک گھس حرمت
داعجوبہ کے پاس جگہ دے دیگی کوٹھے پر قدم رکھا اور ٹانگین توڑ ڈالین
آخر کے ٹکڑے اُن پر تیرون کی طرح برسے وہ بیچاری کوٹھے پر فقط دل
کی بھڑاس نکالنے کو جاتی تھین روتین تڑپتین جب دل ٹھہر جاتا میرے پاس
چلی آتین اُن کی تقید سے مجبور ہو کر بھری ہوئی آنکھون کے آنسو پیتی
ہوئی اور دوپٹے سے گال پونچھتی میری طرف آئین مین عابدہ اور صابرہ
کے کرتے بیونت کر کھڑے کر رہی ہون کہ پیر کی چاپ معلوم ہوئی ۔ آنکھ
اُٹھا کر جو دیکھا تو ساجدہ بیگم منھ پھرائے دالان کی جانب چلی جاتی ہین
مجھے نہین معلوم تھا کہ اس وقت ان کو رنج ہے اور یہ باتین سُنکر آئی ہین
اُن کا نام لے کر پکارا کہ بی وہان کہان جاتی ہو ادھر آؤ کیا کچھ خفا ہو انھون

نے جواب نہ دیا خلاف عادت جو یہ بات معلوم ہوئی ین کمرے سے صحنچی
مین آئی اور اُن کو پھر پکارا اُن کا دل بھرا تھا اور گریہ گلوگیر جواب کیا
دیتین میرے پکارنے سے اعجوبہ نے اُن کو جھاک کر دیکھا اور کہا کہ ہائین
بیوی روتی کیون ہو خیر تو ہے کیا ہوا کسی نے کچھ کہا سُنا اعجوبہ کا اتنا پوچھنا
تھا کہ اُن کا دل بے قابو ہو گیا اور بے اختیار ہو کر رونے لگین مین جلدی
دوڑی اور اُنھین گلے سے لگا کر جب بہت پوچھا تو کہا کہ امان جان نے
خفا ہو کر مجھے نکال دیا اور کہا کہ اپنی بھابھی کے پاس رہا کر خبردار جو میری
طرف آئی بخطا بیقصور جو منھ مین آیا کہا مین نے کہا واہ ہم تو بہن تمھین
سمجھدار جانتے تھے مگر بڑی ناسمجھ ہو یہ گھر کس کا ہے اور وہ کس کا نکلنے
پر ابھی تو تم انھین کے گھر مین ہو اور پھر اُنھین کی مرضی کے بموجب کوئی اپنی ماں
کے غصّے پر رنج کرتا ہے لے میرے سر کی قسم جواب روئین شکر کرو کہ بے
کہے سُنے تمھاری آرزو برآئی اُس دن تو تم خود کہتی تھین کہ یہان رہنے کو
جی چاہتا ہے اب جو حکم ملا دل کی بات پوری ہوئی تو ملال کرتی ہو
لے ذرا ہچکی روک کر آنسو پونچھکر مجھے تو بتاؤ کہ یہ کیا بات ہوئی جس پر
اُنھین غصہ آیا کہین میرے پاس بیٹھنے پر تو نہین ناراض ہین کہا جی نہین نہ
کوئی بات نہ چیت نہ مین بولی نہ چالی فرض کرکے قریب بلایا اور کلیجے مین
زور سے چٹکی لے لی پھر یہ ستم ہے کہ جو وہ فرمائین اُس کا اقرار کرو منھ سے
ہان کہو چاہے خدا کے یہان وہ منھ کالا ہو جہنم کی ٹھہری مین ٹھونسے جاؤ کنبہ
بھر جوتیان مارے عزیزون مین سر پڑے جدائی ہو اُن کی خوشی کرو چاند پر

خاک ڈالو سورج کو گرد آلود کرو خدا کے جلائے ہوئے چراغ کو پھونک مارو
جس شمع سے سارا گھر روشن ہے اُسے بڑھا دو ظالم ہو جھوٹے کہلاو لعنت
کے مستحق ہو مگر اُن کی صدا کے لیے گنبد کی طرح پیٹ کے ہلکے ہو کر کام دو
جو دہ کہین وہ کہو مین نے کہا وئی بیوی تم نے تو اس وقت مجھے اُدھیڑبن
مین ڈال دیا بھلا ان کنایون اشارون کو مین سمجھون گی اتنا تو ضرور معلوم ہوا
کہ میری نسبت کچھ وہ فرماتی تھین اور تمھین نہین منظور ہوا لیکن اصل
مطلب ابھی سمجھ مین نہین آیا صاف صاف کہو پہیلیان نہ بجھواؤ کہا کہ
بھابھی کیا خاک کہون مجھسے کہا جائے گا کہین بھی یہ اندھیر آپ نے دیکھا
ہے کہ میری بات اور مین ہی جھوٹی پھر اُس پر اصرار ہے ضد ہے ہٹ ہے
کہ دم ہونٹون پر آگیا آپ ہی کا حوصلہ تھا جو اُن کے بے تکے پن پر کچھ خیال
نہ کیا میرا تو دل اُن کی ایک ہی بے جوڑ بات سُنکر ٹوٹ گیا مین نے پھر
پوچھا کہا کہ آپ مجھسے محبت کرتی ہین کہہ کر آپ کو بھی رنج دون دور بھی
کیجیے آپ نے منع کیا ہے اب روؤن گی نہین چلیے فرصت میرے مطمئن
کرنے کو ساجدہ بیگم نے یہ فقرہ کچھ اس طرح سے بشاش ہو کر کہا کہ مجھے
اُن کے رنج برطرف ہونے کا بالکل یقین آگیا وہ میرے پیچھے پیچھے یہ
کہتی ہوئی بڑھین کہ موسے شیطان پر خدا کی مار کیا کیا شگوفے چھوڑتا
ہے وہان سے کمرے مین جو آئین تو ہمیشہ کی طرح ہنس ہنس کر دیسی ہی
اپنے چلبلے انداز سے اِدھر اُدھر کی باتین بنانا شروع کر دین وہ یہان
بیٹھی ہین اور شہریار دولھا گھر مین آئے جیسے ہی کوٹھے کی طرف چلے کہ

بیگم صاحبہ نے بیٹھے ہی بیٹھے (ادھر کہاں جاتے ہو کی آواز سے) اُن کی راہ روکی وہ پلٹ کر پوچھنے لگے کہ اماں جان کیوں کہا کہ اماں جان تمھاری دہان ہوں گی اور کیوں کیا کیسا اپنا گھر نہیں جانے دیتے اُنھوں نے ہنس کر کہا کہ آخر کوئی قصور گناہ خطا کہا سُنا کہ نہیں یہ مسخراپن اُس مردار شفقت سے کرنا جو اُس کی عادی ہو لو اور سُنو ہنس ہنس کر کہتا ہے کہ قصور اللہ رے بدذات جس رکابی مین کھا اسی مین چھید کر چینی بھر پانی مین ڈوب مرڈائن بھی سات گھر بچا جاتی ہے تو اس سے بھی بڑھ گیا احسان فراموش کندہ ناتراش ہم کو بناتا ہے۔ قلانچ کر پوچھتا ہے کہ قصور دیدے کی صفائی تو دیکھو بے غیرتی کی عمر دراز سوا بے حیا بدنظر بدنیت نمک حرام اُنھوں نے کہا بس غصہ ہو چکا ذرا زبان روک دیکھیے مین کہے دیتا ہون کہ اگر آپ نے اور کچھ کہا تو مین اپنا سر ہی پھوڑ ڈالون گا مین ایسی بدزبانی کا خوگر نہیں مین قصور پوچھتا ہون اور آپ پھبتی اڑا رہی ہین ہوا کا رخ تھا اور مین دروازے کے قریب بیٹھی تھی کچھ آواز پہچان کر جلدی سے باہر نکل کر چلی اُس وقت پہونچی کہ اماں جان کا نمکحرام والا فقرہ سُنا اور جب تک روکون روکون کہ دو چار باتین شہریار دولھا نے بھی کہہ دین مین نے دانتون مین اُنگلی دبا کر کہا کہ ہا بھائی اپنے بڑون سے کوئی اس طرح ٹیڑھے ترچھے کلام کرتا ہے بس چپ رہو میرے ہان چلو وہین تمھاری بیوی بھی ہین مین اُنھین زبردستی پھیر کر یہ کہتی ہوئی لے چلی کہ واہ بھائی تم تو دل کے بڑے بودے نکلے وہ یہ

سنکر مسکرائے امان جان کی تو نگاہ اُدھر لگی ہی ہوئی تھی میرا شانہ پکڑ کر انکو ہٹاتا اور اُن کا بودے کی لفظ پر بے اختیار مسکرانا غضب ہی ہوگیا کھلم کھلا میرا نام لے لیکر پیٹنے لگین اور یہ کہا کہ ارے مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ وہ تیرا بندہ بے دام زرخرید غلام ہوگیا تیرے جال مین پھنسا ہو چاہیے کر ہائے اس بہو نے ناک کٹوائی ہائے اس بہو نے بزرگون کی عزت مٹائی اب یہ گھر آباد رہ چکا کوئی آن مین طبقہ اُلٹنا ہے ارے اس بہو پر آم کے درخت برابر بجلی ٹوٹے ارے اس کے کالے سانپ کے سے کیڑے پڑین یہ غارت ہو اس کی جوانی مین آگ لگے اس کے علاوہ بھی کوسنے اور گالیون کی کوئی حد نہ رہی شہریار دولھا نو کانون مین انگلیان ٹھونس کر کمرے مین جا بیٹھے اور مین جب تک نہین سمجھی تھی کھڑی رہی جب سمجھی تو قریب تھا کہ گر پڑون دل سنبھالے کمرے مین آئی شہریار دولھا نے بیوی سے وہ سب حال کہا جو مین ابھی لکھ چکی ہون اُنھون نے راز فاش ہو جانے پر اپنا واقعہ دہرایا کہ سب کے پہلے تو مجھی سے کہا تھا میرے یقین نہ ملنے سے خوب اچھلین کودین گھر سے نکالا گالیان دین بھابھی کے رنج کی وجہ سے مین نے نہین کہا مین نے کہا کہ سبحان اللہ بھابھی کچھ دیوانی باولی نہین ہین کہ طوفان بہتان پر بیٹھی رنج کیا کرین یہان تو یہ باتین تھین اور وہان بیگم صاحب کو غصے کا دوسرا بخار چڑھا انگنائی مین کھڑی ہو کر میرا عیب اُچھالنے لگین جس مین سارا محلہ ٹٹنے اور ویسا ہی ہوا کہ یہ غل غپاڑا چیخ دھاڑ سنکر تو مین بیہ وہ ابرے خیرے

کھڑکی چھجّے والے چوطرفہ سے آگئے اُنھون نے ایک ایک سے بکھان
کرنا شروع کیا ساجدہ کو غصہ آیا دوڑکر قرآن مجید اُٹھا لائین جب وہ کہتے
کہتے تھکین ذرا چپ ہوئین اُنھون نے قرآن شریف ہاتھون پر بلند کر کے
کہا کہ صاحبو یہ کلام خدا ہے اگر مین جھوٹ کہتی ہون تو یہی کلام مجھسے سمجھے
یہ بالکل جھوٹ کہتی ہین خواہ مخواہ بہو کی ایذا سے اتنی سی بات پر دشمن
ہو گئی ہین کہ وہ گھر سے اپنی چھوٹی بہن عابدہ کو برات کے روز ساتھ لائی
تھین ان کو خبط نے گھیرا ہے کہ خانہ کرے وہ لڑکی بھابھی نے حرام سے
جنوائی ہے جب تو پیچھا نہین چھوڑتی اس خیال کو اس قدر بڑھایا کہ وہ آج
تم سب کے سامنے پہاڑ بن کر آیا اس بیچاری بیگناہ معصوم بچی کا جلن کے
مارے ٹکنا نام رکھا ہے مین اس کلام پاک کی قسم کھاتی ہون کہ میری
بھابھی جو حوض کے پاس سر جھکائے کھڑی ہین طاہر ہین طیب ہین
پاک ہین بیگناہ ہین اور میرے میان بھی ایسے ہی ہین اُنھین اپنی
مان اور بڑی بہن کی جگہ جانتے ہین وہ بھی ایسا ہی سمجھتی ہین یہ جھوٹی ہین
جھوٹی ہین جھوٹی ہین بیگم صاحب جوتا لیکر مارنے دوڑین ساجدہ بھی
کچھ اور کہا چاہتی تھین کہ مین نے دوڑکر مُنھ پر ہاتھ رکھ دیا چار طرف
سے توبہ توبہ کی آواز بلند ہوئی سب کے سب بیگم صاحب کی تعریف
کرتے مجھے بُرا بھلا کہتے اپنے گھر گئے مین قرآن مجید اور اُٹھانے والی
کو لیکر جب پلٹی تو دیکھا کہ دروازے کی اوٹ مین چھوٹے بڑے
مولوی صاحب بھی کھڑے ہوئے سُن رہے تھے سب عورتون کا جانا تھا

کہ وہ ٹھڑی ٹھڑی کرتے ہوی کے منھ پر تھو کنے کو چلے اُنھون نے
اس کے پہلے اپنا حربہ کیا زور سے چیخ ماری پھر ایک دوہتڑ میان کے
منھ پر یہ کہہ کر لگایا کہ ارے مُردے یہ سارا فساد تیرا ہی ہے نہ تو بیوی کی
جنبہ داری کرتا نہ یہ نوبت پہونچتی بڑے کی جانون پر میرا صبر خدا کا قہر یہ
کہہ کے اس قدر پیٹین کہ سر سے پانوٗن تک لہولہان ہوگئین سارے گھر کو
اُنھون نے گہرے گہرے زخم لگائے تھے تقدیر نے اُنھین کے ہاتھ سے
اُن کو بھی گھائل کرایا یہان تک نوبت پہونچی کہ غش آگیا اور گرین اب
نہ لڑکی جاتی ہے نہ لڑکا داماد اور بہن تو دشمن ہی تھے جب کوئی نہ بڑھا
اور ابا جان باہر چلے گئے مین نے دوبارہ جاکر جو دیکھا تو اُن کے زمین
پر پڑے رہنے سے میرا دل ہل گیا اور کلیجہ منھ کو آیا رحمت اور اعجوبہ کو
بلاکر ہوشیار کیا پلنگ پر لٹایا گرم پانی کرا کے بدن پونچھا جابجا پٹی کپڑا
باندھا جوڑا بدلا بچھونا اور رحمت کو وہان چھوڑ کر مین نماز کو چلی آئی نماز
پڑھکر پھر گئی کئی روز اُلٹ پلٹ کی جب جاکر خدا خدا کرکے وہ اُٹھنے
بیٹھنے کے کام کی ہوئین دے مارنے یا کھڑے قد گر پڑنے سے سر مین
بڑی چوٹ آئی تھی الغارد ن خون بہا صبح کو سارا سفید سر جو لگنے کا پرتھا
گل انار دیکھا اس چوٹ کی وجہ سے دماغ بہت ضعیف ہوگیا ایک
تو بڑھاپا اُس پر خون کی بربادی آخر کو یہ ہوگیا تھا کہ پہردن چپ چاپ
بیٹھی رہتی تھین اور ذرا چیخ کے بات کرنے سے سر اور بھیجے مین درد
ہونے لگتا تھا باوجود ان باتون کے بھی اُنھون نے میرے کلیجے کو

نہین چھوڑا منظور تھا کہ ہزارون چھید بنا کر بھڑون کا چھتا کردین یا دل
کا غبار چھاننے کو میرے دل کی چھلنی بنائین ہان داماد سے پھر کچھ نہین کہا
اُن کے ایک ہی دفعہ کے دھمکانے سے ڈرگئین کہ سچ مچ کہین یہ اپنا سرنہ
پھوڑ ڈالین غریب کی جورو تو مین ہی تھی اور غریب بھی کیسے جو اتنی بڑی
بات سُنکر مُنھ سے نہ بولے چپ کھڑے دیکھا کیئے ٹال کر باہر چلے گئے
اُلٹا انسی دیکھیے کہ اس ڈھنڈھورے کا صدمہ اُن کے دل پر ایسا ہوا
کہ مجھسے اور زیادہ رک گئے نہ پوچھا نہ گچھا نہ تحقیق کی نہ تصدیق اب
رات کو سبق بھی ہو چکتا ہے تو کمرے ہی مین پڑے رہتے ہین جب
آدھی رات کے قریب میرے سو رہنے کا یقین ہو لیتا ہے تب گھر
مین تشریف لاتے ہین مین نے پکڑ دھکڑ کر بڑی وقت سے آٹھ روز
ساجدہ بیگم کو اور روکا پھر میان کے ساتھ سسرال مین اُٹھ گئین
اسی آٹھ روز کے اندر بیگم صاحب نے پانچ چار مرتبہ مورچہ بندی
کرکے مجھ پر چڑھائی کی مگر مین اپنی صحنچی کے قلعے سے باہر نہ نکلی ساجدہ
کے جانے کا کوئی دوسرا یا تیسرا دن تھا کہ شہریار دولھا اُن کی پٹارے
صندوق لحاف توشک کپڑے لتے گٹھری بقچی لینے کو آئے مزدور
ساتھ لائے تھے سب کو ایک جگہ جمع کرنے اور باندھنے بوندھنے
مین کچھ دیر ہوئی کہ بیگم صاحب لاٹھی پکڑ کر کنوئین پر آکر بیٹھ رہین حجت
اعجوبہ بختاور اور شہریار دولھا ان چارون آدمیون نے ملکر صندوق پکڑ کر
باہر پہونچایا وہان آدمی تھے اُنھون نے ملکر مزدورون کے سر پر رکھا

وہ اُدھر گئے یہ میرے پاس آئے کہا کہ بھابھی بیگم نے آپ کو بندگی کہی ہے اور کہا ہے کہ جب سے آئی ہون آنکھین ڈھونڈھتی ہین اسقدر جی گھبراتا ہے کہ قابل بیان کے نہین آپ ہی ہین ہر وقت دھیان لگا ہے بچے الگ یاد آتے ہین مین اُن سے یہ کہہ رہی ہون کہ میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ بہن گھبرانے اور بے چین ہونے کی کیا بات ہے مین خدا کے فضل سے سب طرح اچھی ہون ہر وقت کے ساتھ سے وہ ایک روز البتہ اُلجھو گی اور پھر دل لگ جائے گا گھبراؤ نہین جب جی چاہے چلی آنا لکڑی مارے کہین پانی تھبا ہوتا نہین تم بیکار رنج نہ کرو ہنسی خوشی رہو رفتہ رفتہ بہل جاؤ گی یہ سنتے ہی بیگم صاحب نے کنوئین کی جگت پر سے آوازہ پھینکا کہ سینان بھئے کتوال اب ڈر کا ہے کا سب کو ڈھکیل آپ ہی اکیل خوب کھل کھیلو گل چھرے اُڑاؤ دل کھول کر آنکھین سینکو ارے ہم تو جانتے ہی تھے کہ یہ جوڑ توڑ فند غضب کے ہین اُس موئی مردی سے کہو جس کی موٹی سمجھ پر پٹی پردے پڑے گئے ہین ہائے کیا آنکھون مین خاک جھونکی جاتی ہے کیا تم بے موئے نگٹے بغیر تو نا شاد نامراد خدا تم پر اپنا قہر نازل کرے اس رسوائی اور بدنامی کے بعد بھی باز نہین آتے اور اپنی ہی کیے جاتے ہو دیدون کا پانی ڈھل گیا غیرت اُڑ گئی شرم کو موت آگئی نہ مردوے بگڑنے پر برا مانتے ہین نہ اپنے ہتکنڈے چھوڑتے ہین مین نے ایسے دیدہ دلیل غارتی نہین دیکھے اُن کی صفائیون پر جھاڑو پھرے ان کی گرمیون پر بجلی گرے

اُن کی خواہشون پر تھر ٹوٹے اُن کی محبتون پر آگ لگے سر پر چڑھکر تم توڑتے
ہین ڈھٹائی تو دیکھو کان پر جون نہین رینگتی جوان بنے ہین پھٹ پڑین
یہ جوانیان انوکھے ہی دونون مردوے نوجوان ہین اور کوئی دنیا مین جوان
تھوڑی ہوتا ہے یہ تھر اپنی جانون پر نہین توڑتا اُن کی لہلہاتی جوانیان
مٹین اٹھتی ہوئی اُمنگین مٹی مین ملین انھین ڈھائی گھڑی کی سوت آئے
اُن کے دل کی حسرت خاک مین مل جائے ہین تو سنتے سنتے ان کلمات
کی عادی ہوگئی تھی دوسرے بے غیرت تھی شہریار دولھا کو جو غصہ آیا
منھ سرخ ہوگیا رحمت نے جلدی سے پان دے کر انھین گھر سے
نکالا بوا اعجوبہ نے رونا شروع کیا رحمت سر پکڑکر رہ گئین بختاور پہلے تو
سنا کی آخر کو تاب نہ لاسکی ہٹتی ہوئی اُن کے پاس گئی اور کہا کہ بیوی
تمھاری زبان کو خدا بند کرے کیون صبر سمیٹتی ہو ہر بات کی ایک حد ہوتی
ہے تمھارے مزاج کو خدا بدلے مین نے ایسے آدمی نہین دیکھے ارے
یہ تم بیوی ہو ہم باندیون سے بھی بدتر تمھاری غیرت کہان اُڑگئی مرنے
کے قریب آئین سر ہلنے لگا ہاتھ پانون مین رعشہ پڑگیا اب بھی مواغصہ کم
نہین ہوتا خدا کی مار ایسے غصے پر تم کو تو کیا کوسون پھر نہ کوئی بات نہ چیت
نہ گناہ نہ قصور بیٹھے بیٹھے ایک فتنہ اُٹھا لیا دل سے ایک بات بنالی
اور اس کا گھولوا ڈال دیا روز اک نیا شوشہ چھوڑتی ہو بیٹھی ہین اپنے
کونے مین خبر سارے گھر کی کیا دورسے بیٹھی شست لگاتی اور بال
باندھی کوڑی اڑاتی ہو اگر خدا نہ کرے (شیطان کے کان بہرے) سچ

ہوتا تو نہیں معلوم کیا غضب جوتیں بیگم صاحب مجھے چھوڑ کر اُسکے پیچھے
لپٹ گئیں اور دھوکا دے کر اس زور شور سے اس کے لکڑیاں ماریں کہ
سارا بدن لہو لہان ہوا اور سر پھٹ گیا کمبخت تیورا کر گر پڑی رحمت دوڑیں
اور جاری سے سر کا لہو بند کیا اُس پر ہاتھ رکھا اجو بہ عابدہ کو بٹھا کر آگ لائیں
ریشم جلا کر بھرا بھر پلنگ پر لے جا کر لٹا دیا خون کی طرح سے اُس کے آنسو
بھی جاری تھے بیگم صاحب سر پھوڑ کر خون بہتا دیکھ اپنے ٹھکانے پر چلی گئیں
یہاں دور دز برابر اُسے سینکا سہلایا دوا دی من کی دودھ پھٹکری پلائی ہریانی
کھلائی تیسرے روز اس میں ذرا طاقت آئی تھی کہ وہ اٹھی باہر تو نکلتی
ہی تھی رینگتی ہوئی چوکی پر پہونچی رو رو کر سر دکھایا اپنا حال سنایا تین
برقنداز اس کے ساتھ ڈیوڑھی پر آئے اور ایک نے (ارے مولبی
صاحب ہو کہہ کر) پکارا اُس وقت باپ بیٹوں کے مدرسے جانے کا تھا
نہ ڈیوڑھی پر کہار تھے نہ آدمی اس بھیانک آواز پر میرے کان کھڑے
ہوئے رحمت سے کہا کہ دیکھو یہ کون گستاخ مولوی صاحب کا نام
بے ادبی سے لے رہا ہے وہ پردے کے پاس گئیں اور پوچھا کون ہے
کہا کہ ہم ہیں سپائی رحمت کیوں بھائی کیا ہے کہا کہ ارے وہیں سے
کاہے کا ہے چھیادت ہو مولبی صاحب کا بھیج دو جمادار تھانے پر سے
آئے ہیں یقین مانو کہ تھانے کا نام سنتے ہی میرے تو ہوش و حواس جاتے
رہے جب تک کچھ کہوں کہوں رحمت نے کہہ دیا کہ بھیا وہ تو نوکری پر
سدھارے ہیں کہا ارے کوؤ اور بھی گھر میں ہے کہ نا ہیں (رحمت) نہیں

بجائی سرد جی جم ہین اُس نے کہا کہ اس بڑھیا کو کا ہے ٹھونک ڈالا اس کا
سر پھٹ گوا اپنے گھر ہان حکومت کرت ہو نہین جانت ہو کہ انگریجی جمانہ
ہے لے ترت بھرت باہر گھٹیا بھیجو کسی اروسی پروسی کو بلائے لیو کہ وہ
لکھا جائے مار بڑھیا کا بوگر انکس گوا دیکھو تو کا ہوت ہے مین تو یہ
سنتے ہی سناٹے مین آکر رہ گئی اور رحمت میر روشن علی صاحب کی طرف
چلین بیگم صاحب نے دور سے دیکھکر پوچھا کہ وہان کہان جاتی ہے
کیا ہے اُنھون نے جلدی جلدی سب کہہ کر کہا کہ میر صاحب کو بلانے
جاتی ہون یہ سُنکر آپ بول اُٹھین کہ میر صاحب آکر کیا دونا کرین گے کون
مُردا آیا ہے مین آپ جاتی ہون یہ کہہ کر چلین مین دوڑی ہاتھ جوڑے
منت کی مگر اُنھون نے ایک سماعت نہ کی دروازے پر جاکر اکڑ
بیٹھکر کہا کہ کون ہے برقنداز تو پردے سے ملا کھڑا ہی ہوا تھا اُس نے
کہا کہ ارے ایک بیر تو کہہ دیا گوا کہ سپائی ہن سپائی سرکاری ملاجم جب
بڑھیا کے کھون نکلا ہتا وہ ریٹ کس ہے تھمکیکات کو آئے ہن کاہے
اس غریب کو مارا ایران نکس جات تو مجا ہوت (بیگم صاحب) مردار حرامزادی
نمک حرام مرنے جوگی چڑیل گالیان دیتی تھی خوب کیا مارا کسی کے باوا کا
اجارہ ہے اپنا گھر ہے اپنی لونڈی (برقنداز) لو صاحب لکھو (جمعدار)
آپ نے مارا (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) یہ آپ کی لونڈی ہے (بیگم صاحب)
ہان میری لونڈی ہے (جمعدار) کیون مارا (بیگم صاحب) گالی دی تھی
بدزبانی کی تھی اور کیون مارا (جمعدار) کیون بدزبانی کی تھی کیا سر پھرا تھا

یا دیوانی ہو گئی تھی (بیگم صاحب) میری بلا جانے دل جل گیا تھا یا سڑن ہو گئی تھی (جمعدار) وہ ہو سیدھی طرح بات کا جواب دیجیے کوئی خواہ مخواہ کسی کو بُرا بھلا نہیں کہتا آپ نے کچھ کام کے لیے کہا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) کچھ اس سے خطا ہوئی تھی اس پر آپ خفا ہوئین (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) تو کیا بیٹھے بیٹھے ایک دفعہ آپ کو گالیان دینا شروع کر دین (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) اس کے پہلے رات کو تو آپ نے نہین کچھ کہا سُنا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) کبھی اور بھی اس نے گالیان دی تھین (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) آج ہی پہل کی (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) کبھی اس کے پہلے آپ نے اسے اور بھی مارا تھا (بیگم صاحب) نہین (جمعدار) بھلا گھر مین اور کون کون ہے (بیگم صاحب) رحمت ہے انجو بہ ہے چھوچھو ہے ناشاد بہو ہے (جمعدار) ناشاد بہو کس کا نام ہے (بیگم صاحب) میری بہو ناشاد نامراد موئی چمرخ آزار بھری بُری زہر بھری ناگن (جمعدار) کیون کیا وہ کبھی ہنستی نہین یا آپ نے یہ خطاب دیا ہے (بیگم صاحب) جو چاہا ہے کیا ہے تم کون (جمعدار) جی نہین یہ مین نے اس غرض سے پوچھا کہ ناشاد نامراد بہو دنیا مین کسی کا خطاب نہین سُنائی بات ہے کیونکر نہ پوچھی جائے (بیگم صاحب) ہم نے خطاب دیا ہے (جمعدار) اسی طرح سے ناحس طرح اس بڑھیا نے خواہ مخواہ آپ کو گالیان دی تھین یا کسی خطا پر (بیگم صاحب) ایک بات ہو تو کوئی کہے ہزارون خطائین ہین ایک پرسون ترسون ہی خطا کی تھی جو یہ کھوجڑے مٹی جل ککڑی اُس کی

سگی بن کر طرف لینے ماما پہنچے اور مجھے سمجھانے کو آئی تھی (جمعدار) کیا سمجھانے (بیگم صاحب) مین اپنی بہو پر خفا ہو رہی تھی کہ اس نے منع کیا (جمعدار) کاہے کو منع کیا (بیگم صاحب) میرے بکنے اور خفا ہونے کو (جمعدار) چپکے سے، تو کیا بُرا کیا خیر اچھا پھر جب آپ کو غصہ آیا اُس پر اس نے کیسا کہا (بیگم صاحب) وہ کا مزاحم ہوئی اتالیقی کی میری درد خواہ بنی (جمعدار) یہ جتنی باتین کہین جائے کہین آپ بے جا خفا ہو رہی ہون گی (بیگم صاحب) تمہارا سر جھوٹے کا کلیجہ (جمعدار) ہنس کر بہت اچھا میرا سر سہی پھر کیا ہوا (بیگم صاحب) پل آئی بھڑ پڑی غصہ تو تھا ہی جب اس قدر سرچڑھی تو مین نے ڈھکیل دیا یہ کنوین پر گری اُس کی لکڑی سر مین لگی سر پھٹ گیا (جمعدار) ابھی تو آپ کہتی تھین کہ اُس نے گالیان دین اب آپ سمجھانے کو کہتی ہین دونون بات مین سے سچ کون سی ہے (بیگم صاحب) دونون سچ ہین (جمعدار) یہ تو ممکن ہی نہین یا اُسے سچ کہیے یا اسے (بیگم صاحب) نہین وہی سچ ہے (جمعدار) یعنے پہلے والی کہ اُس نے بے سبب گالیان دین (بیگم صاحب) ہان (جمعدار) گالیون کے بعد کیا ہوا (بیگم صاحب) مین نے لکڑی ماری (جمعدار) خوب ابھی تو کنوئین نے لکڑی ماری تھی، اب آپ نے لکڑی ماری۔ اچھا ایک لکڑی ماری (بیگم صاحب) ہان۔ جمعدار۔ کہان (بیگم صاحب) سر پر (جمعدار) ہان ٹھیک زبان بھی تو سر ہی مین ہے تو ایک لکڑی ایسی پڑی کہ اُس کا سارا بدن چورا ہو گیا۔ بیگم صاحب بدن اس کا ہمیشہ سے چکنا چور ہے۔

(جمعدار) یہ کیا سدا سے یون ہی ہے۔ بیگم صاحب۔ ہان ہان میرا نمک پھوٹ کر نکلا ہے۔ جمعدار اُفوہ آپ کا نمک بہت شور ہے اچھا تو مین یہی سب لکھتا ہون اور آپ کو پیشی پر صاحب مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس پر چلنا ہوگا (بیگم صاحب) میری بلا جائے جس کو غرض ہو یہان آکر پوچھ گچھ لے کچھ مین نے چوری کی ہے یا بُرا کام یہی نا کہ لونڈی کو مارا اور لونڈی بھی کون کہ اپنی تم کوئی اجاردار ہو صاحب کے یہان چلنا ہوگا بڑے آئے صاحب والے خدا کی شان ہم کو حکومت جتانے اور زور دکھانے چلے ہین (جمعدار) حضرت چاہے اپنی لونڈی ہو چاہے بیگانے کی آپ نے مارا کیون اور پھر اس طرح کہ لہولہان ہوگئی سارا بدن پھوٹ گیا اگر مرجاتی (بیگم صاحب) مرجاتی کیا دل لگی ہے مرجانا اور مرجاتی تو کیا ہوتا جوتی سے اور اب مرجائے گی تو کوئی کیا کرلے گا (جمعدار) اچھا اس تقریر سے تو کوئی کام نہین رحمت کو بھیجیے گواہی لکھی جائے (بیگم صاحب) گواہی شاہدی کیسی رحمت گواہی دے سکتی ہے مجال پڑی ہے ہمارے گھر مین رہے اور ہماری گواہی دے (جمعدار) اچھا آپ ہی بتایئے رحمت کون ہے (بیگم صاحب) بہو کی ماما (جمعدار) ہان خوب یاد آیا یہ بہو کو آپ نے کیا کہا تھا جو بختاور کو بُرا معلوم ہوا (بیگم صاحب) کہا کیا تھا سچ کہا تھا (بختاور) بالکل جھوٹ کہا تھا اسی پر تو مجھے اور زیادہ آگ لگی (جمعدار) بختاور رہے۔ تم چپ رہو۔ بیگم صاحب) وہ سچ ہی سہی مگر کچھ کہیے تو کیا کہا تھا (بیگم صاحب) خدا اُسے غارت کرے اُس نے میری بیٹی

کے سر کا تاج چھینا اس کے میان سے محبت بڑھائی آفت توڑی (جمعدار) توبہ توبہ یہ کہیے اسی پر آپ کو غصہ آیا تو آپ کا حق بجانب ہے ہان بہو آپ کی ہین کس گھرانے کی ؟ (بیگم صاحب) جی بڑے لمبے گھرانے کی جو تاڑ سے بھی سوا ہاتھ اونچا ہے (جمعدار) آخر کون (بیگم صاحب) جی نواب مرزا سبحان اللہ خان صاحب بہادر (جمعدار) ارے رے رے تو تو آپ بالکل غلط کہتی ہین سیدانی دیکھیے نام بھول گیا صادق صاحب کی صاحبزادی تو نہین (بیگم صاحب) ہان ہان (جمعدار) بس بس معلوم ہوا کہ آپ کو خلل دماغ ہے (بیگم صاحب) میرے دشمنون کو خلل دماغ ہو تمھین ہے (جمعدار) پھر اور کیا کہا جائے آپ جھوٹ تہمت لگاتی ہین اور غلط بتاتی ہین یہ سنتے ہی میری جان مین جان آئی رحمت سے کہا کہ لو یہ پان لے جاؤ اور کہو کہ آپ زیادہ تکلیف نہ کیجیے حال تو معلوم ہی ہو گیا ہے بختاور کو اندر بھیج کر اپنی چوکی پر جائیے ہم کسی مرد کو آپ کے ہان بھیج دین گے اور چپکے سے کہنا کہ اُن کی باتون پر آپ نہ جائیے رحمت بھرا پرا خاصدان لے کر جمعدار کے پاس گئین پردے سے نکال کر بختاور کو دیا اور پیام پہونچایا جمعدار بیچارے بڑے نیک آدمی تھے مان گئے ایک پان کھا کر خاصدان پھیرنے لگے رحمت نے کہا کہ خاصدان آپ لیتے جائیے وہان سے خالی کر کے بھیج دیجیے گا اور اس وقت آپ کی کیا خاطر ہو سکے ہمارے گھر مین تو کوئی خفہ بھی نہین پیتا جمعدار بیچارے کسی طرح سے خاصدان اپنے ساتھ لے جانا پسند نہ

کرتے تھے رحمت کے اصرار سے لے گئے خدا خدا کر کے جان مین جان آئی نانا باوا کی بیماری کی خبر لیکر آدمی آیا تھا وہ باہر ہی باہر قندازون کو دیکھکر بھاگا ابا جان اور اُن کے چار پانچ دوست یہ سنتے ہی دوڑے اُسوقت پہونچے کہ جمعدار صاحب پھاٹک سے نکل چکے تھے حال پوچھا سب بیان کیا اُنھین اس قدر غصہ آیا کہ تھر تھر کانپنے لگے خدابخش سے کہا کہ پنس کہار جلد لاؤ اور خود دروازے پر آکر پکارا مین نے آواز پہچانکر رحمت کو بھیجا جب تک پردہ ہو باہر میر روشن علی صاحب آئے ابا جان سے پوچھا خیر تو ہے یہ برقنداز کیون آئے تھے مجھسے تو چھوچھو نے کہا ابا جان نے کیفیت بیان کی ہمارا مکان بھی سسرال سے دور نہ تھا پردہ ہوا رحمت اُنھین گھر مین لائی باہر کا کمرہ کھلوا دیا اُن کے دوست بیٹھے اندر آکر اُنھون نے سلام لے کر مجھے گلے سے لگایا اور کہا کہ طاہرہ تم پر بڑا ظلم ہوگیا اور چھوٹون نہ کہلوا بھیجا تمھاری احتیاط نے ہمین نہایت پریشان کیا اس وقت کے ملال نے کلیجہ کو دو پارہ کر دیا ساری دنیا نگاہ مین اندھیر ہے افسوس ہم نے تو اپنے نزدیک مولوی صاحب کے گھر کو امن و عافیت کی جگہ تجویز کی تھی یہ خبر نہ تھی کہ قید خانے سے بدتر اور کسی خرابے سے بڑھکر ہے لاحول ولا یہان کے مرد کس دل و جگر کے آدمی ہین کہ مطلق حس نہین اس بے پروائی اور غفلت کی کچھ انتہا ہے مردون کو ہونٹ ہلانا دشوار عورتون کے یہ کردار ابھی جمعدار نے مجھے بیگم صاحب کی تقریر لکھی ہوئی دکھائی سبحان اللہ کیا کہنا وہ

میرے دوست تھے مجھے دیکھکر منفعل ہوئے اور مسودہ پھاڑ ڈالا اگر
مین اس وقت نہ آتا تو غضب ہوجاتا ایک تو بیہودہ حرکت اس پر
یہ جرأت تم پر یہ طوفان جوڑا داماد کا رنگ دل دکھایا امّان جان اُنکی
یہ باتین سُنکر بولین کہ طوفان شیطان کیسا آنکھون دیکھا پیٹ پڑا
مجھے کانون سننے دے یہ بھی وہ مثل ہوئی آپ اپنے گھر مین تھے کہ
یہان پھر آپ کو کیا معلوم مردون کا کیا قصور رجان بوجھکر مکھی نہین کھائی
جاتی کچھ تو اُنھون نے بھی دیکھا ہے جو ہم کو کہنے سے نہین روک سکتے
بھلا کوئی عقل کی بات ہے کہ جھوٹ سچ کوئی کسی پر تہمت جوڑ دیگا
اور وہ جڑوا لے گا خدا کو دیکھا نہین عقل سے پہچانا ایسی تو ہی بھی نہین
کہ بات کرتے شرماتی ہین کیونکر جواب دیتین یہ گھر چڑھکر لڑنے کا
کون سا دستور ہے خدا پناہ مین رکھے بھئی واہ بچ لیتے غیرت نہین آتی
اُلٹا گلا دباتے اور آنکھین دکھاتے ہین۔ ابا جان تو یہ سنتے ہی بید کی
طرح کانپنے لگے اور منھ سرخ ہوگیا کچھ کہنے کا ارادہ کیا تھا کہ مین نے
اُٹھکر قدمون پر سر رکھ دیا اور ہاتھ جوڑکر کہا کہ میرے ابا جان مین آپکے
قربان آپ نہ کچھ خیال فرمائیے اگر اس وقت آپ نے غصہ کیا
تو میری ساری محنت خاک مین مل جائے گی اور پھر یہ لنے کا موقع
ملے گا کہ عورت کے منھ لگے غصہ کیا یہ ہوا وہ ہوا بات بڑھے گی
رنج پھیلے گا جو طعنے نہین سُنتے ہین وہ سُننا پڑین گے میری محنت مشقت
پر خیال فرماکر صبر کیجیے آپ گھڑی بھر کو آئے ہین آپ کی بلا بیچ مین بولے

مین جس قابل ہون خدا خوب جانتا ہے بُرا کیون ماننے مجھے ملال و رنج ہونے کا یہی تو سبب ہے کہ جو بات کہی جاتی ہے وہ مجھ پر شایان نہین بالکل اوپری اوپر معلوم ہوتی ہے نہ کوئی تک ہے نہ جوڑ نہ میل ہے نہ لگاؤ خدا و رسول کو بھی تو لوگ کہتے ہین زبان خلق سے دنیا مین رہ کر بچنا بہت مشکل بات ہے جھوٹ سچ ایک دن خود ہی کھل جائے گا حق کا راضی خدا ہے وہی میرا حامی و مددگار ہے اُسی کا بھروسہ ہے آپ اتنی سی بات پر بر افروختہ ہو گئے مجھے سُنتے سُنتے کئی مہینے گذر گئے اور وہ سُنا جو نہین سننا چاہیے تھا پھر مین سے بھی آواز نکلتی مگر مین نے دم نہین مارا اتنے بڑے صبر کے بعد ذرا سی بات پر اس ریاضت کو برباد کر دینا یقیناً آپ بھی میرے لیے مضر سمجھین گے دنیا چند روزہ ہے آخر کب تک یہ کاہش رہے گی مین تو دل سے ٹھانے بیٹھی ہون کہ اگر سو برس جیون اور اسی طرح کے روز سامنے ہون تو بھی جی نہ چُراؤن ہونٹ نہ ہلاؤن برابر صبر کرتی چلی جاؤن تھوڑے دن کی کسر ہے یا اس سرے یا اس سرے میری اس تقریر کا بیگم صاحب نے تڑق کر یہ جواب دیا کہ تو کوسنے والی مٹے چند روزہ تیری زندگی ہو میرا صبر تیری جان پر ٹوٹے یہ سنتے ہی ابا جان کھڑے ہو گئے اور کہا کہ رحمت اللہ پردہ کر دو مین باہر چلا جاؤن مجھسے نہین سُنا جاتا اُنھون نے دوڑ کر بوغ بند کا پردا کیا ابا جان کانپتے ہوئے باہر چلے گئے مین نے بھی بہ مصلحت نہین روکا اُن کے جانے کے تھوڑی ہی

دیر بعد خدا بخش آیا اور کہا کہ سواری لایا ہون سرکار کے دشمنون کی طبیعت اچھی نہین ہے آپ کو یاد کرتے ہین بیگم صاحب نے فرمایا ہے کہ ابھی سوار کرا لاؤ مین نے کہا کہ رحمت جاؤ خدا بخش سے کہو کہ بھلا اس طرح مین منھ اُٹھائے کیونکر جا سکتی ہون آج معلوم ہوا ہے تیاری کر لون دنیا کی چیزین پڑی ہین رکھ دھر لون ابا جان سے پوچھ لون تو جاؤن کل سواری لانا رحمت نے یہی جا کر کہا وہ پلٹ گیا تھوڑا سا دن باقی ہے ابر آیا ہوا ہے اندھیرا چھایا ہوا ہے کہ ڈیوڑھی سے (مین آؤن کی) آواز آئی رحمت نے آواز پہچان کر کہا کہ آیئے شہریار دولھا گھر مین آئے مولوی صاحب آگے آگے تھے دونون صاحب آکر دالان مین بیٹھے ابھی کچھ باتین نہین ہوئی ہین کہ صابرہ کے ابا جان بھی تشریف لائے ڈیوڑھی کا میرے کمرے سے سامنا تھا پہلے وہ اپنی طرف گئے پھر یہان آئے جب وہ آ لیے تو ابا جان نے مجھسے پوچھا کہ مین نے مدرسے مین برقندازون کے آنے کا حال سُنا اس کی حقیقت کیا ہے مین نے بختاور کو بلا کر اُن کا سامنا کرا دیا اس نے ساری روداد بیان کی شہریار دولھا۔ ارے یہ کل کا ذکر ہے جب مین جا چکا ہون ۔ بختاور ہان مولوی صاحب بھی شہریار دولھا تم نے کیونکر سنا اُنھون نے کہا کہ جی مین نے قاری مینڈک کی مسجد پر سنا تھا مولوی صاحب نے منھ پیٹا اور کہا کہ افسوس ہمسا سخت جان کوئی دوسرا دنیا مین نہ ہوگا یہ باتین ہو رہی ہین کہ زور شور سے مینھ پڑنے لگا چوبائی ہوا کا سناٹا چو طرفہ کی

بوچھار سارا گھر شرابور جب تک اُٹھا ؤ اُٹھا ئیے بھیگا وہ بھیگا اتنے ہی مین نماز مغرب کا وقت آگیا مولوی صاحب نے سب کے ساتھ کمرے مین نماز پڑھی مین نے دالان مین - اچھی خاصی رات آگئی اور خوب اندھیرا ہو گیا مگر مینھ اسی طرح سے چھاجون برس رہا ہے کھانے کا وقت آیا سب نے میرے ہان بیٹھکر کھانا کھایا رحمت امان جان کو کھانا دینے گئین آنے جانے مین اتنی بھیگین کہ جہان جاتی تھین وہ زمین تر ہو جاتی تھی ہوا نے اور بھی دلون کو کنبوا رکھا تھا آدھی رات کے قریب جب وہ زور شور کم ہوا تو ابا جان عبا اوڑھکر باہر نکلے انگنائی مین کچھ سنتے ہی پلٹ پڑے اور بیٹے داماد کو ساتھ لے جا کر سنوایا امان جان بار بار یہی کہہ رہی تھین کہ مردون نے ایکا کیا ہے مسکوٹ ہوتی ہے کھچڑیان پکتی ہین آج کھانا بھی دہ مین زہرمار ہوا لونڈی کو اپنا صدقہ بھجوادیا مجھے چھنتیل بنانے والے اُڑین خدا اس مجمع کو توڑے شہریار دولھا تو اُکتا کر باہر ہی باہر سالے سسرے سے رخصت ہوئے دونون نے منع کیا مگر انھون نے ایک نہ سُنی اسی حالت مین گئے بھیگنے کی تکلیف گوارا کی مگر جلنے کی ایذا نہ اٹھا سکے ہم سب اپنے اپنے مقام پر صبر شکر کر کے سو رہے شہریار دولھا اس اندھیری مین گئے نہ سسرے کو خیال آیا کہ لالٹین دے کر کسی آدمی کو ساتھ کر دین نہ سالے کو توفیق ہوئی میرے بولنے اور کہنے کا موقع نہ تھا ابا جان اگر اپنے کمرے مین سلا رکھتے تو کیا تھا مگر وہ بھی بجد نہین ہوتے اور نہ انھین اصرار دنیاداردن کا سا آتا تھا

خیر وہ بیچارے جاتے جاتے نالے پر پہونچے نالہ اس وقت کے اندھیرے مین بھی آنکھیں دکھا رہا تھا یہ اٹکل سے پل کا اندازہ کر کے اپنے نزدیک پل پر چڑھے اور وہان پانی نے کاٹ کر ایک نشان ڈال دیا تھا جو پل معلوم ہوا پانی بانسون چڑھا تھا جیسے ہی قدم رکھا نالے مین جا رہے پیرنا آتا نہ تھا گرتے ہی غوطہ کھا گئے پھر اُبھرے پھر غوطہ کھایا اور اسی طرح ڈوبتے اچھلتے دور نکل گئے زندگی باقی تھی ہنوز دریا تک نہین پہونچے تھے کہ راہ مین ایک جگہ ڈوب کر جو اچھلے کسی نے ہاتھ مین ببول کے درخت کا ٹہنا دے دیا ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے اس ٹہنے کا ہاتھ آنا تھا کہ یہ اس مین لٹک رہے اور جب ذرا ٹھور حواس آئے تو دوسرے ہاتھ سے بھی اُسے مضبوط پکڑا جس وقت یہ بیہوش ہو کر گرے تو فقط کیچڑ تھی پانی اُتر چکا تھا گھر مین جو قیامت برپا ہو گئی وہ بھی عجیب و غریب ہے سچ ہے "ڈر تو کر نہین خدا کے غضب سے ڈر" رات کو پہلے تو ان کا انتظار ہوا پھر کھا پیکر سب سو رہے ساجدہ بیگم کے نندوئی اپنی صحنچی مین تھے کہ بیوی نے جگا کر کہا "دین کمرے مین بچھونا بچھاتی ہون وہان چلے آؤ صحنچی ٹپک نکلی نیند خراب ہو گی اور بچھونے لت پت" پہلے تو انھون نے کچھ اعتنا نہ کی کروٹین لے لیکر سو یا کیے جب آنکھون اور منھ پر بوندین ٹپکین تو بیچین ہوئے اور گھبرا کر اُٹھے بچھونا لپیٹ کر تختون پر پھینکا خود گرتے پڑتے کمرے مین جا کر ساجدہ بیگم کے پہلو مین لیٹ رہے

سوی نیند میں اٹھکر آئی تھین بے خبر سو رہی تھین ورنہ میان کو اپنی طرف
کھینچتین ادھر تو اندھیرا ادھر نیند اور نیند بھی جوانی کی اُن کے فرشتون
کو خبر نہین کہ کس کے پاس لیٹا ہون چین سے سو رہے تھوڑی سی رات
باقی ہے کہ ساجدہ بیگم کی ساس کی آنکھ کھلی سناٹا پڑا تھا ابر گھرا تھا اندھیرا
پھیلا تھا کہ آنکھ کو اپنا ہاتھ نہین سجھائی دیتا تھا پان کی انھین بہت عادت
تھی اُٹھین پان کھایا لڑکے کا خیال آیا ہوا کے مارے ہوئے
چراغ بھی خاموش تھے فرض کر کے آگ نکالی دیا سلائی جلائی چراغ
روشن کیا کمرے مین آئین دیکھا تو ساجدہ بیگم سردی کے مارے
گنڈلی منڈلی بنی پڑی ہین اور دوسرا بھی کوئی پلنگ پر ہے اُدھر
جا کر جو منھ دیکھتی ہین بیٹے کی جگہ داماد وہ بھی ہماری ساس کی حقیقی
بہن تھین چراغ پھینک پلنگ چھوڑ پیٹنا شروع کیا جیسے بے صبرا
جاہل مردے پر دوہتڑون سے پیٹتا ہے کمرے مین سب کی آنکھ
کھل گئی لاڈلی بیگم ساجدہ بیگم سرفراز دولھا گھبرا کر اُٹھ بیٹھے ابھی تک
کسی کو معلوم نہین کہ کیا ہے کوئی کہتا ہے سانپ نے کاٹا کوئی کہتا
ہے گر پڑین چوٹ لگی کوئی کہتا ہے بچھو نے ڈنک مارا ہوا ایک ایک
گھبرا کر پوچھتا ہے انھین پیٹنے اور چیخنے ہی سے فرصت نہین محبت
کے مارے جب بیچارے داماد نے ہاتھ پکڑے اور اُنھون نے کہا
کہ دور ہو مجھے ہاتھ نہ لگا بیٹی سے دشمنی ہان سے محبت تیری اوقات
پر لعنت اس وقت سبھون نے کان کھڑے کیے اس ہنگامے مین

اب تو سارے گھر کی آنکھ کھل گئی کمرے مین سب کے سب گھس آئے کسی نے چراغ جلایا آنکھین ملین میان نے پوچھا اُنھون نے بے تقیہ کہہ دیا کہ یہ مُردا اور مردی ایک ساتھ سو رہے تھے یہ سنتے ہی سرفراز دولھا کے تو ہاتھ پانون مین تھرتھری پڑ گئی اور ساجدہ مٹی کی تصویر ہو کر رہ گئین کاٹو تو لہو نہین لاڈلی بیگم کو سناٹا جب مان کو بہت بیتاب دیکھا تو کہا کہ چلو اچھا چُپکے بیٹھو تو نہین جو حال ہے کھل جائے گا مجھ سے سوتا پا کرے گی کوئی جا کہان سکتا ہے تگنی کا تو ناچ مین نچادون جب ہٹی کٹی برابر کی دھنی زور لگانے کو موجود ہے تو تمھاری بلا غم کرے صبح ہونے دو دیکھنا کیا قیامت ڈھاتی ہون زمان و آسمان نہ ایک کر دون تو اپنا نام بدل ڈالون تم کیون جان دیے دیتی ہو ادھر مولوی صاحب کو حرارت ملعون مردود بدخصلت بے غیرت ناشائستہ نامعقول نالایق مہمل لغو دونون کو خطاب دیے ادھر مان بیٹیون کی چڑھائی اُن دونون پر رہ رہ کر آرے چلتے تھے بس نہ تھا کہ اپنی جانین دے دین زمین پھٹ جائے اور کسی طرح سما جائین ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا دل و جگر تھرتھراتے تھے ہاتھ پانون سنسناتے تھے صبح ہوتے ہوتے دونون گھل گئے برس دن کے بیمار سے بدتر ہو کر رہ گئے نماز کے وقت سے شہریار دولھا کی تلاش مین آدمی نکلے ڈھونڈھیا پڑی کنوؤن مین بانس ڈالے گئے ہمارے ہان بھی آدمی آیا روز روشن ہو گیا اور اُن کا

پتا نہین جب تک وہ آئین آئین مان بیٹیون نے ان بیچارے سگنا ہون
کو گوُ سے نکال کر موت مین ڈالا ایک صاحب آتی ہین قہر سے گھورتی
ہین دوسری اُٹھتی ہین غضب کی نگاہ کرتی ہین وہ غریب سر جھکائے
ایک حالت سے اپنے اپنے پلنگون پر مٹی کے کھلونے کاغذ کی تصویرین
بنے بیٹھے ہین - وہان شہریار دولھا کو دھوپ کی حرارت سے جو راحت
پہونچی آنکھ کھلی اُٹھے گرتے پڑتے خدا کا شکر کرتے کیچڑ مین لت پت
گھر پہونچے دروازے مین قدم رکھتے ہی آفت کا سامنا تھا مان بہن
چیختی ہوئی دوڑین اور ہے ہے ہے کر کے دونون طرف سے اُنکو
گھیر لیا وہ منہ کھول کر آنکھین پھاڑ کر کبھی ہکا بکا ہو کر ادھر دیکھتے ہین
کبھی اُدھر کچھ حال نہین کھلتا فقط نوچ کھسوٹ ہو رہی ہے اتنے
مین سرفراز دولھا اپنے مقام سے اُٹھکر ہاتھ جوڑے اُن کے آگے
گئے اور کہا کہ بھائی صاحب للہ انصاف کیجیے خدا اور رسول شاہد ہین
کہ مین بیخبر اور لاعلم تھا اصل بات یہ ہوئی اپنی بہن سے پوچھیے
کہ انھون نے مجھے جگایا صحیح ٹھیک کمرے مین اندھیرا تھا یا نہین ٹٹولتا
ہوا گیا بھابھی کے پلنگ پر سو رہا خدا و رسول کی قسم جو مجھے معلوم
ہوا ہو کہ کس کے ساتھ سوتا ہون کون ہے مگر سویا تو کیا وہ میری
حقیقی بہن ہین اگر آپ بھی نہ سنین گے تو واللہ باللہ مین اپنی جان
دے دون گا شہریار دولھا بڑے سمجھدار آدمی تھے کہا کہ بھئی جھک مارنے
دو کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے تم کیون اس قدر بیتاب ہوتے ہو

بے قرینے بات پر بھلا مجھے کیون نہ یقین آنے لگا ہر بات ایک گینڈے
سے مانی جاتی ہے آج کی رات کے علاوہ اُن لوگون سے پوچھو
کہ بات چیت سے چشم و ابرو سے اور بھی تم نے کوئی بات دیکھی بھالی
تھی ہرگز نہین دیکھی پھر اس طوفان و آفت مین دفعتًا ایسا طوفان
بے تمیزی کیون اٹھنے لگا بھلا کوئی عقل کی بات ہے بخدا مجھے ہرگز
باور نہ آئے گا اگر کوئی قرآن کا بھی جامہ پہن کر کہے نہ تم ایسے جاہل
کہ حرام حلال نہ پہچانو خدا سے نہ ڈرو ناک کٹنے کی بدنامی کی پروا نہ کرو
نہ میری بیوی ایسی دلیر دیدے بے شرم کہ اتنی بڑی حرکت کر گزرین بکنے دو
جو بکتا ہے اپنے منھ سے بکتا ہے سرفراز دولھا یہ سنتے ہی اُن کے
قدمون پر گر پڑے اور کہا کہ بھائی صاحب ان لوگون نے اتنی ہی دیر
مین مجھے نیم جان کر دیا تھا آپ کے قسم کھانے سے میری روح تازہ
ہو گئی شہریار دولھا اپنے کمرے مین گئے وہان بیوی کو دیکھا کہ سناٹے
مین بیٹھی ہین دونون آنکھون سے دو نہرین جاری ہین وہ قریب گئے
اور کہا کہ تمھین کچھ خیر ہے یہ کیا حماقت ہے رات بھر مین تم نے اپنے
تئین ہلاک کر ڈالا ذرا آئینہ لے کر اپنے چہرے کا تو حال دیکھو تم عورت
ہو کر اپنے معاملے مین عقل سے کام لو اور مین مرد ہو کر بات کو نہ سوچون
بیوقوفی کر بیٹھون جاؤ ہاتھ منھ دھوؤ آدمی بنو تمھاری عفت و پاکدامنی
کی مین خود قسم کھاتا ہون یہ سنکر کسی قدر اُن کا بھی اطمینان ہوا رونا دھونا
موقوف کر کے ہاتھ منھ دھویا اور لاڈلی بیگم کے پاس جا کر ہزارون قسمین

کھا کر کہا کہ اگر تمھین اب بھی نہ یقین آیا ہو تو مین قبلہ گرد جے دن کے لیے
تم کہو بڑی چیز اٹھالون وہ بھی کسی قدر آدمی تھین اور عقل بھی جوان تھی
یا ظاہر داری ہی کے طور پر سہی مگر اُنکو منع کیا اور کہا نہین بھئی مجھے یقین آیا
قسم اقسام کی کچھ ضرورت نہین سا جارہ اُٹھکر ساس کے پاس گئین (وہ
ہماری ساس کی بہن تھین) اور اُسی طرح سے اُن کو یقین دلانا چاہا وہان
بھلا کب اثر ہوتا تھا مجبور ہو کر اُٹھ آئین مجھے شہریار دولھا کے رات کو
گھر پر نہ ہونے کی خبر سُنکر ایک تردد تھا جیسے ہی ابا جان جانے لگے
مین نے نانا باوا کی بیماری کا حال بیان کر کے اذن مانگا اُنھون نے
کہا کہ شوق سے جاؤ آج جمعہ ہے مین بھی بعد نماز شہریار دولھا کے
وہان ہوتا ہوا نواب صاحب کو دیکھنے جاؤنگا اُن کے جانے کے بعد
مین نے صابرہ کے ابا جان سے اجازت لی اور پھر امان جان کے
پاس گئی اُنھون نے نہ سلام لیا نہ بات کا جواب دیا مین اُٹھ آئی گھر مین
بگھیان بندھوائین بچھو نے بدلوائے لڑکیون کو نہلوایا آپ نہائی کپڑے
بدلے پھر نماز کو چلی ہون کہ خدا بخش نے آواز دی بوا رحمت گئین کہا
صاحبزادی سے پوچھو کہارون کو بلاؤن مین نے کہا میرا دل لگا ہے
تم کپڑے سے شہریار دولھا کی خبر لاؤ جب تک مین نماز سے فرصت کرون
خدا بخش اُدھر گیا مین نماز پڑھنے لگی جب شہریار دولھا کو میری خبر منگولنے
کا حال معلوم ہوا باہر نکلے کہا کہ مین خود چلتا ہون وہ ٹھہر ا رہا نماز پڑھکر
سو رہے تمام کر کے مین بیٹھی تھی کہ شہریار دولھا آئے ساری اپنی اور بیوی

کی کیفیت بیان کرکے کہا کہ ابا جان بھی گئے تھے اور وہ بھی سُن آئے
مجھکو ایک سکتہ سا ہو گیا اور دیر تک حیرت و سکوت مین بیٹھی رہی
رحمت نے کہا کہ بیوی اس کا اچنبا کیا جو پر کو کنوان کھودتا ہے آپ
ہی ڈوب مرتا ہے میرے جانے کے خیال سے شہریار دولھا بہت کم
ٹھہرے مجھے معلوم نہ تھا کہ شب کو ان پر یہ حادثہ گذرا گھر پر جاکر تیل ہاتھ
بھجوائے پردہ ہوا نانا جان کے پاس گئی اُن کی عجیب حالت دیکھی
بجھ گئے پندرھوان دن تھا جو اُنھون نے رحلت فرمائی بہت بڑے
شفیق کا سرے سایہ اُٹھا لیکن مین نے انتہا سے زیادہ صبر کیا اُن کے
مرنے کی خبر سنکر ساجدہ بیگم بھی اور لوگون کی طرح سے تیجے مین آئین گو کہ
اٹھارہ اُنیس روز اُس بات کو گذر گئے تھے لیکن اُن کے منھ پر ویسی ہی
مردنی پھری ہوئی تھی معلوم ہوتا تھا کئی برس بیمار رہ کر اُٹھی ہین حقیقت مین
بے عیب کو عیب لگانے کا بے انتہا صدمہ ہوتا ہے اُن کی عقل سالم
تھی دوسرے مین دولھن بی صاحب کے افیون کھا کر جان دینے پر
بہت کچھ رد و قدح کر چکی تھی تھوڑے سے خون ہی خشک ہونے پر
خیریت گذری جمعہ کو ہماری خوشدامن صاحب صبح سویرے آئین
ابھی لوگ نہین اُٹھے ہین اپنے پرائے سب جمع ہین ماتم پرسے کے
بعد ایک دفعہ اُنھین بندگی کرنے کو مین اُٹھی اور ساجدہ بیگم کو بھی
اشارہ کیا وہ کسی سے باتون مین لگی تھین مجھے آنکھون سے بلا کر اپنے
پاس بٹھا لیا جب کچھ سُن چکین تو کہا کہ بھابھی آپ جاتی ہین بہن جاؤ گی

امان نے مجھے کہین کا نہ رکھا کیا خاک جاؤن ان کی بے جا باتون کا خیال
اُن کی زیادتیون کا ملال کسی وقت دل سے نہین نکلتا ایسا نہ ہو کہ جابیجا
کوئی لفظ بھری محفل مین میرے منھ سے نکل جائے اور اپنے بیگانے نام
دھرین کیا کم ذلت اُٹھا چکی ہون کہ آگے اور حوصلہ کرون مجھے وہان
لے جا کر ذلیل نہ کروائیے اُن کے آنے کی خبر سُن کر دل مین پنکھے
لگ گئے آگ بھڑک اُٹھی سامنے جا کر نہین معلوم زبان قابو مین رہے
نہ رہے کیا ہو کیا نہ ہو بھری ہوئی تو ہون کچھ کہہ بیٹھون اُبل پڑون تو اس
سے فائدہ ہی کیا مین اپنا مُنھ جھلسے ایک کونے مین پڑی رہون گی
تین چار پہر کا راستہ ہے سمجھانا بجھانا نامناسب تھا مین اُنھین اُن کی
خوشی پر چھوڑ کے وہان سے امان جان کے پاس گئی سلام کیا اُنھون
نے گلے سے لگایا بلائین لین دعا دی مجھے تعجب ہوا کہ آج خلاف عادت
یہ مہربانی کیسی پھر خیال گذرا کہ چار ضیر دن کے دکھانے کو عقل نے کہا
کہ نہ جانے والے لوگون سے زیادہ اور کون غیر و اجنبی ہوگا ذہن
نے سمجھایا کہ ذرا غور تو کرو فکر جو کرتی ہون تو وہ امان جان ہی نہین
ہا ئین یہ کیا ہو گیا نہ وہ جھومنا ہے نہ ٹھسا نہ غرور نہ سکوت نہ ابرو پر بل
نہ ماتھے پر شکن نہ وہ غصہ نہ بانکپن حیران پریشان ہو ہو کر دیکھتی تھی
کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا جب اِدھر اُدھر سے آکر اُن کو دیکھا ہک بک
ہو کر رہ گئی کھانے کے وقت تک آٹھ دس مرتبہ اُن پر نظر پڑی
ایک نہ ایک سے بات کرتے دیکھا اور بات بھی قاعدہ کے ساتھ

جس طرح بڑے بوڑھے چھوٹون سے ایک محبت اور لطف سے ہمکلام
ہوتے ہین جب دسترخوان بچھا اور سب کے ہاتھ دھلائے گئے تو اٹھکر
بڑے دالان مین آئے ابھی کسی نے کھانے کو ہاتھ نہین لگایا ہے
ایک ایک کا منتظر بیٹھا ہے مین کھڑی ہوئی دسترخوان کی سب چیزون کا
شمار کر رہی ہون کہ کہین کچھ کم و زیادہ تو نہین ہے کہ ہماری امان جان
اُٹھین اور مجھے بلا کر سہارا دے کر کانپتے پانون سے کھڑی ہوئین
پھر کہا کہ بیویون مین اپنی بہو کی حد سے زیادہ گنہگار ہون آپ سب
صاحبون کے سامنے حلف کی رو سے قسم کھا کے کہتی ہون کہ اس بچی
پر جو مین نے جبر و ظلم کیا بدعت و عداوت کی وہ قیامت
کے دن مجھے طرح طرح کے عقوبت و عذاب مین مبتلا کریگی جب تک
یہ میرا قصور نہ بخشے مین بخشے جانے کے قابل ہی نہین اب میری آنکھین
کھلین غفلت کا پردہ اُٹھا اُس خالق عادل نے اپنے اختیار و قدرت
کا نمونہ مجھے دکھایا بیبیون مین نے اس بے گناہ پر خدا واسطے جھوٹ
کا پل باندھ کر عیب تھو پا تھا چار ہی دن اُسے نہ گذرے تھے کہ میری
لڑکی پر وہی آفت آئی اور کس طرح کہ اُسے اور اُس کے تندولی کو
ایک پلنگ پر کرامت بیگم میری چھوٹی بہن نے دیکھا اب اس سے
بڑھکر کیا ہوگا دونون کی یکجائی کی وہ صورت پھر ساس کی شہادت
لیکن مین اپنے خدا کے صدقے جاؤن جس نے میرے ڈرانے اور
راہ پر لانے کو یہ کرشمۂ قدرت دکھایا اور پھر دونون کو بیقصور و بیگناہ

بھی ثابت کرا دیا اگر مین اپنی بہو طاہرہ بیگم کو عیب نہ لگاتی تو میری لڑکی پر بھی کبھی یہ آفت نہ آتی سچ ہے اُس کی لاٹھی مین آواز نہین بیبیون اپنے خدا کو مان کر مجھے قبر مین پانوٗن لٹکائے جان کر میرے بڑھاپے پر ترس کھاکر تم سب ملکر طاہرہ بیگم سے میری خطا معاف کرا دو مین توبہ کرتی ہون مرتے مرتے اپنے قول سے اب نہ پھرون گی اور اس کے پانٔون دھو دھو کر پیون گی یہ کہہ کر امان جان کانپنے لگین اور ایک طرف جھکین جیسے کوئی گرنے کو ہوتا ہے مین نے چاہا کہ سنبھال کر بٹھادون وہ بیٹھتے بیٹھتے میرے قدمون پر گرین اور مہمانون کو سعی سفارش کے لیے آواز دی کہ بیبیون اپنے بچون کا صدقہ جب تک یہ دل سے نہ معاف کرلے تم گواہی نہ دینا مین نہ پانٔون چھوڑون گی نہ قدمون پر سے سر اُٹھاؤن گی سب کے سب بلبلاکر دوڑے مین عجیب مصیبت مین تھی ہزار ہزار جتن کیئے اُنھون نے کانپتے ہاتھون سے اس طرح مضبوط مجھے پکڑا تھا کہ ہل نہ سکی پانٔون چھوڑنا کیسا برابر کہے جاتی ہون وہ نہین مانتین جب سب نے گواہی دی اُس وقت سر اُٹھاکے بلائین لے کر کہا کہ یہ بھی تیرا ہی ظرف تھا میری طاہرہ خدا تجھے ہمیشہ اسی طرح عیش وراحت سے رکھے مین اُن کے قدمون پر گرنے کو جھکی وہ نگاہ سے پہچان گئین اور جلدی سے روک کر دیر تک مجھے گلے سے لگائے رہین میرا منھ اُن کے سینہ پر تھا کانون مین اُنکے دل دھڑکنے کی برابر آواز آرہی تھی اور کلیجہ ہل رہا تھا یہ سب صورتین

اُن کے انتہا سے زیادہ مضطرب اور خوف زدہ ہونے پر گواہی دے
رہی تھین جب مجھے سینے سے جدا کیا تو قسم دے کر کہا کہ بس بیٹا اب مجھے
گنہگار کرنے کی تدبیر نہ کرنا مین ہرگز اس قابل نہین کہ تم نجس پیر دن پر
اپنا پاک سر جھکاؤ۔ جب سب کھانا کھا چکے تو بیگم صاحب نے اپنی لڑکی کی عصمت
و عفت کی گواہی پر روداد بیان کی کہ دو بیبیون میرے ہان ایک ماما
ہین فہیمن نام جنھین اب سب چھوچھو کہتے ہین ساجدہ بیگم کو اُنھون نے پالا
ہے ساجدہ دودھ پیتی ہے اور یہ آسے لیکر باہر دروازے پر میٹھی کھلایا کرتی
ہین فہیمون یہ صورت رہی نہ یہ کسی سے بولتی ہین نہ بات کرتی ہین نہ کوئی راہ گیر
اُنکو چھیڑتا چھاڑتا ہے مکان سر راہ تھا ایکدن یہ لڑکی کو لیے میٹھی ہین اور اب اُسکا
سن کوئی چار پانچ برس کا ہے کہ ایک نامرد وا غارت ہوا جو دنیا کی ہر چیز
کو ایک نگاہ سے دیکھتا تھا آکر کھڑا ہو گیا کھڑے کھڑے چلا گیا دوسرے
دن پھر آیا چھیڑ کر بات کی لڑکی کو بیچ مین ڈالا چیز بست دینے لگا پھر ساجدہ
کو گود مین لینا شروع کیا شدہ شدہ فہیمن سے بات چیت ہونے لگی
آخر کو راہ و رسم پیدا ہوئی کوئی برس دن تک اس ناشاد شہدے نے
یون ہی اوقات اپنی ضایع کی اب ساجدہ پردے بھی بیٹھین اور چھوچھو
کا نکلنا بیٹھنا بھی موقوف ہوا مگر اس شدہ خدا نے آنا نہ چھوڑا جب دیکھو
دروازے پر ڈٹا ہے جب سنا چوکھٹ پر حاضر۔ ڈیوڑھی پر موجود بے تنخواہ
طلب کا آدمی کسی سودے سلف کے لیے اگر فہیمن نکلین تو ایک آدھ
بات ہو گئی ورنہ کچھ اس سے بھی مطلب نہین فقط حاضری دے رہا ہے

ہماری پھوپھو کے میاں مر چکے تھے رانڈ تھیں سِن بھی کچھ ایسا نہیں گیا گذر انتھا کوئی تیسوین مین تھین جب کئی مہینے اسے پہرہ دیتے کٹے ایک دن پھوپھو کے دل مین آیا کہ مین اس سے پوچھون کہ بندۂ خدا تو جو دن بھر یہان دھنا دیے بیٹھا رہتا ہے آخر اس سے مطلب کیا پھر کچھ سوچین اور نہ پوچھا دو چار روز بعد دل کڑا کرکے ایک دن پوچھ بیٹھین اُس نے کہا کچھ نہین اُنھون نے منع کیا کہ پھر یہان نہ آیا کرو نہین معلوم وہ اپنے دل مین کیا سمجھا کہ بے اختیار ہو کر کہنا لگا کہ تم برا نہ مانو تو ایک بات کہون اُنھون نے کہا کہ مین کیون برا ماننے لگی کہنے لگا کہ مین تمھاری آنکھون پر عاشق ہون یہ سننا تھا کہ دنیا اُن کی نگاہون مین اندھیر ہو گئی گھر مین آئین اور مجھسے کہا مین بگڑنے لگی برا بھلا کہہ کر اُن سے کہا کہ آدمی سے کہہ کر اس کو رضی کرا دو دو چار لکڑیون اور دھمو کون مین سیدھا ہو جائے گا ولادر علی اچھی طرح سے خبر لے لے گا رات کو مولوی صاحب سے مین نے ذکر کیا اُنھون نے ہنسی ہنسی کہین یہ کہدیا کہ اب تمھاری آنکھین سوا پھوڑ ڈالنے کے اور کسی کام کی نہین رہین یہ دیوانی بیوی سمجھین کہ (مولوی جھوٹ تو بولتے نہین) سچ کہتے ہین افوہ ذرا اُن کے دل گردے کو دیکھو کسی مرد کی کیا جان تھی کہ اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے وہ یہ سنتے ہی اُٹھی ہوئی سیدھی تکیے پر چلی گئین اور بیری مین سے دو شاخی ایک ٹہنی چاقو سے کاٹ لائین پھر اس مین نوکین نکال کر ایک ہاتھ سے اوپر والے کو پپوٹے اُٹھائے اور دوسرے ہاتھ سے بے تردد بھونک لیا

دونون ڈھیلے نکل پڑے پر ضبط کیا اور صبر کہان کا ایک چیخ زمین ایک
آسمان تھی مین دوڑی جا کر دیکھا ٹم ٹم بیٹھی تھین چارہ کیا تھا صبح تک لیے
بیٹھے رہے جو جو سمجھ مین آیا کیا اثر نہ ہوا پھر حیدر گنج مین نئی نئی اسپتال
کھلی تھی وہان بھجوا دیا پندرہ بیس روز رہین خدا خدا کر کے اچھی ہوئین
دُکھ درد گیا ساجارہ مین پوری پوری خصلتین بوا فہیمن کی ہین جس کی
دوا ایسی غیرت دار پاک صاف ہو اُس کی کھلائی کہان تک نیکبخت
اور پارسا نہ ہوگی اگر مین بدنصیب اپنی بے گناہ بہو سے بُرائی نہ کرتی
تو کاہے کو میری بچی پر عیب لگتا اُس دن تک مین چھوچھو کی آنکھین
جانے کو مرض و عارضہ سمجھتی تھی آج معلوم ہوا کہ اُنھون نے اپنی آنکھین
یون کھوئین گو ایک قسم کی بیوقوفی چھوچھو نے ضرور کی صرف اسوجہ
سے کہ وہ لاعلم تھین مگر جب اُن کی جراٴت پر نظر جاتی تھی تو بے اختیار
دل سے تعریف نکلتی تھی سارے مہمانون مین دیر تک اسی بات
کا چرچا رہا اور چھوچھو کو دعائین دیا کیے ہم کو تو ہفتے اتوار کے شروع
ہونے کا خیال نہ تھا مگر اور لوگون کے وسواس کرنے سے یہ انتظام
کیا تھا کہ فاتحہ سویرے سے ہوجائے ادھر ایک بجے لوگ نماز
پڑھ پڑھ کر بیٹھے اُدھر مین نے فاتحہ دلوا دی تین نہین بجنے پائے
تھے کہ مہمان سوار ہونے لگے جب سے میری شادی ہوئی تھی اپنی
امان کو مین بیوی امان اور ساس کو بیگم امان کہتی تھی علی الخصوص
اس مقام پر جہان یہ دونون صاحب جمع ہوجاتے تھے تین بجے کے

بعد بیگم امان سوار ہوئین چالیسوین تک عورتون مین سے سو انچاس اور
مردون مین بجز چھوٹے مولوی صاحب کے اور کوئی نہین آیا گیا جب
تاریخ چہلم مقرر کر کے دو بارا اطلاع دی گئی تو بیگم امان نے کہلوا بھیجا کہ
گو مین تیجے مین شریک ہو چکی ہون چالیسوین مین آنے کی ضرورت نہ
تھی لیکن ایک ضرورت سے فرض کر کے آؤن گی چالیسوین مین بیگم امان
جب آئین تو اپنی بہن کو لیتی آئین یہانتک کہ رات کو کھانے اور
نماز سے فرصت ہوئی سب ایک جا بیٹھے اس وقت امان جان نے
کہا کہ میری بہن نے ایک خواب دیکھا ہے جو سننے کے قابل ہے
ہان کرامت بیگم بیان کرو اُنھون نے کہا کہ ایک بہت بڑے
عالیشان مکان ہین مین نے دیکھا کہ کچھ عورتین بیٹھی ہوئی کچھ باتین کر رہی
ہین دور سے دیکھکر ایک نے مجھے اشارہ سے بلایا دوسری
نے کہا کہ بوا تم کچھ جانتی بوجھتی بھی ہو یہان ان کا کیا کام ہے
کیون بلاتی ہو مین یہ سنتے ہی قریب پہونچی اور چاہا کہ بیٹھ جاؤن
ایک نے کہا کہ بیوی ہمارے اوپر مصیبت آئے گی جواب مانگا
جائے گا ہمارے مالک کا حکم نہین آپ یہان نہ ٹھہریے ہان
تھوڑی دور پر آپ بائین ہاتھ جا کر ایک دروازے مین چلی
جائیے اُدھر آپ کے ڈھب کے لوگ ملین گے گو اُدھر بھی
آپ کی ایک لڑکی ہے لیکن ہم بٹھا نہین سکتے مین شرمندہ ہو کر
دروازے کی راہ اُدھر گئی اب جو دیکھتی ہون تو کچھ میرا ہی سا

مکان ہے اور بہت سے آدمی بھرے ہوئے ہیں مجھے کسی نے کوٹھے
کا رستہ بتا دیا برآمدے پر جاکر ہین کمرے مین چلی گئی دروازہ کھلا جو دیکھتی
ہون خوب مینھ برس رہا ہے سامنے دریا بھرا نظر آئی دیتا ہے پانی
اس کا ایک طرف بہہ رہا ہے پھر کیا دیکھتی ہون کہ میرا لڑکا ڈوبتا اچھلتا
چلا جاتا ہے دل بھر آیا اور چیخ کر روئی یا اللہ بچاتا یا اللہ بچاتا
کہتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی اور قصد کیا کہ اپنے تئین بھی پانی مین
گرا دون پھر جو نظر پڑی تو دیکھا کہ وہ ایک درخت مین اُلجھ کر رہ گیا
دل کو چین آیا اُس کے باپ سے کہنے کو چلی کہ جلدی اپنے لڑکے
کی خبر لو دروازہ بند کر کے مڑتی جو ہون دیکھا کہ جس کمرے مین کوئی نہ تھا
وہان سب کے سب سردی کے مارے گھس آئے اور ایک پلنگ
پر میری بہو اور داماد پڑے سو رہے ہین مجھے اس خواب مین
بہت ہی غصہ آیا چیخی پیٹی سارا گھر اکٹھا ہو گیا ایک ایک سے
وہ حال کہا تو تو مَین مَین مین صبح ہو گئی لڑکے کا پتا نہین پھر کیا دیکھتی
ہون کہ وہ کیچڑ مین لت پت سامنے کھڑا ہے مین اور میری لڑکی اُسکے
جھاڑ کا کانٹا ہو کر لپٹ گئی اس کی بیوی کا گلا شکوہ کر رہے اور نام
دھر رہے ہین اُس کے ڈوبنے کا ملال ہے نہ تڑنے کا خیال بیٹے
کی ماتا مین بہو کا دُکھڑا رو رہی ہون وہ گردن جھکائے چپ
کھڑا ہے کہ ایک دفعہ دروازے پر غل ہوا در و دیوار کانپے زمین تھرائی
پانون لرزے زلزلہ سا آیا ایک ہنگامہ مچ گیا لمبے لمبے قد کے پانچ چار

آدمی بھیانک چہرون اور ہیبت ناک شکلون کے میرے گھر مین گھس
آئے اور کون ہے کدھر ہے یہ ہے وہ ہے کہتے ہوئے چوطرفہ چارون
کے چارون چکر کرنے لگے پانچوین نے اشارے سے مجھے اور میری
لڑکی کو بتا دیا اُن چارون نے ہم دونون کو باندھ لیا اور لے چلے ہزار
ہزار پوچھتے ہین کہ تم کون ہو بھائی ہم نے کیا خطا کی وہ کچھ جواب نہین
دیتے گھسیٹتے ہوئے لے گئے اور ایک ٹوٹے سے ڈھابے مین لے جاکر
بند کر دیا اپنی اپنی جگہ پر وہان اور بھی بہت سی عورتین بیٹھین بکراہند
سیلن ہار بو سڑاہند سارے مین پھیلی ہوئی اونچی نیچی زمین نہ اوڑھنا
نہ بچھونا چھت کھڑے ہونے پر سر چھلتی ہے کمان سی دھنیان سر پر
چلی آتی ہین دیوارین چار طرف سے منھ مین خاک جھونک رہی ہین
کڑیان اپنی زبان مین کڑی سناتی ہین نہ روشندان نہ کھڑکی نہ ٹاٹ
نہ چٹائی اونچی نیچی زمین تکیے۔ نیچے بچھونا چلنے مین ساری دنیا کا نشیب و فراز
طے کرنا پڑتا تھا سانس لو تو دماغ سڑتا تھا دم کھینچو تو کلیجہ منھ کو آتا تھا
بیٹھنے سے دل بیٹھا جاتا تھا اندھیرے سے قبر کی تاریکی مات ہیہات
خدا کی ذات پھرو تو سر پھرے چکر آئے بیٹھو تو چھت سر پر آ سکے خوف
کا مکان ڈر کا مقام آفت کا گھر قیامت کی جگہ ہے ہے کچھ نہ پوچھو خیال
کرنے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین مین ایک کونے مین زانو
پر سر رکھ کے بیٹھ رہی لڑکی ایسی چھوٹی کہ پھر یاد تک نہ آئی اپنے
حال پر بیٹھی رو رہی ہون کہ ہائے وائے کی آواز آئی ٹٹولتی ہوئی اس

عمداً گرگئی مگر ڈرتی بھی جاتی تھی جیسے ہی اُس آہ کرنے والے کے قریب پہونچی اُس نے ڈر کر وہ چیخ ماری کہ مین خود اُچھل پڑی کون کون کی دونون طرف سے آوازین آئین جب ایک پر دوسرے کی دشمنی نہ ثابت ہوئی تو درد دل بیان ہونے لگے قرینے اور آواز سے معلوم ہوا کہ بڑی باجی ہین پوچھا ہے ہے باجی تم کب سے ہو کہا کہ بہن کیا پوچھتی ہو بہت دن سے ہون مین نے کہا کہ آخر یہ کون سی جگہ ہے کہا کہ قید خانہ ہے جو کسی پر عیب تھوپتا یا تہمت لگاتا ہے وہ یہان قید کیا جاتا ہے مین نے کہا کہ تم نے کس پر عیب لگایا اُنھون نے کہا تمھارے بیٹے اور اپنی بہو پر مین نے کہا ہے ہے یہی حال تو میرا بھی ہے اب ہم دونون بہنین وہان زندگی کے دن پورے کرنے لگے آٹھوین روز ایک صاحب تشریف لائے اور مجھسے میرے جرم کی کیفیت بیان کر کے کہا کہ تو اس لیے قید کی گئی ہے کہ اگر زندگی مین بہو داماد سے قصور بخشوا لیا تو بہتر ہے عقبے مین کام آئے گا نہین تو اس خرابے مین خرابی سے ایک دن جان جائے گی اور وہان نہین معلوم کیا کیا سزا پائے گی مین رونے لگی اور اُن سے کہا کہ بہت اچھا آپ مجھے چھوڑ دیجیے تو مین آپ کا کہا کرون وہ بندۂ خدا غائب ہو گئے اب جو مین دیکھتی ہون تو باجی نہین ہین اِدھر ڈھونڈھ اُدھر ڈھونڈھ پھرتے پھرتے بڑی دور نکل گئی وہان کچھ روشنی دکھائی دی ایک روشندان پایا اس مین سے دیکھتی جو ہون تو وہی باغ ہے اور

وہی سب عورتین ایک نے مجھے دیکھکر کہا کہ دیکھو وہ ہماری بی بی کی گنہگار جھانک رہی ہین اُس نے کہا کہ بہن ہوگا بھی اُدھر نہ دیکھو ایسا نہ ہو کہ بی بی سن پائین کہا سن پائین گی توکیا ہوگا وہ ذرا آئین دیکھو مین ابھی تو سامنا کرائے دیتی ہون وہ بگڑ کر بولین کہ دیکھو بہن نیکی ایسا نہو کہ اس وقت بیوی کا مزاج راہ پر نہ ہو تمھارا کہا اکارت جائے وہی کہاوت نہ ہو کہ نیکی برباد گناہ لازم اُس نے کہا بہن عقل اگر میرا کہا نہ کرین گی تو بڑے ابا آدصبرا سے نہ کہہ دون گی کہ وہ چھوٹے چچا خلق کو سمجھا دین گے یہ کہہ کر وہ آنکھون سے اوجھل ہوگئی پھر کیا دیکھتی ہون کہ ساجدہ میری بہو ان سب کے بیچ مین اس طرح کھڑی ہوئی کھڑی ہے جیسے پروانون مین شمع عقل نے اشارہ کیا نیکی نے میری سعی کی ایک لمبا سا مردوا سو کھا سا چپ چاپ ساجدہ کے پہلو سے لگا ہوا کھڑا تھا نیکی نے اُس سے کہا کہ بڑے ابا آ ذرا چچا جان سے کہہ دیجیے کہ وہ بڑھکر سمجھا دین ایک بیچاری کا کام ہوجائے اُنھون نے اشارہ کیا فوراً ساجدہ آگے بڑھین مین خطا بخشوانے کو تو آن صاحب سے سن ہی چلی تھی اور اس کی بیگناہی کا بھی کامل یقین تھا ہاتھ جوڑ کر داد خواہ ہوئی اُس نے شرم سے سر جھکا کر کہا آپ پریشان نہون مین نے معاف کی میرے خدا نے معاف کی یہ سنتے ہی مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ پھول گئی اور ساری ایذا بھول گئی وہ خرابہ بنت شداد سے اچھا ہوگیا مڑی ہون کہ وہی صاحب پھر آئے اور کہا کہ چلو

تمہاری قید کی بیڑی کٹ گئی مین نے اُن سے نام پوچھا کہا مجھے
احسان کہتے ہین باہر آتے ہی اتنے دنون کی تکلیف جسم و دماغ سے
ایک ہی ہوا کے جھونکے مین نکل گئی اور مین اس باغ مین پہونچی سب نے
ملکر مجھے میرے مکان مین پہونچا دیا وہان جیسے ہی جاتی ہون کہ داماد کا
سامنا ہوا ہاتھ جوڑکر ادھر بھی خطا معاف کرانے کو بڑھی وہ بیچارہ خود
ہی محجوب ہوکر افسردہ تھا اُلٹا آپ ہی عذرخواہ ہوا اور میرے ہاتھ
کھول کر کہا کہ حضرت آپ کا قصور بخشا اب آپ مجھے گنہگار نہ فرمایئے
مین خوشی ہوکر اُس کو دعایئن دیتی اُٹھی تھی کہ سامنے سے بہو کو دیکھا
کہ وہ مُسکراتی ہوئی ننھ کا ہاتھ ہاتھ مین لیے یہ کہتی چلی آتی ہین کہ
واہ امان جان آپ اپنی رہائی کی خوشی مین اُن کو وہین چھوڑکر چلی آئین
مین سچ کہون مجھے اُس وقت تک لڑکا لڑکی کچھ نہین یاد تھے اُنکی
صورت دیکھکر خیال آیا کہ اے ہے سچ تو ہے میری بھول پہ کیا مصیبت
ٹوٹی تھی کہ چلتے وقت احسان سے اُس کے چھوڑ دینے کو نہ کہا خیر
خدا کا شکر کہ میری بچی یہ بھی میری نیک بہو نے ترس کھایا خوشی
مین آکر اس کے گلے لگنے کو جو جلدی جلدی چلی پائنچون مین پیر
اُلجھا گری اور آنکھ کھل گئی اس خواب کو دیکھکر مجھے اپنے لڑکے
کا لڑائی والے روز کیچڑ مین بھرے کپڑے پہنے صبح کو آنا یاد آیا اُس
سے بلاکر پوچھا اُس نے وہی خواب کی سرگذشت بیان کی دوسرے
روز سوار ہوکر باجی کے یہان گئی یہ اُس کے ایک روز پیشتر یہان

اُنکی تعین مجھسے کہہ کر داماد کو بُلوایا اور اُسے بہزار منت وسماجت راضی
کیا مین نے اپنا خواب اُن سے کہا اُنھون نے قسم کھا کر کہا کہ مین نے
بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے مین قید تھی کہ تم آئین پھر بیان احسان
نے مدد کی طاہرہ کے صدقے سے نجات پائی یہ تو اپنے یہان سے فارغ البال
اور آزاد ہو گئی تھین مجھے یہ صلاح دی کہ چالیسوین مین چلکر میری طرح
سے تم بھی ساجدہ سے قصور معاف کراؤ اور اپنا خواب سناؤ مین نے
داماد سے تو خطا بخشواہی لی تھی آج بہو کی باری ہے آپ سب
صاحب اگر میری مدد کرین تو جہنم مین جلنے سے بچ جاؤن نہین معلوم
ساجدہ بیگم کہان ہین ؟ دو چار بول اُٹھین کہ یہ ہین یہ ہین وہ بیچاری
یہ کہہ کر بڑھین کہ میری بیبوا خدا کے واسطے انھین جانے نہ دینا مین
آئی جاکر قدمون پر گرین وہ رونے لگین دونون ہاتھون سے سر اُٹھا کر کہا کہ
امان جان بس ہو چکا خطا اور قصور کیسا اور اگر ہے بھی تو جان و دل
سے مین نے بخشا خداوند عالم آپ کی عقبے بخیر کرے اور دنیا مین کسی
طرح کا رنج نہ دے یہ سارا سچا خواب ایسا نہ تھا کہ دُہری تہری شہادت
پر بھی کوئی اس پر شک وشبہ کر سکے چار طرف سے اللہ اکبر سبحان اللہ کی
صدائین اور تیری قدرت کے صدقے تیری شان کے نثار کی آوازین
دیر تک آیا کین ایک دوسرے سے کہہ کہہ کر اُسکی خدا ترسی اور کنبہ نوازی پر
جھومتا تھا کسی نے سجدہ کیا کسی نے درود پڑھا کوئی خوشی مین آکر ساجدہ
کے گلے سے لپٹ گیا کوئی اس کے ہاتھ چومتا تھا کوئی محبت کی نظر سے

دیکھتا تھا مجھے بھی آج کے خواب سننے سے ساجدہ کے پاک صاف ہونے پر فقط خوشی ہی نہین ہوئی بلکہ دل سے ایک بڑا خیال دفع ہوا جو بیگم امان کے قلب ماہیت ہو جانے سے میرے دل مین نانا باداکے تیجے والے دن سے کرید نی کر رہا تھا خدا کا شکر کہ اتنی سی بھی میرے تردد کی بات میرے بندہ پرور مالک کے خلاف گذری اور کچھ دن نہ کٹے تھے کہ اپنے تفضل و عنایت سے مجھے ہر طرح کے غم و الم اور تکلیف و ایذا سے بچادیا خدانخواستہ اگر مین بے صبر ہو جاؤن تو نہ روز جزا صلا ملنے کی امیدوار ہو سکتی تھی اور نہ یہ عجیب و غریب سیر دیکھنے مین آتی جو سوا خدا کے دوسرا دکھا ہی نہین سکتا تھا درحقیقت اُس کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیئے روز کی یہ مصیبت انگیز نا میرے امکان سے باہر تھا اور اس پر صبر کرنا محال لیکن اُس نے فضل کیا اور اپنے صدقے سے یہ نیا تماشا دکھایا دنیا مین کوئی کہہ سکتا ہے کہ بوڑھا آدمی جس کی عقل زائل ہو چکی عادت بگڑ چکی دل مین گتھی پڑ چکی شیطان پٹی پڑھا چکا اپنے خیالون پر یقین آچکا ہو وہ یون سنبھل جائے ایسا بدل جائے یہ سارا نتیجہ میرے صبر دکھانے اور بد دل نہ ہونے کا تھا سچ ہے نیک کام کا نیک انجام محنت کے بعد راحت اور رنج کے بعد خوشی ضرور ہوتی ہے خداوندا تو سب کو مصیبت مین بد دل اور بے صبر ہونے کی آفت سے بچانا اور عقل و تحمل سے کام لینے کی ہدایت فرمانا مین دل ہی دل مین یہ دعا کر کے بیگم امان کے پاس گئی ہوی امان بھی بیٹھی ہوئی تھین ساجدہ بھی تھین سب

کے سب باتین کیا کیے مگر خواب کا خیال دل سے نہ جاتا تھا جب باتون
مین رات زیادہ آئی مین نماز کے خیال سے سونے کو یہ کہہ کر چلی کہ صبح
کو آنکھ نہ کھلے گی پھر تو سب اِدھر اُدھر ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ جا کر سو رہے
صبح کو بعد نماز وغیرہ جب سب پھر ایک جگہ ہوئے تو امجدی بیگم اور بختاور
دلھن نے خالہ جان سے پوچھ کر وہ خواب یاد کر لیا فاتحہ کے بعد جب
سوار ہونے لگے تو بیوی امان نے سمدھن سے کہا کہ تاجدار و دلھا کو بھیج
دیجیے گا کئی روز سے نہین آئے ہین ان سب کے جانے کے بعد
مین نے دوسرے روز اباجان سے سسرال جانے کی درخواست
کی اُسی دن داماد بھی آئے اُنھون نے بھی کہا الغرض کچھ اوپر ایک
مہینہ رہ کر مین سسرال مین آئی اب تو زندگی جس خوبی اور لطف سے
کٹتی ہے اُس کا شکر ادا کرنا میرے امکان سے باہر ہے سب کو نئے
نئے خطاب ملے اپنے اپنے درجے کے موافق مرتبے بڑھے بڑے
مولوی صاحب جناب قبلہ و کعبہ اور ہمارے میر صاحب چھوٹے مولوی
صاحب مشہور ہوئے باتوں مین چرخ دقات ڈانگر بھی یا نازنین اور کامنی
سے نامزد کی گئی اُجڑ بہ بھل بھل اور ریسکو سے شاندار بی زحمت سے رحمت
پھر بوا رحمت ہو مین چھو چھو سور داس اور پیٹ پڑے سے چھو چھو بی کہی
جانے لگین اور بختاور بد نصیب بد بین سے ایک دن پھر بختاور قدم
کی گئین پھر یہی نہین بھیر بدل ہوا بلکہ سب کے ساتھ محبت کو بھی
ترقی ہوئی اور ایک ایک کا پاس خیال بھی نہایت مناسب طور سے

ہونے لگا اس اس خوبی اور بزرگی سے اُنھون نے ہم سب کی رکھیا
کی ہے کہ اُس کا شکر زبان سے نہین ادا ہو سکتا ہے بیگم امان کی وہ
محبت اور عنایت جب یاد آتی ہے اس وقت بھی دل بیتاب
ہو جاتا ہے کئی برس تک جو اُنھون نے دفعہ دفعہ اتفاقات سے میرے
ساتھ بڑے سلوک کئے اس کے بدلے اور معاوضے مین تھوڑی ہی
مدت کے اندر جو اُنھون نے نیکیان محبتین اخلاص پیار خاطر مدارات
بیحد و بے انتہا کی تو ان سب کا ایک پہاڑ بن گیا جو کسی وقت اور
کسی طرح میری نگاہون سے اوجھل نہین ہوتا تھا اور وہ متفرق برائیان
ایک ایک کرکے اگر کبھی سامنے بھی آجاتی تھین تو آنکھون مین بالکل
نہین سماتی تھین کیونکہ پہاڑ کے آگے ایک پرکاہ کی حقیقت اور
زیادہ کے آگے کم چیز کی ہستی کیا ہے لیکن افسوس کہ زمانہ ناپائدار
نے اُن کی جدائی کی تدبیر ٹھہرا کر دغا دی زندگی مستعار نے وفا نہ کی
اس عیش و عشرت مین مجھے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ اُنھون
نے ایک ہفتہ علیل رہ کر عارضہ تپ محرقہ مین انتقال فرمایا شاید
کوئی چھ مہینے دہ بعد نانا جان کے زندہ رہی ہون مجھے اپنی ساس
کے مرنے کا بہت غم ہوا تعلق و محبت یا اُن کی بزرگی و سرپرستی
کی وجہ سے نہین بلکہ دو سبب سے ایک تو پہلا سبب کہ اُن کے
جبر ظلم شدت زیادتی پر میرا صبر کرنا اور اسی صبر کرنے سے خدائے برتر
کی سرکار مین میرا مرتبہ جو بڑھ رہا تھا اس کا موقوف ہو جانا نہ کوئی صبر

کرنے والا رہا نہ مرتبہ بڑھوانے والا خدا اُنھین بخشے اُنھین کے صدقے
سے یقیناً پروردگار عالم نے مجھے صابرون مین لکھ لیا ہوگا اور بہت
بڑا صلا دیا ہوگا مجھے اس کا حال نہین معلوم اندازہ نہین کر سکتی لیکن
میرے حوصلے اور گمان وخیال سے کہین زیادہ ہوگا یہی ایک بات
کیا کم ہے کہ خداے برحق ہر وقت میرے ساتھ تھا جس کے سبب سے شیطان
اور میرے نفس نے مجھپر کبھی قابو نہ پایا ان اللہ مع الصابرین دوسرا
سبب غم اُن کے دل اور عادت بدل جانے کے بعد محبت والفت
کرنے کی حالت مین دفعتہً اُن کا ہمیشہ کے لیے جدا ہوجانا تھا ان
دونون غمون کو جس نے میرے دل سے نکالا وہ یا تو خداے قہار کا
خوف تھا یا یہ خیال کہ الحمدللہ وہ دنیا سے پاک وصاف اُٹھین نہ
میری مشغول الذہ رہین نہ داماد کی گنہگار جیسا اُن کا انجام بخیر ہوا ہے
خدا جملہ جہان کی عورتون کا انجام بخیر کرے بھائی بندون کا گناہ تمھشون
کی خطا روز محشر بے انتہا ذلت دلوائے گی خدا ہمین ایسی توفیق
اور عقل رسا عطا کرے کہ ہم ان باتون پر اپنے دنیا سے جانے
کے پہلے ہی نظر کر کے اپنا کہا سنا بخشوا لیا کرین اور کسی کا بوجھ کسی
طرح کا جھگڑا اپنی گردن پر نہ لے جائین تاکہ وہان خالق عادل کے
سامنے چار تمھشون مین اُن کے گنہگار رہین کر خفت وندامت نہ
اُٹھائین بمحمد و آلہ ہماری خوش دامن صاحبہ کی وفات سے جزو کل
گھر کا انتظام ہمارے اختیار مین آیا غمی کی سب تقریبین کین یہ

سال کچھ ایسا گذرا کہ اس مین اکثر چاہنے والے جدا ہوئے جس مین بعض کی جدائی عارضی تھی اور بعض کی دائمی اسی سال کے آخر ہماری دونا نیون نے اُسی تپ مین انتقال کیا اسی سال مولوی صاحب نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کا سفر کیا اسی سال بیوی امان بیمار ہوئین اور اُنکے بھائی نقل مکان اور تبدیل آب وہوا کے لیے اپنے گانون پہلے گئے کئی مہینے رہین دوسرے سال وہ بیچارے اپنا مقدمہ ہر جانے سے زیر بار ہوکر بہن کو پھر گھر پہونچا گئے جب اُن پر مہاجن نے اپنے قرضے کا دعوے کیا تو وہ ندامت کے مارے نہ گئے وہان عدم پیروی مین مقدمہ ہر گیا مہاجن نے وارنٹ وقرقی ساتھ نکلوائی یہ بیچارے چھپ کر وہان سے لکھنؤ چلے آئے اُس نے مکان گاڑی خانہ پانچ چار دوکانین اسباب نقد جنس قرق کرا کے ڈگری کرایا خرچہ اور باقی کے روپے کے لیے وہ ڈگری منتقل کرا کے لکھنؤ مین آیا وارنٹ بھی ساتھ تھا یہ ناواقف ایک دن راہ چلتے چلتے مٹ بھیڑ ہوگئی وہ اُن کی تلاش مین تو پھرتا ہی تھا پکڑے گئے بہ زبردستی اس کو لیکر گھر پر آئے ابا جان گانون پر سدھارے تھے ماموں جان سب کو باہر ٹھہرا کر اندر گئے بہن سے ذکر کیا گانون پر کا روپیہ آیا رکھا ہوا تھا اور کئی برس کا تھا لیکن اُنھون نے ایک تو ابا جان کے نہ ہونے سے دوسرے میری امانت کے خیال سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ بھائی روپیہ تو موجود نہین ہان اسباب حاضر ہے مکان ہے گہنا ہے

اس مین سے جسے وہ قبول کرے تم معاملہ کرلو وہ گئے اور اُس سے
بیان کیا مہاجن ایک لالچی تھا اور لکھنؤ مین ایک مکان کی برسون
سے تمنا بھی رکھتا تھا گہنے پانے کا تو صاف انکار کیا مکان پر اس شرط سے
راضی ہوا کہ کچہری کا خرچہ اور اپنے آنے جانے کا خرچ تین روپیہ سیکڑا
کا سود پہلے قرضے کا باقی روپیہ نقصان ہرجا سود درسود اگران سب
کا ایک کاغذ پندرہ روز کی میعاد کا لکھدو تو خیر اُن کو تو غرض ہی تھی جو جو
اُس نے کہا قبول کرتے چلے گئے اصل کا تو ہزار ہی روپیہ تھا اُس نے
ایک ایک کے دس دس جوڑکر کم کو زیادہ کرکے پورے پانچ ہزار
کا پکا کاغذ کرلیا اُنھون نے لکھدیا کہ اگر یہ روپیہ پندرہ دن کے اندر
نہ پہونچے تو مکان پر قبضہ کرلینے کا اختیار ہے یہ بھی نہ دیکھا کہ مکان
پانچ ہزار کا ہے یا زیادہ کا وہ کاغذ لے گیا یہ گھر مین آئے بہن سے
بیان کیا وہ سناٹے مین آئین اور ارادہ کیا کہ کسی طرح سے گانون پر
اس بات کی خبر پہونچے پاسی آٹھوین روز خیر خبر کو آتا جاتا تھا وہ بھی
جب اباجان کو وہان زیادہ دن رہنے کی ضرورت ہوتی تھی اُس
فصل مین اناج کٹ رہا تھا سب اپنی اپنی محنت مزدوری مین
لگے تھے پندرہ دن مین دس دن گذر گئے اور کوئی نہ آیا اُسوقت
امان جان نے بیتاب ہوکر بھائی سے کہا کہ یا تم خود چلے جاؤ یا کسی
کو گانون پر بھیج کر اپنے بھائی کو بلواؤ دن کم رہ گئے ایسا نہ ہو کہ وقت
ہاتھ سے نکل جائے اور کف افسوس ملنا پڑے اب تو جو ہونا تھا ہو چکا

ایسا نہ ہو کہ مکان قبضے سے نکل جائے سستی اور کاہلی اچھی نہین
مین نے تم سے مکان کو جو کہا تھا تو اُس سے کیا یہ مطلب تھا کہ تم جاکر اُسکو
اقرار نامہ لکھ دو کہ پندرہ دن مین ہم تجھے قبضہ دے دینگے گھر سے
نکل جائین گے جو تو چاہنا سو کرنا تم نے یہ بھی نہ دیکھا کہ پچاس ہزار کی
عمارت ہم ہزار روپیہ پر لکھے دیتے ہین اور پھر کس طرح کہ بالکل بے سمجھے
بوجھے کاش کہ تم کہنے سے پہلے مجھی سے پوچھ لیتے وہ چُپ بیٹھے
سُنا کیے پھر کہا کہ مین جاؤن گا تو آپ اکیلی ہو جائین گی اور کسی کو
بھیجنا چاہیے غرض اس دن تو کوئی نہ ٹھہرا دوسرے دن ایک روپیہ
روزینہ پر ایک آدمی کو مقرر کر کے روانہ کیا آٹھ پہر کا راستہ تھا وہ
یہان سے چلا اور تیسرے دن گانوُن پہونچا شام کو جب ابا جان آئے
تو اُن کو رقعہ دیا اُنھون نے فوراً جواب لکھکر پاسی کو اُسی وقت
دوڑایا وہ راتا رات چل کر صبح دم آپہونچا اور رقعہ دیا اس مین لکھا
تھا کہ جو روپیہ تمھارے پاس طاہرہ بیگم کے رکھے ہین اُس مین سے
ہزار روپیہ دے کر مکان کی جان بچاؤ امان جان نے یہ سنکر فوراً
ہزار روپیہ ماموں جان کو گن دیے وہ روپیہ لے کر باہر جاکر بیٹھ رہے
دینا تھے پانچ ہزار ملے ہزار مہاجن پاس جاکر کیا کہین بہن سے
ہزار روپیہ کو کہہ چکے تھے نہ یہان آنے کا موقع تھا نہ مہاجن کے
پاس جانے کا اُس اُلجھن مین وہ کچھ ایسے مضطرب اور پریشان
ہوئے کہ وہ ہزار روپیہ بھی لے کر شہر سے اُسی دن نکل گئے اور

ایسے مفقود الخبر ہوئے کہ پھر کسی نے لکھنؤ مین اُنھین نہ دیکھا وہان
ابا جان پاسی کو بھیج کر بھی اطمینان سے نہ بیٹھ سکے رات بھر نیند نہ آئی
صبح سویرے سب کام اُسی طرح سے چھوڑ کر سوار ہو آئے پورا پندرھوان
دن تھا کہ شام کو یہ گھر پہونچے دیکھا تو بیوی نہایت افسردہ اور مغموم
بیٹھی ہوئی ہین پوچھا خیر تو ہے کہا کہ خیر کیا تمھارے لکھنے کے بموجب
مین نے ہزار روپیہ اُنھین دئے وہ کل سے غائب ہین کہین پتہ نہین
آج صبح کو رحیم بخش کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے ہزار روپیہ دیئے
کاغذ پانچ ہزار کا ہوا ہے یہ سُن کر میرے ہوش وحواس جاتے رہے
اور اُس وقت سے طرح طرح کے وہمون مین گرفتار ہون اُن کے
نہ آنے سے اور بھی اُلجھن ہو رہی ہے ابا جان باہر گئے رحیم بخش
سے پوچھا اُس نے کہا کہ مجھے اُس کا مقام نہین معلوم دوگنوان
سُنتا ہون وہین آکر اُترا ہے ابا جان نے پینس نکلوائی دوگنوین گئے
بارہ بجے تک ڈھونڈھا کہین پتا نہین آخر عاجز ہو کر پلٹ آئے
امان جان نے کہا کہ کسی قانونی سے پوچھو ابا جان نے فرمایا کہ
نہ مجھسے کسی کچہری کے ملازم سے ملاقات ہے نہ وکیل سے راہ ورسم
کہان جاؤن اور کیا کرون دوسرے رات کے بارہ بج گئے اِسوقت
کس کے پاس جاؤن اور کوئی کیون اپنے گھر سے نکلنے لگا وہ بھی
سمجھکر چپ ہو رہین صبح سویرے نماز سے فرصت کر کے ابا جان میرے
پاس آئے اور سب حال بیان کیا مین نے کہا کہ اگر پانچ ہزار روپیہ

دے کر اپنی بات اور بزرگون کی چیز قبضے سے باہر نہ جائے تو بہت
اچھا ہے اُنھون نے فرمایا کہ ہزار روپیہ تو وہ لے جا چکے اور وہ
بھی تمھارے اب کہان سے آئے مین نے کہا کہ جو کچھ آپ کے
پاس جمع ہے وہ لیجیے باقی کی فکر کیجیے کچھ میرے پاس ہے سب
ملا کر اُس کی جمع نکل آئی گی وہ یہ سُنکر سوار ہو کر گھر پہونچے آدمی سے
سنا کہ مہاجن آیا تھا اور کہہ گیا ہے کہ مین کل دو دفعہ آچکا آج پھر اطلاع
دے چلا اب کچہری جاتا ہون ابا جان نے رحیم بخش سے پوچھا کہ کل
کس وقت آیا تھا کہا کہ جی مجھے نہین معلوم فرمایا کہ تم کہین کام کو
گئے ہو گے کہا کہ جی مین دروازے کے باہر تک تو نکلا نہین کہا کہ
پھر وہ کس وقت آیا جو تمھین معلوم نہ ہوا تم نے نہ کہا بندۂ خدا مین
یہان سے ہلا تک نہین اور تو جھوٹ منھ پر جھوٹ کہہ رہا ہے
کہا کہ جی یہ تو مین بھول گیا عمر بھر مین اُس روز ابا جان کو اس قدر غصہ
آیا جو اُس سے فرمایا کہ تم کچھ سٹھیا گئے ہو عجیب کرنے کی حرکت کی
ہے پھر گھر مین جا کر روپیہ نکلوایا سوا و پر چار ہزار روپیہ تھا چار سو
امان جان سے لیے ڈیڑھ سو اپنے پاس تھے پانسو مجھسے طلب
کیے سب ملا کر کچہری جانے کا سامان جلدی جلدی کر ہی رہے ہین
کہ شیخ مختار احمد صاحب آئے ابا جان کو پریشان دیکھکر حال پوچھا
سب سُن کر کہا کہ گاڑی منگوائیے مین آپ کے ساتھ چلون میرے
ایک دوست وکیل ہین اُن سے وہین صلاح مشورہ کر لیا جائے گا

اباجان اُن کو ساتھ لے کر کچہری گئے رحیم بخش کو ساتھ لیا اور کہا کہ جب مہاجن کو دیکھنا ہمین دور سے دکھادینا رحیم بخش چارون طرف مہاجن کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین اور کہین پتا نہین ملتا اباجان شیخ صاحب کے کے ساتھ وکیل صاحب کے پاس گئے اور سب حال دُہرایا اُنھون نے کہا کہ بے اطلاع نامہ آئے یا کاغذ دیکھے ہم کچھ راے نہین قائم کرسکتے شیخ صاحب نے کچھ اور کہنے کا ارادہ کیا کہا بس صاحب ایک دفعہ تو آپ کو سمجھا دیا ہم آپ کی طرح بیکار نہین ہین کہ خواہ مخواہ کی ٹھک ٹھک مین اپنا وقت ضایع کرین دونون صاحب مایوس ہوکر اُٹھ آئے رحیم بخش کو ڈھونڈھ کر پوچھا کہ ارے بھئی کہین اُسے دیکھا کہا جی ابھی تو نہین ملا ایک ایک کو گھور رہا ہون کہین دکھائی نہین دیتا یہ مجبوری کی حالت مین وہین کھڑے ہو رہے دیکھا کہ ایک گول مول چارون چولین برابر کا آدمی سر پر پھٹا دوپٹہ لپیٹے میلی دھوتی باندھے موٹے گاڑھے کا مرزائی پہنے رحیم بخش سے کچھ پوچھ رہا ہے اور وہ اقرار انکار پر اُلٹا سیدھا سر ہلا رہے ہین شیخ صاحب وہان گئے کچھ سُنکر قرینے سے دریافت کیا کہ ہو نہ ہو یہی مہاجن ہے میان رحیم بخش نے تو اُس کو پھر اُڑا دیا تھا شیخ صاحب اُسے الگ لے گئے اور پوچھا کہ تم اُس آدمی سے کیا پوچھتے تھے اُس نے کیفیت بیان کی شیخ صاحب نے کہا کہ بھئی تمھین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تو دیوانے ہو گئے کب سے مارے مارے پھر رہے ہین تمھارا کہین پتا

نہین رات کو سارے دوگنوین کی خاک چھانی چلو اپنا روپیہ لو وہ
ایک دفعہ لوٹ گیا مچل گیا کہ واہ کیسا روپیہ؟ روپیہ تو مین ہرگز نہ دونگا
وادا (نہ عادہ) ٹل گیا وکت (وقت) نکل گیا اب مکان میل ہو چکا
ہین عدالت سے مدد لے کر اُس پر کبجہ (قبضہ) کرنے جاتا ہون
یہ سنتے ہی شیخ صاحب گھبرائے ابّا جان کو اشارے سے بلاکر
اُس کی تقریر سُنوائی اُن کے ہاتھون کے توتے اُڑ گئے بیچارے
سیدھے آدمی نہ قانون جانین نہ قاعدے نہ کبھی کچہری گئے نہ دربار
گھبرا کر پھر اُنھین وکیل پاس گئے اور کہا کہ جناب وہ مہاجن آیا ہے
روپیہ نہین لیتا اب کچھ تدبیر کرنا چاہیے آپ مہربانی فرماکر ذرا اُس
سے دو دو باتین کر لیجیے کاغذ ملاحظہ کیجیے وعدے ہین فقط ایک
رات گذری ہے وہ بھی لاعلمی سے روپیہ کس نے لیا دینا پڑا ہم کو
آدھی رات گئے تک اس کا مکان ڈھونڈھا کسی طرح نہ ملا اسمین
ہماری کیا خطا ہے وکیل صاحب خبر بھی نہ ہوئے کہ کہتے کیا ہو جب
اُنھون نے نذرانے کے پانچ روپیہ ہاتھ مین تھمائے اُسوقت
سر اُٹھا کر کہا کہ آپ نے کیا کہا ذرا پھر تو کہیے اُنھون نے دُہرایا
پھر سُنکر فرمایا کہ تمسک کتنے کا ہے کہا کہ پانچ ہزار کا فرمایا اڑھائی سو
روپیہ محنتانہ قانونی ہوا وہ عنایت کیجیے تو کچھ کارروائی کی جائے۔
پچاس لے لیجیے نہین۔ سَو لیجیے۔ ڈیڑھ سے لیجیے۔ نہین۔ دو سو روپیہ
دینے کہے اُس وقت کہا کہ خیر آپ کی خاطر ہے مگر نذرانہ کا پچاس روپیہ

اور دینا ہوگا اگر بے لڑائی جھگڑے آپ کا مکان بچ گیا تو۔ جھک
مار کر وہ بھی دینے کو کہے اُس وقت ایک آدمی نے کہا کہ آپ کے
ساتھ جاؤ ابا جان سے کہا کہ دو رسے اُس مہاجن کو اُنھین بتا دیجیے گا
اور ہمارے روپیے یہان رکھتے جاییے شیخ صاحب نے کہا کہ مین
لائے دیتا ہون آپ خاطر جمع رکھئے ابھی لیجیے کہا کہ تو معاف
کیجیے فرصت نہین یہ کہہ کر منھ پھر الیا آخر چلکے سے گن کر دو سو چہرہ دار
نذر کیے اِس وقت وہ شخص پھر اُٹھا اور کہا کہ چلیے راہ مین اپنی مٹھائی
کا بھی دعویٰ کر دیا اور ثبوت دعوےٰ مین بہتیری دلیلین بھی پیش کرکے
آخر کو پانچ قبلوائے ابا جان نے دور سے اُسے دکھا دیا اور بموجب حکم
اُن درمیانی کے خود بیچ سے نکل گیے بابکہ سامنے سے ٹل گیے
وہ بندہ خدا وہان گیا باتون مین اس سے خوب میل کرکے نام
دریافت کیا پھر کریدکریدکر سارا حال پوچھا پھر کچھ کان مین پھونک کر
کبوتر کی طرح لگا لے چلا یہ دونون صاحب بھی الگ الگ ساتھ
تھے وکیل صاحب نے دیکھتے ہی لالہ صاحب کی خوب آؤ بھگت
کی دعوےٰ کے دائر کرنے کے نسبت پوچھا اس نے سب بیان
کرکے کاغذ سامنے رکھا کہا اس کے دیکھنے کی تو مہلت نہین زبانی
کہو کان مین اُس دلال نے کہا کہ کچھ نذر دو تو کاغذ دیکھین اُس نے
دھوتی مین سے ہزار خرابی اٹھنی نکال کر دکھلائی دلال نے نیلی پیلی
آنکھین دکھا کر کہا کہ واہ اتنا تو ہم بھی کبھی نہ لیتے ارمان کیسے سیٹھ ہو

تمھین شرم نہین آتی کہ اتنا بڑا مقدمہ اور اول درجے کا وکیل آٹھ آنے
پیسے بہت کہنے سننے سے دو چونیان دو دفعہ مین کرکے اُس نے اور
بڑھائین کاغذ اور وہ اُن کے ہاتھ مین دیا لے کر پڑھا کچھ مُنھ بنایا کچھ
صورت بگاڑی کچھ ہنسے کچھ افسوس کیا پھر کاغذ اُس کو دے کر کہا کہ تم
نے اپنے ہاتھ سے اپنے پاؤن پر کلھاڑی ماری مکان کسی کا یہ کاغذ
لکھا کسی نے کیا عدالت مین ایسا بھی اندھیر ہے کہ ایک کا مال
دوسرے کو اٹھا دیا جائے اور تمھارے بدلے میری گردن پر چھری
پھیر دی جائے ابھی صاحب مکان بھی آئے تھے اور وہ عذرداری
کو کہتے ہین مجھسے تو محنتانہ نہین چکا کسی دوسرے وکیل کی تاک مین گئے
مین سب سے بڑھکر جھگڑا تو سارٹیفکٹ کا ہے کیونکہ چھ مہینے کے اندر
وہ ملتا نہین جب سارٹیفکٹ مل لے تو جن صاحب پر تمھارا روپیہ
ہے اُن کی رشتے کی پھوپھی زاد بہن کا اپنے متوفی باپ کی جایداد
مین حق ثابت ہو ابھی پہلی ہی بسم اللہ غلط ہے نیو نہین تو عمارت
کاہے پر اٹھاؤ گے جڑ نہین تو شاخین کس مین نکالو گے اس کاغذ کو بتی
بنا کر رکھ چھوڑو اور ہولی دیوالی نکال کر دیکھ لیا کرنا دل خوش ہو جائیگا
تم اتنے دن سے لین دین کرتے ہو یہ کاغذ کرایا ہے جس پر صاحب جایداد
کے مہر و دستخط ایک طرف نشانی تک نہین جاؤ اور شہد لگا کر چاٹو
یہ کہہ کر گھن گرج ایک قہقہہ لگایا وہ ایسا گھبرایا کہ دانت نکالکر
قدمون پر گر پڑا گڑگڑا کر ہاتھ جوڑے پہلے تو خوب ٹیڑھے ترچھے

ہوئے خوب گھگے گرجے ڈرانی آوازین نکالین جب دلال نے ہاتھ جوڑے
اور اپنی طرف سے جھپاجھپ پچاس کے سو اور سو کے دو سو کردیے
اُس وقت لگے ہونٹ اوپر چڑھاکر کہا کہ بھر لاؤ جلدی دلواؤ مہاجن
نے بھی بوکھلاکر پرمیشر کی قسم سے دو سو کا پکا وعدہ کرلیا تب خدا خدا
کرکے وکیل صاحب راضی ہوئے وہ بھی اس شرط پر کہ تم نے روپیہ
ہمارے حق کا کم دیا ہے ہم اُدھر سے بھی لین گے تم نہ کُھنسانا نہ کُنمنانا
وہ راضی ہوا دلال صاحب دوڑے گئے اور سبق پڑھاکر اباجان کو
لے گئے پہلے تو یہ بھی دونون صاحب تنتے کھنچتے رہے آخر کو معاملہ
ہوگیا دو سو روپیہ مہاجن سے لیے اڑھائی سو اباجان سے اینٹھے کاغذ
اور رسید شیخ صاحب کے حوالہ کی روپیہ اُس کو سونپا دلال نے الگ
گھاتا پایا ایک بجے اباجان گھر پر آئے سب کیفیت بیان کی
امان جان اپنے بھائی کو چاہتی تھین مگر اس حرکت سے بے انتہا
ناخوش ہوئین بیماری سے اُٹھکر یہ غم ایسا اُٹھایا کہ پھر بیمار پڑگئین اور
قریب مرگ ہونے کی حالت مین اپنے اوپر نذر مان کر حج واجب
کرلیا بارے خدا خدا کرکے چھ سات مہینے کے بعد اچھی ہوئین غسل
صحت کیا طاقت آنا تھی کہ تیاری سفر شروع کردی شعبان کے
عید والے دن ناناجان کی پنشن سے معرفت بابو دین دیال صاحب
کے ثلث کٹ کے دو سو روپیہ امان جان پر مقرر ہوئے وہی بذریعہ
حیات نامہ اپنی بسر اوقات کے لیے وہان بھیجنے کو کہہ کے باقی

سارا بھرا پُرا گھر مع عابدہ بیگم اور اپنی پنشن کے مجھے عنایت فرما کے شبرات کی ستر ھوین کو دونون صاحب ہمارے عابدہ بیگم کوئی آٹھ سات برس کی تھی نہ اُس کو اس قدر ملال ہوا کہ تڑپتی بلبلاتی روتی پیٹتی نہ امان جان کو مطلق رنج ہوا ابا جان کو چونکہ اُن کے ارادے کا حال معلوم تھا اس وجہ سے بہت کچھ سمجھایا کہ طاہرہ بیگم کی جدائی ہمارے واسطے کیا کم ہے کہ تم عابدہ کو بھی چھوڑے جاتی ہو انھون نے ہرگز نہ مانا اور کہا کہ میرے پاس سے یہان اچھی طرح رہے گی امان جان بارادہ ہجرت گئی تھین حتماً قصد آنے کا نہ تھا مجھے اُن کے ارادے سے بالکل خبر نہ تھی لیکن انتظام اہتمام طریقے قاعدے البتہ مجھے آگاہ کر رہے تھے کہ شاید اب ان کا ارادہ پھرنے کا نہین ہے اُنکے جانے کے بعد بوا چھوچھو نجتاور اعجوبہ نے انتقال کیا خیراتن اور محمدی خانم رحیم بخش اُن کے ساتھ گئے لونڈیان نانا جان کے مرنے کے ساتھ ہی تین تفرقہ ہوگئین جس کا جدھر سینگ سمایا چلی گئین بیری والی حویلی کوٹھی دالامکان محل سرا لغیہ دیوان خانہ بالکل خالی ہوگئے رحمت راحت وزیر النسا محبت ان چار آدمیون کو خدمت عابدہ بیگم اور صابرہ بیگم پر اور باہر خدا بخش اور غلام علی کو ایک دو روز کے واسطے چھوڑ کر مین سسرال گئی اور میر صاحب سے کہہ سُنکر صلاح مشورہ کر کے وہان سے اُٹھا آئی مکان آنھین رمال صاحب کے حوالے کیا اُس مین ایک کرایہ دار کو اُنھون

نے اُتار دیا اس درمیان میں میں نے اپنا ذکر بے محل سمجھکر چھوڑ دیا تھا
ان تین چار برس کے عرصہ میں خداوند عالم کی سرکار سے دو لڑکیاں
تلے اوپر اور دو جوڑوان پیدا ہوئین یہ وہ سب ملا کر پانچ تھین
عالیہ۔ آمنہ۔ راضیہ۔ صادقہ۔ ان چاروں لڑکیون کے نام تھے عابدہ
اور صابرہ ملا کر چھ بچے میرے گھر کی رونق اور میرے پہلو کی زینت
تھے خدا کا دیا سر آنکھون پر اُس کی دین اُس کی مصلحت جو عنایت
کرے مجھے تو نہ رنج تھا نہ ملال بلکہ اُن ہر ایک کے پیدا ہونے پر
اُس کا شکر بجالائی مجال نہ تھی جو یہ کہتی کہ لڑکا عنایت کر ہنسی خوشی اُن کی
خدمت اور پرورش میں مصروف ہوئی لیکن میر صاحب کو ان لڑکیون
کے دنیا پر آنے سے باطن میں نہایت رنج ہوا میں اُن بچون کو اور
وہ اپنے اُس ملال کو پالنے لگے گو مجھپر ظاہر نہیں کیا لیکن قرینے سے
مجھپر یہ ضرور ظاہر ہو گیا کہ انھیں کوئی نہ کوئی رنج ہے گو اُس کی وجہ
نہ ظاہر ہوئی شادی کے بعد سے میں نے کوئی دقیقہ اطاعت و
فرمان برداری گرہستی اور گھرداری کا اپنے نزدیک اُٹھا نہیں رکھا
کیونکہ اُستانی فاطمہ بیگم صاحبہ کی نصیحتین مجھے خوب یاد بلکہ دل پر نقش
تھین لیکن میں نے اپنے میان کو اپنی جانب بہت کم ملتفت و مخاطب
پایا چونکہ ابتدا ہی سے اُن کی طبیعت کا یہ انداز تھا اس وجہ سے
مجھے تمیز نہ ہوئی نہ لڑکیون کو اس عدم التفاتی کا سبب خیال کر سکی
دل ہی دل میں بخیال آزمائش جب اور لوگون کی نسبت اُن کی

طبیعت کے لگاؤ کو جانچا تو کچھ اپنا ہی سا رنگ نظر آیا یہ صورت
اور میرے اطمینان کا باعث ہوگئی ثابت ہوا کہ مجھ اکیلی ہی سے
اُنکا یہ حال نہین بلکہ اپنے عزیزون اور مان باپ بھائی بہن سے
بھی کچھ یہی نقشہ ہے تب مین سمجھ گئی کہ اُن کا مزاج ہی کچھ ایسا ہے
نہ کھوج کرنا چاہیے نہ خیال پھر مین نے اس کی کریدنی کرنا بالکل
چھوڑ دی اور چھوٹون بھی خیال نہ کیا عالیہ اور راضیہ کے بعد جب
پھر چھٹی لڑکی ہوئی اور عابدہ سمیت ساتوین تو میر صاحب کی توجہ
اور کم ہوگئی ایک تو اُن کی توجہ سرے ہی سے نہ تھی اور جو تھی وہ
ایسی تھی کہ دکھائی نہ دیتی تھی اس مین سے جو رتی ریزے برابر اور
کم ہوگئی وہ بھی بالکل نہ دکھائی دی اور مین اُس کو ہمیشہ
اُن کی عادت پر محول کرتی رہی۔ ادھر لڑکیان چلی آتی
تھین اور اُدھر وہ توجہ چلی جاتی تھی اس لڑکی کا نام زکیہ رکھا گیا
اس کا دنیا مین آنا تو بالکل اُن کی توجہ کا جانا تھا خیر گزری کہ یہ
لڑکی کوئی پندرہ سولہ مہینے کی تھی کہ میر صاحب کے والد ماجد کا خط
طلب مدینہ منورہ سے آیا جس مین اُن کی بیماری کا حال لکھا تھا
میرے لے کرنے سے آمادہ تو ہوئے مگر گھر سے جو کبھی نہ نکلے
تھے اور یہ اتنا لمبا چوڑا سفر خشکی وتری کا تھا اس سے مُنھ چھپاتے اور
جی چُراتے تھے پورا مہینہ سمجھاتے سمجھاتے گذرا آخر کو راضی ہوئے
لیکن ساتھی اُس کے یہ بھی کہا کہ دو تین مہینے بعد جاؤنگا تاکہ حج

وزیارت سے مشرف ہون جب تک جائین جائین کہ بیمار پڑ گئے وہان
خدا کی قدرت سے مولوی صاحب اچھّے ہو گئے جب ان پر خدا نے
فضل کیا تو ایک خط اور آیا لیکن اُن کے بلانے چلانے کو کچھ نہین لکھا تھا
یہ خط اباجان کا تھا اس خط کو پڑھکر میر صاحب کچھ سر بگریبان ہوئے اور
گو طاقت نہین آئی تھی مگر تہیہ کر کے ماہ مبارک کے آخر آخر روانہ ہو گئے
جتنے دن وہ سفر مین رہے مجھے تھوڑا سا وقت ملا جو لڑکیان قابل تعلیم
ہو چکی تھین اُن کی بسم اللہ کر کے عابدہ بیگم کے سپرد کر دیا عابدہ بیگم
ماشاء اللہ میری ہر ایک بات کی پوری تصویر تھی صابرہ کی صورت
مجھ مین ایسی نہین ملتی تھی جیسی عابدہ ہمشکل تھی مین نے اس بات
کا انتظام کر لیا کہ کسی لڑکے نے میرے یہان زبان نہین کھولی مگر
یہ کہ پہلے اللہ کہا ہو دنیا جہان کے لڑکے مان باپ کے نام سے
اپنے کلام کی ابتدا کرتے مین میرے بچّون مین سے کسی نے نہ میرا نام
لیا نہ اپنے باپ کا یہی ایک امر اُن کے حافظے اور ذہن وغیرہ
مین برکت کا بہت بڑا سبب ہو گیا بڑے مشکل مشکل سبق جن سے
نہ زبان آشنا تھی نہ وہ شناسا تھے مگر بہت جلد پڑھ لیتے تھے اور کسی
طرح دقت نہ پڑتی تھی کہان عربی اور کہان بچون کی زبان فرق زمین و آسمان
لیکن مین اس نام پاک کے صدقے جس کی برکت سے کوئی
اڑی نہ رہی مین نے کچھ کھیل نکالے تھے جو زبان کھلنے کے ساتھ ہی
اُن کے آگے رکھ دئے جاتے تھے جس مین کسی کھلونے کا نام ابجد تھا

کسی کا ہوز اور اسی طرح پر کوئی الف تھا کوئی بے کسی کا نام ایک تھا کسی کا دو اور وہ کھلونے لکڑی کے ایک دفعہ بنوا لیے تھے شکلین بھی حروف واعداد کی سی تھین جیسی جھنجھنے کے عوض مین الف بے تے سے کھیلتے تھے اور ایک دو سے آخر تک اُن کے کھلونے تھے نہ میرے بچے گودیون مین بہت رہے نہ جُوجُو پُوجُو کوتے ہوّے بھل بندر سے ڈرائے گئے پھول پان سے بچے جن کی اُلٹ پلٹ الگ تھلگ سے چاہیئے گودیون مین ہر وقت ٹنگے رہنے سے بالکل مُرجھا اور کُمھلا جاتے ہین دودھ پلانے کے زمانے سے بعد تک اور اُس کے پہلے گھٹّی دینے کے وقتون مین اس بات کا ضرور لحاظ چاہیئے کہ حد سے زیادہ نہ ہو جائے بچون کا سارا پیلا جسم ہی کیا ہوتا ہے نہ کہ پیٹ پھر اس مین بھی معدہ وہ بھی دنیا مین سے کسی چیز کا عادی نہین ایسی اندھیری کوٹھری مین ذرا سمجھ بوجھ کر ہاتھ ڈالنا چاہیے رفتہ رفتہ بڑھانے کا مضائقہ نہین اور گھٹّی تو ایک قسم کی دوا ہے پھر دوا کی جو مقدار بڑے بوڑھون کے لیے ہے وہ بھی ظاہر ہے بچے تو بچے ہی مین پیٹ بھرنے کے واسطے دودھ بھی ایک اندازے سے دیا جائے یہ کچھ ضرور نہین کہ دن بھر مین دس دفعہ بچہ روئے تو دس ہی دفعہ دودھ دین رونے کی بھلی چلائی دینا پڑا اگر نہ رونا کیا اختیاری بات ہے ایک ذرا مین وہی دودھ (جو اکسیر وامرت کا حکم رکھتا ہے اور ہزار نعمتون سے افضل سارے میوون سے بڑھکر ہے) نتھنون کی راہ سے نکل جاتا ہے

اُبکائیان ہین اور متلی ہے نہ بیچارہ قے کرنا جانے نہ آئے لیکن دودھ
اُگل رہا ہے حالانکہ وہ فعل طبیعت کا ہے کہ اُس نے زیادتی وغیرہ کی
وجہ سے نہین قبول کیا مگر تکلیف تو بچے پر ہے اس کی وجہ سے مان
کو بھی ایک قسم کی ایذا ضروری رکھی ہوئی ہے پھر سرے ہی سے
کیون نہ ڈھنگ سے چلین دائی جنانے والی جس کو صاحبان علم و فہم
نے قابلہ کا خطاب عنایت کیا ہے ایسی ناقابل اور بے علم ہوتی ہے
کہ جس کی حد نہین مین نے اپنی صابرہ کے پیدا ہونے سے پہلے دائیون
کو بلانا اور امتحان لینا شروع کردیا تھا آٹھ دس روز کے عرصے مین
ایک سندر نامے دائی البتہ کسی قدر میری مرضی کے موافق نکلی کیونکہ
اپنے فن مین بالکل بے بہرہ اور نادان نہ تھی ہان ذرا مزاج کی جھلّی
تھی اس سے لوگ اُس کو کم بلاتے تھے چکٹ لگائے پھٹے حالون
سے جب وہ میرے سامنے آئی تو مین پہلے فقیرنی سمجھی جب معلوم ہوا
اور امتحان کے بعد وہ میرے کام کی بھی نکلی تو اسی وقت مین نے
اس کو ایک جوڑا دو روپیہ دے کر کہا کہ اب تم زندگی بھر کو ہماری
ہو چکین اُس نے دعائین دین مین نے دو چار باتین ضروری اس سے
اور پوچھین جن مین کچھ حاملہ کے کھانے پینے اور کچھ چلنے پھرنے سونے
بیٹھنے کے متعلق تھین اور کچھ اُسی کی ذات سے تعلق رکھتی تھین ایک
آدھ بات کا تو اُس نے معقول جواب دیا اور جو نہ جانتی تھی اُس کا
انکار کیا مین نے ہمیشہ کے لیے اُسے پاک صاف رہنے اور ہاتھ

ناخن کٹوانے نرم و ملائم رکھنے کے نسبت تاکید سے کہا مجھسے نہ بیچاری
نے بدمزاجی کی نہ بگڑی خوشی خوشی جو کہا قبول کیا بلانے کا قول و قرار
لے کر رخصت ہو گئی اور پھر وہی ہمارے ہان وقت پر آئی بیسیون مین
جب مجھ ایسے صاحب غرض کو ایک عورت ہاتھ لگی تو بے غرض
لائق ڈاکٹر یا حکیم جب امتحان لین گے تو مین جانتی ہون ایک بھی
پوری نہ اُترے گی درحقیقت جب تک قابلہ نہو اس نازک
کام کے قابل ہی نہین مگر وہ تو حلال خوریون کی طرح سے گھر اور
محلے بٹے ہوتے ہین جو قدیم سے آتی ہے وہی آئے گی چاہے کچھ
جانے اور چاہے نہ جانے حمل کے زمانے سے پیدایش کے وقت
تک اور پھر دودھ پینے کے ہنگام سے چلنے پھرنے کے زمانے
تک بڑی بڑی نگہداشت دیکھ بھال روک تھام کرنا پڑتی ہے
دانت نکلنے کے بعد سے پھر ذرا آسانی ہو جاتی ہے زبان کھلتے
ہی تعلیم و تربیت کا وقت ہے جو ہوشیار مان عقل سے کام لیکر
اُسی وقت سے اُستاد بن بیٹھتی ہے اور سکھانے بتانے کا لگا لگا
دیتی ہے جس سے مکتب یا مدرسے جانے کے وقت تک وہ
طرح طرح کی خوبیون اور نیکیون سے اپنے بچے کو آراستہ کر لیتی ہے
مین نے اس باب خاص مین بھی ضروری باتین لکھ رکھی تھین جن کو
حسب وعدہ دیباچہ یہان نقل کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مین جو
دیکھتی ہون تو یہ حصہ بہت بڑھ جائے گا اور جو اس سے خاص

متعلق ہے وہ ناتمام رہے گا اس لیے مین اس ذکر بے محل کو یہان موقوف کرکے اپنے مطلب کو شروع کرتی ہون اگر میری بہنون نے اُس حصّے کے لیے بھی خواہش ظاہر فرمائی تو ترتیب دے کر پھر حاضر کردون گی تھوڑا بہت تو اب بھی نکال سکتی ہین جو مین نے جابجا دونون حصون مین لکھا ہے ہان نقص اتنا ہے کہ ایک سلسلے سے نہین ہے اس خیال سے اُن صاحبون کی قدر دخواہش پر یا خود ہی زمانے کے ہاتھون سے فرصت لے کر مین انشاءاللہ سلسل بھی لکھنے کا وعدہ کرتی ہون خداے پاک اس کے بھی مرتب ہونے کا وقت لاکر مجھے اپنی ہم قوم اور ہم وطن بہنون کے حق خدمت سے ادا کرے الغرض مین عابدہ اور صابرہ کی تعلیم مین اور وہ دونون اپنی چھوٹی بہنون اور بھانجیون کی تعلیم مین مصروف تھین کہ میر صاحب کا ایک خط آیا جس سے حال انتقال جناب مولوی صاحب معلوم ہوا برسم تعزیت تقریب ماتم مین سب عزیز وغیر جمع ہوئے باوصف اطلاع انجری بیگم کے ہان سے کسی کا نہ آنا خبر سُنکر ٹال جانا میرے تردد کا سبب ہوا آدمی بھیجا کچھ حال اچھی طرح سے نہ کھلا تب مین نے بوا رحمت کو بھیجا وہ دن بھر رہ کر جب آئین تو معلوم ہوا کہ وہ مکان پر نہ تھین خبر کرنے والا کسی آدمی سے کہہ آیا تھا اُس نے تذکرہ بھی نہ کیا رحمت کی زبانی مُنکر اُن کو سخت قلق ہوا آدمیون پر خفا ہوئین کہ تم اسی وقت ہم سے

خبر دینے کیون نہ آئے رحمت سے عذر کیا اور کہا کہ میری طرف سے
بقسم کہنا کہ مجھے اصلا نہین معلوم ہوا ورنہ مین سر آنکھون سے آتی مجھے
مولوی صاحب کے انتقال کرنے سے نہایت صدمہ ہوا خدا اُن کو
بخشے اور آپ کو صبر عطا فرمائے جب رحمت دن بھر مہمان رہ کر
آنے لگین تو کہا کہ میری طرف سے بندگی اور معذرت کے بعد کہہ دینا
کہ جمعہ یا جمعرات کو مین ضرور آؤن گی اور رنجتا اور دولھن سے بھی کہلائے
بھیجتی ہون کیا عجب کہ وہ بھی آئین اگر یہ سانحہ نہ بھی ہوا ہوتا تو
بھی ہم دونون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور آتا کیونکہ آپ سے ایک
ضروری بات عرض کرنا ہے اور بے آپ کے وہ گتھی سُلجھے گی نہین
ہم تو پندرہ روز رہے اور رنجتا اور دُولھن مہینہ بھر سے ہین روز یہی ذکر
ہوتا تھا مگر نہ فیصلہ ہوتا تھا نہ ہوا رحمت نے پوچھا کہ آخر وہ بات تو معلوم
ہو کیا ہمارے سُننے کی نہین انجابی بیگم نے کہا کیون ہے کیون نہین مگر
بوا شیطان کی آنت ہے ذرا سی بات نہین کہ تم کھڑی رہو اور مین
جھٹ سے کہہ دون اب ایک ہی دفعہ سُن لینا رحمت سوار ہوا آئین
اور سب حال بیان کیا کوئی دو چار روز گذرے تھے کہ دونون نند بھاوجین
اپنی اپنی رونی صورت بنائے ہوئے ڈولی سے اُترین سلام بندگی گلے
ملنے کے بعد کہا کہ اُستانی جی صاحب دیکھیے اب آپ کی بات کا دس گیارہ
برس بعد ظہور ہوا سطوت آرا بیگم بھی کوئی دم مین آتی ہی ہون گی
مین نے کہا خیر تو ہے کیا جاتی دنیا دیکھی میرا گھر اور اُن کا قدم کیونکر

مانون میری باتون سے گھن کھاتی ہین صورت سے نفرت کرتی ہین وہ اور
میرے یہان آئین آخر ایسی اُن کے دشمنون پر کیا گاڑھہ پڑی تھا درد ڈھن
سننے لگین اور کہا کہ جی ہان کچھ تو ایسی کٹھن ہے جو اُن کا جی نکلا یہ ذکر تھا
کہ اُن کی سواری آئی ڈولی ہی سے ہنستی کھل کھلاتی اُترین اور ہنار گیون
کا تار باندھ دیا پھر قریب آکر دہنا قدم مانگا پھر تعریفین شروع کین
مین نے گلے سے لگا کر بٹھایا اور ہنسکر پوچھا کہ کچھ کیسے تو سہی زیادہ ہنسنے
سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ میرے منھ مین تو کچھ نہین لگا وہ اس بات پر
اور زیادہ لوٹین اور کہا کہ جی ہان آپ کے منھ پر تو کچھ نہین لگا مگر آنکھون
مین موہنی تو ضرور ہے اور آپ کا حکم آپ کی زبان سے نکل کر اس طرح
سے دلون مین مضبوط بیٹھا ہے کہ عزیزون کے لاکھ لاکھ زور لگانے
سے کبھی نہین نکل سکتا نہین معلوم کونسی ساعت اور کیسی گھڑی تھی جو
آپ نے ونکا غذ کرا دیا ہوی سارے کنبے مین ایک ایک سے کہتی پھرتی
ہون کوئی نہین سنتا جسے دیکھیے نہین جو ہے انکار نہ خوشامد منت کو مانین نہ
قرابت و ملت کو جانین ٹکڑا توڑ کر صاف ہاتھ پر رکھ دیتے ہین کہ ہم تو
شادی نہ کرین گے چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے نہ بگڑنے سے
ڈرتے ہین نہ بُرا ماننے کا خیال کرتے ہین لڑکی جن کے بس غضب مین جان
پڑ گئی جی چاہتا ہے زہر دیدون یا گلا دبا کر سُلا رکھون تمام زمانے مین
لڑکے والے پیام دیتے ہین اسم نویسی بھیجتے ہین یہان بانصیب لڑکی والی
ہو کر ایک ایک کے گلے لگاتی پھرتی ہون اور کوئی جھوٹون نہین قبول کرتا

یہ میرے اُس بڑے بول کا نتیجہ ہے جو اصغر کی شادی مین بولی تھی قاضی کا پیادہ ہوکر میری جان کے پیچھے پڑ گیا الٹی سری ٹیک کرتی ہون کنیزی مین دیتی ہون کوئی بات نہین پوچھتا میری شامت اعمال سے اس مین بھی پنجاہ عیب شرعی نکل آئے اپنون کے صاف جواب سے اور تلملاتی ہون مین نے کہا کہ آخر بلبلاہٹ کا ہے کی آٹھ نو برس کا سن ایسا سن نہین ہے کہ جلدی پڑ جائے کہا کہ جی ہان یہ تو بجا ہے مگر تہ دلی جو نہین ہوتی اطمینان ہو جائے بات ٹھہر جائے پھر چاہے دس برس بعد ہو وہان پہلی ہی بسم اللہ غلط ہے جو ہے اون ہون کے سوا کچھ جانتا ہی نہین سارا کنبہ ایک دل ایک زبان ہو گیا مین اکیلی ٹڑون ٹون رہ گئی آپ میری طرفداری کیجیے مدد فرمایئے تو کام بنے مین نے کہا میری شراکت تو اُس وقت کام دیتی کہ مین کچھ قابلیت رکھتی ہوتی کچھ دباؤ ہوتا یہ بات تو ہے نہین وہ سب عہد کرکے لکھا پڑھی کے علاوہ خدا کو بھی درمیان دے چکے ہین اگر مین آپ کی خاطر سے اُٹھ بھی کھڑی ہون تو وہ نہ کہین گے کہ تم کون ہو جو ہمارا عہد تڑواتی ہو آپ خود اس بات کو سمجھیے کہ جب آپکی بات نہین سنتے کہا نہین مانتے تو مجھ غیر کے کہنے سننے پر کیون عمل کرینگے اور مین کہون تو کس منھ سے جس منھ سے پابند کرایا اُسی منھ سے اُن کو قول سے پھرنے کو کہون زبان کیے پیچھے دوسری زبان بھی نہین ورنہ یہ کام مین ابھی سے لیتی اگر آپ نے کوئی تدبیر ایسی ٹھہرائی ہو جس سے اُن کا عہد بھی رہے آپ کا کہا بھی ہو جائے تو اُسے بیان کیجیے کہ طوت ایا گیم

نے کہا کہ جی سب سے بڑھکر تو یہ صورت تھی کہ مین نے توبہ کرنے کو کہا
اور اُن کے عہد نامہ مین شرکت قبول کی سب کے سامنے ہاتھ جوڑے
دو چار نے تو یہ کہا کہ اُس وقت نہ سوجھین آج تم کو غرض ہے اُس وقت
ہم کو تھی نہ تم نے ہماری بات مانی نہ ہم تمھاری ملتے ہین چلو فرصت
دونون پلے برابر ایک بیوی نے کہا کہ صاحب اُن سب باتون کے
علاوہ تمھارے مزاج سے ڈر معلوم ہوتا ہے تم انتہا سے زیادہ
منھ پھٹ اُجٹ اکھڑ ہوائی دیدہ طوطا چشم اور اُٹھل کھری ہو ایسی ہی
کچھ تمھاری لڑکی بھی ہو گی جیسی مان ویسی بیٹی جیسا سوت ویسی پھیٹی
بڑے بڑے نام پکار کیا کرین گے اُنھین نامون کے ساتھ تو بڑی بڑی
زبانین بھی ہین یہ ڈر کیا کچھ کم ہے دوسری بولین کہ ہون گی کیسی
مین اپنی آنکھون سے دیکھ چکی جیسی ہین بہت اچھی ہین یہ ٹانگ
کھولو تو لاج وہ کھولو تو لاج وہ بڑی اُٹھان اُٹھائی گئی ہے کہ نوج
کوئی اُٹھائے ایک کلے دراز نے بے تکان کہہ دیا کہ اگر سوتیون
مین سفید اور سونے مین پیلی کر کے دو اور میرے لڑکے کے برابر جواہر
تول دو پاندان کی تنخواہ کر دو جہیز سے سارا گھر بھر دو تو بھی مین شادی
نہ کرون حلال خوری کی لڑکی بیاہ لاؤن اور تمھاری لڑکی سے نہ کرنا
ہے نہ کرون چاہے لڑکیون کا اوڑ اُتر جائے کال ہو آپ ہی بتائیے کہ
یہ سُن کر لڑکی اجیرن ہو جائے کہ نہ ہو جائے اُستانی صاحب یہ ساری
آپ کے کرتوت ہین کہ مجھ نگوڑی ماری کو چھوت سے بدتر کر دیا حلال خوری

سے گئی گذری ہین تے نے کہا کہ بیگم صاحب میرا تو نام آپ لے : اسلئے
ٹوکتی ہین مین بیچاری کہان اور وہ کہان نہ مین سکھانے گئی نہ
پڑھانے کہا کہ جی ایک ہی دفعہ آپ کی بیٹی پڑھانا عمر بھر کو کافی ہوگئی
مین نے کہا یہ حلال خوری کی لڑکی کونسی بیوی پسند کرتی ہین کہا کہ جی میری
بڑی باجی جان جن مین خون ملا ہے ایک پیٹ سے نکلی ماں کی جگہ
ہین اورون کی کون کہے پھر مزا یہ کہ سب کی دیکھا دیکھی لہو لگا کے
شہیدون مین ملتی ہین ع ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین ٭ روز کی
ٹھاک ٹھاک آئے دن کی ڈانڈا میڈی تو انھین سے ہے نہ اُس
شادی مین شریک تھین نہ کا غذ دیکھا فقط سب کو ایک منھ دیکھکر
آپ بھی اُنھین کی شریک ہوگئین بھلا اور تو جانے بھی کہتی ہین یہ میری
بچی مین کیڑے ڈالنے والی کون کیا کہون بڑی ہین نہین مین بھی
اِس کا مزا چکھا دیتی مین نے کہا کہ خیر اب زیادہ نہ گڑگڑائیے ورنہ
سچ مچ لڑکی کھٹائی مین پڑجائے گی تھوڑے دن کانون مین تیل
ڈال کے بیٹھ رہیے بولین کہ واہ اُستانی جی صاحب یہ تو آپ نے
خوب کہی مین بہتیری سون کھینچون خبر نہ ہون جب دل بھی مُوا مانے
ادھر رات کو سونے لیٹی اور وہی خیال سامنے آیا یا اس نے اپنی
مردنی بھری صورت دکھائی اور جی ڈرا پھر نیند کیسی سونا کہان رات
رات بھر پھڑکتے گذر جاتی ہے پلک سے پلک نہین لگتی چھاتی
پر کھانا دھرا رہتا ہے دن کو قسم لیجیے جو مین نے کئی مہینے سے کچھ کھایا ہو

ایک وقت کی غذا رہ گئی وہ بھی قادر نے قلیل تابنے تا ثیر نام چار کے دکھانے کو کچھ کھا لیتی ہون کہ جی ہے تو جہان اور تو اور بہار کہ باجی کو دیکھیے میرا خیال نہ کرین اپنے بھائی کی تو بات بانین سب سے زیادہ یہ ہوا کے گھوڑے پر ہین مین نے چاہا تھا کہ اصغر کے ساتھ شادی ہو جائے پیام دیتے ہی اُنھون نے وہ وہ باتین کہین کہ کلیجہ پھٹ گیا مگر کرون کیا خدا کسی کو بے بس اور مجبور نہ کرے ہر پھر کے اسی پر نگاہ جاتی ہے جب کہتی ہون آنکھ پھرا لیتی ہین مین اس بے مروتی کی بھی قائل ہون ایک بات تھی ہو گئی اے ان لوگون نے تو اس طرح مضبوطی سے اُسکی آڑ پکڑی ہے کہ گویا ان تلون مین تیل ہی نہین تھا دیکھیے بیٹھی ہین مین اُنکے منھ پر کہتی ہون کہ سب سے بڑھکر مجھے ان سے گلا ہے اللہ ہم فاد کرتے ہین ہاتھ جوڑتے ہین روتے ہین تڑپتے ہین اس غم مین گھل گئے روز کی کوفت کھائے جاتی ہے مرے جاتے ہین اور انھین ہمارا خیال نہین ایسا بھی انسان کو دل پتھر کر لینا نہ چاہیے آدمی کو آدمیت شرط ہے مین کچھ جواب نہین دینے پائی تھی کہ نجتا در دلھن خود بول اُٹھین کہ بیوی اس مین ہمارا کیا قصور تمھین سے سیکھا ہے تمھین پر چھانٹین گے کیون ہماری بات تم نے خاک مین ملائی کیون اپنا کہا کیا اُس دن کا کیا آج آگے آیا ابھی ہاتھ دے اُس ہاتھ لے کا معاملہ ہے اپنی اس روز کی باتون کا حال ہمارے دل سے پوچھو تم ہنس ہنس کر چرکے لگاتی تھین اور ہم دل ہی دل مین زخمی ہو رہے تھے

نہ وہ زخم بھرین گے نہ دل صاف ہوگا اُستانی جی کا اختیار لڑکیون پر ہے اصغر کی شادی کے بارہ مین وہ کیون کہنے لگین لڑکیون کے بارے مین اُن کی صلاح مین اگر نہ ہون تو میری نالائقی اور صغر کے بارے مین وہ دخل دین تو اُن کی بزرگی مین نے کہا کہ ہان سچ ہے مجھے کیا دخل دُون مین تیسرا آنکھ مین ٹھیکرا آپ جانین وہ جانین لڑکیون پر بھی جب ہی تک زور تھا کہ وہ میرے پاس تھین اب نام خدا وہ سمجھدار ہوئین شادی بیاہ کے وقت آئے اگر حق ہے تو مان باپ کا صلاح اُن کی مشورہ اُن کا مان کا پان بہت ہے اتنا کہہ دینے ہی سے میرا کلیجہ ہاتھون بڑھ گیا نہ وہ دن ہے نہ زمانہ مولی اپنے تیون گرفتار مین ان بچون کا آگا تا گا ون گھر کا کام دھندا کرون کہ صلاح مشورہ دون اُسکے علاوہ وہ دل دماغ ہی نہین رہا نہ کہین جانے آنے کے قابل ہین جب اپنا اختیار تھا خود مختار تھے اب دوسرے کے قبضے مین ہین اُس زمانے مین اگر شادی کا گھولوا پڑتا ایرپھیر ہوتا تو تڑ پڑ سلجھ بھی جاتا نہ یہ کٹھن ہوتی نہ اُلجھن اب کیونکر جائین اور کیا کرین اگر میرے ہی اوپر دار و مدار ہے تو اتنے دنون اور صبر کیجیے کہ میر صاحب آلین اُن کی بے اجازت ایک قدم تو اُٹھا نہین سکتی سطوت آرا بیگم تو یہ سُنکر چپ ہوئین بختاور دُلھن نے کہا کہ اُستانی جی صاحب یہ تو آپ نے بہت بُری سنائی مین بھی ایک غرض لے کر آئی تھی آپ کی شاگردون کی بات ٹھہری ہوئی ہے تین برس گذر گئے بیچ مین اُن کے ہان غمیان ہو گئین

بات بڑھتی چلی گئی اب خدا خدا کرکے یہ سال امی جمی سے کٹا ہے وہ لوگ بہت مصر ہین کہ اور کچھ نہ ہو تو منگنیان کر لو مین نے تنگ آکر اقرار کر لیا گھر والے سیان باہر ہین خیر وہ ہون چاہے نہ ہون آپ تو خدا رکھے موجود ہین اُن کی ایسی ضرورت نہین اب میرے عذر وہ کسی طرح نہین سنتین اور کیونکر سنین اُنھون نے تو اپنی پسند کے موافق نسبت میرے یہان ٹھہرائی نہ بیچ مین کود پڑین اُن کی بھائی لڑکا ماشاء اللہ پڑھا لکھا بہت ہے چھوٹے سے سن مین نام خدا اُس نے بڑا نام کیا ہے اُس کی باتین سن سن کے اُنھون نے کنوؤن مین بانس ڈالے غیرت کو سلام کرکے صلح کا پیام دیا اگلی پچھلی لڑائی کو لیپ پوت برابر کر ڈالا میل میل کرکے راہ رسم بڑھا دی آمد رفت شروع ہوئی خود دس دفعہ گئین دو دفعہ سمدھن کو بھی جانا پڑا ایسے راہ کھل گئی پھر لڑکا بھی بلایا گیا خاطر مدارات سے آنکھون پر بٹھایا تعریفین کر کرکے بچے کو دیوانہ کر دیا پھر تھوڑے دن بعد باتون باتون مین بندۂ احسان بنا کے دل ہاتھ مین لے کے کہا کہ بیٹا گھڑی دو گھڑی کے واسطے روز آ جایا کرو آنکھین ڈھونڈھا کرتی ہین جب وہ روز آنے لگا تو اپنی بڑی لڑکی نازنین بیگم عرف چھندن کو اُس کے سامنے کرکے کہا کہ اسے پڑھا دیا کرو بیچے دس بیس سبق ہوئے رفتہ رفتہ دونون کی شرم کم ہوئی ہوا او لوٹا آنکھین لڑنے لگین یہ خبر ہمارے سمدھی کو ہوئی وہ بہت بگڑے اور لڑکے کو گھر کا خفا ہوئے راہ روکی ایک آدمی اُس پر تینات (تعینات) کیا کچھ سے کچھ ہو جانے کے خیال سے دولھا والون نے ناک مین دم کر رکھا ہے

مشاطہ برابر ایرے پھیرے کر رہی ہے مین آپ سے پوچھنے آئی تھی کہ
جو دن تاریخ ٹھہرا دیجیے مین اُن سے کہلوا بھیجون اور سب باتون پر
تو وہ راضی ہین لیکن منگنی کرنے پر اڑے ہوئے ہین ان کے بجد ہونے
سے مجبور ہو کر مین نے بھی ہامی بھر لی تکلف کرنے کو منع کرا بھیجا ہے
سمدھی باہر جانے کو ہین چاہتے ہین کہ میرے سامنے بات پکی ہو جائے
مین نے کہا کہ میری مجبوری تو ظاہر ہے کسی طرح گھر سے نکل نہین سکتی دن
تاریخ ابھی دیکھے دیتی ہون میرے نزدیک تو اُس منگنی ڈھگنی سے
شادی کر لینا بہتر تھی ایک ہی دفعہ دونون کی شادی رچا دیتین چھٹی
ہو جاتی یہ بار بار جھگڑا پھیلانا بات بڑھانا تو اچھا نہین ایک دن
دونون دولھا آئین دونون دولھنون کو بیاہ لے جائین نہ دُہرا خرچ ہوگا
نہ دُہری زحمت کرنا ضرور ہے پھر یہ کیا فرض ہے کہ دو دفعہ ایک بات
کی جائے انجنا ور دولھن جی ہان مین بھی یہی چاہتی تھی مگر اُن لوگون کی
ضد سے کچھ نہین بن پڑتا لیکن چاہے بگڑین چاہے روٹھین آپ نہ
بیٹھین گی تو شادی بھی اُٹھ رہے گی اس مین کچھ ہی کیون نہ ہو جائے
مین نے کہا کہ نہین سمجھا کے کہلوا بھیجیے اب ایسا کیا اندھیر ہے کہ وہ
اتنی سی بات نہ مانین گے انجنا ور دولھن نہ مانین گے نہ سہی کچھ جبر ظلم تو
ہے نہین گون ہو کرین نہین جانے دین گرے پڑے کا تو سودا ہے
نہین کہ خواہ مخواہ گلے منڈھ دین دن بھر ایسی ہی ایسی باتین رہین پھر
دونون وقت ملتے تینون صاحب سوار ہو گئین چند روز نہ گذرے

تھے کہ سندیسا بھجوا دینگی پھر آئین اور کہا کہ ہم نے کہلوا بھیجا تھا سمدھن بہت
اُچھلین کودین جو منھ مین آیا مشاطہ کو برا بھلا سنایا مجھے صلواتین سنائین
اسم نویسی کی دھجیان اُڑائین اُن کے میان ایک معقول آدمی تھے
اُنھون نے بیوی کی روک تھام کر کے کہا کہ تم اس قدر جامے سے باہر
نہ ہو مین خود جاؤن گا اور رفع کر لاؤن گا یا تم سوار ہو کر جاؤ چڑیون ہاتھ
سندیسا کاگون ہاتھ سلام کچھ ٹھیک نہین مشاطہ یون ہی ادھر کی
اُدھر کیا کرے گی اس کے کہنے پر نہ جاؤ دیکھو تو وہ کیا عذر پیش کرتی
ہین اگر اُن کا کہنا جا ہے ہے تو نہ سننا بیجا ہے بارے وہ بھی کچھ
سمجھین کہ بنی بنائی بات بگڑتی ہے نئے رشتے مین گتھی پڑتی ہے لاؤ
مین ہی چلی جاؤن کل صبح کو کہلوا بھیجا پھر خود آئین مین نے صاف صاف
اُن سے سب حال کہہ دیا کہ یہ نہ ہوگا اور یہ ہوگا مگر دو چار مہینے کے بعد
اس کی وجہ پوچھی مین نے آپ کے نہ شریک ہونے کا حال بیان کیا
پھر وہ بات تو گئی گذری وہ آپ کا حال پوچھنے کو میرے پیچھے پڑ گئین
چلتے وقت پتا نشان پوچھا کہا کہ مین بھی کل ضرور اُن کے ہان جاؤن گی
عجب نہین جو آتی ہون ذرا کھانا اُن کے ہان دن چڑھے کھایا جاتا ہے
شاید اسی وجہ سے دیر ہو گئی دوپہر کو بجتا در دولھن کی سمدھن افضل بہو
صاحب آئین یون دل کھول کر مجھسے ملین جیسے کوئی برسون کا بچھڑا ہوتا
ہے بڑی دیر تک مین اُنھین اور وہ مجھے دیکھا کین جب اِدھر اُدھر کی
باتین ہونے لگین ایک نے دوسرے کو اپنا اپنا پتہ نشان دیا تو معلوم ہوا

کہ ہمارے اُن کے دور کا رشتہ بھی ہے اماں بیوی کے ماموں زاد
بھائی جو باہر چلے گئے تھے یہ اُن کی سوتیلی بہن کی بیٹی تھین پھر تو اور
زیادہ میل میل ہوا اور اپنا گھر سمجھ کر دو روز تک رہین تیسرے روز
آپسین اقرار مدار ہو کر وہ لوگ اُدھر گئے اور مین اپنے کامون مین
مصروف ہوئی تھوڑا سا دن باقی تھا کہ ہرکارہ خط لایا کئی مہینے سے خط
پتر نہ آنے سے کچھ خیر خبر نہین معلوم ہوئی تھی خط کھول کر جو پڑھتی ہون
تو غم نامہ ہے خط کاہے کو ہے ایک صفحہ مین ہماری اماں بیوی کی وفات
کی سُنانی اور دوسرے مین اباجان کی علالت کا حال خط پڑھ کر
دیر تک سناٹے مین رہی پھر مولوی صاحب اور اماں بیوی کی خوش نصیبی
پر عش عش کیا کہ سبحان اللہ کیا اچھی جگہ اُن کی تقدیر مین موت لکھی تھی
مٹی عزیز ہوئی دو سانحے ایک دفعہ ہو جانا اور اُس پر بیدل اور پریشان
نہ ہونا ذرا مشکل بات تھی مگر جو خدا سے ڈرتے اور اُس کی عظمت و جلالت
پر خیال کرتے ہین وہ کیسی بڑی مصیبت ہو اُسے بڑا نہین جانتے پیدا
کرنے والے ہی کو مٹانے والا اور بنانے والے ہی کو بگاڑنے والا سمجھتے
ہین نہ مین باخدا تھی نہ خداشناس لیکن خدا بخشے اُستانی جی کو یہ اُن کی
صحبت و تربیت کا اثر تھا جو بہت بڑا صدمہ بھی میرے دل کو دُکھا نہین
سکتا تھا ان دونون بزرگون کے لیے اعمال نیک سے ہدیہ اور تحفہ
مین روانہ کر رہی تھی کہ پورے ایک مہینہ دس روز بعد ایک خط
اور آیا جس مین اباجان کے دنیا سے سدھارنے کا حال لکھا تھا اُن کی

بیماری ہی سُن کر دل کہہ چکا تھا کہ اب اُن کا خدا حافظ ہے اور یہ جدائی
بہت بڑا طول کھینچتے معلوم ہوتی ہے چونکہ پہلے سے اس کا یقین ہو گیا تھا
اور وہ یقین کسی قدر مغموم کرنے پایا تھا جو صبر نے تسکین کے کلمات سنا دیے
تھے اس وجہ سے اس خبر کے سننے سے چندان رنج نہین ہوا یہ ایسی
تنانی تھی کہ جس کے سننے سے تاب ضبط باقی نہ رہتی مگر خدا کے صدقے
جائیے جس نے میرے پانون راہ رضا مین ڈگنے سے بچا لیے فقط دل ہلکر
اور کلیجہ تلملا کر رہ گیا اسی خط مین ایک کنارے باریک قلم سے جناب میر صاحب
کا یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ بعد چہلم میرا ارادہ روانہ ہونے کا ہے اس خط
آنے کے پورے دو مہینے بعد میرے یہان طیبہ لڑکی پیدا ہوئی اُسکے
بڑے نہان کے دن میر صاحب مدینہ منورہ سے حاجی اور زائر ہو کر
آئے ایک مہینے کا طیبہ کو وہ پیٹ مین چھوڑ کر گئے تھے کچھ کم سال بھر
کا سفر اتنے دن کی جدائی پھر آئے تھے تو بچون سے خوشی خوشی ملتے
یا مجھسے بہ محبت پیش آتے وہان اس کے برعکس ظہور ہوا طیبہ کے
پیدا ہونے کی علامت دیکھتے ہی اُنھون نے بے اختیار لاحول بھیجی
اور پھر اس زور سے کہ کمرے کے اندر زچہ خانے مین مین نے بھی سُنی
یہی لڑکیون کا غم وہ لے کر گئے تھے یہی لے کر وہ واپس آئے جہان
پہونچ کر طیبہ کی خبر ولادت سنتے ہی وہ ملال با وبھرے سوا با وہو گیا
ادھر تو اتنے دن کی جدائی اور عدم تعلق سے ایک طرح کا کھچاؤ
اور علیحدگی طبیعت مین پیدا ہوئی اور اُدھر تنہائی کی عادت پڑی سونے

مین سہاگا بی طیبہ بیگم ہوگئین اب تو ہر ایک بات اور ہر ایک نظر سے
دلی نفرت ٹپکنے لگی کبھی رو مین مکان کو چڑیاخانہ کبھی چیونٹیون بھرا کباب
کہا پھر دو ہی چار دن کے بعد گھوڑیون کا طویلہ ہوگیا ایک طرح سے یہ
اُن کا کہنا بھی سچ تھا کہ سوا اُن کے اتنے بڑے گھر مین کوئی مرد نہین پانچ
چھ مامائین آٹھ سات لڑکیان دو انائین ایک مین سب ملا کر سولہ سترہ
عورتین اور ایک مرد جب جڑوان لڑکیان پیدا ہوئی تھین تو مین نے
ایک انّا نوکر رکھ لی تھی دو لڑکیون کے پیٹ کے موافق دودھ نہ تھا
دوسری انا طیبہ کے لیے بلوائی تھی اس کے پیدا ہونے کے پہلے دونون
سانحے ایسے عظیم گذرے تھے کہ میرا خون خشک ہوجانے سے دودھ
بالکل ہی جاتا رہا تھا میر صاحب کی کج خلقی اور بار بار ہے کا اُجٹ پنا
اُن نئی اُناؤن تک پر گران گزرتا تھا لیکن مین وہ بیر خیان دیکھکر
باتین سُنکر ٹال ٹال جاتی تھی کوئی تدبیر یا علاج میرے امکان مین نہ تھا
کہ اُسے کر گزرتی زیادہ خیال دوڑاتے اور لمبے چوڑے تصور سے کام
لینے کا نتیجہ اپنا جی جلانا اور کوفت کھانا ہے لیکن یہ کون کہتا اور کس کا
منھ پڑتا آخر کو اُنھون نے جلتے جلتے گھر چھوڑا اور نانا جان کے
کمرے مین باہر رہنا اختیار کیا فقط دو وقت آکر کھانا کھا جاتے تھے
بعد کھانے کے اتنا بھی ٹھہرنا گران گزرتا تھا کہ ہاتھ دھوئین پان کھائین
دسترخوان پر سے جو اُٹھے تو سیدھے باہر جاکر حوض پر بیٹھے کلی غرارہ کیا
منھ دھویا کوٹھے پر کمرے مین چلے گئے چھوٹے چھوٹے بچے چاند سی

صورتین گورے چٹے گل گوتھنا سے مٹر مٹر دوڑتے پھرتے ہین خدا کی
قدرت کا زندہ باغ کھلا ہوا ہے گھر آباد ہے اور وہ کبھی کن انکھیون
سے نہین دیکھنے نگاہ بھر کر دیکھنا یا پیار دُلار کیسا سبھدار سبق پڑھ رہے
ہین اپنے اپنے کامون مین مصروف ہین اول تو گھر مین آتے ہی نہ تھے
اور اگر آئے بھی تو جدھر وہ سب ہوئے اُدھر رخ نہ کیا آنکھ پھیرے
منھ پھرائے دسترخوان پر چلے آئے گردن جھکا کر جلدی جلدی تلے اوپر
پانی کے سہارے دو چار نوالے حلق کے نیچے اُتارے اور بلا کانی
ایک دن بگڑ کر کہا کہ میرے ساتھ تم چنگی پوٹون کو لیکر دسترخوان پر
نہ بیٹھا کرو مجھے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور کچ بچ سے دلی نفرت ہے
یہان تو یہ فکر تھی کہ کسی طرح اُن کا دل سلے خون مین جوش آئے انھون
نے ہمارے نخل آرزو کی جڑ ہی کاٹ دی اب دو دسترخوان بچھنے لگے
ایک پر عابدہ صابرہ سب کو لے کر بیٹھتی تھین ایک پر ہم دونون
آدمی پھر باہر رہنا بھی دو وقت گھر مین آنے کی وجہ سے نہ اچھا معلوم
ہوا اس لسر کے کو بھی مٹا کر گانون چلے گئے جج سے آکر شاید کوئی مہینہ
بھر وہ رہے اس مین بیسیون طرح کی بے لطفیان اور بدمزاجیان کین
مگر مین نے دم نہ مارا جب بختاور دولھن کی لڑکیون کی شادی ٹھہری
اور وہ پھر بلانے آئین تو مین نے انھین کے ہاتھ سے اپنے جانے کے
بارے مین اجازت لینے کا ایک رقعہ لکھوا بھیجا جس کے جواب دینے
کے بعد انھون نے یہ بھی لکھا کہ لڑکیون کو بھی لیتی جانا شاید ایک آدھ

کو فرزندی مین وہان کوئی لے نے جو بلا کم ہو جائے وہی غنیمت ہے
ساتھار وہین سے تمھاری جان تو چھوٹے میرا گھن کھاتا تو کم ہو یہ فقرے
کوئی دوسرا پڑھکر نہین معلوم کیا حال کرتا اور کس قدر ملال ہوتا گر مجھے
بالکل رنج نہوا ہان وہ رقعہ احتیاط سے رکھ چھوڑا اور جانے کی تیاری
کرنے لگی دو دن باقی اور بہتیرے کام جلدی جلدی پھیلا ہوا کام سمیٹا
گرڈگودڑ لپیٹا نہائی دھوئی عابدہ اور صابرہ کو نہلایا دست بقچے مین دو دو
جوڑے رکھکر ایک پٹارے مین بند کیے نماز کو چلی ہی تھی کہ بیری والی
حویلی ایک کرایہ دار کو پسند آئی باہر ہی باہر شاید پہلے پوچھ کچھ گئے تھے
آج اُنھون نے سرخط اور ایک مہینے کا پیشگی کرایہ بھیجا بوا رحمت نے
تین روپیہ اور کاغذ مجھے دیا پوچھنے سے حال کھلا مین نے جانے کی
بوکھلاہٹ مین اور کچھ نہ دریافت کیا نہ کچھ سوچی نہ سمجھی صندوقچی مین
دونون چیزین رکھکر نماز پر کھڑی ہو گئی سواری تو ڈیوڑھی مین موجود
ہی تھی بعد نماز مین سوار ہو کر وہان گئی ارادہ دو ہی تین دن رہنے کا
تھا مگر اُنھون نے مجھے روک لیا عابدہ بیگم سردار کی چوتھی والے روز
چلی آئین مین وہان رہ گئی یہان بیری والے گھر مین جو صاحب آکر
رہے تھے اُن کی چار دن لڑکیان اور بیوی سوار ہو کر ایک روز
ہمارے ہان آئین عابدہ بیگم نے خاطر مدارات اور آؤ بھگت سے دن
بھر رکھا چار دن لڑکیان نہایت شوخ طرار چلبلی کپڑے لتون سے
درست تھین سانولے رنگ کتابی چہرے کھڑے نقشے سڈول ہاتھ پانون

ٹھگنے قد گول گول بدن سب سے اچھی اور چھوٹی جمیل النسا تھین
جن کا سن کوئی چودہ پندرہ برس کا تھا کتابی چہرہ چھوٹا ماتھا کھلا ہوا
گیہوان رنگ پیاری سوتوان ناک بے رس کی بڑی بڑی آنکھین
پتلے پتلے ہونٹ سفید سفید دانت دہانہ چھوٹے سے منھ کی ایک
ڈبیا تھی جس مین بتیس چھوٹے بڑے موتی بھرے تھے اکہرا بدن
میانہ قد صاف چھرا ہونے کے علاوہ کچھ خلقی دھان پان بھی تھین
اور آئے دن کی بیماریون سے اور بھی لاغر ہو گئی تھین لیکن صاف
ستھری بنی سنوری رہتی تھین اور اوڑھنے پہننے رنگنے بندھنے کا بہت
شوق تھا اور بہنون کے نقشون کو تو چیچک نے بگاڑ دیا تھا جا بجا سے
اونچے نیچے ہو گئے تھے رنگتین کالچھوین پڑ گئی تھین مگر اُن کا چہرہ آن
آفتون سے بچا ہوا تھا جب ہمسائی جانے لگین تو عابدہ بیگم سے کہا
کہ میری بچی ہم جس محلے سے اُٹھ کر آئے ہین وہان گھر کیون ہی گھر کیون
دس بارہ مکانون مین چلے جاتے تھے وہی خصلت لڑکیون مین بھی
ہے جہان یہ اپنا کام دھندا کر چکین اور آن کا دم اُلجھا عادی ٹھہرین
اُس محلے کی یہان ایک مکان مین بند ہو کر اس قدر پھڑپھڑاتی ہین
کہ مین خود بوکھلا جاتی ہون اپنی رعیت سمجھ کر ہم پانچ چھ دمون کو قید
سے چھڑا دو تو بڑا احسان ہوگا گویا لونڈیان مول لے کر آزاد کر دین
عابدہ نے اُن کے گھگیانے اور دانت نکالنے پر کہا کہ آخر کچھ کہیے تو
سہی معلوم بھی تو ہو میرے امکان مین جہان تک ہوگا مین آنا کانی

نہین دون گی انھون نے کہا کہ اور کچھ نہین فقط روز آنے کی اجازت دو راہ ہم خود پیدا کرلین گے وہ ہنس کر بولین کہ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی جس کے لیے آپ اتنی پریشان ہوتی تھین آپ کا گھر ہے شوق سے آئیے وہ دعائین دے کر چلی گئین لڑکے سے دو مزدور اُسی وقت پکڑ بلوا لائے اور باورچی خانے کی کوٹھری مین کھڑکی تڑوائی جب مزدور بنا بنو کر جا چکے ہین اس وقت لکڑیان لینے کو دولت کوٹھری مین گئی دیکھا تو واہ واہ دیوار مین پھاٹک بھی ہوا اور پیونا بھی لگا اُسنے آکر عابدہ بیگم سے کہا یہ اُٹھکر دیکھنے کو گئین کھڑکی دیکھ کر ماتھا کوٹا کہ ہے ہے یہ کیا ظلم کیا باجی امان اگر مجھ پر بہت خفا ہون گی بھئی واہ یہ دوستی مجھے نہ بھائی دولت ذرا ہمسائی کو بلاؤ تو بھی اُس نے آواز دی ہنستی ہوئی سب کی سب کوٹھری کے اندر آگے آگے وہ یہ کہتی ہوئی آئین کہ موئے مزدور بیچ مین اڑ گئے تھے پہلے لڑکے سے چھ آنے پر راضی ہوئے اب آٹھ آنے مانگتے تھے سمجھایا نہ مانا آخر کو آٹھ ہی آنے مین سنے دیے میری دل کی آرزو تو نکل گئی پر دا اُلٹ کر آتے ہی کہتین کہ کسی نے آواز دی دیکھو یہ دو روپیہ کو مین نے کھڑکی منگوائی کیا پیاری کھڑکی ہے نہ بہت بڑی نہ چھوٹی ایک ذرا جھک کر آدمی بخوبی آجا سکتا ہے عابدہ بیگم سر جھکائے اُن کی یہ باتین سنا کی پھر کہا کہ آپ نے بھی غضب کیا دو لھا باگھر مین جمی جم ہین باجی امان شادی ہین سدھاری ہین کہان آپ نے آنے کو پوچھا کہان بیچ مین

رخنہ نکال دیا وہ گھر مین آکر مجھپر بہت آزردہ ہون گی بیگم صاحب دوڑکر
اُس کے لپٹ گیئن اور گلے سے لگا کر کہا کہ میری جان مین قربان اگر
تمھاری باجی امان راضی نہ ہون گی تو مین جیسی دیوار تھی ویسی ہی بنوا
دون گی تم خاطر جمع رکھو ڈرو اور کڑھو نہین اُن کی آنکھ مین مروت تھی
دوسرے ایک بڑی بوڑھی نے گڑگڑا کر کہا عابدہ چپ ہو رہین جب شادی
سے مین آئی تو دیکھا کہ عقیل النسا جمیل النسا شکیل النسا تینون بہنین
عابدہ بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی ہین مجھے دیکھتے ہی جمیل النسا اٹھین
اور دوڑکر گلے سے لپٹ گیئن خیر صاحب سلامت کے بعد مین نے
عابدہ بیگم سے کہا کہ کچھ ان صاحبون کی تعریف کرو وہ کچھ بولین تھین
کہ جمیل النسا پٹ سے بول اٹھین کہ ہم سے پوچھیے آپ کے زیر سایہ
رہنے والے دعاگو نمکخوار ہین چپ ہو رہی جب وہ باورچی خانے مین
جاکر غائب ہو گیئن تو مین نے پوچھا کہ یہ ادھر سے کہان راہ انھون
نے نکالی عابدہ بیگم تو شرم کے مارے کچھ نہ بولین دولت نے سارا
قصہ بیان کیا بہن کے درمیان ہونے کے علاوہ خلاف انسانیت
بھی تھا جو مین کھڑکی چھوڑنے یا بند کرنے کو کہتی گو کھڑکی ایک فساد
کی راہ ضرور تھی مگر چارہ کیا تھا مین بھی عابدہ کی طرح چپ ہو رہی اتنی
باتین ہوئی تھین کہ اب کی دفعہ پانچ عورتین آئین دو سے پھر بغلگیر ہونا پڑا
تین بیبیان جانب کار تھین دو انجان قرینے سے معلوم ہوا کہ ایک مان
چار بیٹیان ہین کھڑکی تو ہو ہی چکی تھی اُسی کے ذریعے سے راہ ورسم

اس قدر بڑھا کہ دن دن بھر اُن کی نشست ہونے لگی سب سے زیادہ
جمیل النسا بیگم نے مجھسے ربط ضبط بڑھایا تھوڑے ہی دن مین عابدہ بیگم
ے بھی سوا اُنھون نے خون ملا لیا اور اس قدر خلا ملا ہوا کہ مین شمع تھی
وہ پروانہ مین گل تھی وہ بلبل جب ایک آدمی اس طرح گر پڑ کے ملے گا
تو دوسرا کہان تک کھنچے گا مجھے بھی جھک مار کے اُن سے بلطف
و محبت پیش آنا پڑا رفتہ رفتہ وہ اپنے نزدیک ایک روح دو قالب
سمجھنے لگین ہر وقت کا بیٹھنا اُٹھنا کام کاج کی شرکت جان توڑ توڑ کر
اُن کا سختیون مین پل پڑنا میری بھی تالیف قلب کا سبب ہو گیا اور
خواہ مخواہ کی محبت کرنا پڑی سب پر طرہ یہ ہوا کہ اُنھون نے مجھکو
اجاری اور شست بنا کر میر منش اور میرزا چھوہا کر دیا کسی کام مین ہاتھ
نہین لگانے دیتی تھین بن بیگم صاحب اور وہ داروغہ تھین اس
درمیان مین دو چار مرتبہ میر صاحب گانؤن پر سے آئے اور روپیہ
لائے دو دو چار چار روز رہ کر چلے گئے جمیل النسا بیگم کو گانؤن مکان
باغ دکانین محلسرا سب کا حال جب اچھی طرح سے معلوم ہو گیا
اس وقت دل مین یہ خطور پیدا ہوا کہ یہ مال اُن کے میان کا ہے
چنانچہ ایک دفعہ اُنھون نے باتون باتون مین مجھسے پوچھا کچھ مین
صاف دل کی آدمی دوسرے اپنا بتانے مین ایک طرح کی فوقیت
اور ایک عنوان سے بیگانگی اور غیریت پیدا ہوتی تھی بے تامل سارا
مال تال میر صاحب کا بتا دیا وہ سن کر دل مین سلے رہین اور میرے

عیش اور چین کرنے پر اُنھین دل مین خصومت پیدا ہوئی اس دشمنی
کو جس نے اور زیادہ زور پہونچایا وہ میر صاحب کی مجھسے بے التفاتی اور
کم توجہی تھی جس کو وہ بخوبی سُن چکی تھین لیکن باوصف ان خیالون
کے اُنھون نے اپنی محبت کی حرکتین اور دنیاداری کو بال بھر کم
نہین ہونے دیا دوستی کے پردے مین اُنھون نے میرے ساتھ
یہ دشمنی کی کہ وہ میر صاحب کو صاحب مال اور جائداد والا سمجھکر
اس کے درپے ہوئین کہ کسی طرح یہ سونے کی چڑیا میرے پھندے
مین پھنسے جس کے لئے اُنھون نے مکر کرتے کرتے اپنے تئین بیمار
ڈال دیا اور ادھر بیٹھے بیٹھے سُستی اور کاہلی کی مجھے بیماری ہو گئی
اور کسی مرض کی پروا نہ رہی برسون کی عادت کا دفعۃً چھوٹ جانا بڑی
خرابی کا سبب ہے مجھے اپنی عادت بگڑنے کے رنج و فکر کے علاوہ
اُن کی بھی خیر منانا پڑی کیونکہ مین بے ہاتھ پانون کی ہو کر رہ گئی تھی
ذرا مزاج مین الکسی جو آئی وہ سُستی پر اور بھی روغن قاز ہو گئی بنا رہ بشر
بعض وقت انسان کا تنکا اُتوڑنے کو جی نہین چاہتا یہی کچھ خیال کر کے
عابدہ اور صابرہ مین سے ایک نہ ایک جمیل النسا کا نائب بن کر
میرے کام کرنے لگا مجھے اونگھتے کو ٹھیلنے کا بہانہ ہو گیا منظور تو یہی تھا
کہ کوئی ہاتھ بٹائے کام دھندا چلائے اوپری دل سے اُنھین روکتی
اور منع کرتی تھی جس کی اُنھون نے سماعت نہ کی مین اسی طرح سے
بغیر میر فرش کی میر فرش بنی رہی وہان اُنھون نے بیمار ہو کر بھی میری

خبر گیری نہ چھوڑی دو وقتہ گرتی پڑتی ہوئی روز آتی تھین اور اپنا وار
کر جاتی تھین جوان آدمی مزاج مین حرارت آمناک کے دن طبیعت
مین زور اُس پر دل کی دشمنی آخر کو برداشت نہ کر سکین پڑے پڑے ایک
رات کو سوچین کہ اس دل سوسنے اور جی جلانے سے کام نہ چلے گا کچھ
ہاتھ پیر ہلانا چاہیئن اسی ادھیڑبن اور سوچ بچار مین آٹھون پہر رہنے
لگین دیکھیے اس موئے کمبخت شیطان کی بدذاتی سستی کی بیماری
تو مجھے ہو ہی چکی تھی اُس نے اُنھین یہ سبق دیا کہ کسی جتن سے خاک
دھول کھلا کر اُنھین اچھی طرح سے بیمار ڈالو اور جب لت پت ہو جائین
تو دوا کے بہانے کچھ دے دو بد پرہیزی کی چوٹ مین الاَب کرتی جاؤ ای
لیجیے یہ خطرہ دل مین گذرنا تھا کہ اُن کی مراد آئی تمام عمر جو چیزین
نہین کھائی تھین اُنھون نے اس کا تار لگا دیا جھوٹ موٹ کی تو بیماری
تھی یہ نسخہ ہاتھ لگتے ہی اچھی بھلی ہو گیئن اور قاعدہ ہے کہ جو بیماری
سے اُٹھتا ہے دنیا کی چیزون پر اس کی نیت دوڑتی ہے آج تیل کا
پکوان چلا آتا ہے اور کل گڑ کی تل شکری جوار کے لڈو پرسون باجرے
کی ٹکیان نکال بتھال کے فصل رت کی تبدیلی ہوا زدگی موجود اُس پر
یہ الم غلم بلا بوغمہ ٹھوسا نا چار ہی پانچ دائون چلے تھے کہ مین چوٹ
گری اور نزلے نے بگڑ کر جان پر بنا دی میر صاحب کو بلوا بھیجا بہانہ سمجھکر
ٹال گئے دوا ہو تو کس کی نہ حکیم نہ ڈاکٹر مرض نے بڑھنا اور طاقت
نے گھٹنا شروع کیا دس بارہ دن خوب بگاڑ کر بنانے کی فکرین شروع

ہوئین اور وہ دوائین دین جن سے بار پرہیزی ہزار درجے اچھی تھی اسپر طرہ غذا کی مخالفت صریحًا دیکھتی ہون کہ گھی مضر زہر سے بدتر ہے مگر وہ مصر ہین کہ حکیم صاحب کا حکم ہے شوق سے کھاؤ واہ ایسا ہو سکتا ہے کہ اُدھر تو مرض سے طاقت گھٹے بیماری زور توڑے اُدھر غذا سے بھی توڑی جاؤ تا بنے تا ثیر گھی ضرر کیا کرے گا بے اس کے چار دن مین جھلنگا ہو جاؤ گی اُن کی دیکھا دیکھی صابرہ اور عابدہ بھی لپٹ گئین یہان ایک تو آدھی سیسی سے بات کرنا دشوار دوسرے حلق پکا پھوڑا ہو رہا ہے آنکھ بھون سے لاکھ انکار کرتی ہون سنتا کون ہے کھلائے پر کھلایا ای بیوی اس نے حلق سے اُترتے ہی اپنا کام کیا چار پہر نہ گذرے تھے کہ مرض دونا ہو گیا اب تو اُن کی توجہ سے بخار بھی آنے لگا اور انھین کی معرفت سے ورم بھی نازل ہوا اٹھوارے مین سوج پھول کے کپا ہو گئی گھر والے سب گھتے پھرتے ہین پانی پھرا پانی پھرا روحت آئی افاقہ ہوا میرے گرنے کے ساتھ ہی سب کی عقلین بھی اوندھی ہو گئین مہینہ بھر نہ گذرا تھا کہ پلنگ سے اُترنا اپنے پانوٗن سے چوکی پر جانا خود کروٹ لینا محال ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مین وہ ہون ہی نہین بیماری مان کے پیٹ سے ساتھ لائی تھی مہینہ اور سال کیسا بالکل چھٹی والے دن کی بیمار معلوم دیتی تھی چلنا پھرنا بات چیت کرنا بالکل بھول گئی عابدہ بیگم جب بہنوئی کو خط لکھنے کی صلاح لیتی تھین بیگم صاحب منع کرتی تھین اور کہتی تھین

لکھکر خوا مخواہ اپنی بات کھونا ہے خط جائیگا جواب نہ آئیگا پھر کہ ین نا
لکھو میری تو صلاح نہین آگے تمہین اختیار ہے اور اس کے علاوہ خدا
نہ کرے وہ بیماری ہی ایسی کیا ہین کون سی دشمنون کو سخت بیماری
ہے جس سے گاڑھ پڑ گئی اور کٹھن ہو گئی کیا کوئی ماندہ نہین ہوتا چار دن
مین خدا نے چاہا تو اچھی ہو جائین گی اول تو وہ آئین گے نہین اور شاید
دل مین آئی چلے آئے تو کیا ہو گا باہر کمرے مین جا کر بیٹھ رہین گے
جیسے کنھیا گھر رہے ویسے رہے بدیس تین نہ تیرہ تلی کی گرہ سے کام
ہی کیا نکلے گا اگر کچھ سمجھتے ہوتے تو نہین معلوم تم کیا کیا ناز کرتین وہ
خدا کا بندہ منہ نہین لگتا بات نہین پوچھتا یہ دن رات دولھا ابّا
دولھا بھائی جپا کرتی ہین سبھی یک طرفہ محبت سے بھی نفرت ہے
ایسی ایسی باتین کر کے عابدہ کا ناطقہ بند کر دیتی تھین مطلب یہ تھا
کہ اچھی طرح کام تمام ہو جائے پھر کوئی آئے گا تو کیا بنائے گا ایک
دن اتفاق سے لیٹے ہی لیٹے ضعف و نقاہت کی وجہ سے مجھے غش
آگیا دونے بائین سب لڑکیان بیٹھی تھین صابرہ رونے لگی عابدہ
اپنے کمرے سے دوڑین رحمت پائنتی بیٹھی ہوئی تلوے سہلا رہی تھین
عابدہ بیگم کو دیکھکر کہا کہ صاحبزادی اب کیا قیامت کے دن میان کو
اطلاع کرو گی اس کی منتظر ہو کہ خدا نہ کرے حشر ہو چکے تب خبر دو
کیسی صلاح اور کیسا مشورہ تم ابھی ابھی لکھو کہ اُن کے دشمنون کا
غیر حال ہے دیکھنا ہے تو دیکھ جاؤ حیلہ بہانہ کیسا قسم کھا کر لکھو کہ

دائی بندی کی چھت سے آنکھیں لگ گئی ہیں دشمن بیری دو چار روز
کے مہمان ہیں جلد آیئے کہ کسی اچھے حکیم کی دوا کی جائے چٹ پٹ
ستے کچھ نہ ہوگا روز بروز طبیعت بگڑتی جاتی ہے اور تھوڑے
دن دشمن ہوا کھاتے ہیں عابدہ بیگم نے رو رو کر اپنے بھائی کو خط
لکھا وہ لکھ رہی ہیں کہ جمیل النسا آئیں گھور کر دیکھا مگر منع نہیں کیا
ایک تو اب انھیں میرے جیتے بچنے ہی کا یقین نہ تھا دوسرے لے پوچھے
بیچ میں بول اٹھنا بے موقع تھا ناگوار طبع ضرور گذرا اگرچہ جھوٹ
لکھا ہے لیکن اب اس کی فکر ہوئی کہ ان کے آتے کے ساتھ ہی
اُدھر پیام سلام شروع کر دیا جائے اور ایک نئے عشق میں مبتلا
کر لو تاکہ اُن سے جو ذرا اطھور منھ دیکھے کی محبت ہے وہ اپنا کام
نہ کرنے دے جب تک وہ خط جائے جائے اور وہ آئیں آئیں
یہاں ایک علامہ کٹنی جمیل النسا کی آشنائی کی وساطت سے
چھوڑ دی گئی جس نے سب کے پہلے دروازے کے اوپر پیر صاحب
سے ملاقات کرکے اپنا باخدا ہونا ظاہر کر دیا اس وقت تو وہ گھبرائے
ہوئے تھے اچھی طرح اس کی باتیں دل میں نہیں چھبیں جب وہ مجھے
دیکھ بھال کر حکیم کی تلاش میں باہر نکلے اس وقت اس کو خوب موقع
ملا کاپنتے ہوئے سر اور لڑکھڑائی زبان سے میرا نام لے لیکر دعائیں
دیں اور آسیب بھوت پریت جن آسیب کے زور و طاقت کو
بیان کرکے کہا کہ اس میں کوئی قباحت کی بات نہیں اگر دوا کے

ساتھ دعا تعویذ بھی ہوتا جائے کلام خدا مین بڑا اثر ہے آدمی کے
ہزارون دشمن ہین بیٹا مجھے تو چھپٹا معلوم ہوتا ہے اور اس کو کوئی
ایک مہینہ سات روز گذرے بھی ہین ہو نہ ہو منگل کا دن تھا ذکام
سے پہل ہوئی ہوا تو تھی ہی ہوازدگی کے بہانے اُس نے اپنا کام
کیا اور آتا تو وہ کوئی تین چار مہینے سے تھا پہلے دل اُن کا دنیا
کے کامون سے پھیرا ہاتھ پانون بھاری کئے ایک جگہ نشست
بنا کر بٹھایا آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالا پھر جا بجا بدن پر قبضہ کیا پھر
سر پر سوار ہوا سب طرف سے غافل کر کے مبہوت بنا کے ہوا اور
پانی مین ملکر پیٹ مین پہونچا اب تو نس نس مین سما گیا رگ رگ
مین بھر گیا نہ ورم ہے نہ بخار نہ درد ہے نہ آزار کہین اسکی گرمی
ہے کہین زیادتی آنکھون پر چھپیان پڑے رہتے ہون گے مطلب
یہ ہے کہ سوا میرے کسی اور کو نہ دیکھین زبان کو بالکل بند اور
بے قابو کر دیا ہوگا کہ کسی سے گھر مین بات نہ کر سکین اور اگر کبھی
کچھ کہتی ہون گی تو سمجھائی نہ دیتا ہوگا اُس مردے نے تو اپنی زبان
سکھا دی ہے نا پھر جن کی زبان بیچارے آدمی کیا جانین اگر کسی
وقت آنکھ کھل جاتی ہوگی تو معلوم ہوتا ہوگا کہ خون کا کٹورہ ہے
جسے دیکھے سے ڈر لگتا ہے بابا تم بچے ہو کیا جانو نہ یہان عقل کام دیتی ہے
نہ علم جو جانتا ہے وہ جانتا ہے یہ بڑا موذی پکا جن ہے مین ہی
اس کو خوب جانتی ہون کئی دفعہ سامنا ہو چکا ہے ابھی چار روز کی

بات ہے کہ تمھارے مکان مین جو کرایہ دار رہتے ہین اُن کی پریزاد حور صورت نوجوان بچی کو اُس نے دھر پکڑا تھا مین ہی سار کی تھی جو اس سے اُس کا پیچھا چھوڑایا جان بچا کر یہان آیا ہزار بسوہ وہی ہے اگر یہ سب علامتین ہون تو اور خدا کرے وہ نہ ہو مجھے بھی تو ناکون چنے چبانا پڑین گے لیکن اب کی موئے کو جیتا چھوڑتی بھی نہین جہان ملے گا سدا کے لیے خاک درخاک کر دون گی یہ بہو بیٹیون کا ہتانے والا غارت ہو خدا اس کا مُنھ کالا کرے سوانگٹا بے غیرت ایک پر عاشق ہوتا پھرتا ہے کہین مل جائے تو مزا چکھا دون بڑا دھڑکا مجھے اُس بچی کا ہے کہ اس کا کورا اپنڈا چاند سی شکل تیرہ چودہ برس کا سن پھول سا بدن بھولا بھالا چہرہ سادی وضع اچھوتی طرح ہے کہین یہ آگ کا سوختہ اندھیرے اُجالے اُس کے بُرا چاہنے والے کو آنچ نہ پہونچائے مین قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھی ہون آج مری کل دوسرا دن شیطان کے کان بہرے اگر یہ نگوڑا اچھال چھکا ہاتھ نہ آیا اور میرے بعد اُسے ستایا تو پھر کون اُس موذی کی روک تھام کرے گا جو چاہے زک پہونچائے جو چاہے رنگ دکھائے زندگی مین اس کی درد سا بنا لون نہین قبر مین تڑپون گی زمین سے پیٹھ نہ لگے گی اور ایک حساب سے اس موئے کا بھی حق بجانب ہے خدا نے میری اُس پیاری جان کو بنایا ہی ایسا ہے اُسکی صورت کا کیا پوچھنا جس کے دیکھنے کو ہر صبح و شام آفتاب و مہتاب آئین اور

دو دو قتہ اپنے دل کی لگی بجھائین جب ایک دو روز کو بھی جانا نہین آتا ہے اُسی غم مین گھٹ جاتا ہے مان باپ ہر ہر قدم پر آنکھین بچھاتے ہین عزیز صدقے قربان جاتے ہین غیر جی جان سے پیار کرتے ہین اپنی جانین ایڑی چوٹی پر سے نثار کرتے ہین مرد تو مرد مین عورت ہوکر اس بڑھاپے مین ٹھوکرین کھاتی دو دو قتہ روز دیکھنے کو جاتی ہون ایک آدھ بات کی پاس بیٹھی آس پاس پھری بلائین لین دعائین دین اور چلی آئی جس دن نہ جاؤن دیوانی ہو جاؤن خدا اُس کے حسن و جمال مین دن دونی رات چوگنی بڑھتی کرے عورتون کی ناک اور لکھنؤ کی جان ہے جس محفل مین بیٹھا دو سارا گھر اُس کے گرد آبیٹھے کیا اچھا نصیبہ اس کا ہوگا جس کے گھر یہ پری بیاہ جائے گی" میر صاحب اس دورنگی تقریر سے بڑھیا کے سحر مین پھنس کر بیچ ادھڑ مین لٹک گئے حکیم کی طرف جاتے ہین تو یہ ہاتھ سے نکلی جاتی ہین اُن کو پکڑتے ہین تو حکیم صاحب کے ہان جانا رہا جاتا ہے چونکہ اُن کی باتون مین مزا اور جادو بھرا تھا یہی مناسب سمجھے کہ ان علامتون کو پہلے دیکھکر بڑی بی سے کچھ کہہ سن لون پھر حکیم صاحب کے پاس جاؤن یہ سوچ کر اُنھین اپنے کمرے مین بٹھایا اور گھر مین تشریف لائے مجھے نہین خبر مگر بڑی دیر تک اُنھون نے مجھے دور سے دیکھا اور جانچا پھر سب حال پوچھا بڑھیا کے کہنے کو بلا تشبیہ آیت و حدیث سمجھکر کوٹھے پر گئے اور صاف صاف کہہ دیا کہ آپ نے جو جو فرمایا وہ

سب ٹھیک پایا یہ بھی خیال نہ کیا کہ منھ پر تعریف کرنے سے اترا جائے گی وہ مسکرائی اور کہا کہ ہان جانی ہم نے بال دھوپ مین تھوڑی سفید کیے ہین خیر اب تم ہمارے کہنے پر عمل کرو گے؟ بولے جی ہان کہا تو اچھا اب ہم کل آئین گے یہ وقت تو ہماری پیاری جانی کی زیارت کا ہے اس وقت تو دنیا اندھیر ہے کچھ نہین سوجھائی دیتا اندر سے دل لوٹ رہا ہے آنکھین بے نور ہو رہی ہین ایک نظر اُسے دیکھکر آنکھین سینک آئین تو دل ٹھہرے اور آنکھون مین نور آئے پیر صاحب تعریف سُنکر لوٹ پوٹ تو ہو گئے ہین مگر شرم کے مارے کچھ کہتے نہین بنتا بات ہونٹون تک آ آ کر پلٹ جاتی ہے بڑھیا تاڑ گئی ہے کہ تیر نشانے پر بیٹھ چکا لیکن دل کا مضبوط ہے اس سے اثر نہین ہونا یا اینلا اور گیگلا ہے کتے شرماتا ہے اور اصل مین بھی یہی دونون باتین تھین اس وقت تو بڑی بی یہ کہتی ہوئی چلین کہ اس موئے دل نے مجھے اور تنگ کر رکھا ہے کیا مجال ہے جو ذری دیر ہو جائے ادھر وقت آیا اور اس نے بلبلانا تڑپنا پھڑکنا شروع کیا سچ ہے محبت بُری بلا ہے گھر کے جانور تک تو اس پر دم دیتے ہین ہر وقت اسی مین آنکھین لگی رہتی ہین کیون نہ ہو خدا کی قدرت کا وہ بھی تو نمونہ ہے اس پر سیرت ایسی ہنس کر بات کرنے کا وہ ڈھنگ کہ ہنستی کلی کا بستا پھول شرمائے طوطے کے پنجرے کے پاس گئی اور وہ قید غم سے آزاد ہو گیا کیا پر کھول کھول کر بولتا ہے

کیسا باغ باغ ہو جاتا ہے اُس کے آئینہ سے گال سامنے آئے اور تو تا
طوطی بن گیا بکری زمین مین اکر کے جان دئے دیتی ہے ادھر کھول دیا
اور اس کے ساتھ ہوئی رات بھر پائنتی بڑی قدمون پر لوٹا کرتی ہے
ایک بات ہو تو کہون غیرون کو اپنا کر لینا کوئی اس سے سیکھ جائے
کمرے سے زینے تک جاتے جاتے بڑی بی نے میر صاحب کو یہ سب
سُنا یا دس دفعہ اُٹھین دس دفعہ بیٹھین خدا خدا کر کے دفع دفان ہوئین
اُن کا جانا اور میر صاحب پر آفت آنا سرشار اور بے خود ہو کر رہ گئے
ذرا ظہور اُسی کا خیال تھا اُس کا سامنے سے ٹلنا اور ان کا رنگ
بدلنا اُلٹی پلٹی سانسین لینے لگے اور چپکے چپکے ہائے کے نعرے
شروع ہوئے بڑی خرابی اور دقت سے رات کاٹی صبح کو وہ آفت
ناگہانی کی طرح پھر موجود دس باتین ادھر کی کہین ایک آدھ بات
میرے نفع کی بھی کہہ دی پھر ایک تعویذ دیا کہ اسے پانی مین گھولدینا
دہی پانی پلانا کچھ روک ٹوک نہین جس کا جی چاہے وہ پانی پیئے اثر
اُنھین کو ہوگا کیونکہ اُنھین کے نام پر لکھا گیا ہے شام کو مین ایک
گنڈا دون گی وہ اُن کی کمر مین باندھنا کل ایک سری سنگار رکھنا مگر کالی
بکری کی ہو پانچ روز دو وقتہ آکر بڑی بی نے گنڈا تعویذ کیا بکری کی
زبان مین کیلین ٹھوکین ایک نقش زمین مین دفن کیا پھر گلے کے
تعویذ دیے دہلیز کے نیچے کچھ گڑوایا کورا چراغ جلوایا چولھے مین
ایک اینٹ دبوائی جس پر ہر وقت آگ سلگا کی پھر کہا میان سُنا

خبردار کسی کاغذ پتر کو کھول کر نہ دیکھنا ورنہ اُلٹ ہی پڑے گا پھر مجھسے کچھ بھی ہو سکے گا ادھر تو قاعدے سے علاج شروع ہوا حکیم صاحب نے ہندی کی چندی پوچھی بال کی کھال کھینچی مطلب پر پہونچ کر پوری تشخیص سے علاج کیا جو دوسرے ہی روز سے نفع دکھانے لگا نام ہوا بڑی بی کا میر صاحب کو اُن کا ایسا اعتقاد جما کہ پتھر کی لکیر ہو گیا جو جو اُنھون نے کہا وہ کیا کیسی شرع ترا کیسا علم و فضل ایک پری کی محبت مین دیوانے ہو گئے پہلے تو بڑھیا نے لینے کے نام سے کانون پر ہاتھ رکھا تھا جیسے ہی میر کے سنبھلنے کی خبر پائی اور اُس نے اینٹھنے کا رنگ باندھا یہ ہوتا اور وہ ہوتا چلہ کھینچا جاتا زکوٰۃ دے کر مین ایک عمل تمام کر ڈالتی تو ہمیشہ کو نجات ہو جاتی پہلے تو مین آسے بند کرون گی ذرا وہ نہا کر پاک صاف ہو جائین تاکہ اس کا زور کم ہو اور دوبارہ قابو نہ چلے پھر شیشے مین اُتار کر دون ہلکا کرونگی دوسرا چھو نہین سکتا ہاتھ لگایا اور غضب آیا اور پھر خود دریا پار لے جاؤنگی اور رات کو بارہ بجے توپ آون گی بڑی محنت ہے کچھ ٹھکانا ہے میرا سن اس کھکیڑ اُٹھانے کا تھوڑی تھا لیکن کیا کرون ان بی صاحبزادی نے نہ مانا جاؤ جاؤ لے کر کے مجھے یہان بھیجا اپنی محبت کی وجہ سے میری جان عذاب مین ڈالی اس کا بھی میری محبت پر دو کھنے اُن سے کیا مطلب نہ اُن پر مرتی نہ ایسا ہوتا اب تو ہاتھ ڈالا ادھورا کیونکر چھوڑا جائے پھر اُن کا سامنا کرنا ہے کچھ بنتا نہین

بعضی بات ایسی گو مگو کی ہوتی ہے کہ نہ کہتے بنتا ہے نہ سکوت کرتے
اچھا پھر ایک کام کرو کاغذ پر جو جو چیزیں لکھوا دوں وہ چیزیں منگوا دو
مجھے یہ دردسری کہاں کہ ایک ایک سودا خریدتی پھروں اپنی ٹانگیں
توڑوں میر صاحب حکم کے بندے تھے قلمدوات لے بیٹھے کاغذ اُٹھا لکھنا شروع
کیا کورا اِبن سکھ کا تھان آدھ پاؤ پھول وار لونگیں کافور کی پوری
چکنی کہیں سے ٹوٹی پھوٹی نہ ہو) پاؤ بھر گوگل کوڑیالو بان اگر کا عطر
جس میں اور کوئی چیز ملی نہ ہو اسی طرح خالص مشک کا عطر چار چار
تولہ چنبیلی کا دو سیر تیل جس کے پھولوں میں ڈنڈیاں نہ ہوں دھوئے
تل موم کی شمع چکنی مٹی کے چالیس چراغ سیر بھر روئی جو گنواری کے
ہاتھ کی دھنکی یا تومی اور کاتی ہوئی ہو سوا پاؤ تلا ہے سوا پاؤ برنی
روز کے حساب سے دو سیر بہن سوا پاؤ چھوٹی الائچیاں پانچ آنے
روز کے حساب سے چراغی تلخ بادام کی لکڑی جس سے گنڈلی کھینچی
جائے گی سفید بے داغ شیشہ شعلہ لکڑی کی ڈانٹ من بھر کوئلے
دس سیر آٹا یا میدہ ڈھائی سیر گھی الغرض سب ملا کر کوئی ساٹھ روپیہ
کا تخما سا لگا تھا میر صاحب چیزوں کے نیچے رقمیں بھی لکھتے چلے گئے
اور بوکھلاہٹ کے مارے ایک کے دو دو جوڑ گانٹھ کر پانچ اوپر سو ہو
کا حساب لگایا پھر اُس کی شکلوں کو دیکھکر یہ سہل معلوم ہوا کہ میرے
سر کے جن اُتارنے کے واسطے یہ رقم خرچ کے کاغذ پر اُن کے نام
لکھ دیں اس لیے گھر میں سے سوا سو روپیہ لے جاکر پانچ جیب خاص

سے ملا کر ہاتھ جوڑ کر اُن کے آگے رکھ دیے خوشی خوشی نذر دی اور کہا کہ ہم سے تو کچھ نہ ہو سکے گا آپ سامان کر لین کسی بات مین اگر کچھ کسر رہ جائے گی تو ساری محنت اکارت ہو گی پہلے تو وہ ہلتے سر کو اور ہلایا کہین پھر اُلٹا احسان کا چھپر رکھ کر منھ بنا کر وہ پوٹلی اُٹھالی گھر مین جاکر چرندم خورندم کر ڈالا اُن کے نزدیک سے چلے بیٹھین پورے ایک جینہ گیارہ روز بعد بڑی بی تشریف لائین مسا کر کے کوئی دو پیسہ بھر چنبیلی کے تیل کی ایک شیشی جس مین ایک حصہ مرچون کا پانی بھی ضرور تھا میر صاحب کو دے کر کہا کہ اسے رکھو اور حال کہو بیوی نہائین اُنھون نے کہا کہ جی ہان پرسون اُنھون نے غسل صحت کیا بڑی بی نے سر ہلایا یعنی ہمین معلوم ہے ان بندہ خدا کو اُن کے اس علم و خبر پر اور زیادہ یقین بڑھا پھر ہنس کر کہا کہ اپنے ہاتھ سے بارہ قطرے اس تیل کے اُن کی چندیا پر ڈال دینا معلوم ہو گا کہ آگ لگ اُٹھی وہ گھبرا کر اُن کا پیچھا چھوڑ دے گا بھاگ کر یہان آئے گا سوا اس شیشے کے اور کہین جگہ نہ پائے گا مین اس کا منھ اُدھر کیے ہوشیار بیٹھی ہون لے جلدی جاؤ ابھی مجھے بڑے بڑے کام ہین وہ تو کھلائے گھر مین آئے اور تیل میرے سر مین لگایا تیل کا پڑنا تھا کہ سچ مچ معلوم ہوا کسی نے آگ لگا دی سارا سر جلنے لگا ہزار ہزار ضبط کرتی ہون نہ ہو سکا آخر کو کہہ بیٹھی کہ یہ کیسی بلا سر مین جھونک دی وہ یا تو تالو مین تیل کھپا اور سر سہلا رہے تھے یہ سنتے ہی شیشی لیکر کافور ہوئے بڑی بی

نے وہان اتنی دیر مین موا منھ شیشہ پانی اور بالو سے بھر کر ڈانٹ لگا کر لکھیا لیا اور کپڑے سے پانی پونچھ کر کمرے کے اندر رکھ چھوڑا کچھ گوگل کچھ بال کچھ چمڑا آگ پر رکھا جس کی چراہند اور بدبو نے سارا گھر سڑا دیا میر صاحب جو آئے تو دماغ کے لالے پڑے ناک بند کیے کمرے مین پہونچے دیکھا کہ بڑی بی کچھ سینت سمیٹ رہی ہین اشارہ سے اُنھین آنے کو منع کیا وہ اُلٹے قدم باہر گئے رات کو بڑی بی اُس شیشے کو دونون ہاتھ سے پکڑے کلیجے سے لگائے باہر نکلین پیٹ مین سانس نہین سماتی تھی بوجھ سے مری جاتی تھین باہر نکل کر کرسی پر لا کر دے مارا اور کہا کہ موئے کو جلا بھنا کر خاک مین ملا دیا سارا زور کم کر ڈالا اُس پر اتنی بھاری لاش ہے کہ کمرے سے یہان تک آتے آتے شل ہو گئی گومتی پار جانے مین تو مر جاؤن گی میر صاحب کے دل مین آیا کہ ذرا مین بھی تو دیکھون بڑی بی نے ہنسکر کہا کہ تمھارا بھی جی چاہتا ہے اچھا آنکھون پر پٹی باندھکر یا منھ پھیر کر اُٹھا دیکھو وہ دل کی بات پہچان جانے سے اور بھی گرویدہ ہو کر مرید بن جانے پر تیار ہو گئے غرض کہ اُس شیشے کو اسی طرح سے اُٹھایا بڑی بی کو اُس کی ڈانٹ پر لپٹنے کو کچھ نہ ملا اُن کا رومال پڑا تھا وہی لے کر اُس پر اُنھون نے لپیٹ دیا مکہ معظمہ سے وہ رومال لائے تھے مین نے اس کے ایک کونے پر پھول بنا کر اُن کا نام کاڑھ دیا تھا اسی طرح ہر رومال پر ایک ایک نام کڑھا تھا بڑی بی نے

اُن سے پوچھا کیون کچھ بھاری ہے ایک تو آتشی شیشہ دوسرے لبالب پانی سے بھرا ہوا کیونکر بھاری نہ ہوتا میر صاحب کے اعتقاد نے اُسے اور وزنی کر دیا کہا کہ جی ہان بہت بھاری ہے بوبین دیکھو یہ سن اور یہ بوجھ اُٹھا کر اتنی دور سے لے جانا پھر نہ مزدوری نہ دھنوری یہ کہہ کر بٹوا کھول کر چکنی کا چورا اور تمبا کو کھایا ایک صافی مین پانچ چار گلوریان لپٹی تھین اُنھین کھولا چوما چاٹا آنکھون سے لگایا پھر بند کر دیا پھر آپ ہی پوچھا کہ پان کھاؤ گے دیکھو کیا یاد کرو گے عمر بھر تو نہ کھائے ہون گے تمھاری خاطر ہے وہ بیچارے پان کا مزا اور ذائقہ کیا جانین جو دے دیا وہ کھا لیا دوسرے تمباکو نہ کھاتے تھے فقط دو وقت کھانے کے بعد پان کے عادی تھے اس گلوری کا کھانا تھا کہ پسینہ آ گیا پانچ سات بیگمی پان کتھا چونا ڈھیر دن الائچی چکنی کا چورا کیوڑے اور مشک کی خوشبو وہ مزا ملا کہ پان ہو چکنے کے بعد بھی ہونٹ چاٹا کیے بڑی بی جب جانے لگین تو چار گلوریان اُن کے پاس اور تھین وہ بھی لے لین اور اس شرط سے کہ روز دیا کرنا یہ نہین کہ مزا اڑوا کے الگ ہو جاؤ بڑی بی نے کہا کہ روپیہ خرچ ہونے سے بھی یہ پان نہین نصیب ہوتے بہو بیٹیون کے ہاتھ کے ہین کہ باتین اُنھون نے پوچھا معلوم ہوا کہ بڑی بی کی چاہیتی جمیل النسا بیگم صاحب کی بنائی ہوئی گلوریان تھین ادھر تو بڑی بی میر صاحب سے رخصت ہوئین دریا کے بہانے بیری والے مکان مین ہمسائی کے ہان پہونچین ادر ادھر عابدہ بیگم نازل

ہوئیں دالان میں پردے کے اندر اک درے کے دروازے سے
لگی ہوئی یہ بیٹھی ہیں اودہ ادھر جمیل النسا اور بڑی بی بیٹھی راز و نیاز
کر رہی ہیں آج اُنھوں نے پورا قصہ بیان کیا مگر کچھ نام و نشان کسی کا
نہ تھا بعد اس کے شیشہ دیا کہ اسے کہیں اچھی جگہ رکھکر بھول جاؤ
اُنھوں نے کوٹھری میں لے جاکر الماری کے اُدھر چور خانے میں اندر دا
کو دیوار سے لگا کر آڑ میں رکھ دیا پھر باتوں کی بات جیب ہوئی تیل
کا ذکر آیا جن کو بند کرنے کا حال کہا جتنی دیر عابدہ بیگم بیٹھی رہیں یہی
باتیں سُنا کیں چلتے وقت گلے سے لگا کر بڑی بی نے تسلی دی اور کہا کہ
گھبرانا نہیں فقط آنکھوں کی سوئیاں باقی رہ گئی ہیں میں سب اپنا
کام کر چکی وہ ایسا کچھ شرمیلا مردوا ہے کہ کسی طرح سے کھل ہی نہیں چکتا
قصد کرتا ہے اور رہ جاتا ہے کل میں الائچیاں پڑھوا کر لاؤں گی
وہی پان میں تم دیا کرنا وہی چار دن میں یہ ساری شرم جاتی رہیگی
میں ابھی کہہ کر چھیڑ سکتی ہوں لیکن اچھا نہیں مزا تو جب ہے کہ وہ مُنھ سے
اور میں انکار کروں ہاں ہاں کہہ کر جمیل النسا نے انھیں رخصت کیا
کنڈی بند کی پھر سیدھی کھڑکی کی راہ ہماری طرف آئیں جب عابدہ
کو ادھر نہ دیکھا تو پھر اپنے ہاں گئیں اور دالان میں اک درے
کے قریب اُنھیں بیٹھا دیکھ کے حواس جاتے رہے گھبرا کر پوچھا کہ
ہائیں تم یہاں کب سے بیٹھی ہو ان صاف گو نے کہہ دیا کہ بڑی دیر
ہوئی جمیل النسا کے دل پر ایک چوٹ پڑی اور دیر تک حیرت و سکوت

مین کھڑی رہین اس پر عابدہ بیگم نے کہا بھی کہ کیون میرا بیٹھنا کچھ ناگوار ہو تو مین چلی جاؤن وہ ایسی بےخود تھین کہ اس کا بھی کچھ جواب نہ دیا عابدہ بیگم اُن کی یہ بیجا حرکت خلاف عادت دیکھکر یہ کہتی اور مسکراتی اُٹھین کہ اک لو بیوی تم خفا نہ ہو مین جاتی ہون ان باتون نے اُن کی حیرت کو اور زیادہ بڑھا دیا عابدہ کھڑکی سے نکل کر کنڈی لگا کر وہین کھڑی ہو رہین اور کسی خیال سے نہین فقط اس وجہ سے کہ دیکھون یہ اس وقت کہین مجھی سے تو کچھ رکی ہوئی نہین ہین اور اگر رکی ہین تو کس خطا پر وہان اُنھون نے مان کا مزہ لیا کہ سبحان اللہ تم تو خوب آدمی ہو نہ کچھ سنو نہ دیکھو مین تو اُدھر مولا بیگم سے باتین کر رہی ہون اور تم نے عابدہ بیگم کو سر پہ بٹھا رکھا سیرین ہین جو وہ سُن گئی ہون اُنھون نے کہا کہ مین کیا جانون تمھاری کھچڑی مین کون ہے کون نہین ہے تمھین چاہیئے دیکھ بھال کے باتین کرو اُلٹا مجھہ الجھہ رکھتی ہو مجھے کیا خبر کہ کیا ہو رہا ہے ایک تو در مین پڑا ہوا دوسرے سنتی کم ہون دیر تک جمیل النسا بیگم بیٹھی ہوئین مان کو اُلہنہ دیا کین پھر اپنے مقام پر کہا کہ اب یہان رہنا صلاح نہین اُفتاد سے آدمی مجبور ہے امد و رفت لگی رہے گی خدا خدا کرکے تو مولا بی آتی ہین جھینون مین آتنا سہارا ملا ہے آسرا لگائے آج تک بیٹھے تھے اُٹھ ہی جانا مصلحت ہے نہ آنکھ چھپے گی نہ راہ رسم مین فتور پڑے گا آپ ہی دیوار مین چھید کیا راہ کھولی آپ ہی چھپا لگائین یہ بھلا کوئی بات ہے بنع کر نہین سکتے

اپنے ہاتھ سے انجن چھوڑ کھیٹین مین پڑنا میل ملاپ مین بیر مول لینا
کس خدا نے کہا ہے یہان کے رہنے مین کام ادھورا رہے گا بدنامی
اُٹھا یُن رسوا ہون اور پھر بیکار نہ بیل منڈھے چڑھے نہ آنسو
پچھین وہ سنتی نہین قرنا پھونکا جائے سارا محلہ سُنے جب اُنھین خبر ہو
ابا جان آئین آج ہی تو پیام دیتی ہون کہ یہان سے اُٹھ چلیے عابدہ بیگم
یہ سب منصوبے سُن کر ہونٹ لٹکائے منھ تھوتھائے میرے پاس
آئین مین نے کہا خیر تو ہے کیا ہوا کہا جی کچھ نہین شاید ہمسائی کو
اس وقت میرا جانا ناگوار گذرا کہتی ہین کہ اُٹھ جاؤن گی مین نے
کہا کہ یہ کیا بات یا تو وہ زورا زوری یا یہ بے نمکی ابھی تھوڑی دیر
ہوئی کہ جمیل النسا بیگم تمھین پوچھنے کو یہان آئی تھین تمھارے
اُن کے کچھ بات چیت ہوئی سہی سہا کا معاملہ تھا کیا تھا کیا کہا
کہ جی کچھ بھی نہین مین اُن کی امان جان پاس بیٹھی ہوئی تھی ایک
بڑی بی مولا بیگم برقع اوڑھے وہان آئین اور دیر تک اُن سے
باتین کیا کین کہ مین نے یون اُتو بنایا اور یون روپیہ لیا تمھارے
ہاتھ کے پان کھلائے گنڈے تعویذ دئے شیشے مین جن کو بند کیا
جن کو سچ مچ جن سمجھے حالان کہ اُس مین پانی اور بالو تھی تمھاری
تعریف کرتے ہین نے اُن کو مدہوش کر دیا سو روپیہ چلہ
کھینچنے کے نام سے لے لیے چیزین وہ اڑنگ بڑنگ لکھوا دین کہ
اُن کے فرشتون کے ہاتھ نہ لگین اب کچھ دیر نہین فقط حجاب ٹوٹنے

کا عرصہ ہے دین خاک نہین سمجھی کہ مانده کون تھا علاج کس کا ہوا
آنو کون بنا جن کیا شیشہ کہان کا پان کس نے بنائے کس نے
کھائے سُنا بیشک سب کچھ لیکن جب سمجھ ہی مین نہ آیا تو سُنا نہ سُنا
برابر وہ جو ادھر سے گئین مجھکو بیٹھے دیکھکر تصویر ہو کر رہ گئین جس
سے صاف کھل گیا کہ ہمین سے چھپانا منظور تھا تو ہماری ہی باتین
بھی تھین لیکن مین نے اس پر بھی کچھ نہین کہا مسکراتی ہوئی اپنے
گھر چلی آئی ہان یہ ضرور کہا کہ تمھین میرا بیٹھنا گوارا نہین ہے تو مین
جاتی ہون ای لیجیے وہان تو بات ہی یہی نکلی کھڑکی بند کرکے ٹھہری
رہی انھون نے میرا بدلا اپنی اِنّی سے لیا وہ تو دُھرے اُڑائین
مگر باہر آواز نکلنے اور بھید کھلنے کے خیال سے دَہ بیٹھین اب تو یقین
ہو گیا کہ دال مین کالا ہے آپ کا میرا اور اسی گھر کا ذکر تھا۔ عجب
نہین جو دولھا ابا سے وہ بڑھیا ملی ہو مین نے کہا کہ نہین بہن آن
بیچارے سے کیا مطلب کہا واہ مطلب کیون نہین جتنی باتین اُسنے
اشارے کنایہ مین کین مین جانتی ہون سب اُنھین کی تھین بھلا آپ
کا غذ حساب کا تو دیکھیے سو روپے اگر کسی تاریخ مین لکھے ہون تو
وہ موا ہی لے گئی ہے مین ہنس کے چپ ہو رہی دوسرے دن صبح کو
کھڑکی کھولی گئی اور جمیل النسا آئین مین نے اُن سے کہا کہ بہن کسی
نے تمھارے بہنوئی کو اُبھار دیا وہ کھڑکی کے پیچھے پڑ گئے دو چار روز
وہ یہان اور ہین اگر عابدہ صابرہ تمھاری طرف نہ آئین تو تم اور کچھ اپنے

اپنے دل مین خیال نہ کرنا مین نے اُن سے کھڑکی بند کرنے کو کہا یا ہے اس لیے اُن کی بھی راہ روکی گئی ہے وہ سُن کر چپ ہو رہین اچھا بُرا کچھ نہ کہا مین یقین جانتی تھی کہ میر صاحب اب گانون پر تشریف لے جائین گے وہان ایک ہفتہ گذر گیا اور وہ جانے کا نام نہین لیتے باہر مولا بیگم ہین اور خاطر مدارات رات دن وہ جمیلہ انسا کی کہانی بیان کرتی ہین اور وہ حُسن کے عشق عشق کرتے ہین جب روز کا یہی دکھڑا آئے دن کا یہی چرچا ٹھہرا اور آدمی بھی برابر آیا جایا چاہین ایک دفعہ غلام علی نے بھی سُنا اب تو اُس کو دل لگی ہو گئی ہر روز بڑی بی کے پیچھے پیچھے سایہ کی طرح رہنے لگا سب بھید لے کر ایک دن اُس نے رحمت کو بلایا اور کہا کہ بوا جی صاحبزادی کو کچھ خبر بھی ہے مردار مولا روز یہان آ کر میان کو ورغلاتی ہے پہلے دعا تعویذ کا حیلہ تھا اب پوری کُٹنی ہو کر نسبت ٹھہراتی ہے پہر دن پڑوسن کی لڑکی کی باتین کیا کرتی ہے سنتے سنتے وہ بھی پھسل چلے ہین ایسا نہ ہو کہ اُس کے پھندے مین پھنس جائین بلا کی عورت ہے رحمت نے کہا کہ بھیا مین تیرے صدقے ذرا مجھے اُن سے ملاقات کرا دینا مین اپنی لڑکی کا حال پوچھون گی مگر میرا پتہ نشان نہ بتانا اور تمھاری بابت مین سب آج ہی تو بیوی سے کہتی ہون کہ آپ بیٹھی کن خیالون مین ہین ذرا دیکھ تو لو تمام پیچھے غلام علی نے چلتے وقت بڑھیا سے کہا کہ ایک عورت تم سے ملنا چاہتی ہے اور بڑا ضروری کام ہے

ذرا ٹھہر جاؤ تو مین اُسے لے آؤن بڑھیا کو بتا دے کر غلام علی نے کمرے
مین بند کیا اور دولت کو پکار کر چپکے سے رحمت کو بلوایا اور چیخ کر کہا کہ
ذرا تم پردے پاس کھڑی رہو مین ابھی آیا مولا پنجرے مین بند تھین
خبر نہین کہ کیا ہو رہا ہے وہ تھوڑی دیر پھاٹک مین کھڑا رہا جب بوا
رحمت کو آتے دیکھا پھاٹک کھول ساتھ ہو لیا کمرے مین لے گیا دونون
کو ملوایا ہماری رحمت بھی علامۂ روزگار تھین جن کی نوکر تھین بے نام
بتائے اُن کی برائیان شروع کر کے اپنی بیٹی کا حال کہا ایک روپیہ
چڑھایا در پردہ میرے مزاج بدلنے کی درخواست کی پوچھا کس کی نوکر
ہو کہا بیوی ایک شہزادی ہین تم میرا کام کردو تو مین تمھین وہان بھی پہلون
اُنھین دو باتون کی بڑی آرزو ہے ایک چندا سا میان دوسرے پھندنا سا
بچا جو کہو گی وہ کرین گی جو مانگو گی وہ دین گی یہان کہان آتی ہو اُس نے
اجنبی جان کر دبی زبان سے کچھ کہا مگر گول گول رحمت نے کہا کہ معقول
وہان بھی بات چیت ہو چکی ہے اور ادھر تم بھی ٹانگین توڑ رہی ہو مگر
میرے نزدیک تو بیکار کی دوڑ دھوپ ہے اللہ رکھے اُن کے کروفر مال
تال کے آگے دوسرے کو میر صاحب کیون پوچھین گے لیکن بیوی خدا
کے لیے کہین اُن سے نہ کہہ بیٹھنا ورنہ میری جان کے دشمن ہو جائین گے
اور سوا میرے دوسرا اُس راز کو جانتا نہین مین ہی پھاپھا کٹنی ہون میرے
روزگار پر نہ پانی پھر جائے چار روپے کا سہارا ہے ایک ٹیس لگی ہے
نرٹنہ موئے پڑموئے کا نقشہ ہے تمھارے بڑھاپے اور روز کی محنت پر

خیال کر کے مین نے کہا کہ انھون نے اچھی دو دھڑ لگا رکھی ہے ادھر
اُن کے پھانسنے کی تدبیر کی ہے اُدھر دوسری جگہ سٹے بٹے لڑا رہے ہین
اچھے آدمی معلوم ہوتے ہین بڑی بی بوا رحمت کے قدمون پر گر پڑین اور
کہا کہ بیوی مین سر آنکھون سے تمھارا کام کر دون گی لو یہ اپنا روپیہ لو
بلکہ پانچ روپیہ کی مٹھائی اور تمھین دون گی تم آٹھ روز گاؤ گھپ مین یہ
بات ٹال دو پھر مین یکسوئی کر لون گی تمھارے کہنے سے آج یہ راز کھلا
مین بھی کہتی تھی کہ اگر سو برس کے بوڑھے کے آگے مین اس طرح سے
کسی عورت کی تعریف کرتی تو وہ بھی مشتاق ہو جاتا یہ بندہ خدا ایسا آدمی
ہے کہ سنتا ہے اور ٹال جاتا ہے کسی طرح دل نہین پسیجتا یہ سبب تھا کہ
اُدھر ہزارون کے وارے نیارے ہوتے ہین پھر شاہزادی ہین صورت
بھی بُری نہ ہوگی۔ رحمت۔ صورت اُن کی دس بیس ہزار مین
ایک ہے اور روپیہ کی تو گنتی نہین ہزارون کیسے لاکھون کہو۔ بڑی بی۔
میری بیوی مین صدقے وہ شاہزادی ہین اُن کے ہزارون گاہک ہو جائینگے
یہ ایک غریب کی لڑکی ہے ثواب کا کام ہے تم اسی کی بات ہو جانے
دو۔ رحمت۔ واہ واہ اور میرا فائدہ جو ہاتھ سے جاتا رہے گا اُسکا ذمہ دار
کون ہے بے واسطے تو مین نے یہ کام سر پر لیا نہین کچھ تو اپنا نفع دیکھا
ہوگا۔ بڑی بی۔ ہان بیوی یہ تو سچ ہے ادھر تو ڈھاک کے تین پات
ہین نہین مین تم سے وعدہ کر لیتی دو چار سو تک البتہ مین دلوا سکتی ہون
اور سو پچاس اپنے پاس سے دے نکلون گی۔ رحمت۔ پھر کب عاقبت

کا وعدہ کل تک ہین اپنے گھر برادر ہون پرسون چلی جاؤن گی آٹھ
روز کی تو شمسی لے کرآئی تھی دمولا بیگم ہین کل ہی اس کی تدبیر کرتی ہون
تم گھبراؤ نہین رحمت سر پر پانوئن رکھ کر پہلے بھاگین اور مولا آٹھ کر
سیدھی بھر کوٹھے پر پہونچین سر پکڑ کر نڈھال ہو کر بیٹھ رہین میر صاحب
مولا کو پھولا لگا دیکھکر گھبرائے ہزار ہزار پوچھتے ہین کچھ نہین کہتین
منت خوشامد کرا کے بولین کہ آج مجھے بڑا غم ہے میری پیاری مجھسے
بچھڑتی ہے اُس کے چچا نے بلا بھیجا ہے وہین شادی ٹھہرائی ہے
اب کاہے کو وہ چاندسی صورت دیکھون گی مین تو ساتھ چلی جاتی
مگر کیا کرون بے بس ہون نگوڑی ناٹھی نہین پیچھے لٹ بھر لگی ہے یہ
کہہ کر رونے لگین میر صاحب نے کہا کہ آخر کوئی صورت اُن کے
یہان ٹھہرنے کی بھی ہے کہا کہ ہان ہے کیون نہین کہین شادی ٹھہرجائے
ان کو لکھ بھیجین کہ جس لیے بلاتے ہو وہی بات جب نہین تو آکر کیا
کرین مگر شادی کہان ٹھہراؤن کس کے پاس جاؤن کون ایسا سخی داتا
ہے جو اس وقت میرے آڑے آئے اور سر سے یہ بلا ٹالے
میر صاحب نے کہا سخاوت کا یہان کیا کام ہے بڑھیا نے کہا کہ اُسکی
آتو (آتون) اب باہر جا کر کسی رئیس کے یہان نوکر ہوئی ہے اُس نے
یہ بس بویا ہے وہ بھی تو آتی ہے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے پانسو
روپے اُنھون نے دینے کہے ہین میر صاحب جھپ سے بول اُٹھے
کہ اچھا وہ روپیہ اس کو دے دو اور کہو کہ تمھین اپنے کام سے کام ہے

روپیہ لو گھر کو جاؤ گویا تمھاری نسبت ٹھہرائی مل گئی (مولا بیگم) کون دیگا
میر صاحب (شرماکر) ہم دینگے (مولا) کب (میر صاحب) کل مگر۔
مولا۔ اگر مگر کیسا۔ میر صاحب پہلے جھیپے مگر اُس کے عاجز کرنے سے
بول اُٹھے کہ ہمارے ہی ساتھ نسبت ٹھہرا دینا (مولا) واہ بھلا تمھارے
ساتھ وہ کیوں راضی ہونے لگیں چیونٹیوں بھرے کباب دیمک لگی
لکڑی تو ہو رہے ہو لیکن میں تا مقدور زور لگاؤں گی۔ میر صاحب
زور وور میں نہیں جانتا وعدہ کرو تو اسی وقت روپیہ دیتا ہوں (مولا)
روپیہ تمھاری زبان پر ہے کیا میں جانتی نہیں لیکن وعدہ کیونکر کروں
نہ راضی ہوں تو جھوٹی پڑوں تم سے پھر چار آنکھیں ہو سکیں گی۔
میر صاحب تم چاہو گی تو سب ہی کچھ ہو جائے گا نہ راضی ہونا کیا معنی
مولا۔ تو اچھا کل پر رکھو میں اُن کے مزاج کی ذرا تھاہ لے لوں
میر صاحب چپ ہوئے پھر کہا کہ میں کل پرسوں نہیں جانتا جو کچھ
ہو اسی وقت ہو جان پر کھیل کر تو میں نے ایک بات کہی ہے کل
خدا معلوم یہ ارادہ رہے کہ بدل جائے اس فقرے پر بڑی بی سمجھیں
کہ بیشک دوسری جگہ بھی بات چیت ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ دار
اُچٹ جائے سچ ہے جو کچھ ہو ابھی ہو کہا کہ یہ تو نئی ضد ہے اچھا روپیہ
تو منگواؤ وہ جلدی اُٹھے اور الماری کھول پورے چار سو گن دیے
باقی کے لیے گھر میں آئے مجھ سے کہا کہ سو روپیہ کی ضرورت ہے میں نے
کنجیاں پھینک دیں خوشی خوشی روپیہ لے گئے پورے پانسو لے کر

وہ اُدھر کھسکین میر صاحب گھر مین کھانا کھانے آئے بڑی بی کے دلپر
توچوٹ پڑی تھی اسی وقت غلام علی سے کہا کہ بھیا ذرا ان بیوی کو پھر
بلا دینا وہ اسی طرح کمرے مین اُن کو بند کر کے یہ کہہ کر باہر نکلا کہ آپ
بیٹھیے مین کھانے کو پوچھ لون تو جاؤن ڈیوڑھی پر جا کر بوا رحمت کو پکارا
وہ اُس کے ساتھ باہر پہونچین بڑی بی نے پوٹلی اُن کے آگے کھسکادی
کہ لو بیوی یہ تو اسوقت موجود ہے اور آگے اور بھی خدمت کی جاویگی
رحمت پہلے کچھ رکین پھر یہ کہہ کر اٹھا لیا کہ اب تو مین اقرار ہی کر چکی
ہون خیر بہتر آٹھ روز تک بالکل زبان بند رکھون گی مگر اس مدت
مین تم اچھی طرح راضی کر لینا کہ وہ ایک طرف ہو رہین مولا ہان ہان کر کے
وہان سے رخصت ہوئین جب وہ جالین تو بی رحمت گھر مین آئین
اور چپکے چپکے روپیہ رکھ کر لگی ہوئین قابو ڈھونڈھنے لگین کہ میر صاحب
جائین تو سب حال کہین وہ بیٹھے ہی ہوئے ہین کہ دروازے پر رونے
کی آواز آئی کوئی دوڑا گیا معلوم ہوا کہ رحمت کا گاہک ہے وہ گھبرائی
ہوئی گئین اُن کی لڑکی نے بلایا تھا برسہا برس بیمار رہ کر میکے مین آئی تھی
اس کا غیر حال تھا رحمت نے کچھ دیر ٹالا جب میر صاحب نہ ٹلے
تو رخصت لے کر سوار ہو گئین وہان پہونچین تو اس کا آخری وقت
تھا اُنھون نے رونا شروع کیا اُس بیچاری نے انتقال کیا وہ تو
جا کر اُدھر پھنسین صبح کو بجتا ورد دلھن اور سطوت آرا بیگم پھر آئین وہی
دُکھڑا چھیڑا مین نے وعدہ کر لیا کہ اچھا مین اب اگر آپ کی گتی کو

بھی سلجھا دون گی جمعہ ٹھہرایا گیا دن بھر رہ کر وہ سوار ہوگئین تیسرے
دن جمعہ تھا مین تو اُدھر گئی یہان بی مولا جان نے میر صاحب کا عقد
کرا دیا اور اتفاق سے میرے جانے کے دوسرے دن نہ دیکھا غنچہ
نہ دیکھا اتوار جمعہ کا نکاح ہفتہ کا طلاق سنا تھا یہان بوکھلاہٹ کے
مارے ہفتے ہی کو نکاح ہوگیا کعبہ کی نیو بھی ہفتے ہی کو پڑی تھی مہر پہ
کچھ بات بڑھنے کو تھی کہ بی مولا نے جمیل النسا کی مرضی سے اُس
بحث کو بھی موقوف کیا شرعی مہر بندھا جمیل النسا تو یہ خوب سمجھ چکی
تھین کہ پانچون انگلیان گھی مین سر کڑاہی مین ہے پھر وعدہ وعید
قول قرار کرنا کیسا وہان میان صاحب فقط پندرہ روپیہ کے مالک
تھے اُس مین سے بھی پانچ ساجدہ کے تھے اور دس اُن کے مین
آٹھ روز وہان رہی اور اصغر کے ساتھ سطوت آرا بیگم کی لڑکی کی
بات ٹھہرا دی بڑا قصہ چکا جمعہ کو پہر دن رہے مین گھر پر آئی تو
ساجدہ بیگم کو دیکھا رد کر وہ گلے ملین اور شادی مین اپنے نہ پہونچنے
کا عذر کیا سر شام شہریار دولھا بھی آگئے ایک مدت سے نہین آئے
تھے یہ سب بیٹھے ہوئے ہین دولت باہر والے کوٹھے والا کمرہ
جھاڑ کر بہت سے کاغذ لائی کہ ردی چھانٹ دیجیے تو مین گھڑے
مین ڈال دون اس مین فرمایشی کاغذ نکلا جو مولا بیگم نے میرے
چھیٹے کے علاج کے لیے لکھوایا تھا مین اُسے دیکھ رہی ہون کہ
غلام علی نے دولت کو پکارا وہ باہر گئی کہا کہ میری والے مکان

کے کرایہ دار اٹھے جاتے ہین کچھ کرایہ تو اُن کے ذمے نہین ہے
عابدہ بول اُٹھین کہ کیون ہے کیون نہین دیکھو مین کاغذ دیکھتی ہون
کاغذ دیکھکر انھون نے کہا کہ پورے پانچ مہینے کا کرایہ ہے یہ دن
چھوڑے مین چاہتی ہون کہ منع کرون وہان دولت آسے پیام دے
آئین اُس نے جاکر اسباب روکا ہمسائی کا لڑکا بگڑنے لگا اُس کو تو
زور ہی کچھ اور تھا غلام علی میرے پل پر اکڑا اور کہا کہ ٹیڑھے ترچھے
کسی اور سے ہونا مین کھڑے کھڑے روپیہ لے لون گا اس نے کچھ
سخت سست کہا غلام علی نے لکڑی سیدھی کی ادھر تو اُن سے
جھگڑا ہو رہا تھا اور ادھر عابدہ یہ کہتی ہوئی کوٹھری مین پہونچین کہ
دیکھو تو ان سب کی بے مروتی آٹھ روپے انھون نے اسی لیے
گھر کی بند کر لی تھی چلتے وقت بے اعتنائی کی کیا ضرورت پڑی تھی
ہائین یہ انھون نے منھ کیون چھپایا مین کچھ یہ سنکر باہر نکلی دولت
سے کہا کہ ارے بوا غلام علی سے تم نے کچھ اور تو نہین کہہ دیا اُسنے
کہا جی نہین جو بیوی نے بتایا تھا وہی کہا مین انگنائی تک یہ سنتی
ہوئی آئی ہون کہ عابدہ اُدھر سے پریشان نکلین اور کہا کہ باجی امان
ہمسائی کے لڑکے سے کوئی ہمارا آدمی لڑ رہا ہے کرایہ کئی
دفعہ مین نے سنا اُن کی امان جان بُرا بھلا کہہ رہی ہین گھر کی آدھر
سے بند ہے مین نے بھائی شمشیر یار دولھا سے کہا وہ باہر گئے
بیچ بچاؤ کیا لڑکے کو سمجھایا اور کہا کہ بھئی یا روپیہ دو یا اسباب

چھوڑ جاؤ۔ لڑائی بھڑائی کیسی بھلے آدمیون مین کہین ایسی باتین ہوتی
ہین غلام علی تو چپ بھی ہو رہا لڑکے کا غصہ کسی طرح کم نہین ہوتا۔
شیر کی طرح سے آسے دیکھ رہا ہے دور سے بیٹھا کھائے جاتا ہے
سر ہلاتا ہے اور کٹکٹاتا ہے گھورتا ہے اور رہ جاتا ہے جب غلام علی
نے دو چار مرتبہ دیکھا کہ وہ رہ رہ کر ہونٹ چبا رہا ہے اس وقت
پھر وہ اُٹھا اور کہا کہ میان جاؤ پندرہ روپیہ ڈھیلے کرو نہین ساری
شیخی کرکری ہو جائے گی غصہ دھرا رہ جائے گا مین نیلی پیلی آنکھون سے
ڈرنے والا نہین دھمکیان اپنی بھر کے لیے رہنے دو کسی لونڈے
لاڑھی کو دکھاتا وہ تنتاہو کر مزدورون پر جھلایا کہ ارمان تم اُٹھاؤ بھی
بکنے دو ایسے بہت سے بھونکا کرتے ہین غلام علی بھی جھنجھلایا اب
کی ایک ایک جھڑپ ہو گئی وہ لپاڈگی کو تیار تھا پھر شہریار دولھا
بیچ مین کود پڑے اور کہا کہ ارمان کچھ عجب طرح کے آدمی ہو
بڑے ہٹ چھٹ اور جھگڑالو معلوم دیتے ہو تمھین بُرا معلوم دیتا ہے
تو روپیہ کیون نہین دے دیتے وہ بیچارہ نوکر آدمی صاحب مکان
سے کیا جا کر کہے گا خواہ مخواہ کی تو تو مین مین کرتے ہو نہ خود سے
غیرت آتی ہے نہ سمجھائے کا اثر ہوتا ہے اس تھکا فضیحتی سے کیا ہوگا
نہ وہ طرح دے سکتا ہے نہ اُس کی اختیاری بات ہے بے لیے
تو وہ نہین ٹلے گا اسی چہ کسی کا نوکر ہے تم روپیہ کے عوض اپنی آبرو
بیکار رجینٹ دیتے ہو کڑک بانکے نہ بنو تیہا نہ دکھاؤ سیدھی طرح سے

لھو ہان کیا کہتے ہو روپیہ نہ دو گے جب ایک سے دو ہوئے اُسوقت
وہ سٹپٹایا اور نادر گیا مان سے کہا آخر اُنھون نے روپیہ دیا بھائی شہریار دولھا
وہ روپیہ لے کر گھر مین آئے اور ساری حقیقت بیان کی غلام علی وہین
ڈٹا بیٹھا رہا جب سب اسباب اُٹھ گیا گھر مین پہونچا کھڑکی کھولی دولت
کو آواز دی مکان کو جھاڑا کوڑا کرکٹ پھینکا دروازہ بند کرایا پھر ڈیوڑھی
پر آیا عابدہ مکان خالی ہونے کی خبر سنتے ہی پھر اُدھر گئین دل
شیشے مین لگا تھا چور خانے سے اُسے لے کر میرے پاس آئین مین
جو دیکھتی ہون تو رومال میر صاحب کا ہے کسی ضرورت سے دولت
دروازے پر گئی غلام علی کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا زٹ مار رہا ہے پوچھار دے
کے پاس آکر کہا کہ بوا دولت اُنھون نے تو میان کے ساتھ اپنی لڑکی
بیاہنے کی تدبیر کی تھی ایک کٹنی اُن کے ہان آتی جاتی تھی جو پہلے
دعا تعویذ کے بہانے گھسی پھر نسبت کا پیام دیا خوب ہوا اُٹھ گئے
بڑے پاجی معلوم ہوتے ہین اُس نے آکر مجھے خبر دی یہ سنتے ہی
دل پر ایک چوٹ لگی اور بے تردد یقین آگیا کہ آہا یہی باتین
اُس دن عابدہ نے سُنی تھین اسی سے میر صاحب نے گانون
پر جانا چھوڑا اب کہیئے آج حال کھلا کچھ دیر مین نے سکوت کیا
تھا کہ ساتھ ہی اپنے تئین پھر سنبھالا اور یہ خیال گذرا کہ جو حق بچون کا
ہے اُسے بچانا چاہیے مین نے ساجدہ بیگم سے کہا کہ بہن تمھارے
بھائی تو خوشی خواہان ہین یا ہمینون گانون پر رہتے ہین یا ہمینون نہین

جاتے تم اپنے میان کو بھیج دو تو اچھا ہے وہ راضی ہوئین میر صاحب
اب رات کو بارہ بجے آنے لگے آئے اور باہر سو رہے نہ گھر سے کام
نہ مجھسے دوسرے دن مین نے سب مکانون کے کاغذ نکالکر ایک
ایک مکان اپنی لڑکیون کو دیا اور شہریار دولھا سے کہا کہ بھائی ایسا
کاغذ کرا دو کہ بعد میرے کچھ جھگڑا فساد نہ ہو اور جاتی زندگی کا کچھ
اعتبار نہین اور گانون کے کاغذ مین ان سب کے نام لکھ کر برابر کی
تقسیم کر دو انھون نے کاغذ لکھا ایک ہفتہ کو میر صاحب نے عقد کیا
دوسرے کو یہ کاغذ لکھے گئے فقط بڑا مکان جو محلسرا کے نام سے
مشہور تھا وہ رہ گیا جب شہریار دولھا کاغذ لکھ چکے تو بھائی سے
ذکر کیا انھون نے کہا کہ شاید یہ صلاح آپ نے دی ہے شہریار دولھا
جی نہین مین نے تو نہین صلاح دی ہان آپ کی بہن نے دی ہے
کہا خیر کوئی ہو اچھی بات ہے انھون نے کہا تو آج آپ کو بھی ٹھہرنا
ہوگا رجسٹری ہوگی کہا بہتر لیجیے سہپہر کو بخت وزیر کا کاغذ ہو گیا سب
جمع ہین کہ جمیل النسا کا بھائی آیا اور سب حال دیکھ بھال کے
گھر گیا ساری کیفیت بیان کر کے کہا کہ آج وہان مکانون کی لکھا
پڑھی ہو رہی ہے جمیل النسا کا تو دم نکل گیا کہ ہے ہے یہ کیا ہوا
جب تک میر صاحب جائین جائین انھون نے اپنے تئین گھونٹ
گھونٹ کے رکھا اُن کا جانا تھا کہ وہ دن بھر نہ آنے کا چھ آٹھ گھڑے
ابل پڑے ین دیہ آٹھ روز کی دلھن تھین ماں بیٹیون نے ملکر وہ وہ تماشا

کہ بھاگتے رستہ نہ ملا میر صاحب کو تو کم رغبتی اس سے ہوئی کہ نہ وہ پری نکلین نہ حور آدمی کا بچہ تھین جوانی تھی تو وہ گئی گھڑی کی بیگم صاحب کو کچھ اپنی غلط تجویز پر غصہ کچھ ان مکانون کا حال سن کے جز بز کچھ غلام علی کے تقاضے اور زیادتی کا رنج آخر کرید نیان کر کر کے اُنھون نے میر صاحب سے قبلوا چھوڑا کہ بیگم کی جائداد تھی اُنھون نے اپنے بچون کے نام گانون اور مکان لکھ دئے یہ سنتے ہی اُن کے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین اور اُسی وقت سے مولا کی تلاش ہوئی جب وہ پکڑ آئین تو اُن سے رو رو کر اپنے حال کا مرثیہ کہا وہ اُٹھی ہوئی میر صاحب کے پاس گئین اور اِدھر اُدھر کے جھانسے بتے دے کر اس بات پر راضی کیا کہ تم بڑا مکان لکھ دینے کا قول دو اور کچھ تنخواہ کرو میر صاحب نے اپنے دس روپیہ کا نام لیا مولا جنھین چلائین اُنھون نے پندرہ کر دیے پھر اچھلین کودین میس کیے ہوتے ہوتے تیس روپیہ تک نوبت پہونچی بی مولا نے اور ہاتھ پانون پھیلانا چاہے تھے کہ اُنھون نے قسم کھائی مولا چپ ہو رہین پھر کہا کہ اچھا دس روپیہ اپنے کھانے اور ماما کے اور بڑھا دو نہین بہت بُرا ہوگا میر صاحب دھمکی مین آگئے اور وعدہ کر لیا پندرہ کے مالک تو تھے ہی سات روپیہ کرایہ مکان کے آتے تھے اٹھارہ کی یہ فکر کی کہ کہار اور خدمتگار چھڑا دون آخر میرے لیے نوکر ہین اول نوکرین بیگم ہر طرح سے تنخواہ دین گی مین سوار ہو کر نکلون چاہے جوتیان چٹخاتا پھرون بی مولا نے اُن سے کہا وہ ناک بھون سکیڑ کر رہ گئین

یہان تو چو طرفہ سے سمٹ کر چالیس کی بھرتی کی گئی وہان خطرے
مین بھی نہ آیا خیر اُس روز میر صاحب کو آنا نہ ملا دوسرے روز پھر قید
کیے گئے پیر کو بڑی خرابی سے تھوڑی دیر کی رخصت ملی ہنوز وہ نہین
آئے ہین کہ رحمت آئین بنارگی کر کے میری اور لڑکیون کی بلائین لین
پھر سیدھی اناج والی کوٹھری مین چلی گئین وہان سے ایک مٹکی لے کر
تختون کے پاس آئین اور روپیہ نکال کر میرے آگے رکھکر کہا کہ انکے
ہوتون مین میری نیند بھوک اڑگئی ننھی لڑکی کا مرنا رنج سب بھول
گئی آپ مین جان لگی تھی اور اُن روپیون مین دھیان ذرا الگ
چلیے تو اُن کی کہانی کہون مین نے کہا کہ یہان کون غیر ہے تم کہو وہ
ساجدہ بیگم کی طرف دیکھکر چپ ہو رہین اُنھون نے اُٹھنے کا قصد
کیا مین نے ہاتھ پکڑ کر بٹھالیا اور رحمت سے کہا کہ ان سے پردہ
کیا رحمت نے ساری روداد بیان کی ساجدہ بیگم کی تو رنگت
اُڑگئی اور عابدہ صابرہ نے رونا شروع کیا اتنے مین شہریار دولھا
آگئے اب تو ساری باتین آئینہ ہوگئین مین نے عابدہ اور صابرہ کو
قسمین دے کر گلے سے لگایا آنسو پوچھے تو تھمبو کر کے ایک ایک
کو روکا تھا ماہے کہ میر صاحب تشریف لائے ساجدہ بیگم جھٹ
سے بول اُٹھین کہ بھائی صاحب آپ کہان تھے سارے گھر کو
تشویش رہی کہہ کے جایا کیجیے وہ کچھ ہان ہون کر کے رہ گئے
باہر سے کہارون اور خدمتگارون کو موقوف کرتے ہوئے آئے تھے

تنخواہ اُن کی مجھسے ملتی تھی جب وہ برطرف ہوئے تو سلام بندگی
اُنھون نے کہلوا بھیجا اور کہا کہ سرکار سے کہو ہماری خطائین بخش
دین محمدی خانم نے پیام دیا مین لاعلم تھی پوچھا ارے کس نے
چھڑایا کیون جاتے ہین وہ پھر دوڑی گئین کہا ابھی جانا نہین
ٹھہر جاؤ سرکار پوچھتی ہین کس کے حکم سے جاتے ہو اُنھون نے
بیان کیا محمدی خانم نے مجھسے کہا اس وقت مجھکو کوئی چارہ نہ ہوا
میر صاحب سے سبب پوچھا گریبان مین منھ ڈال کے چپ ہو رہے
جب دوبارہ مین نے کہا تو فرمایا مجھے پندرہ روپیہ مہینے کی ضرورت
ہے اس لیے مین نے یہ تخفیف کی شہریار دولھا نے ضرورت کو پوچھا
مین نے کہا خیر ہوگی اس سے کیا مطلب لیکن خدا نہ کرے ایسی
تنگی ترشی بھی نہین ہے کہ دس بیس روپیہ مہینے مین نہ ہو سکین
پھر تمھارے لیے تم اُن کو موقوف نہ کرو ایک تو ڈیوڑھی کی رونق
دوسرے بے سواری کے تمھارا کہین آنا جانا نامناسب ہے اُن
سے کہلوا بھیجو کہ وہ نہ جائین یہ سُن کر محمدی خانم اُدھر گئین اور اُنھین
بحال و برقرار رہنے کا حکم سنایا شہریار دولھا نے پھر پوچھا کہ خیر تو ہے
کہ آخر دو روز آپ کہان رہے بھابھی صاحب کہتی تھین کہ مدت بعد
آپ نے پیٹ سے پاؤن نکالے ہین یہ کیا بات ہے مین نے کہا
تم جانتے ہو ابھی بھابھا نادرہ چھوٹ جانے ہی ہے تو سنو ہان صاحب
یہ بی مولا سیدانی کون صاحب ہین مین نے سنا ہے کہ بڑی صاحب کمال

ہین ذرا اُنھین بلواؤ تو مین بھی دیکھنا قدم لون یہ کیسی سیدانی ہین جن کے
ایمان کا ٹھکانا نہین بڑی بوڑھی ہو کر یہ ہتکنڈے سو روپیہ تم نے اُنکو
دیے اور اُنھون نے شیشے مین آسیب اُتار اتمھاری سمجھ مین نہ آیا
کہ یہ مکّاری اور جعلسازی ہے پڑھا لکھا آدمی ہو کر ایسا نا سمجھ اور
نادان بن جائے مین نے مردون کو چھو چھکے کا مقلد نہین دیکھا تھا
عورتین البتہ ضعیف الاعتقاد ہین ذرا مین پھسل پڑتی ہین نہ عقل سے
کام لیا نہ سوچے سمجھے بھوت پریت جن آسیب کیا ہے اصل بات
کو سننا ہی کیا ضرور تھا کھاری کنوئین مین روپیہ پھینک دیتے خیرات
کر دیتے وہ اچھا تھا تمکو نہ تمکو لے چولھے مین جھو کو میرا روپیہ ایسی
دیسیون اور مردارون کے لیے تھوڑی تھا کہ تم نے اس بلا کو دیدیا
لے ذرا اس کی کرتوت دیکھو ارے وہ شیشہ تو اُٹھا لا نادر و مال بچھوا کر
مین نے کہا لیجیے یہ وہی جن ہے جو سو روپیہ خرچ کرا کے آپ نے بند
کرایا تھا یہ تو نادری کے اس پار گاڑا گیا تھا یہان کیونکر آیا اب آیا
ہے تو کیون بند رہے لاؤ مین اُسے آزاد کر دون خیر کیا یاد کرے گا یہ
کہہ کر مین نے اُسے انگنائی مین پھینک دیا پانی جو بہا شہریار دولھا
ہنس کر کہنے لگے کہ ہا مین یہ جن تھا کہ برف کا ٹکڑا لیجیے وہ تو گھل کر
بہہ گیا مین نے ہنسکر کہا کہ جی ہان یہ آبی جن تھا تم نے آتشی سُنے
ہون گے اس کو بھی دیکھ رکھو یہ کہہ کر مین نے رحمت کو آواز دی
میرے حکم سے اس نے ساری روداد بیان کی پھر مین نے وہ روپیہ

منگاکر رکھے میر صاحب بولے کہ رحمت اب تمھین ہوش آیا پہلے تو
وہ فطرت کی اور پھر یہ غفلت دکھائی اُس نے کہا کہ دولھا میان خدا
کی قسم مجھے وقت نہ ملا مجبور ہو گئی فرمایا کہ پھر اب کیا ہوتا ہے (مشتیکہ
بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد) جو ہونا تھا ہو چکا ساجدہ بیگم تڑپکر
بولین کہ کیا ہو چکا کہا نکاح شادی بیاہ یہ سنتے ہی سب چانون چانون
کرنے لگے مین نے ہاتھ سے سب کو روک کر کہا کہ خدا مبارک کرے
جو بُرا مانے اس سے کہو ہم تمھاری راحت اور خوشی کے شریک
ہین لے اب تو کھل گیا چھپانا لاحاصل ہے بیان تو کرو کیونکر ہوا
کس سے ہوا میر صاحب نے از ابتدا تا انتہا ساری سرگذشت بیان
کی مین نے کہا اس کا تو غم نہین کہ کیون ہوا مگر یہ ملال ضرور ہے کہ
تم نے ہمین دشمن سمجھکر چھپایا اگر ہم پر پہلے ہی ممولا کا آنا جتا دیتے
تو دھوکا نہ کھاتے اب بھی کچھ نہین گیا ہے جو ہونا تھا بقول تمھارے
ہو گیا بیوی کو یہان لے آؤ الگ رہنے مین ممولا کا ساتھ نہ چھٹے گا
اور وہ بلائے بے درمان ہے بیوی تمھاری لالچی ہین گانون مکان
روپیہ پیسہ دیکھکر گری ہین یہ بات گویا کہ مین اپنے کانون سے سنی
ہوئی کہتی ہون اگر وہان بٹھاکر سو روپیہ مہینہ بھی دوگے تو نظرون
مین نہ سمائے گا دوسرے نام انھین لوگون کا ہوگا چالیس پچاس روپیہ
کی تو کوئی اصل نہین ایک دفعہ فقرے پر چڑھ چکے ہو دوبارہ نہ
فریب کھا جاؤ مجھے نہ اپنا خیال ہے نہ سوتاپے کا ملال مگر جو کچھ میرے

پاس بزرگون کا صدقہ ہے یہ جائداد اور تمھاری سب لڑکیون کا
ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آفت روزگار تمھین پھانس پھانس کر میرے
بچون کی حق تلفی کرائے اور تم دم دھاگے مین آجاؤ یہان سے آنے
مین نہ کسی کو بہکانے کا موقع ملے گا نہ دو عملے مین تمھارا آشیان ہوگا
نہ مجھے اپنے بچون کے خیال سے بےچینی رہے گی آیندہ تمھین اختیار
ہے مجھے بڑا کھٹکا اپنے بچون کا ہے خدا رکھے وارث ہم سب کے
تم ٹھہرے تمھین جب بگڑ جاؤ گے بھڑکانے سے دشمنی کروگے تو
دوست ہمارا کون ہوگا اور فریاد کس سے کرین گے کون ہمارا
مددگار ہوگا اور کون اس بیڑے کی ناخدائی کرے گا میر صاحب
نے سب سن کر قسم کھا کر کہا کہ بخدا لڑکیون کا حق تو مین مٹانے والے
پر لعنت کرتا ہون ایک مولا نہین ہزار مولائین کہین اب رہا
تنخواہ کا دینا وہ چالیس روپے مین کہہ چکا ہون مین نے کہا اب
پچاس کہہ دو مگر اس شرط سے کہ یہان آکر رہین میری اس بات
کو سونچو سمجھو صلاح مشورہ کرو تمھاری بہن بہنوئی ہین اُن سے پوچھو
گچھو جو اپنے حق مین بہتر دیکھو کرو نہین جانے دو مین نے یہ بات
منھ دیکھے کی محبت سے کہی ہے نہ دنیاداری سے بلکہ تمھاری اور
ان بچون کی بہتری کے لیے نانا دادا باپ ان سب نے کئی
کئی محل اور بیبیان کین مین نے انھین بزرگون کی جایداد پائی
ترکہ لیا یہ بات بھی اسی ترکے مین ملنا چاہیے تھی اور اگر ایسا نہ بھی

ہوتا تو بھی میرا کیا زور تھا تمھاری کوئی اتالیق تو ہون نہین ہر شخص
اپنی مصلحت کو نیک جانتا ہے اور جو کرتا ہے اپنے نزدیک اچھا
کرتا ہے اگر تم یہ خیال کرو کہ وہ کیا منھ لے کر آئین گی تو یہ تمھارا
خیال ہی خیال ہے اگر میرا اُن کو پاس و لحاظ ہوتا تو وہ ایسی جرأت
نہ کرتین جب بہنا پاکر کے اُنھون نے سوتا پا کیا تو منھ دکھانے کو
کیا ہوا تم الگ تھلگ رہو مین جاؤن مل جل کر مہمان بلاؤن اور پھر
یہان بٹھا رکھون سب نے ہان ہان کی میر صاحب بھی راضی ہوئے
دوسرے دن صبح کو مین وہان پہونچی اور اسی طریقے اور قاعدے
سے ملکر بے ملے چلے چلے آنے کا شکوہ کیا سب کے سب جھیپے جھیپے
ملے تین پہر رہ کر مین اُنھین ساتھ لے کر سوار ہوئی تو دس بجے رات
تک تو وہ گھر مین میرے اور ساجدہ بیگم کے پاس بیٹھی رہین جب
سونے کا وقت آیا تو مین نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور جہان ان کے لیے
آرام کی جگہ بنائی تھی وہان لے کر آئی میر صاحب کو دیکھکر کچھ کسمسائین
سٹ پٹائین جی نہین آپ کہان لے آئین پیچھے سر مین کہا کین مین نے
سماعت نہ کی ایک کا ہاتھ پکڑ کے دوسرے کے ہاتھ مین دے دیا
اور پلنگ پر بٹھا کر مین چلی آئی وہان نہین معلوم گلے شکوے ہوئے
کہ ہنسی دل لگی صبح کو جب سب پھر اکٹھا ہوئے تو مین نے جمیل النسا کو
گلے سے لگا کر کہا کہ بیوی تمھارے شرمانے کی کیا بات ہے خدا نہ کرے
آنکھ لگا کے غیرت گنوا کے نہین آئین جھیپو کیون ماں باپ نے

جس کے ساتھ چاہا بیاہ دیا تمھارے سر کی اور صابرہ کی جان کی
قسم مجھے نہ تم سے رنج ہے نہ تمھارے میر صاحب سے اپنا گھر سمجھ کر
ہنسی خوشی رہو یہ کھسیانا پن کیسا اس سے تو وہی وقت اچھا تھا کہ
پہلے تم اپنا گھر سمجھکر ہر کام مین لگ جاتی تھین جب اتفاق سے
سچ مچ کا گھر ہوا تو کنارہ کر بیٹھین بنہو بولو چلو پھرو اپنے گھر کا کام کاج
کرو یہ ندامت اور خفت کیسی کچھ انوکھی تمھین نہین ہو سیکڑون لڑکیان
بیبیون پر بیاہ گئی ہین روز یون ہی سمجھا کر اُن کو دھیرا کیا وہان تو
جو کچھ تھا بناوٹ کا تھا لیکن مجھے سکوت نہ کرنا چاہیئے تھا اس لیے
اُن کو دو چار روز مین کھینچ کھانچ کر قریبی اناراز پر لے آئی کئی دفعہ اُنکے
گھر سے آدمی آیا پھیر دیا گیا آٹھوین روز مین نے اُن کو ہمیشہ کے لیے
رہنے کا پیام دیا اور ساتھ ہی اس کے پچاس روپیہ کا لالچ بھی دیا
سن کر پی گئین پھر کہہ کر مین نے اُن سے جواب مانگا کہا کہ مین امان جان
سے پوچھ لون مین نے کہا تعجب ہے کہ امان جان تمھاری نفع کی بات
کو نہ منظور کرین کھانا کپڑا میرے ساتھ پچاس روپیہ اُس کے علاوہ
لو جو جی چاہے وہ کرو چاہے گہنا بناؤ چاہے لٹاؤ اُنھون نے پھر
وہی جواب دیا مین نے کہا کہ دیکھو بہن تم نہین سمجھتی ہو اس مین تمھارا
سب طرح کا نفع ہے تھوڑے دن مین انشاء اللہ سر سے پاؤن
تک سونے مین پیلی موتیون مین سفید ہو جاؤ گی اور وہان رہنے مین
تمھارے پلّے کچھ نہ پڑے گا پچاس روپیہ پچاس راہ ہو جائین گے

جھوٹا کھاتے مین میٹھے کے لیے سوتاپے کی جلن گوارا کرو نرم گرم اٹھاؤ دُہری تہری اطاعت کرو اور بیکار دس روپیہ اُن کو بھیج دو گی تو بھی چالیس روپیہ بچین گے پانچسو روپیہ سال مین جو کچھ کم ہوگا وہ بھی مین دون گی اُنھون نے پھر نہین کہا مین نے گلے سے لگا کر بلائین لیکر ہاتھ جوڑے منت کی پیار کیا اُس وقت یہ کہا کہ ہم آپ سے کیون لین مین نے کہا کہ مجھسے اور اُن سے کیسا جو کچھ ہے سب ہی کا تو ہے جیسے میرا ویسے اُن کا ویسے ہی تمھارا کہا کہ ہان کوئی آپ کا سا دل کہان سے لائے ہم تو اُن سے لین دار ہین مین نے کہا اے وہی تو دین گے اور نہین کیا مین دون گی مین کہان سے لاؤن گی جو کچھ ہے انھین کا ہے کہا اُن کا ہے تو ہمین وہان دین یہان تو ہزار روپیہ بھی ہم نہ لین گے میر صاحب بھی سن رہے تھے سنتے سنتے جل گئے اور کہا کہ بس بیگم اب کچھ نہ کہو ذہین مٹھیکر لینے دو دیکھین تو کیونکر لیتی ہین مین نے اُن کو روکا کہ تمھارا ایچ نہ تم سے مطلب تم بے واسطے کیون غصہ کرتے ہو مین اُن سے کہتی ہون وہ مجھے جواب دیتی ہین تمھین خدا واسطے غصہ آگیا یہ کہہ کر مین اُدھر مڑی اور کہا کہ تم اس کا سوچ سمجھکر جواب دینا کہا کہ جی بس سوچ چکی جیسا کیا ویسا پایا اب مجھے رخصت کیجیے میرا دل گھبراتا ہے اور دم اُلجھتا ہے مین نے کہا کہ مین تمھین رخصت کرنے کو تھوڑی لائی ہون کہ چار روز بعد چلتا دھندا کرو بلکہ اس لیے لائی ہون کہ گھر کی مالک بنو ان بچون کو اپنا بچا

سمجھو مجھکو اور عابدہ کو اپنی بہن جانو کبھی کبھار گھوڑی سواری گھر بھی
چلی جایا کرنا کہا تو کیا آپ نے قید کرنے کو بلایا ہے مین نے دیکھا کہ
اس وقت ان کا مزاج ہاتھ سے نکل چلا ہے کچھ کہنا سننا بے فائدہ
ہے پھر کسی وقت دیکھا جائے گا طرح دے کر اُٹھ گئی اور وہ گردن
جھکائے بڑی دیر تک افسوس مین وہین بیٹھی رہین پھر کچھ سوچ کر
اُٹھین اور کہا کہ اجی جناب میر صاحب ذرا ڈولی کو حکم دیجیے کہ
لونڈی اپنے گھر چلی جائے بس سرفراز ہو چکی خوب پھل پائے
نہال ہوئی وہ چپ بیٹھے کتاب دیکھا کیے کچھ جواب نہ دیا اپنے
نزدیک اُنھون نے غصے کو ٹالا وہان اس خیال سے اور غصہ آیا
کہ اُنھون نے ہماری بات سن کر اوڑا دی دوڑی ہوئی گئین
اور دونون ہاتھ سے سر پکڑ کر اونچا کیا اور کان مین زور سے کہا کہ
اجی حضرت مین آپ سے کہتی ہون اب بھی سُنا کہ نہین اُنھین
یہ حرکت خلاف طبع گذری اور زور سے ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکا
دیا پھر اپنا منھ چھڑا کر کہا کہ عجب بیہودہ اور نالایق ہو یہ کونسا بات
کا انداز ہے کہا کہ جی بہت بجا ہے بڑے بیہودہ تو آپ اور آپ
کی بی گھر بسی ہین جن کی روٹیون پر آپ پلتے ہین اور جو آپ کا کیا
نباہتی ہین دن کی امان جان یہ سننا تھا کہ وہ تھر تھر کانپنے لگے
اور بہن کو آواز دی کہ لله اس ملعونہ شقیہ کو میرے سامنے سے دور
کرو نہین تو مین ایک منھ کے چار منھ کر دون گا وہ دوڑین اور جلدی

سے دونون کے بیچ مین کھڑی ہوگئین اُن سے کہا کہ میرے بھیا آپ
باہر چلے جائیے عابدہ نے سنکر مجھے خبر دی مین دوڑی گئی اور ہم دونون
نندبھاوجین مل کر اُن کو دالان سے باہر لے آئے عابدہ اور صابرہ
نے کہا کہ کوئی باہر آیا ہے اُن کو اس بہانے سے اُدھر ٹالا جمیل النسا
نے چکون پھکون رونا شروع کیا اور اسی مین میرے منع کرنے
اور سمجھانے پر خفا ہوئین ہاتھ جھٹکا دوہتڑ مارا اسی افراتفری مین اُن کی
امان جان کی ڈولی نازل ہوئی میر صاحب نے باہر ہی باہر
روکا اور غلام علی سے کہا کہ رحمت کو بلا کر کہو کہ جلد ہی اس بلا کو
گھر سے نکالو اور خبردار ڈولی نہ اُترنے پائے ورنہ مجھسے برا کوئی
نہین اُنھون نے جو یہ سنا پردہ اُکٹ چلچلاتی ہوئی نکلین اور گھر
مین گھسین پھر تو مان بیٹیون نے ملکر وہ اُدھم مچایا ہے کہ خدا
کی پناہ کوئی دقیقہ لڑائی جھگڑے کا اُٹھا نہ رکھا گالیون کی بوچھار
اور کوسنون کی بھرمار کر دی سب ٹل ٹل گئے ہین اور رحمت
بیٹھی رہ گئی دروازہ بند کروا دیا تھا کہ کہین میر صاحب یہ پیاز
کے سے چھلکے ادھیڑتے نہ دیکھ لین سننے کا کوئی علاج نہ کرسکی
منع کرتی تو وہ دونون ملکر مجھے مارتین میر صاحب باہر ٹہل رہے
تھے اس ہنگامہ کی صدا سنتے ہی ڈیوڑھی مین آئے اور دروازہ
دھب دھپایا پھر چلائے چیخے رحمت نے شاہ ہ گئی قسمین دیین
دے کر اُنھون نے دروازہ کھلوا لیا اور مجھے قریب بلا کر کہا سب کو

لے کر کمرے مین چلی جاؤ جلدی جاؤ خبردار جو یہان ٹھہرین خود باہر جاکر
تینون آدمیون اور پانچون کہارون کو حکم دیا کہ اندر گھس کر ان بلاؤن
کو باہر پکڑ لاؤ اور اندر سے پھاٹک بند کرا دو آدمی گھس آئے اور
غلام علی نے اُن پر اپنا چادرا ڈال کر دونون کو ایک مین چھپا لیا
اور لپیٹ لپاٹ کھینچ کھانچ ایک ڈولی مین ٹھونس دیا پردہ
چھوڑ کر اپنا چادرا کھینچا کہارون کو آواز دی وہ پردہ اُلٹ کے
پھر نکلی پڑتی تھین کہ غلام علی نے دوڑ کر باندکی ڈوری سے
چوبندی کس دی ڈولی اُدھر گئی میر صاحب گھر مین آئے ہم سب
باہر نکلے گو یہ حرکت میر صاحب کی میرے خلاف طبع گذری مگر
کچھ کہنا نامناسب سمجھکر سکوت کیا دیر تک سناٹا رہا اور ایک
دوسرے سے نہ بولا مین نے اپنے دل سے اتنی دیر مین جو باتین
کین وہ یہ ہین کہ ہا افسوس ان نیکبخت بیوی نے کیا بے جا غصہ
کرکے اپنا کام بگاڑا ہے پہلے ہی سوچ سمجھ لیا ہوتا مین نے تو
کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اُن کو ہر ایک بات بری ہی معلوم
ہوئی اب کیونکر اصلاح ہوگی اس وقت تو غصہ آگیا کل اپنی
اپنی جگہ پر دونون کو ندامت ہوگی مین نے کچھ چاہا تھا اور اُن کی
زبان اور طبیعت نے کچھ کر دکھایا اپنی آنکھون کی قسم جو مین نے
کسی اور وجہ سے اُن کے یہان رہنے کو تجویز کیا ہو خدا بہتر جانتا
ہے جو میرا ارادہ تھا ہائے افسوس کہ وہ ناتمام رہا کیا کرون جو

دونون پھر ایک جگہ ہون کہین وہ اپنے دل مین یہ نہ سمجھین کہ اُنھون
نے اپنے گھر لے جاکر مجھے ذلیل کرایا ای پاک پروردگار تو خوب
واقف ہے کہ میرے دل مین بدی نہ تھی اُنھون نے آپ اپنا
کمیل بگاڑا در حقیقت دونون کو بے طور غصہ آگیا ہے جس کا
علاج دشوار ہے مین تو یون بھی موجود ہون کہ وہ پچاس روپیہ مہینہ
مجھے دیا کرین باقی سارا گھر آپ لین اگر اُن کو میرا ساتھ نہ منظور
ہوگا تو مین دوسرے مکان مین چلی جاؤن گی اُن کی خوشی مجھے
ہر طرح منظور ہے ایک بات کی ہے تو انجام تک پہونچاؤ مین جھوٹا
کھاتے ہین میٹھے کے لیے اس کا بھی سامان کیے دیتی ہون کنبے
مین بڑی بدنامی اور رسوائی ہوگی ایک تو جان بوجھ کے مکھیون
کے چھتے کو چھیڑا جب شہد نکلنے کا وقت آیا تو ہاتھ کھینچا ہائے
کیونکر اُن کے دل مین اپنا دل ڈالون مین اپنے دل سے یہ کہہ
رہی ہون اور طبیعت نہایت پریشان ہے کہ بھائی شہریار دولھا
آئے سب کو منتشر اور بدحواس دیکھکر بیوی سے پوچھا ساجدہ بیگم
نے سب حال دُہرایا مگر چُپکے چپکے ایک دفعہ میر صاحب نے
سر اُٹھا کر اپنے بہنوئی سے کہا کہ بھئی آج عجب طرح کی واردات گذری
اول سے آخر تک سنا کر کہا کہ بھائی مین تو اب وہان جاؤن گا نہین
تم کسی طرح سے جاکر اُن لوگون سے میرا چھٹکارا کرا دو بڑا احسان ہوگا
اپنا مہر لین میرا پیچھا چھوڑ دین بلا سے کچھ روپیہ زیادہ اُٹھ جائے

لیکن اب اُن کا سامنا نہ ہو عمر گذری آج تک اس مکان پر ایسا دنگا فساد نہ ہوا تھا خدا شاہد ہے کہ مجھسے سخت غلطی ہوئی ممولا چڑی مارنی نے بڑا جال پھیلایا بڑے سیانے کو پھنسایا اس لگانہ کے پھندے مین آکر کیا میرا بُرا ڈر دسا ہوا ہے لاحول ولاقوۃ اپنی حماقت پر آپ رنج ہوتا ہے لیکن کیا حاصل شہریار دولھا نے تو چپ سادھی مین نے کہا ان باتون کا حال کسے معلوم تھا مردون مین چار نکاح خدا کے حکم سے حلال ہین تم نے کوئی نئی بات نہین کی تھی شیطان کے بیچ مین کودپڑنے کو کون جانتا تھا کیا بات تھی کیا ہو گیا مجھے اس وقت یہ رنج ہے کہ مین اُنھین لائی کیون ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے دل مین یا انکی مان مجھے بانی فساد ٹھہرائین مجھے اس قدر اُن کا پاس تھا کہ زیادہ سمجھایا بھی نہین دو ایک دفعہ کہہ کہہ کر اُنھین کی عقل پر چھوڑ دیا کہ بہن تم خود غور کرو اگر میری بات تمھارے حق مین سب طرح سے بہتر اور مفید ہو تو قبول کرو نہین جانے دو خدا معلوم وہ اس مین عیب کیا سمجھین اور میرا نفع کیا دیکھا جو کسی طرح نہ سُنا نہ مانا تھا نہ مانا خدا کی قسم مجھے اُن کے بےپردہ کرکے نکالے جانے پر انتہا کا ملال ہے بس نہ تھا کمرے مین پھڑپھڑا رہی تھی اپنی بہن سے پوچھو کہ اُسوقت میرے چہرے کا کیا حال تھا۔ ساجدہ بیگم ہ حال کیا دشمنون کے منھ پر مردنی چھائی ہوئی تھی رنگ مٹی ہو گیا تھا میر صاحب نے سب کی سُنکر کہا کہ وہ اسی قابل تھین جیسا اُن کے ساتھ کیا گیا اور اب جو

مناسب ہوگا وہ کیا جائے گا۔ ساجدہ بیگم۔ ہان مزاج تو انکا کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے بھابھی جان آپ کی بلا پریشان ہو کیا مفت کی جان ہے کہ ایسی ایسی مرداردن کے لیے ہلکان کیجیے ہوگا بھی شہریار دولھا جی ہان کچھ اور باتین کیجیے یہ کلمہ درد ہان تھا کہ غلام علی نے پکارا رحمت گئین معلوم ہوا کہ تھانہ دار اور پیر شنا زآئے ہین شہریار دولھا اور میر صاحب باہر گئے وہان اُن مان بیٹیون نے جو جو منھ مین آیا لکھوایا پورا دفتر اُنھون نے پڑھکر سنایا میر صاحب نے جو اصل بات تھی صاف صاف کہہ دی اُنھون نے کہا کہ ذرا آپ بھی تکلیف کرکے چلے چلیے میر صاحب کچھ شرماتے تھے شہریار دولھا ساتھ ہوئے تھانے سے رات کو سب پھر کر آئے معلوم ہوا کہ تھانہ دار نے دھمکی کے دھڑی دے کر پچاس روپیہ مہینہ اُن سے قبلوایا اُس وقت نہ قبول کرنے کا سبب پوچھا وہ کیا بتائین تھانہ دار خفا ہوئے اور کہا کہ ایک عالی خاندان شخص کو آپ لوگ بدنام کرنا چاہتے ہین ہزار دفعہ غرض ہو اُن کے گھر مین رہیے آپ کے گھر مین ایک جھنجی نہ ملے گی جاؤ جی ڈولی بھاؤ باپ بھائی بھی ساتھ تھے اُنھون نے سب کو دتکار بتلائی اپنا اپنا منھ لے کر وہ اُدھر گئے اُن کو تسکین دے کر ادھر روانہ کیا میر صاحب کے باربار کہنے سے شہریار دولھا نے اُن کے سسرے کو پیام دیا اُنھون نے جواب صاف دے کر ٹالا جب طلاق اور مہر دینے کے بارے مین تھانہ کا زور ڈالا گیا تو اُنھون نے مجبور ہو کر وعدہ کیا دن بدا

مولابیگم صاحب اُن کو سوار کرا کے لے چلین باپ بھائی پہلے سے
کہارون کو پتا دے کر چلے تھے وہ بیٹھے بیٹھے مجبور ہوکر اُٹھ آئے اور
ڈولی نہ پہونچی مولا اُن کو لے کر اُڑ گئین مدتون تلاش رہی ڈھونڈھیا
پڑی کہین پتا نہ لگا مان باپ رو پیٹ کر بیٹھ رہے پھر تھوڑے دن
کے بعد شہریار دولھا خبر لائے کہ وہ کسی رئیس کے گھر مین ہین ایک
چلہ کھینچ کر وہان سے بھی نکل بھاگین دربدر خاک بسر پھرین نت نیا
پانی دانا روز نیا پنجرہ نیا خانہ رہا آخر کو کھلے خزانے اڈا بنا کر ایک جگہ
بیٹھ رہین باپ دادا کو بدنام کیا نام بدل کر اپنا کام کیا کسی طرح مین
اُن کا نہ اس جگہ کا نام لے سکتی ہون نہ کچھ پتا دے سکتی ہون مولوی صاحب
نے جو اپنے دل سے عہد کیا تھا اس کے بموجب مہر کا روپیہ الگ رکھ
چھوڑا تھا پورے تین برس کے بعد شہریار دولھا کی دوڑ دھوپ سے
وہ مشکل حل ہوئی اور طلاق پڑھا گیا تین مرد اور چوتھی عورت کے سوا
کسی پر یہ حال نہ کھلا جب فارغ البال ہو چکے تب مجھے معلوم ہوا وہ
بھی شہریار دولھا کے ذریعے سے اس ذکر سے جہان تک نہ غیرت
پکڑی جائے وہ تھوڑی ہے خدا ہر بلا سے بچائے اس سانحے یا حادثے
کے بعد میر صاحب تھوڑے دن بہت سلامت روی سے چلے بعد
جنازے اُنھون نے لگی ہوئی طبیعت کو اُکھیڑنا اور بڑھتی محبت کو
پھر گھٹانا شروع کیا پھر اگلے وہم نے قابو پا کر اُن کو ستایا اور لڑکیون
کی طرف سے طرح طرح کے خیال اُن کے اُکھڑے دل مین پیدا کرنا شروع

کیے جس سے وہ بالکل اور ہو گئے از سر نو بدل گئے اگلی دفعہ سے بھی کچھ زیادہ خبط نے گھیرا اسی زمانے مین دو نیک بخت مان بیٹیان بیری والے گھر مین کرایہ کو آکر رہین اُن کی بھولی بھالی باتون سے سب بچون کا نہایت دل بہلتا تھا علی الخصوص صابرہ کا اور اس حالت مین کہ زکیہ کھیلتی کودتی تھتکار ے (ہیضہ) مین چٹ پٹ ہو گئی تھی جب عابدہ بیگم کی شادی شہریار دولھا کے چھوٹے بھائی سے ہوئی تو مین نے کوٹھے پر اُن کے رہنے کے لیے کمرہ سج دیا یہ کمرہ باہر والے کمرے سے ملا ہوا تھا اور دیوار مین الماریون کے اوپر بڑی بڑی کھڑکیان تھین آواز باہر نکلنے کے خوف سے جو وہان بیٹھتا تھا بہت چپکے چپکے بات چیت کرتا تھا کہ باہر مردانے مین کوئی آواز نہ سُنے ایک دن صابرہ بیٹھی ہوئی ہے کہ میر صاحب کے ہم محلہ رمال کرایہ دینے کو آئے معمولا بیگم تو اُن کو سبق دے کر ٹھل ہل یقین بنا ہی چکی تھین میر صاحب نے اپنے ہان لڑکیان ہونے کا شکوہ کیا وہ کچھ نجوم بھی جانتے تھے مین میکھ گن کر کہا کہ اب بھی تو لڑکی ہی ہوگی کنیا راس ہو کہ باہمین میر صاحب پھٹ سے کہہ بیٹھے کہ مین وہ ڈربا ہی پھونک دون گا نہ کھنڈری ہوگی نہ جوئین پڑین گی صابرہ کو یہ سُن کر اس قدر قلق ہوا کہ بھرا ہوا دل لے کر ہمسائی کے ہان گئی اور کونے مین بیٹھ کر خوب پھوٹ پھوٹ کر روئی وہ دیکھکر دوڑی آئین مجھسے کہا کہ بیوی تم نے بٹیا کو کیا کہا جو اس نے رو رو کر جل تھل بھرے ہین

مین نے حیرت سے کہا کہ مین کہان وہ کہان آپ کے سر کی قسم جو
مین منھ سے بھی بولی ہون وہ گھبرائین اور کہا کہ پھر خدا نہ کرے دیوانی
ہو گئی خداواسطے رو رو کر جان ہلکان کیے ڈالتی ہے مین نے ہنسکر
کہا کہ اس کا کیا علاج مین قسم کھاتی ہون آپ کو یقین نہین آتا اور
وہ تو کوٹھے پر تھی بھلا اُسی سے جا کر پوچھیے وہ گئین اور پھر آ کر کہا کہ نا
میری جان مین نہ پوچھون گی وہ تو یون بلبلا اُٹھی جیسے کٹے پر نمک
مرچ چھڑک دیا ذرا چلو تو دیکھو وہ اپنا کیا حال کر رہی ہے مین گئی
اور لائی پیار کیا پھر آنسو پونچھے پوچھا کہ کیا ہوا اُس نے کچھ نہ بتایا جب
بڑی ہمسائی چلی گئین تو مین نے کہا اللہ صابرہ ہم کب سے گڑگڑا
رہے ہین تم نہین بتاتین مجھسے نہ کہو گی تو دیوار یا کھون سے کہو گی کہا کہ
جی رونا تو ایسی پر آتا ہے کہ مین کہہ نہین سکتی ادھر تو آپ نے منع کیا
ہے اور ادھر کتاب مین لکھا دیکھا ہے ایسا نہ ہو کہ مین کہون اور
غیبت ہو جائے مین نے کہا کہ تم کچھ نہ کہو اتنا بتا دو کہ کہان تھین اور
کہان سے سُن آئین صابرہ نے کہا کہ جی کوٹھے پر تھی اور باہر کی آواز
تھی مین خود کوٹھے پر چلی گئی اس وقت بھی اتفاق سے وہی باتین
ہو رہی تھین میر صاحب کے کھجانے کو وہ بار بار یہی کہتے تھے کہ
کتنی لڑکیان لوگے اور وہ ہر مرتبہ وہی جواب دیتے تھے جو صابرہ
سُن گئی تھی یہ کلمہ میرے دل مین بھی نشتر سا چبھا لیکن ٹال کر ہنستی ہوئی
صابرہ کے پاس آئی اور کہا کہ تمھین اُنھین باتون کا رنج ہے جو رمال

سے تمھارے ابانے کہین اُس نے سکوت کیا مین نے اُسے گلے
سے لگاکر کہا کہ بیٹا تم ناسمجھ ہو اصل بات تمھاری سمجھ مین نہین آئی سنو
لڑکیان اپنی مان کی بیٹیان اور لڑکے باپ کے بیٹے ہوتے ہین
اُن کا حق بجانب ہے اگر لڑکا ہوتا توآج باہر کمرے مین اس طرح سے
اُن کے پاس بیٹھا ہوتا جس طرح تم میرے پہلو سے لگی بیٹھی ہو جلسہ
مجلس معرکہ اگر کہین ہو اور وہ جائین تو بیشک یہ دل چاہتا ہوگا کہ
لڑکا ہوتا تو ہم اُسے اپنے ساتھ لے جاتے جس طرح مین تمھین اکثر
بیاہ شادیون اور مجلسون مین لے جایا کرتی ہون یہ بات اس رشک
کی وجہ سے (جس کا مادہ تھوڑا بہت ہر شخص کی طبیعت مین ہے)
پیدا ہوتی ہے حق بات پر بگڑنا سچ امر پر بُرا ماننا نہ چاہیے تمھین
غور سے دیکھکر کہو کہ وہ سچ کہتے ہین یا نہین مگر یہ غور انصاف سے
کرو بدون میری محبت کے اگر اسے ملا کر غور بھی کروگی تو بیکار جائیگا
صابرہ تمھارا نام ہے تمھین ہم سے بھی زیادہ صبر کرنا چاہیے اس کے
معنی جانتی ہو۔ صبر کرنے والی۔ وہ۔ جی ہان۔ مین۔ تو بس تمھین
ہر طرح کے رنج پر اس طرح برداشت کرنا چاہیے کہ کسی پر اس رنج
ومصیبت کا اظہار نہ ہو آیندہ سے اس کا بہت بڑا خیال رکھنا تحمل
ایک ایسی عمدہ صفت ہے کہ جس سے شرافت اور آدمیت ظاہر
ہوتی ہے اس بچی نے پھر دم نہ مارا اسی وقت میر صاحب گھر مین آئے
مگر چین بجبین و تیور پر بل تھوڑی دیر مین کھانے کا وقت آیا کھانا کھاکر

باہر چلے گئے بارہ بجے رات کو آکر پکارا سارا گھر پڑا سو رہا تھا مین نے
جا کر قفل کھولا اب یہی معمول کر لیا پھر کچھ دن رات رات بھر غائب
رہنے لگے دل تو بر خاستہ تھا ہی پہلو بگاڑ کے ڈھونڈھتے تھے مگر
ایک نہ ملتا تھا جتنا وہ چھیڑتے اور ستاتے تھے مین سہتی جاتی تھی
آخر کو یون بھی زور نہ چلا قابو نہ ملا آپ ہی دس پندرہ روز مین تھک کر
بیٹھ رہے اب بات چیت چھوڑ دی تن بھن شروع کی مین تو خطاب
کے قابل نہ تھی جو کہنا ہوا کسی ماما یا لڑکی سے کہا اور خوب بدمزاجی
کی ٹیڑھے ترچھے ہو کر زبان بھی چلا بیٹھے جاڑے کے دن اور مین
اپنے لحاف مین دبکی پڑی ہون وہ کمرے مین آموجود ہوئے خواہ مخواہ
اٹھکر دروازہ کھولنا پڑا پھر آئے تو چین کے خمیر کی طرح اٹھتے ہی نہین
پھر اُٹھے تو باہر چلے گئے پھاٹک بند کرنے کو خود ہی گئی آدمی سوتے
ہین کس کو جگاؤن کسے بلاؤن جاڑے مین سب اپنے اپنے گودڑ
مین گھسے ہوئے ہین ہر طرح سے تکلیف ہوئی لیکن وہ زحمت اس
قابل نہ تھی کہ اُن کا حق یا لحاظ فراموش کیا جاتا چھیڑ چھیڑ کر اس غرض
سے باتین کرتی تھی کہ اُن کو اپنا ملال مجھپر کھل جانے کا حال نہ کھلے
اور میرا رنج بھی ڈھکا رہے ایک دن کتاب دیکھتے دیکھتے مجھے
پکارا مین اماں جان والے کمرے مین رہتی تھی اُٹھکر اُن کے پاس
بڑے دالان مین گئی کہا لڑکیان سو گئین مین نے کہا ہان بڑی دیر ہوئی
کہا مجھے تم سے ایک بات پوچھنا ہے مین نے کہا پوچھو کہا تم کو یہ بھی

معلوم ہے کہ مدت سے مجھے ایک طرح کا رنج ہے مین نے کہا مجھے
نہین معلوم کہا ضرور معلوم ہے مگر چھپاتی ہو بھلا میرے سر پر تو ہاتھ
رکھو مین نے کہا بے ہاتھ رکھے بین صاف کہنے کو موجود ہون کہا پھر کیا
ہے بتاؤ تمھین نہین معلوم مین نے کہا معلوم ہے مگر اُس کا آثار ایا
علاج میرے امکان مین نہ تھا نہ ہے اس لیے صبر و سکوت کرکے
بیٹھ رہی کہا اچھا ہمین کیا رنج ہے مین نے کہا لڑکیون کی افراط کا
ملال ہوتا ہے کہا کیا خوب پہچانا زود فہم تو بیشک ہو مگر ساتھ ہی اُسکے
بدقسمت ہین ہنس کر چُپ ہو رہی کہا ہنسین کیا مین نے کہا اس
بات پر ہنسی کہ تم نے بدقسمت اور زود فہم کا خطاب دیا اور یہ دونون
باتین ایسی ہین جو مین نے آپ سے اپنے مین نہین جمع کین بلکہ خدا
نے دی ہین جس سے میری مجبوری ظاہر ہے اور تمھارے کہنے
سے یہ ثابت ہوا کہ مین مجبور نہین ہون اسی بات پر مجھے ہنسی آئی
یہ سُنکر آپ بھی مسکرائے اور فرمایا کہ خوش فہم ہی نہین بلکہ خوش تقریر
بھی ہو مین نے کہا کہ یہ سب تمھاری صحبت کا اثر ہے ورنہ مجھے
بات کرنا تک تو آتی نہ تھی اس وقت تم نے خود ہی چھیڑ کر مجھسے
پوچھا ہے ادھر اُدھر کی باتون مین کام کی بات رہ جائے گی اگر
اجازت دو تو مین اُس کا اعادہ کرون کہا شوق سے میرے بھی
دل مین اس وقت کچھ یہی آگیا مین نے کہا اسی وجہ سے مجھکو بھی
حوصلہ ہوا کہ تم مخاطب بن کر بیٹھے رہو گے اور دل سے سُنو گے اچھا

اب بتاؤ کہ تمھین مجھسے ملال کرنے کا کیا سبب کہا کچھ نہین مین نے کہا پھر کیون تم ایک مدت سے کبیدہ اور کشیدہ ہو لڑکیان خدا نے دین سوا تمھارے مین نے آج تک اپنے اور تمھارے گھرانے مین کسی مرد کو اس قدر لڑکی سے بیزار نہین دیکھا کسی راجپوت سے بھی تم سے ایسی گہری ملاقات نہین جس کی صحبت کا اثر پڑا آخر اس کا کیا باعث کہا کوئی وجہ نہین مگر لڑکیون کی صورت دیکھکر مجھے تپ چڑھتی ہے اور خون اونٹتا ہے اور اُن کے پیدا ہونے کا ایک سبب قوی تم سے متعلق ہے لہذا تم سے بھی تکار رہوتا ہے مین نے کہا کہ یہ تو دوسری بات ہے کہ ایک چیز سے دلی تنفر ہے مگر یہ بتاؤ کہ تم نے مجھ ایسی ضعیف کو سبب قوی کیون ٹھہرایا اُن کی پیدایش کا باعث یا سبب حکم قادر مطلق ہے میری ذات اور میرے اختیار کا معاملہ نہین ورنہ جس دن تمھاری رنجش کا حال مجھپر کھلتا اُسی روز پھیر بدل کر دیتی اور نوبت اس قدر طول کلام کی نہ آتی کہا کہ ہان یہ سب مین بھی جانتا ہون مگر دل کو کیا کرون وہ میرے قابو مین نہین ہزار چاہتا ہون کہ اس رنج کو دل سے نکالون اس فکر کو ٹالون لیکن میرے بنائے کچھ نہین بنتا نہ کسی طرح کاٹے کٹتا ہے نہ مارے مرتا ہے مین نے کہا اگر اس ارادے کو مضبوطی اور پائداری ہو اور ختمًا ایسا عزم کر لیا ہو تو کیا مشکل ہے چار دن مین طبیعت بدل جائیگی اور دل راہ پر آجائیگا مین ذمہ

کرتی ہون کہ اس رنج و ملال کو تمھارے صاف دل سے نکال دون گی مگر میرے کہنے پر چلو اگر ایسا نہ کرو گے تو عمر بھر کی ضیق اور ہر روز کی کاہش میرے اور تمھارے لیے رکھی ہوئی ہے غم نداری بز بخر کا معاملہ ہوگا لڑکیون کے پیدا ہونے کے زمانے سے آج تک میر صاحب نے کسی کو منھ نہ لگایا تھا نہ نظر بھر کے دیکھا تھا عدم تعلق اور زیادتی وہم سے وہ اپنی اولاد کے دشمن ہو رہے تھے اس لاعلاج مرض کی دوا بھی خدا نے مجھے مرحمت کی تھی جس کے استعمال سے مین کامیاب ہوئی محلے کے مرد عورت تو میرے بچون پر جانین نثار کرین اور نہ رنج کرے تو باپ یہ عالم اسباب مین ایک سبب پیدا ہوا تھا جس کی درستی و اصلاح سے میری ناموری ہونے کو تھی اور اپنے بیگانون مین سرخروئی اُدھر تو رمال نے یہ کہا کہ تمام عمر لڑکیان ہی پیدا ہون گی اور کثرت ہر چیز کی بُری ہوتی ہے ادھر بی جمیل النسا روالا معاملہ پیش نظر تھا ان دونون باتون نے ان کو ایسا عورتون کی طرف سے بدظن کر دیا کہ جس پر طرح طرح کی دلیلین عقل کے زور اور وہم کی مدد سے ٹھا کر وہ ان معصومون کے دشمن جان ہو گئے اور اُن کے ساتھ لگے ہاتھ میرے بھی خون کے پیاسے لیکن باوصف ان باتون کے اس تقریر سے بوجہ حق پسند ہونے کے وہ کچھ قائل بھی ہوتے حالت مجبوری مین آخر کہہ گذرے کہ میرے بنائے کچھ نہین بنتا درحقیقت ادھر تو جمیل النسا کے

تجربے نے اُن کے وہم کو اُبھارا اور اُدھر کثرت سے لڑکیون کی طرح طرح کے خلجان ہوئے جس سے بوکھلا کر رہ گئے مجرب قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی وہم کو دل مین جگہ دے گا یہ زور ہی پکڑتا چلا جائے گا جب تک وہم کو نہین نکالے گا بُرے بُرے خیالون کو بھی نہین مٹا سکتا آخر کو مین نے سب سے پہلے اس کی فکر کی کہ اُن کے وہم کا علاج کرون کیونکہ یہ سب اسی کے یا نار ھنو ہین اس لیے مین نے راتون کو حضرت حوّا کے ذکر سے جناب فاطمہ علیہا السلام کے ذکر تک اُن سے بیان کیے پھر اور اور نیک زنون کی باتین کر کے ایک رات کو اپنا اور ساجدہ کا حال دُہرایا اُن کے ہوشیار کر دینے کو یہ بھی کہا کہ اگر جمیل النسا کی بات آنکھون دیکھی ہے تو یہ بھی سُنی سنائی نہین وہ اکیلی ہین ادھر دو ہین اپنے کنبے اور عزیزون کے علاوہ بھی اگر غور اور فکر سے دیکھو گے تو صاف کھل جائے گا کہ سب مرد اور عورتین یکسان نہین ہوتین صورتون کی طرح سیرتون مین بھی فرق ضرور ہے انھین مین اگر جمیل النسا ہین تو اسی گروہ مین سلمیٰ بھی تھی جس کی عفت وعصمت اور پاک دامنی کا حال قابل قدر بلکہ ہم لوگون کے واسطے لائق فخر و ناز ہے دو چاند سے بچے یوسف اور حسینہ نقد عزت پر سے قربان کیے بامتا کو خاطر مین نہ لائی کنوئین مین

سلہ دیکھو تفسیر عفت مولفہ مرزا محمد عباس حسین ہوش لکھنوی مطبوعہ نیستان مہوی کا صفحہ ۸۷ لغایت ۸۸-

گر گرا اپنی آبرو بچائی سب سے بڑھکر عبرت اور حیرت کا وہ ذکر ہے جو سید بہار الدین رازی نے بیان کیا ہے صاحب طبقات ناصری لکھتے ہین کہ خوارزم شاہ نے سید موصوف کو چنگیز خان کی سلطنت اور لشکر کی حالت دریافت کرنے کو شہر خطا روانہ کیا جب وہ وہان پہونچے تو حوالی خطا مین ایک برج کے نیچے ہڈیون کا انبار پڑا دیکھا چونکہ ایک مقام پر ہڈیون کا پہاڑ دیکھ چکے تھے متعجب ہوکر اس کی وجہ پوچھی لوگون نے کہا کہ جب یہ شہر فتح ہوا تو ساٹھ ہزار بن بیاہی کنواری لڑکیون نے مغلون کے ہاتھ سے اپنی آبرو بچا کر لال سی جانین دین اور برج سے زمین پر گر کے ہلاک ہوئین یہ اُن کے پاک بدنون کی ہڈیان ہین اس ذکر سے بند بند کا نپتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہوتے ہین غیرت حمیت آبرو عزت کے علاوہ اُن کی عصمت و عفت پر تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے کہ وہ اپنی جانین نثا کر ہمارے لیے دنیا پر ایک مثال چھوڑ گئین ایک کے مقابل مین ساٹھ ہزار کی کثرت دیکھو اور اُس سن مین اُن کی یہ جرأت دیکھو اسی طرح سے خدا خدا کر کے مین ریوڑی کے پھیرے نکلی اُس وہم کو اُن کے دل سے نکالا جو خواہ مخواہ عورتون کی بُرائی اور بدی اُن کے دل مین بیٹھا چکا تھا مصرع۔ مشو ایمن از زن کہ زن پارسا نیست ؎ اور مصرع۔ اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید میر صاحب اُٹھتے بیٹھتے پڑھا کرتے تھے بیسیون نیکبختون اور پارسا

سلہ دیکھو مطارح الانظار مطبوعہ بمبئی کے صفحہ ۱۵۴ کی سطر ۱۳ سے ۲۲ تک

بیبیون کے قصے سنانے کے بعد آٹھ دس روز کی بک بک اور سرمغزن سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ میر صاحب کو اُن سحر غون کے بدلے ایک دن نماز صبح کے بعد یہ شعر ؎

نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد — خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

پڑھتے سُنا اسی وقت مین نے دو رکعت نماز شکر کی پڑھی یقین آیا کہ محنت ٹھکانے لگی سر پھرا نار ایگان نہین گیا رفتہ رفتہ جب اس وہم کا بالکل خاتمہ ہو چکا تو مین نے سب سے پہلے چھوٹی لڑکی کو (جو بہت پیاری پیاری باتین کرتی تھی) سب لڑکیون کی طرف سے وکیل کر کے میر صاحب کے اجلاس پر پیش کیا وہ ڈرتی تھی مین نے اُس کو چیز بست کا لالچ اور اپنی خفگی کا ڈر دلا کر بھیجا سب سے پہلے پان دے آئی اُنھون نے اُٹھا کر جیسے ہی مُنھ مین رکھنا چاہا اور اُس نے بسم اللہ پڑھی وہ کھا چکے اور بہ تعالی لے کر بھاگی آدمیون کو سمجھا دیا کہ بچون کے لایق جو کام ہون وہ تم نہ کرنا اِن کو لگا دینا جب اُنھون نے کتاب کاغذ قلم دوات پانی جانماز آئینہ کنگھی رومال جریب تسبیح انگوٹھیان کھڑاؤن وغیرہ مین سے کوئی چیز مانگی اور آمنہ عالیہ کو رحمت و دولت نے آ کہا کہ جلدی جاؤ دیکھو تمھارے ابا جان کیا مانگتے ہین کوئی دوڑی گئی اور کام کر دیا دو ہی چار دن مین ڈر نکل گیا کسی کے کہنے اور بھیجنے کی ضرورت نہ رہی ہر وقت ایک نہ ایک باری داری کی طرح سے حاضر کیا مجال ہے جو اُن کی کوئی چیز قاعدے سے بیقاعدہ یا جگہ سے

بے جگہ ہو جائے وہ بھبناب بھبناب جاتے تھے اور بچے دھرتے اُٹھاتے تھے آٹھ ہی دس روز مین میر صاحب کن انکھیون سے دیکھتے دیکھتے آنکھ بھر کر دیکھنے لگے اور چھوٹی کے مٹر مٹر چلنے اور بھار بھار دوڑنے پر پیار آنے لگا مگر برسون کی نفرت ایکا ایکی دل سے کیونکر نکلتی دوسرے یہ بھی خیال تھا کہ گو بچہ ہے مگر ضرور سمجھتی ہے کہ یہ باپ ہین اور پھر کیسے باپ جنھون نے جھوٹون منھ نہین لگایا اگر مین بلاؤن اور وہ نہ آئے یا یہ کہہ بیٹھے کہ آج کیا ہے تو بڑی لڑکیان شکوہ شکایت کے دفتر کھول دین گی مین نے جو آتے جاتے اُن کی نظر سے محبت ٹپکتی دیکھی بھر روکنے والی چیزون کو خیال کیا تو وہ باتین ذہن مین آئین جب وہ باہر گئے تو چھوٹی لڑکیون کو سمجھا دیا کہ اگر وہ بلائین تو رُک نہ جانا خبردار دوڑ کر گلے سے لگ جانا نہین وہ پھر اپنے کمرے مین گھسنے نہ دین گے اور نہ پھر کبھی چیز لا دین گے جب وہ خالی ہوا کرین تم بھی پاس جا کر بیٹھا کرو وہ وقت پیار سے باتین بنانے کا ہے جس مین اُن کا دل بہلے اکیلے مین گھبرائین نہین جب کتاب دیکھتے یا لکھتے ہون اس وقت چلی آیا کرو جب پھر بلائین دوڑ جایا کرو اگر ذرا بھی کام چوری کی اور دیر ہوئی تو مجھ سے بُرا کوئی نہین دونون مل کے نہین بلکہ جدا جدا جایا کرو اُسی دن سے چار پلانا صابرہ کے نام کیا پان عالیہ اور آمنہ کے سپرد کیے گئے دوسرے ہی روز صابرہ نے چار دی عالیہ پان لے گئی یا تو بھاگ آتی تھی آج بیٹھکر ادھر اُدھر کی باتین بگھارنے لگی پہلے

تو میر صاحب سُن سُن کر خوش ہوا کئے پھر اس کی طرف ہاتھ پھیلائے
کہ دیکھون آتی ہے یا نہیں مین سامنے بیٹھی دیکھ رہی ہون کہ اس کو یہ
کہنا یاد ہے کہ نہیں جو وہ اُٹھ کر گلے سے لپٹ گئی پھر تو میر صاحب کے بھی
خون مین جوش آیا ضبط نہ ہو سکا گود مین لے کر چھ سات برس کا پیار
اکٹھا کر لیا آمنہ نے جو دیکھا رسائی رسائی جا کر بٹی کے پاس گون مٹھون
ہو کر کھڑی ہو گئی جب میر صاحب کی نظر پڑی تو اُس کے چہرے سے
سمجھے کہ اس کا بھی جی چاہتا ہے کہا بی حرصہائی کیون کیا ہے اُس نے
دونون ہاتھ بڑھا دئے اور کہا کہ ہمین نہین میر صاحب نے جلدی سے
اُسے بھی زانو پر بٹھا لیا ننھی ننھی باہین گلے مین ڈال کر وہ بھی لپٹ گئی
اب دونون طرف سے میر صاحب گتھ گئے کسی کام کے لیے رحمت
اُدھر سے گذرین یہ رنگ دیکھ کر اُلٹے پاؤن پھرین اور زاکیہ راضیہ
کو بھی ٹھیل ٹھال اور ڈھکیل ڈھکال کر بھیجا مجھسے آکر کہا کہ اسوقت
میر صاحب خوب دل کھول کر لڑکیون سے ماشاءاللہ پیار دُلار
کر رہے ہین مین نے صابرہ سے کہا کہ جاؤ تم بھی اپنی بہنون کی
شریک ہو جاؤ پہلے وہ کچھ شرمائی پھر میرے کہنے سے رکتی ٹھٹکتی
وہان پہونچی زاکیہ اور راضیہ دور سے کھڑی دیکھ رہی تھین جب
میر صاحب کو اُن کے آنسو بھری آنکھین نظر پڑین بیتاب ہو گئے اور
ان دونون کو پاس بٹھا کر اُن کو اشارے سے بلایا اور گود مین بٹھا کر
اُن کو بھی دل بھر کر پیار کیا سب سے چھوٹی راضیہ تھی وہ رونے لگی

میر صاحب کا بھی دل بھر آیا زا کیہ روئی عالیہ آمنہ نے بہنوں کا ساتھ دیا صابرہ کھمبے سے لگی کھڑی تھین وہ روئین رحمت یہ دیکھکر میر صاحب پاس گئین اور چٹ پٹ بلائین لے کر کہا کہ مین قربان جاؤن بڑی صاحبزادی کو بھی گلے سے لگا لیجیے مین بھی طیبہ کو انا سے لے کر وہان جا پہونچی تھی آڑ سے صابرہ کو اشارہ کیا وہ خود بڑھی اور دوڑ کر قدمون پر لوٹنے لگی یہ سیر بھی قابل دیکھنے کے تھی مین بھی رنگتی ہوئی اب بالکل قریب پہونچ گئی جب میر صاحب صابرہ کو بھی گلے سے لگا چکے تو مین نے طیبہ کو گرانا شروع کیا جب وہ گود سے پلنگ کی طرف جھکنے لگی تو مین نے میر صاحب سے کہا کہ ذرا اسے تو دیکھو یہ اس وقت سے تمھارے پاس آنے کو لوٹی جاتی ہے اُنھون نے جو دیکھا تو دونون ہاتھ لٹکائے وہ جھکی ہوئی تھی جلدی سے اُسے بھی مسکرا کر گود مین لے لیا پھر سب کو باتون مین لگایا چارون طرف ٹٹولا کچھ نہ ملا تب صندوقچی سے روپیہ نکال کر ایک ایک روپیہ سب کو دیا کہ اس کی چیز کھانا دہی ایک روپیہ طیبہ کو بھی دیا سب نے خود سلام کیا اسکا ہاتھ پکڑ کر مین نے سلام کرایا اس دن سے خدا نے اُنکے دل کو سب طرح کے وسوسون سے پاک کیا اور شرم لحاظ بُرے وہم وخیال بالکل دل سے نکل گئے تھوڑے ہی دن بعد پھر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ نہ وہ میر صاحب ہین نہ وہ لڑکیان روز بروز عروج ہوا اور میر صاحب کی سرکار مین سن کے ساتھ اُن کے مرتبے بھی بڑھنے لگے ایک تو اپنے

بچے دوسرے صاف شفاف نہائے دھوئے ہوئے بھولی بھولی صورتین پیارے پیارے مکھڑے مینڈھیان گندھی ہوئین منّا سا موباف پڑا ہوا بالون مین تیل آنکھون مین کاجل نہ ناک مین رینٹ نہ آنکھ مین کیچڑ گلے مین ہیکل یا تعویذ اس مین ننھے ننھے رومال بندھے ہوئے نہ میل نہ کچیل اُجلے کرتے ٹوپیان پائجامے پہنے چھوٹی چھوٹی اوڑھنیان اوڑھے سکان کو آباد کرتے پھرتے تھے جس طرف جاتے تھے کچھ رونق ہی اور ہو جاتی تھی جب تک میر صاحب نے نہین دیکھا تھا نہین دیکھا تھا جب اُنکا سامنا ہوا اور وہ اس ترکیب سے منھ لگے ادھر تو خون مین جوش آیا محبت پدری نے سر اُٹھایا اُدھر اُنکی صفائی اور ستھراپے نے پیار دلایا درحقیقت بچون کا بنا سنورا اور اُجلا نکھرا رکھنا فقط اُن کی صحت اور پھلنے پھولنے ہی کا سبب نہین بلکہ غیرون تک کو پیار دلانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے ایک بات مین نے یہ بھی ضروری سمجھی کہ اُن کے جوہر میر صاحب پر کھل جائین سب سے زیادہ ماشاء اللہ ہوشیار صابرہ تھی اُس سے کہا کہ کبھی کبھار اپنے باپ سے جا کر اپنے سبق مین سے کچھ پوچھ لیا کرو اُن چارون سے کہا کہ تم بھی اپنا سبق رٹتی ہوئی اُن کے سامنے سے نکل جایا کرو جب کھیلنا منظور ہو تو چارون مل کر اُن کے سامنے کھیلنا یہ ہٹی مین نے ایسی پڑھا دی تھی جس سے اُن کی عزت بڑھنے کے علاوہ محبت کو بھی پختگی ہوئی یا تو سامنے آنے کے روادار نہ تھے یا دو ڈیڑھ مہینے کے

اندر پھر تو لڑکیون کا وہ چاہ ہوا کہ میرا آنکھ دکھانا اور ٹیڑھی نگاہ کرنا اُن کی طرف میر صاحب کو برچھی کی انی معلوم ہوتا تھا ایک دن عالیہ کو صابرہ نے سبق دیا اونی بوٹ جراب گلوبند کے پھندے نکلوائے ٹانکے بھروائے جالی پر وضع ڈلوائی بعد اس کے کہا کہ یہ ٹکڑا رکھا ہے اسپر ایک سلک اُبھار و نا کے جوڑ بخیہ بھر جاؤ اُس نے کوئی بالشت بھر بنا کے کپڑا کہین پھینک دیا اپنے کامون سے فرصت کر کے جب صابرہ سب کا امتحان لینے بیٹھی اور کامون کا جائزہ ہوا تو بخیہ کا کپڑا نہ ملا پوچھا کہا کہ مین بنا چکی ہون مگر یہ یاد نہین کہ اس کو کہان رکھ دیا صابرہ نے کہا کہ اگر تم سب چیزون کو ایک جگہ رکھتین تو وہ کیون کھو جاتا یہ تو ادھی کا کپڑا تھا اگر کوئی بیش قیمت چیز ہوتی تو کیا ہوتا۔ عالیہ قیمتی چیز کو ہم یون پھینک کیون دیتے۔ (صابرہ) تو یہ کہو جان بوجھکر پھینک دیا عالیہ چپ ہو رہی صابرہ نے کہا کچھ نہین تم نے اسے بنایا نہین ادھورا رہ گیا ڈر کے مارے ملیامیٹ کر ڈالا کہ نہ ہوگا نہ کام سے جی چرانا کھلے گا مین کچھ نہین جانتی اگر بنایا ہے تو مجھے لا کر دکھاؤ یہین کہین گرا ہوگا گھر سے تو اُڑ نہین گیا یہ باتین ہو رہی ہین کہ میر صاحب آئے اور پردے کے پاس ٹھٹک رہے جب عالیہ اِدھر اُدھر دیکھکر بیٹھ رہی تو صابرہ نے پوچھا کہ کپڑا ملا کہا جی نہین تو وہ اُٹھی کہ بقچی سے اور کوئی ٹکڑہ نکال کر دون یہ سمجھی کہ مجھے مارنے کو آتی ہین نہین باجی جان میری بڑی باجی کہہ کر دونون ہاتھ مُنھ پر رکھکر رونا شروع کیا آنکھین تو

بیوقوف نے پہلے ہی بند کر لی تھین نہ یہ دیکھ سکی کہ اُدھر آتی ہین نہ یہ معلوم
ہوا کہ ادھر طرف جاتی ہین بس بیبیون اس کا رونا تھا کہ شیر کی طرح گھمک کر میر صاحب
گھر مین آئے اور چیخ ماری کہ صابرہ اور عالیہ کیسی مین اچھل پڑی صابرہ
اُدھر تھی ادھر کھلی ہاتھ مین لے کر رہ گئی اور عالیہ اپنی جگہ دہل کر
ہک دھک بھوچکا ہو گئی مڑ کر جو دیکھتی ہون تو میر صاحب ہین بے دیکھے
بھالے غصہ تو کر بیٹھے اور گھر مین آئے بھی بہت جھپٹ کر مگر عالیہ
کے قریب جو کسی کو نہ دیکھا آپ ہی کچھ شرمندہ ہو کر بیچ انگنائی مین
کھڑے ہو گئے اُن کی خفت بہت جلد یون ظاہر ہو جاتی تھی کہ غصہ
فوراً جاتا رہتا تھا اور گردن جھکا لیتے تھے اُن کے چپ ہو کر سناٹے
مین آجانے سے مین نے دریافت کر لیا کہ اُن کو ندامت ہوئی اب
بازپرس کا موقع ہے جلدی کمرے سے باہر آئی اور اشارے سے
اُنھین الگ بلایا (مزا یہ ہوا کہ عالیہ صابرہ دونون اپنی اپنی جگہ سہم
گئین اور یہ نہ معلوم ہوا کہ خفا کس پر ہوئے) جب وہ کمرے مین آکر
بیٹھے مین نے مسکرا کر پوچھا کہ تم کیون جھنجھلائے کیا سمجھے کہا مین سمجھا
صابرہ عالیہ کو مارتی ہے مین نے کہا اول تو میرے ہان تعلیم و تربیت
مین مار پیٹ کا طریقہ ہی نہین ہے۔ دوسرے ادب دینے یا ڈرانے
کے خیال سے اگر ایسا بھی ہوتا تو کیا اُستاد کا حق مارنے کا نہین ہے اپنا
جی جلائے سر کھپائے صبح سے دوپہر تک اپنا وقت گنواتی ہے آنکھین
پھوڑتی ہے بھیجا پکاتی ہے اگر اتفاقاً کبھی کبھار اُسے بھی غصہ آجائے

تو بندہ بشر ہے سدا مزاج کسی کا یکسان نہین رہتا بچا ہو کہ بوڑھا پتہ سب
رکھتے ہین آج تک سوا دم دلاسے کے اُس نے تو تک نہین کہا پچار دن
اور چمکاریون سے کام نکالا خواہ پڑھائیے خواہ سکھائیے اس مزے
سے بتاتی ہے کہ شوق بڑھتا ہے اور جی لگتا ہے ذرا کسی روز تم چھپکر
اُس کو پڑھاتے سُنو گو کہ ابھی وہ ناسمجھ ہے اور آٹھ نو برس کی عمر ہی کیا ہے
مگر محلے کی بڑی بوڑھی اور جوان عورتون سے ماشاء اللہ ہنر مین
سلیقے مین دو گنی تگنی ہے مجھے تو نہین یاد پڑتا کہ اُس نے عالیہ یا آسنہ کو
کبھی مارا ہو بڑی بڑائی غصے مین کبھی ہوئی اور اس سے کام بگڑا تو اتنا
کہہ دیا کہ بہن اب تم مار کھاؤ گی جب یہ کام تمھین آئے گا ہم چاہتے
تھے کہ اس کی نوبت نہ آئے مگر تمھین خود ہی اپنی مرمت منظور ہے
چھوٹی بہنون کے آگے ذلیل ہو گی بہتر غیرت کو رخصت کرو اتنا کہنا
اُس کے لیے کافی ہو جاتا ہے تھرا جاتی ہے نہ وہ مار کی عادی نہ
جھڑکیون کی خوگر جلدی جلدی اتنی سی بات پر جو کچھ ہوا یاد کر لیا اور
بنا ڈالا مار ڈھاڑ تو بے غیرت بچون کے واسطے ہے غیرت دار کے لیے
اس کی کیا ضرورت بھلے آدمی کو ایک بات بھلے گھوڑے کو ایک چابک
تم میرے اور لڑکیون بلکہ سارے گھر کے مالک اور خداوند ہو جس
بات کے لیے چاہو مزاحم ہو جسے چاہو منع کرو لیکن بہر خدا بچون کے
بارے مین دخل نہ دینا مین نے بڑے بڑے گھرون کی بیٹیان بیاہ جانے
کے بعد سخت مصیبت اور نہایت تکلیف مین مبتلا اور روز کی کامشون

ین گرفتار دیکھی ہین جن مین کی اکثر ابھی تک تو نہین ہنپین گھونگھٹ اُٹھتے
ہی زبان کھلی اور زبان کھلتے ہی پہلے ساس بہوؤن پھر میان بیبیون مین
رد و بدل ضدم ضدا شروع ہوئی آخر کو نوبت یہ اپنے گھر خوش وہ اپنے
گھر خوش آمد و رفت پیام سلام حصّہ بخرا ملنا جلنا سب موقوف تال میل
کے بدلے کٹم کٹا کی صید ہو گئی یا باپ مارے کا بیر ہین نے جہان تک
اس کی وجہ دریافت کی لڑائی کی ابتدا چھیڑ چھاڑ کی بنا بہوون کی
کی طرف سے ہوتی ہے گو بعض گھرون مین اس کے خلاف بھی ہو
بہر تقدیر بہو کی طرف سے ہو خواہ ساس کی جانب سے دونون کی کم علمی
نادانی وہم کے پتلے وسوسے کے بندے ہونے کا پورا ثبوت ہے
زیادہ خیال بہوون کی طرف جاتا ہے کیونکہ وہ سب شباب کی وجہ
جوانی کے زور سے اپنا رعب داب پہلے روز بٹھانا چاہتی ہین اور
اُس کا ڈھنگ نہین معلوم نہ ادب جانین نہ قاعدہ نہ ملنا آتے نہ بگڑنا
محبت ہے تو بدڈھنگی اور عداوت ہے تو کاداک بالشت بھر کا دل
ہاتھ بھر کی زبان نہ آنکھون مین حیا نہ مزاج مین غیرت ہنسی ہے تو
بے انتہا پکّے انار کی طرح دانت نکلے پڑتے ہین رونا ہے تو بے حد
ذرا بون سے وون ہوا اور لگا ٹپکا ٹپکنے چشم نم کا نہ اولتی کی حقیقت
ہے نہ رینی کی جلنے مین ڈبیا دیا سلائی کی بے آگ جلا لو" برسنے
مین کالے بادل سے لڑا لو غصّہ ناک پر دھرا ہوا مزاج مین گلوی نیم
کی طرح بل کے ساتھ کڑواہٹ وہم وسوسہ خبط ہر وقت گھیرے رہتے

ہین بڑے بڑے خیال آٹھ پہر پیچھا نہین چھوڑتے اپنا اچھا کیڑا برا اور کا
برا اچھا کوئی تنے آنکھ مین نہین سماتی بے ڈینگ مارے بات کرنا نہین
آتی سیرے تو حواس اُڑ گئے جب کل دوپہر کو ایک بہو کا قصہ سنا ای لو
بیری والے مکان کے اس طرف ایک رفوگر رہتے ہین اُن کے
لڑکے کی شادی ہوئی بہو بیاہ لائے چوتھی کے دوسرے ہی روز
لڑکی نے رونا شروع کیا اور رونا بھی اس طرح سے کہ عابدہ نے کوٹھے
پر سے سُنا دوسرے روز اس کے ساتھ جو عورت آئی تھی وہ ہمسائی
کے ہان سے ادھر بھی آنکلی عابدہ بیگم نے پوچھا کہ تمھارے ہان
روتا کون تھا کہا بیوی لڑکی تھی کہا کیون روتی تھین بولی کہ اللہ رکھے
خفقانی) مزاج ہے نئی دُلھن ٹھہری آج سے قرق نہ ٹھائے تو
بات کیونکر بنے میان کوئی آدھی رات گئے آئے اسے اور شبہہ
ہوا جب اس پر ظاہر ہوا حال کھلا اور قسم اقسام ہوئی جب جا کے
اس کا دل ٹھہرا آج میری بچی نے چار نوالے کھائے بیوی لڑکا بھی
بڑا غریب ہے نہین اس زمانے مین کون کسی کی سنتا ہے روتی ہو
رو یا کرو اپنے دیدے کھو یا کرو عابدہ سنا کی منہ دیکھا کی جب وہ
چلی گئی تو بڑی دیر تک مجھکو اُس کی باتون پر ہنسی آیا کی اور علی الخصوص
خفقانی مزاج کے ساتھ اللہ رکھے والے فقرے پر ایک ہفتے مین
سبھی کچھ تو ہو گیا چالے نہین ہونے پائے شبہہ بیچ مین کود پڑا خدا کی شان
ہے اب زمانے نے یون پلٹا کھایا ایک وہ دن تھا کہ دلھنین ساس

سسرے کیسے اور میان کہان کے اپنی نندون تک سے بات نہین کرتی تھین اور پھر تو ن تک ایک یہ دن آگئے کہ بیاہ آتے ہی دباؤ ڈالے جاتے ہین۔ فرق بٹھایا جاتا ہے قسم اقسام ہوئی تو یہ کرائی آپ ہی بگڑین آپ ہی بلین آپ ہی رذئین دھوئین آپ ہی جاگین آپ ہی سوئین تقدیر کے لکھے کی تو کیا خبر اور نہین معلوم نصیبہ کیسا ہو لیکن تا مقدور اس راہ روپہ پر لڑکیون کو لگا دینا چاہیے کہ شادی کے بعد اپنا یا بیگانا عزیز ہو کہ غیر کوئی الزام نہ دے نام نہ رکھے جب کوئی منصف مزاج بیچ مین پڑے اور دو رپار چھائین پھوئین لڑائی بھڑائی کچھ ہو تو لڑکیان بے خطا نکلین مین نے ابتدا سے اُن کی تعلیم اور تربیت اسی ڈھنگ سے کی ہے کہ اس زمانے کی لڑکیون کی طرح سے یہ کھل نہ کھیلین انشاراللہ اُن کی شادی کے بعد اگر مین جیتی رہی تو اُمید کرتی ہون کہ مجھ تک اُن کی شکایت نہ آئے گی بلکہ جو اُن کی سسرال والا آئے گا شکر گزار آئے گا اور دعائین دیتا جائے گا یہ میری تعلیم کی تعریف نہین ہے بلکہ جناب اُستانی صاحبہ کی تربیت کا اثر اور اُنکی زبان کی برکت ہے (میر صاحب) کون اُستانی مین نے کہا اُستانی فاطمہ بیگم میر صاحب۔ تو ہان اُن کی تعلیم کی برکت کیا ہے اور زبان کا اثر کیسا ہے مین نے کہا ان لڑکیون مین جو جو نیک خصلتین اور اچھی اچھی عادتین ہین اُنھین معظمہ سے مین نے سیکھین اور مجھسے ان سب نے آخری وقت اُنھون نے ایک وصیت نامہ لکھا تھا

جس کو مین نے داخل وظیفہ کر لیا ہے بعد نماز روز اُس کو پڑھتی ہون
تا کہ اس کے مطلب میرے دل سے نکلنے نہ پائین پھر صابرہ کو بلا کر
جانماز منگوائی اور وہ کاغذ نکال کر دیا میر صاحب نے اُس کو بڑے
غور سے دیکھا اور کئی دفعہ پڑھا نہایت تعریف کر کے کہا کہ مجھے
اس کاغذ کے دیکھنے سے اُن کے ساتھ دلی محبت ہوگئی درحقیقت
عجب قابل بی بی تھین تو ہان کیا تم نے اُن سے کچھ پڑھا بھی ہے
مین نے کہا کچھ کیا جو کچھ پڑھا انھین سے پڑھا ابا جان سے فقط انوار سہیلی
اور اخلاق محسنی پڑھی پہلے انھین ہی نے پڑھایا قرآن مجید دو چار
اُردو کی کتابین مثلے مسائل نماز روزے کے رسالے اسکے بعد قرآن مجید
یاد کرایا لگے ہاتھ ضروری کام بھی سکھائی گئین کوئی دو تین برس سے
مین پڑھ رہی تھی کہ اُن کے چچا مولوی حافظ یوسف علی صاحب
آئے اور قرآن مجید کا امتحان لے کر ایک قلمدان مع ساز و سامان
اور عمدہ جلد کی دو کتابین (انوار سہیلی اور اخلاق محسنی) جو انھون نے
اپنے ہاتھ سے لکھی تھین مجھے عنایت کین وہ کتابین اور قلمدان
مولوی صاحب کی نشانی اور یہ کاغذ اُستانی جی کی نشانی مین نے
بڑی احتیاط کے ساتھ اپنی جان سے لگا رکھی ہین بزرگون کی دی ہوئی
چیز کی قدر و منزلت کرنا چھوٹون پر فرض ہے ۔ میر صاحب ذرا ہم بھی
دیکھین صابرہ الماری کھول کے کتابین اور قلمدان نکال لائین
اُسے دیکھکر کہا کہ افسوس تمھارے جوہر ہم سے بالکل چھپے ہوئے تھے

آج تک ہم نے جس عزت سے تمھین دیکھنا چاہیئے تھا نہین دیکھا اور جو قدرومنزلت تمھاری واجب تھی نہین کی اس وقت نہایت انکسار کے ساتھ ہم تم سے عفو کے طلبگار اور معافی کے امیدوار ہین اسی کے دوسرے روز متفرق جگہ سے کلام مجید سُنا اور مصافحہ کیا پھر نہایت خوش ہوکر کہا کہ اُس کے بھید تو کوئی کیا جانے مگر ظاہر اسباب ہماری عقل ناقص مین جو بات اِس وقت آئی ہے وہ یہ ہے کہ اگر تمھارے یہان لڑکیان نہوتین تو یہ جوہر ذاتی تمھارے بالکل ظاہر نہ ہوتے سچ ہے ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ یہ کہہ کر میر صاحب اُٹھے کمرے سے باہر جانے کو مڑے ہین کہ اُدھر سے عالیہ کو (اخبار النسا کا پرچہ لیے ہوئے) آتے دیکھا جیسے ہی باجی جان باجی امان کرتی وہ سامنے آئی کہ میر صاحب نے وہ اخبار اُس کے ہاتھ سے لے لیا۔ "یہ اخبار دلی مین چھپتا تھا اور ایسا صاف سُتھرا چھپتا تھا جس کو دیکھکر پھر ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا تھا عورتون کی زبان اُنھین کے محاورے اُنھین کے مضمون کیا بتاؤن کیا اچھا اخبار تھا پھر ویسا اخبار دیکھنے مین نہین آیا۔" میر صاحب نے اول سے آخر تک اُس اخبار کو بہت دل لگا کے پڑھا اُس مین ایک مضمون کے نیچے میرا نام لکھا تھا میر صاحب اُسے دیکھکر مُسکرائے اور اخبار تمام کرکے مجھسے کہا کہ دیکھو تمھاری کسی ہمنام نے کیا عمدہ مضمون لکھا ہے عالیہ جھٹ سے بول اُٹھی کہ واہ ہماری امّی جینا ہی نے تو لکھا ہے ہمنام کیسا باجی جان

ہم سے کہہ چکی ہین میر صاحب میری طرف پھرے اور کہا کہ سچ کہو یہ مضمون تم نے لکھا ہے؟ یا اس سے یونہین کہہ دیا مین نے کہا کہ جھوٹ کہنے سے کیا فائدہ بچّا ہو یا بوڑھا ہر ایک سے سچ بولنا چاہیئے۔ میر صاحب تو یہ مضمون تمھارا ہے؟ مین نے کہا ہان یہ سُنکر پھر وہ مضمون دشمنی کی نگاہ سے پڑھکر تبسم کہا کہ خوب لکھا مین نے کہا ایک بیتھ دو کاج ہونے کے علاوہ یہ تو دیکھو کہ مین نے اس مین اپنے دل کی بھڑاس کس خوبی سے نکالی ہے اور ساری دنیا کی بہو بیٹیون کو ایک قسم کی نصیحت کس طرح سے کی ہے (میان بیوی مین لڑائی کیا) اِس مضمون کی سرخی تھی جس وقت میر صاحب نے اخبار مجھ تک پہونچنے کا سبب پوچھا تو مین نے کہا کہ جب اُستانی جی نے انتقال کیا تو اُن کی مفارقت کے صدمے اور اُلجھن مین میرا عجب حال تھا زیادہ بے چینی اسکی تھی کہ نہ مین روئی نہ دل کی آگ کم ہوئی کلیجہ سُلگتا رہا تھا اور دنیا خاک معلوم ہوتی تھی اسی تلملاہٹ مین منہ سے کچھ لفظ نکلے جو موزون تھے ابا جان کو دکھائے اُنھون نے فرمایا کہ مجھے تو دخل نہین میرے ایک دوست ہین دیکھو مین اُن کے پاس بھیج کر اُنکا عیب صواب دریافت کیے لیتا ہون یہ کہکر اپنے رقعے کے ساتھ وہ شعر میری حالت سمیت منشی مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش کی خدمتین بھیج دیے وہ اُنھین لیے ہوئے ابا جان کے پاس آئے اور اُس پر ایک غزل کہہ دی جو میری تسکین کے لیے بہت بڑا سبب ہو گئی

میرا تخلص لکھکر ابا جان کو ایک کتاب سمیت دی (جس مین شاعری کے قاعدے لکھے تھے) اور کہا کہ پہلے اس کتاب کو سرے سے پڑھ جائین پھر شعر کہین موزون طبع ہین بہت جلد کہنے لگین گی جب وہ میرے اُستاد ہو چکے تو مین نے ایک مناجات کہی جو حصۂ اول کے آخر مین ہے پھر رباعیان موزون کین پھر سبیل نجات لکھی پھر پانچ چار مضمون لکھے جن مین کا ایک یہ بھی ہے اور اخبار ملتے تھین یہ سب مضمون اُستاد صاحب کی فرمایش سے لکھے گئے اور اُنھین کی معرفت اخبار والون کو پہونچے تھوڑے دن ہوئے کہ ایک کاغذ پر کچھ ردیف قافیے لکھکر مجھے بھجوائے تھے جس پر غزلین کہنے کا حکم تھا وہ نت نئے رنگ بدلتا ہے زمانہ کیا کیا" اور ماتم کیسا۔غم کیسا اور "جو جو تقدیر دکھائے گی وہ ہم دیکھین گے۔اور۔ہم کسی رنج مین آنکھون کو جو نم کرتے ہین" اور "آگ ہمسایۂ درویش سے ہرگز تو نہ مانگ ؛ گھر سے جو اُٹھتا ہے اُس کے وہ دھوان ہے دل کا ؛ اور غزلین تو مین نے کہہ لین مگر آخری غزل یونہین پڑی رہی بیچ مین اور ایک بات ذہن پر چڑھی جس کو بڑی دقت سے مرتّب کرکے تمام کیا اب تمھارے ذریعے اور صلاح سے وہ کتاب اُن کی خدمت مین بھیجنے کو تھی لیکن وقت نہ ملا اور تمھارے مُنھ نہ لگانے سے حوصلہ نہ پڑا اُس کا تو یہ وقت بدا ہوا تھا اب فرصت کے وقت اُسے لیے چلے جاؤ تو بڑی بات کرو زکیہ کے مرنے کی تاریخ اُس غزل کے شعر اور کتاب اُستاد صاحب

کو دے آؤ۔ میر صاحب ذریعہ تک تو خیریت ہے مگر میری صلاح کی کیا ضرورت ہے مین نے کہا کہ اس کتاب کے دوسرے حصہ مین میرا تمھارا اور تمھارے گھر کا سارا حال ہے اس لیے مشورے کی ضرورت ہے میر صاحب نے یہ سنکر وہ کتاب مانگی صابرہ نے میری بنی کہانی اُن کے آگے رکھ دی اُسے دن بھر پڑھا کیئے جب کتاب ختم ہوئی تو صابرہ کو پکارا جب وہ حاضر ہوئی تو شفقت سے اُس کی طرف دیکھکر کہا کہ تمھاری امان جان کے ہم بڑے خطاوار ہین کہہ سنکر ہماری خطائین بحل کرا دیتین پہلے تو وہ لحاظ سے چپ ہو رہی اُن کے مصر ہونے پر پھر یہ جواب دیا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہین آپ اور خطاوار ہون یہ بات کچھ میری سمجھ مین نہین آتی پہلے اُس خطا کا تو حال کھلے جو آپ کے دشمنون سے سرزد ہوئی ہے (میر صاحب)۔ ای ایک یہی خطا کیا کم ہے کہ جس رتبہ اور لیاقت کی وہ ہین اور جیسی قدر و منزلت اُن کی چاہیے تھی وہ ہم سے نہین ہوئی (صابرہ) اگر آپ اُن کے مرتبہ اور عزت کو جانتے ہوتے تو البتہ ایسا خیال ہو سکتا تھا اور جب آپ اس سے بالکل ناواقف تھے تو بے خطا بھی ہین بلکہ میرے نزدیک اماں جان خود آپ کی خطاوار ہین ایک یہی قصور اُن سے کیا کم سرزد ہوا کہ جس جوہر و خوبی کا ظاہر کرنا اُن پر فرض تھا اُسکو اُنھون نے چھپایا مین ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی ہون کہ آپ خود اُن کا یہ قصور بخش دیجیے یہ سننا تھا کہ میر صاحب نے واہ واہ کہہ کر اس کو گلے سے

دکا یا اور کہا کہ ارے میری جان یہ تو باتین کر رہی ہے یا معاذ اللہ
کوئی ولی خدا ہے خدا تجھے خوش رکھے اور نظر بد سے بچائے اُس
روز سے صابرہ کا بھی سکہ اُن کے دل پر بیٹھا میرا نقش تو پہلے ہی
جم چکا تھا تھوڑی دیر بعد میر صاحب صابرہ بیگم کو ساتھ لیے میرے
پاس آئے اُس کی تعریف کے ساتھ میری بھی بہت کچھ توصیف
کر کے کہا کہ یہ کتاب تم نے نہین لکھی بلکہ میرے دل کی آرزو پوری
کی خدا تمھین جزاے خیر دے سبحان اللہ ماشاء اللہ تمھاری ذہانت کی
تعریف نہین ہو سکتی ایک بات میرے نام کی بابت بیشک مشورہ
طلب تھی وہ بھی تم نے خود ہی نکال ڈالی اب نہ میرا نام ہے نہ میری
صلاح کا کام بلکہ میرے نزدیک صلاح کیسی اصلاح کی بھی کچھ حاجت
نہین معلوم ہوتی اگر تمھاری مرضی بھی ہو تو وہ غزل اور تاریخ جہان
مناسب جانو اس کتاب مین ضرور شامل کر دو اُن کی خاطر سے
اُسی وقت مین نے دونون چیزین لکھکر کتاب اُنھین یہ کہکر واپس
دی کہ اگر ایک نظر مرزا ہوش صاحب بھی دیکھ لین تو کوئی مضایقہ
نہین تم ضرور لے جاؤ کہا بہتر جب کتاب جاکر اصلاح ہو آئی
اُس وقت مین نے میر صاحب سے کہا کہ دیکھون کس قدر اصلاح
کی ضرورت نکلی کیا کیا بڑھا اور کس قدر کم ہوا آور لو اُسی کمی کرنے
مین اُستاد صاحب نے اپنی غزل بھی نکال ڈالی یہ سُن کر دوبارہ اول
سے آخر تک کتاب دیکھکر کہا کہ درحقیقت ایسے لکھنے والے کے لیے

ایسا ہی اُستاد بھی چاہیئے تھا گو اُنھون نے وہ غزل نکال ڈالی ہے لیکن تم ضرور لکھدو اُن کی خاطر سے مین نے اس شرط پر یہ کہنا قبول کیا کہ تم مرزا صاحب سے اجازت لا دو تو کیا مضایقہ وہ فرض کر کے پھر اُسی دن گئیے اور اُن سے کاغذ لکھوا لائے اب ملاحظہ فرمایئے وہ غزل یہ ہے

بھول کر عاشق نہ ہوتا خاک کا
ہاتھ سے اک رن ہے کھونا خاک کا

سختیون سے دل جو ٹوٹے کیا عجب
اس کا صاحب ہے کھلونا خاک کا

اب ہے ہر دل مین کدورت یون ضرور
جیسے واجب گھر مین ہونا خاک کا

خوبصورت ہو کہ بد صورت بشر
اک ہے پتلا اک کھلونا خاک کا

خاک جب مر کر ہوئے ہم تب ملا
استخوانون کو بچھونا خاک کا

زیست مین آب ہوا کو روئے کون
مر کے ہے تا حشر رونا خاک کا

کیون کرین پیونار کے کپڑونسے عار
خود ہو جب پیونار ہونا خاک کا

گھر گئی تربت مین جو طرفہ سے لاش
ہو گیا ایک ایک کونا خاک کا

ڑ گئی کچھ گرد بستر پر تو کیا
یاد کر اک روز سونا خاک کا

تخم ذرہ سے نہین اوگتا شجر
پھل کبھی دیگا نہ بوتا خاک کا

اٹپ گئے ای آسمان اہل زمین
اوڑھنا ہے اور بچھونا خاک کا

اہل دنیا سے الگ کریون قیام
ہر مکان مین جیسا کونا خاک کا

جنس پر کر رحم منھ ہاتھون سے پونچھ
ظلم ہے پانی سے دھونا خاک کا

قبر مین میت کا رکھنا بہر حشر
خاک مین ہے تخم بونا خاک کا

کیا قیامت ہے یہ ای اہل قبور
اُجلے کپڑے اور بچھونا خاک کا

کی بدی مردے سے بخت شور نے	بن گیا قسمت سے لوناخاک کا
قبر کے تختون سے بھی گرتی ہے گرد	رو رہے ہین یہ بھی رونا خاک کا
کس قدر انجام سے غافل ہین وہ	جو بنا لیتے ہین سونا خاک کا
ہیچ ہے ای ہوش اپنی موت زیست	ایک ہے ہونا نہ ہونا خاک کا

کھیلتی کھاتی پالی پوسی ایک لڑکی جب میرے ہاتھ سے جاتی رہی تو مین نے اُس کے مرنے کی ایک تاریخ کہی جس مین زبانی غم کا اظہار معلوم ہوتا ہے لیکن چارون مصرع پڑھنے سے غم کے بدلے ایک طرح کی خوشی بھی پائی جاتی ہے اور وہ قطعہ تاریخ یہ ہے

قطعہ تاریخ

میری پیاری نے انتقال کیا	کم ہے جو طاہرہ تجھے غم ہو
لکھ دعائیہ سال منقوطی	داخل قصر خلد جم جم ہو ۱۳۰۶

القصہ فضل خدا اور بزرگون کی دعا سے مین نہایت امی جمی سے ہنسی خوشی رہنے لگی نہ مزاجون کا اختلاف تھا نہ طبیعتون کی مخالفت دو دل ایک نہین ہوسکتے میرے گھر مین پندرہ سولہ دل اس طرح ایک تھے جیسے توڑے مین روپیہ یا خاندان مین عزیز ایک دوسرے کی باتون سے خوش ایک ایک کے کام سے راضی نہ جھگڑا نہ فساد نہ بیر نہ عناد۔ نہ زد نہ ہٹ۔ نہ کد نہ کاوش۔ بڑون کے حکم سے چھوٹون کی خوشی سے بڑون کو غرض نہ مزاج مخالف نہ زبان برخلاف ایک سے دوسرے کا دل

صاف۔ گھر تھا کہ آئینہ خانہ مکان تھا کہ عشرت کدہ۔ گلشن اتفاق
پھولا ہوا ہر ایک زمانے کی روش پر چلنا بھولا ہوا۔ سب کو اپنے
کام سے کام ایک کی راحت سے دوسرے کو آرام زندگی مین
بہشت کا مزا ملا کیا ایک دوسرے کو راحت دیا کیا۔ صبح شام
لطف و مسرت مین بسر ہوئی دو ڈھائی برس بعد صابرہ کی شادی
ٹھہری پہلی بچی کے پروان چڑھنے کا خدا نے زمانہ دکھایا ختم کتاب
کا بہانہ ہاتھ آیا میرا وعدہ پورا ہوا اب اپنے بچون کی شادی مین
پھنسون گی اس لئے آپ صاحبون سے رخصت لیتی ہون
اور بندگیان کرکے یہ نذر دیتی ہون لے خدا حافظ کیجئے قبول کیا

رباعی

پورا ہوا صد شکر ارادہ میرا — ضائع نہ ہوا وقت زیادہ میرا
کیا طرفہ دکھائی اسکی قدرت نے بہار — سوز نگ اور اک خیال سادہ میرا

خاتمہ الطبع از جانب مصنفہ

قربان اس خدائے پاک کے جسنے اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو اتمام پر پہونچایا اور
مجھکو بھی صاحب تصانیف بنایا۔ اور نثار احمد مختار و حیدر کرار کے جن کے صدقے
مین مین نے یہ فیض پایا۔ مجھے امید ہے کہ میری پیاری بہنین جب اس کتاب کو
پڑھین گی تو مجھے دعائے خیر سے ضرور یاد کرین گی اور خدا رکھے میرے استاد کو جنکے
طفیل سے مجھے یہ نعمت ملی ہے۔ ہزارون دعائین دین گی۔ اچھا لو خدا حافظ
تم سب کو امام ضامن ثامن کے سپرد کرتی ہون۔ اگر زندہ رہی تو پھر ملون گی۔
ورنہ میرا کہا سنا معاف کرنا۔ فقط

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

یہ مسئلہ مسلم الثبوت ہے کہ امر تعلیم مین مرد اور عورت کا حق برابر ہے
اور ولی دختر پر فرض ہے کہ مثل پسر کے اُس کی بھی تعلیم مین کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہ کرے ورنہ اگر لڑکی جاہل رہی تو بعد رشد اُس کے
امور دین مین جو جو خرابیان پڑین گی اور جس قدر نقائص واقع ہونگے
ان سب کا مظلمہ اُس کے ولی کی طرف عائد ہوگا بلکہ اسس کا
مشغول الذمہ اور جواب دہ پیش خدا قرار پائے گا۔ لڑکی جب علم سے
بے بہرہ ہے تو اگر اُس کو اپنے امور دین کی بابت کسی مسئلہ کا خیال
بھی آئے تو اُس کی حقیقت کے دریافت کرنے مین کیونکر کامیاب
ہو۔ پردہ نشین ہے کسی عالم کے پاس جا نہین سکتی باپ چچا وغیرہ
اپنے مردان محارم سے کیونکر پوچھے شرم دامنگیر ہے۔ مان خالہ وغیرہ
سے مسائل کے بتانے مین کس طرح مدد ملے وہ بیچاریان مثل اسکے
خود جاہل ہین بموجب مثل رع او خویشتن گم است کرا رہبری کند
دیکھو کیسے غفلت کے پردے مردون کے دیدہاے بصیرت
کے سامنے پڑ گئے اور کیسی دلون مین اُلٹی سما گئی کہ پڑھانے لکھانے
سے عورت کی بیش بہا عفت مین نقصان آجائے گا اور خاندانی
عزت و شرافت مین خلل واقع ہوگا۔ یہ خیال محض غلط ہے کیونکہ
جس قدر جہالت مین ارتکاب جرائم کا خوف ہے علم مین ہرگز نہین

جب جرم کو جرم ہی نہ جانا اور اُس کی پاداش و مکافات کی خبر ہی نہین تو پھر اُس سے احتراز کس لیے ہوگا - عورت بیچاری کو مرد دن سے زیادہ تعلیم کی ضرورت ہے کہ اُس پر مذہب مقدس کی طرف سے نو برس کا سِن پورا ہوتے ہی نماز و روزہ واجب ہو جاتا ہے پس جب اُس کو اس سن سے بوجہ تعلیم کے نماز پڑھنے کی تاکید اور ترک نماز کی عقوبت و تہدید معلوم ہو گی تو اس کم سنی کی عادت عبادت کیا طبیعت ثانی کا مزاج حاصل کر کے آخر عمر تک اُس کا ساتھ دیگی اور بموجب آیت قرآنی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ارتکاب جرائم سے باز رکھنے مین کیسی مدد کرے گی - رہا عذر کم مایگی کہ نادار جاہل لوگ اپنی اولاد اُناث کو کیونکر تعلیم دلوائین سو بفضلہ اس عہد دولت مہد جناب معلی القاب قیصرہ ہند دام اقبالہا و زاد اجلالہا مین یہ عذر بھی مرتفع ہو گیا کہ متعدد مدارس تعلیم نسوان جاری ہو گئے اور مصنفان عالی شان کا شکریہ کہ صدہا کتابین خاص تعلیم نسوان کے لئے تصنیف ہو کر شایع ہو گئین حق تعالیٰ ہم لوگون کے دلون مین شوق تعلیم نسوان کا جو مذہب کی رو سے بھی ہم پر فرض ہے علی العموم پیدا کر دے کہ گھر گھر تعلیم کا چرچہ پھیل جائے اور ہر عورت کوے جہالت سے نکل کر شاہراہ علم پر آجائے - پھر تو کچھ مشکل ہی نہین ہے کیونکہ ہر ایک مان اپنی لڑکیون کی تعلیم مین اپنے گھر ہی مین معلمہ کا کام دے گی اور دوسری جگہ بھیجنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی طریق تعلیم یہ امر کہ لڑکیون کو

کہان تک تعلیم دیجائے جو اُن کے بکار آمد ہو۔ یہ باختیار اس کے دلی اور لڑکی کے شوق کے ہے جہان تک پڑھے گی بہتر ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے تو کم تعلیم نہ ہو کہ لڑکی اپنے عقائد مذہبی سے اچھی طرح واقف ہو جائے اور خط کتابت مین اتنی ہو جائے کہ بلا مدد غیرے خط لکھ لے اور پڑھ لے۔ خط کا لکھ لینا اور پڑھ لینا بھی ضروری بات ہے فرض کرو کہ اس کا شوہر سفر مین ہے پس وہ اس کو اور یہ اس کو حالات خفیہ سے اطلاع دینے مین قاصر ہین اور اگر دیتے ہین تو دوسرا پڑھنے والا مطلع ہوا جاتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو الف بائے فارسی پڑھا کے جس کتاب کو ہم بتائین وہ پڑھا دیجائے اس کے بعد کتب مذہبی پڑھائی جائین جو کتاب ہم بتائین گے وہ ایسی نہین ہے جس سے لڑکی کو فقط نوشت و خواند مین مہارت ہو گی نہین نہین اس کتاب کو ہم نے کل کتابون سے جو تعلیم نسوان کے لئے آج تک تصنیف ہوئی ہین برابر مین منتخب کیا ہے اس کتاب کو پڑھا اور دنیا بھر کی باتین مثل تہذیب عمدہ چال چلن۔ طریق نشست و برخاست۔ حسن معاشرت۔ سینا پرونا۔ اُمور خانہ داری۔ انجام بینی۔ کفایت شعاری۔ طریق گفتگو وغیرہ وغیرہ کی حاصل ہو گئین۔ یہ کتاب خاص عورتون کے محاورے مین ہے وہ محاورہ جو اُردوے معلی کو شرماتا ہے اور خاص لکھنؤ کی شریف زادیون اور امیرزادیون کی بول چال ہے۔ لطف بیان اس کتاب کا ایسا ہے کہ اگر ایک صفحہ اول کا کوئی پڑھ لے پھر کیا ممکن ہے کہ بغیر تمام کتاب پڑھے

دل کو تسکین تو ہو۔ ظاہر مین تو اس کتاب کی مصنفہ معظمہ نے اپنی سوانح عمری
بیان کی ہے جو دلبستگی کا وسیلہ ہے اور باطن مین ہزارون طرح کی نصیحتون کا
مجموعہ ہے جسکی عمدگی سوائے مطالعہ کے بذریعہ تحریر ادا نہین ہوسکتی نام اس
کتاب فیض انتساب کا عریضۂ طاہرہ وصحیفۂ نادرہ المشہور **افسانۂ نادرجہان**
ہے مصنفہ مخدرہ کا نام نامی واسم گرامی عفت مآب عصمت قباب عالمہ فاضلہ
جناب **طاہرہ بیگم** الملقب بہ نواب فخر النسا نادرجہان بیگم صاحبہ ہے
حق تعالی حضرت مصنفہ ممدوحہ کو اس محنت تصنیف کی جزائے خیر دنیا وعقبے
مین عطا فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے اُنکی مرادات دلی بر لائے اور عمر
خضر عطا کرے۔ ہم نہایت سچے دل اور خالص اعتقاد سے ان مخدرہ معظمہ
یعنی مصنفۂ ممدوحہ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آنکی اس محنت تصنیف اور مشقت
تالیف کا بار احسان تمام ہندوستان کی شریف زادیون اور خاتونون پر
ہے اور اُن پر فرض ہے کہ مصنفہ ممدوحہ کے واسطے شب وروز درگاہ جناب
باری مین دست بدعا رہین بموجب آیۂ شریفہ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانِ
الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب بحصول حق تصنیف از مصنفہ ممدوحہ نہایت
آب وتاب سے مطبع نامی وگرامی مشہور نزدیک ودور **منشی نولکشور**
واقع لکھنؤ مین بار سوم حسب ایماے **منشی لشن نرائن** صاحب
مالک مطبع بابو موہن لال صاحب منیجر بک ڈپو نے بماہ ستمبر ۱۹۱۷ء
مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ ہجری چھپوا کر شائع کی۔
اعلان۔ حق تصنیف اس کتاب کا بحق نولکشور پریس محفوظ ومحدود ہے